عمران سیریز
فائنل گیم
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

فائنل گیم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ محمد ارسلان قریشی

------------ محمد علی قریشی

ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی

کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری

طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441

Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول 'فائنل گیم' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرا لکھا ہوا یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار اور ذوق کا عین مطابق ہوگا۔ اس ناول میں آپ کو وہ سب کچھ پڑھنے کو ملے گا جس کی آپ کو خواہش ہوتی ہے۔ میں آپ کے لئے پانچ دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ سے لکھ رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے لکھے ہوئے ناول اب بھی آپ میں اتنے ہی مقبول ہیں جتنے پہلے ہوا کرتے تھے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

لاہور شاد باغ سے محمد عامر لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے لکھے ہوئے ناول بے حد پسند ہیں اور میں سوائے آپ کے لکھے ہوئے ناولوں کے کسی اور رائٹر کے ناولوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا اور نہ پسند کرتا ہوں کیونکہ جو آپ کا طرز تحریر ہے وہ کسی اور رائٹر کا ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ ہمارے لئے عرصہ دراز سے لکھ رہے ہیں اسی لئے آپ کی تحریروں کا ہمارے ذہنوں میں ایک خاص امیج بن چکا ہے اور اس امیج پر کسی اور کا پورا اترنا ناممکن ہے۔ آپ نے پچھلے ایک ناول کے پیش لفظ میں لکھا تھا کہ آپ جلد ہی بلیک تھنڈر پر نیا ناول لکھیں گے لیکن ابھی تک نہ بلیک تھنڈر کا کوئی ناول سامنے آیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی اشتہار شائع ہوا ہے۔ امید ہے آپ جلد ہی

میری اس درخواست پر عمل کریں گے اور ہمیں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول پڑھنے کو ملے گا۔

"محترم محمد عامر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی قدر شناسی کا بے حد شکریہ۔ آپ جیسے قاری میرے لئے سرمایہ افتخار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ میرا ہر ناول آپ کے اعلیٰ ذوق اور معیار کے عین مطابق ہو جس میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کے لئے طویل عرصہ سے لکھ رہا ہوں اور آپ طویل عرصہ سے میرے لکھے ہوئے ناول پڑھ بھی رہے ہیں۔ آپ کے ذہن میں میرے لکھے ہوئے ناولوں کا جو امیج بن چکا ہے۔ اس امیج کو برقرار رکھنے کے لئے میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر لکھتا رہوں گا تاکہ آئندہ آنے والے ناول بھی آپ کے ذوق اور اعلیٰ معیار کے حامل ہوں گے۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے پر کام ہو رہا ہے۔ جلد ہی آپ کو بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول پڑھنے کو ملے جائے گا۔ بس تھوڑا سا انتظار کر لیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چکوال سے آصف مرزا لکھتے ہیں۔ میں آپ کا مسلسل قاری ہوں۔ آپ کا ایسا شاید ہی کوئی ناول ہو جو میں نے نہ پڑھا ہو۔ میں آپ کے ہر ناول کو بے حد ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں اور آپ کا لکھا ہوا ہر ناول دوسرے ناول سے منفرد اور دلچسپ ثابت

ہوتا ہے جو آپ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میری طرف سے اس قدر خوبصورت، منفرد اور معیاری ناول لکھنے پر دلی مبارک باد قبول کریں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ سپیشل نمبر بھی لکھنے کا اہتمام کریں کیونکہ آپ کے سپیشل نمبر دوسرے تمام ناولوں سے یکسر انفرادیت کے حامل ہوتے ہیں۔ امید ہے میری اس خواہش کو آپ جلد ہی پورا کریں گے۔

محترم آصف مرزا صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ میں آپ کے لئے ہی لکھتا ہوں اور میری ہر بار یہی کوشش ہوتی ہے کہ ہر نیا ناول میرے لکھے ہوئے سابقہ ناولوں سے قطعی منفرد نوعیت کا حامل ہو۔ بعض اوقات سابقہ ناولوں کی سچوئیشن نئے ناولوں میں محسوس ہوتی ہے لیکن چونکہ جاسوسی ادب کا دائرہ محدود ہوتا ہے اس لئے ایسی سچوئشنز کا ایک دوسرے سے مماثلت رکھنا عام سی بات ہے۔ کہانی کی کردارنگاری اور موضوع کو دیکھا جائے تو ہر ناول دوسرے سے الگ اور انفرادیت کا حامل ہوتا ہے۔ آپ نے سپیشل نمبر لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے تو میں جلد ہی اس پر کام کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاڑکانہ سے جواد وسیم لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں لیکن آپ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ اس امید سے کہ آپ اس خط کو اپنے کسی ناول کی زینت بنائیں گے اور اس کا جواب بھی دیں گے۔ آپ کے لکھے ہوئے ناول انتہائی

بہترین اور اعلیٰ معیار کے حامل ہوتے ہیں جنہیں بار بار پڑھ کر بھی دلچسپی اور نیا پن محسوس ہوتا ہے۔ بس آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ اب جولیا اور عمران کی شادی کرا دیں۔

محترم جواد وسیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بیحد شکریہ۔ آپ نے پہلی بار خط لکھا اور اسے کسی ناول کی زینت بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ کی یہ خواہش پوری کر دی گئی ہے۔ اس ناول میں آپ کا خط مع جواب حاضر ہے۔ آپ بھی جولیا اور عمران کی شادی کے خواہش مند ہیں تو اس کے لئے اتنا عرض کروں گا کہ یہ فیصلہ عمران اور جولیا نے کرنا ہے کہ انہوں نے شادی کرنی ہے یا نہیں۔ اگر کرنی ہے تو میں تو یہی کر سکتا ہوں کہ جب وہ شادی کا ارادہ کریں تو ان کے نکاح میں آپ کو لے کر بطور گواہ پہنچ جاؤں تاکہ ان کی شادی خانہ آبادی کے آپ بھی گواہ رہ سکیں اور میں بھی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سوئس ایئر لائن کا دیو ہیکل مسافر بردار طیارہ اپنی پوری رفتار سے کرانس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس طیارے میں دو سو پچاس مسافر سوار تھے۔ جن میں سوائے عمران کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بھی موجود تھے۔ ان سب نے ایکریمین میک اپ کر رکھے تھے اور کاغذات کی رو سے وہ سیاح تھے۔

جولیا کے پاس سوئس پاسپورٹ تھا۔ جب کہ باقی تمام ممبران کا تعلق ایکریمیا کی مختلف ریاستوں سے تھا۔ کاغذات کی رو سے یہ سب پوری دنیا کی سیاحت کے لئے نکلے ہوئے تھے۔ یہ پالینڈ سے گریٹ لینڈ اور اب گریٹ لینڈ سے کرانس جا رہے تھے۔ وہ سب بھی دوسرے مسافروں کی طرح رسالے اور اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھے۔ تنویر، جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس پورے گروپ میں واحد تنویر تھا جس کے ہاتھ میں رسالہ نہ تھا اور وہ مسلسل جولیا کو دیکھنے میں دلچسپی لے رہا تھا جبکہ جولیا ایک رسالے

میں اس طرح غرق تھی کہ اسے تنویر کی کیفیت کا احساس تک نہ تھا۔
"مس جولین"...... آخر تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ کاغذات میں جولیا کا نام جولین درج تھا۔
"یس مسٹر رچرڈ"...... جولیا نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ تنویر کا اس میک اپ میں نام رچرڈ تھا۔
"مس جولین۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پوچھو"...... جولیا نے کہا۔
"میں نے سنا ہے کہ کرانس دنیا کا خوبصورت ملک ہے وہاں بے حد خوبصورت سپاٹس ہیں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس مسٹر رچرڈ۔ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ کرانس واقعی دنیا کا حسین ترین ملک ہے اور اس ملک کے سپاٹس بھی اپنی مثال آپ ہیں اور میں آپ کو ایک اور بات بتاتی ہوں کہ آپ جس خوبصورتی کی بات کر رہے ہیں۔ یہ خوبصورتی دراصل انسان کے دماغ میں موجود ہوتی ہے۔ جو کچھ دماغ آنکھوں سے باہر دیکھتا ہے وہ حقیقت میں اس کی سوچ کا عکس ہوتا ہے اور یہی سوچ خوبصورتی کا معیار بن کر اس کے دل و دماغ پر اثر ڈالتی ہے"...... جولیا نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔
تھوڑی دیر بعد جہاز کے لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا اور سب لوگ چونک کر بیلٹس وغیرہ باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

جہاز کرانسی دارالحکومت کے بین الاقوامی ائیر پورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا۔ جہاز کے لینڈ کر جانے کے بعد اس میں موجود مسافر اٹھ کر نیچے آئے اور پھر ایک خوبصورت سی لگژری وین انہیں لے کر بین الاقوامی لاؤنج میں چھوڑ گئی۔ یہاں پر لینڈ کرنے والے مسافر کسٹم اور امیگریشن لاؤنجز کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ باقی مسافر جنہوں نے ابھی مزید سفر کرنا تھا وہیں ادھر ادھر گھومنے پھرنے میں مصروف ہو گئے۔ باہر جانے والے مسافروں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی شامل تھی۔ وہ سب اپنے اپنے بیگ اٹھائے امیگرشن ہال میں پہنچے اور پھر مختلف کاؤنٹر پر چیکنگ کے بعد جب انہیں اوکے کر دیا گیا تو وہ سب تیزی سے پبلک گیلری کی طرف بڑھ گئے۔

ایئر پورٹ کی پبلک گیلری بھی ایک بڑے ہال پر مشتمل تھی جہاں مسافروں کا استقبال کرنے کے لئے ان کے عزیز و اقارب یا دوست موجود تھے لیکن ظاہر ہے ان کے استقبال کے لئے کوئی موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا، خوبصورت اور خوش شکل نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھتا ہوا آیا۔

''پلیز ایک منٹ''...... نوجوان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ سب رک گئے اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا آپ سیاح ہیں''...... نوجوان نے ان کی طرف دیکھتے

ہوئے بڑے خوشامدانہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ میرا تعلق گریٹ ٹریول ایجنسی سے ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو گریٹ ٹریول ایجنسی انتہائی مناسب معاوضے کے عوض آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہے"...... اس نوجوان نے انتہائی خوش اخلاق لہجے میں کہا اور وہ سب چونک کر اس نوجوان کو دیکھنے لگے۔ جس کے چہرے پر کاروباری مسکراہٹ کی بجائے بڑی پر خلوص سی مسکراہٹ تھی۔

"گریٹ ٹریول ایجنسی کا نام تو واقعی کرانس کا معروف نام ہے بہرحال آپ کا نام"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام ڈگلس ہے۔ یہ دیکھئے میرا شناختی کارڈ۔ تا کہ آپ کی پوری تسلی ہو سکے کہ میں واقعی گریٹ ٹریول ایجنسی کا نمائندہ ہوں۔ آپ یقین کریں پورے کرانس میں گریٹ ٹریول ایجنسی جسے جی ٹی اے کہا جاتا ہے، سے زیادہ مستعد اور سیاحوں کی پر خلوص خدمت کرنے والا دوسرا کوئی ادارہ نہیں ہے"...... نوجوان نے جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال کر جولیا کی طرف مؤدبانہ انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ کارڈ واقعی جی ٹی اے کا تھا اور اس پر اس نوجوان کا فوٹو اس کا نام اور تصدیق سب کچھ موجود تھا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھیں ہم ہوٹل میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی پر سکون پرائیویٹ رہائش گاہ کا بندوبست کر

سکتے ہیں''...... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور کارڈ اس نے واپس کر دیا۔

''جی بالکل آئیں تشریف لائیں۔ باہر جی ٹی اے کی سپیشل اسٹیشن ویگن موجود ہے۔ میں آپ کو اس سے لے جاؤں گا اس کے آپ کو الگ سے چارجز بھی نہ دینے پڑیں گے''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر گیٹ کی طرف مڑ کر بڑھنے لگا۔

''تو کیا آپ ہمیں کسی ہوٹل میں لے جائیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس آپ جیسے معزز مہمانوں کو ٹھہرانے کا مخصوص انتظام ہے جو ظاہر ہے پرائیویٹ ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''میرا خیال ہے۔ یہاں کسی مہنگے ہوٹل میں رہنے سے اچھا ہے کہ ہم کسی پرائیوٹ جگہ پر رہ لیں''...... جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ باہر واقعی بالکل نئی اسٹیشن ویگن موجود تھا جس پر جی ٹی اے لکھا ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے لیکن پہلے یہ بتا دیں کہ آپ کی خدمات کی فیس کیا ہو گی مسٹر ڈگلس''...... جولیا نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ڈگلس سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔

''یہ تو خدمات پر منحصر ہے مس اور آپ فکر نہ کریں۔ ہماری ایجنسی زیادہ افراد کو خصوصی ڈسکاؤنٹ بھی دیتی ہے''...... ڈگلس نے

مسکراتے ہوئے کہا اور ویگن آگے بڑھا دی۔

''گڈ شو۔ میرا نام جولین ہے''...... جولیا نے کہا۔

''آپ سوئس معلوم ہو رہی ہیں''...... ڈگلس نے کہا۔

''ہاں میرا تعلق سوئٹزر لینڈ سے ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اور آپ کے یہ ساتھی''...... ڈگلس نے پوچھا۔

''ہمارا گروپ ہے اور ہمارے گروپ کے باقی سب ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا کی مختلف ریاستوں سے ہے''...... جولیا نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''مس جولین۔ گریٹ ٹریول ایجنسی کا مقصد صرف اور صرف خدمت کرنا ہے اور آج تک گریٹ ٹریول ایجنسی سے کسی سیاح کو کوئی شکایت نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کو ہو گی''...... ڈگلس نے اس بار کاروباری لہجے میں جواب دیا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

''ہمیں آپ کی باتوں پر یقین ہے مسٹر ڈگلس''...... جولیا نے کہا۔

''شکریہ''...... ڈگلس نے کہا اور وہ ویگن کو تیزی سے کرانس کی صاف اور کشادہ سڑکوں پر دوڑاتا لے گیا۔ دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد ویگن مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی ایک خاموش اور انتہائی پرسکون رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ کوٹھی کے گیٹ پر جی ٹی اے کا ایک چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ ویگن روکتے ہی ڈگلس نیچے اترا اور اس نے

پھاٹک پر لگا ہوا تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر پوری طرح کھول کر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ویگن کوٹھی کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ کوٹھی واقعی خاصی بڑی اور جدید انداز کی بنی ہوئی تھی۔

''تشریف لائیں میں آپ کو یہاں موجود سہولیات کے بارے میں بتا دوں''...... ڈگلس نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ ڈگلس نے جب انہیں پوری کوٹھی دکھائی تو وہ واقعی خاصے حیران سے نظر آ رہے تھے کیونکہ کوٹھی ہر لحاظ سے فرنشڈ نظر آ رہی تھی۔ اس میں فون بھی تھا اور دو نئی کاریں بھی۔ کچن میں موجود ڈیپ فریزر اور دو بڑے ریفریجریٹر انواع و اقسام کی چیزوں سے بھرے ہوئے تھے۔

''گڈ شو۔ اس قدر مکمل انتظام''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''مس جولین۔ ہماری جی ٹی اے سیاحوں کی خدمت کرنے میں پورے کرانس میں مشہور ہے اور ہم آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں گے''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ واقعی آپ کے انتظامات بہترین ہیں۔ ویسے اب بہتر یہی ہے کہ ہمارے درمیان معاوضہ وغیرہ طے ہو جائے تاکہ بعد میں کسی قباحت کا سامنا نہ کرنا پڑے''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ آئیں ادھر لانگ روم میں

بیٹھتے ہیں"...... ڈگلس نے کہا اور پھر وہ ان سب کو لئے لانگ روم میں آ گیا۔

"تو بتائیں"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ بتائیں کہ آپ یہاں کرانس میں کتنا عرصہ قیام کرنا چاہتی ہیں۔ کہاں کہاں کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں اور خاص طور پر آپ سب کو کس قسم کی آسائشیں درکار ہیں۔ آپ صرف شہری اور دیہی علاقوں کی سیاحت میں دلچسپی رکھتی ہیں یا پھر پہاڑی مقامات کی اور جنگل کی بھی سیاحت کرنا پسند کریں گی"...... ڈگلس نے جیب سے ایک چھپا ہوا فارم نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں شہری اور دیہی علاقوں کی سیاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہ سب پہلے بھی دیکھ چکے ہیں اس بار ہمیں شہروں کی بجائے پہاڑی علاقوں اور جنگلات کی سیاحت میں زیادہ دلچسپی ہے۔ اس لئے اگر پہاڑی سلسلوں میں یا خاص طور پر جنگل کے علاقے میں آپ ہمارے لئے پر آسائش انتظام کر سکیں تو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گا اور اسی مناسبت سے آپ معاوضہ طے کریں تو بہتر ہو گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں۔ گریٹ ٹریول ایجنسی پہاڑوں پر بھی آپ کی بھرپور خدمت کا فخر حاصل کرے گی۔ دیکھیں کرانس

میں پہاڑی علاقے بھی ہیں۔ صحرا بھی ہیں۔ سمندری سپاٹس بھی اور قریب ترین جزائر اور انتہائی با رونق شہر بھی ہیں۔ کیا آپ صرف پہاڑی علاقوں اور جنگل کی سیاحت چاہتی ہیں اور اس سلسلے میں یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ پہاڑی علاقوں اور جنگل میں آپ کس قسم کے پہاڑی علاقوں کی سیاحت پسند فرمائیں گی تاکہ اسی لحاظ سے جی ٹی اے تمام انتظامات مکمل کر سکے''...... ڈگلس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں۔ کیا آپ وضاحت کریں گے کہ کس قسم کے پہاڑی علاقوں سے آپ کا کیا مطلب ہے مسٹر ڈگلس''...... اس بار جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''میں آپ کو تفصیل سے بتاتا ہوں جناب۔ آپ کو شاید علم نہیں لیکن پہاڑی علاقے کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے۔ ویران اور خشک پہاڑی علاقے۔ جہاں زندگی اپنی اصل شکل میں موجود ہوتی ہے اور یہاں موجود جنگل بھی ایسے ہیں کہ جہاں انسانی آبادی بھی موجود ہے اور جنگل کے کچھ حصے ایسے ہیں جہاں شکار کھیلا جا سکتا ہے''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے صفدر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ آپ کی اس خوبصورت بات نے ہماری چاہت بڑھا دی ہے کہ ان ویران علاقوں میں زندگی اپنی اصل شکل میں نظر آتی ہے۔ کیوں مس جولین۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے تو ہم

نے بے شمار دیکھے ہیں۔ اس بار کیوں نہ زندگی کو اس کی اصل شکل میں قریب سے دیکھا جائے۔ یہ ایک نیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے لئے انتہائی حد تک خوشگوار تجربہ ہو گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مسٹر جیرٹ۔ مگر باقی ساتھیوں کی رائے لینی بھی ضروری ہے''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مسٹر جیرٹ کی تجویز زیادہ اچھی ہے۔ اس بار واقعی ہمیں ایسے ہی علاقے دیکھنے چاہیں لیکن وہاں سہولیات تو موجود نہ ہو گی''۔ تنویر نے کہا۔

''سہولیات کی آپ فکر نہ کریں ۔ ہر قسم کی سہولیات مہیا کرنا جی ٹی اے کا کام ہے۔ آپ صرف مجھے اپنی چوائس کا بتائیں اور پھر باقی سب مجھ پر چھوڑ دیں۔ آپ کی سہولت کے تمام انتظامات کی ذمہ داری میری ہو گی''...... ڈگلس نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے مسٹر ڈگلس۔ آپ ہمیں کرانس کے انتہائی ویران اور خشک پہاڑی علاقے دکھائیں۔ ایسے علاقے جہاں واقعی زندگی کو اس کی اصل صورت میں اور انتہائی قریب سے دیکھا جا سکے اورایسے جنگل بھی ہیں تو یہ ہماری زندگی کی یادگار سیاحت ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''جی ہاں۔ ان پہاڑیوں کی دوسری طرف جنگل بھی ہے ایک گھنا اور دنیا کا حسین ترین جنگل۔ وہاں بھی زندگی بستی ہے۔ آپ ایسا کریں کے نقشہ دیکھ لیں تاکہ آپ خود چوائس کر سکیں''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک نقشہ نکالا جی ٹی اے کی طرف سے ہی چھپا ہوا تھا۔ اس نے نقشہ درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

''یہ دیکھیں۔ جہاں جہاں سرخ گول نشانات موجود ہیں۔ یہ سب جی ٹی اے کے ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ ویران اور خشک پہاڑی سلسلے ادھر کرانس کی شمالی سرحد پر ہے اور یہیں ہے جنگل۔ پہاڑی سلسلے کو ریڈ ہلز کا سلسلہ کہا جاتا ہے اور جنگل کو ریڈ فورسٹ۔ ویسے اگر آپ واقعی زندگی کو انتہائی قریب سے دیکھنے کا خواہشمند ہیں تو میں آپ کو ان علاقوں کی سیاحت کا مشورہ دوں گا''...... ڈگلس نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کا آنکھوں میں بیک وقت چمک سی لہرا گئی کیونکہ ان کی اپنی منزل بھی واقعی ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ ہی تھا اور اس لئے وہ گفتگو کے دوران آہستہ آہستہ ڈگلس کو اسی طرف لانا چاہتے تھے تاکہ اسے اصل بات کا شک نہ پڑ سکے۔ اب جبکہ ڈگلس نے خود ہی ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کا نام لے لیا تھا۔ تو ظاہر ہے انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

''اب اس بات کا مشورہ تو آپ دے سکتے ہیں مسٹر ڈگلس کہ کیا واقعی یہ علاقہ ہمارے لئے دلچسپ رہے گا''...... جولیا نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''آپ قطعی بے فکر رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یقیناً اس علاقے سے بے حد لطف اندوز ہوں گے اور میں خود آپ کے ساتھ چلوں گا اگر آپ اجازت دیں تو''...... ڈگلس نے کہا۔

''اور ویری گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ اچھا رہے گا۔ آپ میں واقعی بہترین ٹریول ایجنٹ کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ مس۔ تو پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بالکل طے ہو گیا۔ اب آپ بتایئے کہ آپ اس سیاحت کے لئے کیا انتظامات کر سکتے ہیں اور اس کے لئے آپ کی ایجنسی کیا معاوضہ لے گی''...... جولیا نے کہا۔

''مس جولین۔ انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔اس سیاحت کے لئے انتہائی طاقتور انجن والی تین جیپیں جن میں سے ایک پر کھانے پینے کا وافر اور مکمل سامان اس کے ساتھ ساتھ کیمپنگ کا مکمل سامان اور پہاڑی شکار کے لئے جدید ترین لائسنس یافتہ اسلحہ، دوربینیں، فوٹو گرافی کے لئے جدید کیمرے اور اسی قسم کے دوسرا سامان کے علاوہ میرے ساتھ چار اور آدمی ہوں گے۔ جو آپ کی حفاظت بھی کریں گے آپ کو گائیڈ بھی کریں گے

اور کیمپنگ اور کھانا وغیرہ پکانے کا کام بھی کریں گے۔ یہاں سے ہم خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کا ریڈ ہلز پہنچیں گے جو اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں جیپیں اور دوسرا سامان پہلے ہی سے پہنچ چکا ہو گا۔ ہیلی کاپٹر واپس آ جائیں گا اور پھر ہم جیپوں کے ذریعے آگے بڑھ جائیں گے۔ میں نے وہ پورا علاقہ خود اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اس لئے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اب رہ گیا معاوضہ تو ریڈ ہلز میں آپ جتنے دن رہیں گی۔ فی دن دس ہزار ڈالرز اور ریڈ ہلز تک پہنچنے کا خرچہ پچاس ہزار ڈالر ہو گا اور واپسی کا خرچہ صرف بیس ہزار ڈالر۔ یہاں اس کوٹھی میں آپ جتنے روز قیام کریں تمام اخراجات دو ہزار ڈالر یومیہ ہوں گے''...... ڈگلس نے خالص کاروباری لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آپ کی خدمات کے پیش نظر یہاں کا معاوضہ تو ٹھیک ہے لیکن ریڈ ہلز تک جانے کا معاوضہ آپ نے زیادہ بتایا ہے''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس۔ آپ سے کیا چھپانا۔ پہاڑی علاقوں میں حکومت کی طرف سے جو رینجرز تعینات ہیں انہیں آپ کی کلیئرنس کا معاوضہ دس ہزار ڈالر دینے ہو گا ورنہ یہ لوگ قدم قدم پر تنگ کریں گے۔ دس ہزار ڈالر دینے کے بعد ہمیں ان کی طرف سے ایک خصوصی پاس مل جائیں گا جس کی موجودگی کا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں مکمل تحقیقات کر لی گئی ہیں اور آپ واقعی سیاح ہے اسمگلر

نہیں ہیں'' ...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تب ٹھیک ہے۔ اوکے۔ کتنی رقم پیشگی دینی ہوگی'' ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس سے پہلے آپ کو بتانا ہوگا کہ وہاں پہاڑیوں پر اور جنگل میں آپ کتنے روز رہنا چاہیں گی'' ...... ڈگلس نے پوچھا۔

''اگر ہماری دلچسپی رہی تو شاید ایک ماہ رہیں اور اگر دلچسپی نہ رہی تو ایک ہفتہ بعد واپس آجائیں گے۔ بہرحال کم سے کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ'' ...... جولیا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ یہاں سے کب روانہ ہونا چاہتی ہیں''۔ ڈگلس نے پوچھا۔

''ہم شہروں میں رہنے کو ترجیح نہیں دیتے۔ ہو سکے تو آج ہی ہمیں لے جائیں یہاں سے'' ...... جولیا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ انتظامات کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ آپ مجھے صرف آج رات کا وقت دے دیں۔ ہم کل صبح یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس لئے ایک روز یہاں کا لگایا جائے تو دو ہزار ڈالر، جانے کا پچاس ہزار ڈالر ایک ہفتہ وہاں رہنے کا خرچ ہوا ستر ہزار ڈالر۔ بلکہ سارا حساب ایک طرف کریں اور مجھ سے لم سم بات کر لیں۔ میں آپ کو یہ ساری چوائس ایک ماہ تک صرف چار لاکھ ڈالرز میں دے دیتا ہوں۔ ورنہ الگ الگ حساب کریں تو یہ معاوضہ کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔ آدھا معاوضہ آپ کو ایڈوانس دینا

ہو گا اور باقی معاوضہ آپ وہاں جا کر ادا کر سکتی ہیں یا اگر آپ چاہیں تو سارا معاوضہ یہاں ایڈوانس ادا کر دیں جیسے آپ کی مرضی۔ جو معاوضہ آپ ادا کریں گی اس کی باقاعدہ آپ کو رسید دی جائے گی''...... ڈگلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے رسید بک بھی نکال لی۔

''ہم فل پیمنٹ کریں گے مسٹر ڈگلس لیکن ساری پیمنٹ ہم کل آپ کو وہاں پہنچ کر ہی دے سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''او کے۔ ڈن۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے آپ پر اعتماد ہے''...... ڈگلس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسید بک جیب میں ڈال کر کھڑا ہو گیا۔

''اگر ایجنسی کے لئے ضروری ہو تو کچھ ایڈوانس لے لیں''۔ جولیا نے کہا۔

''جی نہیں۔ ایسا ضروری بھی نہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ البتہ آپ اپنے کاغذات مجھے دے دیں تاکہ میں وزارت داخلہ اور وزارت سیاحت سے ان پر کلیرنس مہر لگوا لوں۔ ایک بار کلیئرنس کی مہر لگ جائے تو پھر کوئی مسئلہ نہ ہو گا اور آپ یہاں آزادی سے جہاں چاہیں جا سکیں گے''...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ویری گڈ۔ آپ واقعی کاروباری طور پر بے حد ہوشیار ہیں۔ شاید آپ ہمارے کاغذات وزارت داخلہ اور وزارت سیاحت

کی کلیئرنس مہر لگانے کے بہانے ادائیگی تک اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں''...... صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کوٹھی اور اس میں موجود سامان۔ دو کاریں۔ فون سب کچھ آپ کے پاس ہے۔ آپ جس طرح چاہیں انہیں استعمال کریں البتہ کلیئرنس تو بے حد ضروری ہے۔ یہ اس ملک کا قانون ہے جو ہر سیاح پر لاگو ہوتا ہے چاہے وہ کہیں سے بھی کیوں نہ آیا ہو اور اس کا کسی بھی قومیت سے تعلق ہو''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہم آپ کو کاغذات دے دیتے ہیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ صبح روانگی کس ٹائم پر ہو گی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کل صبح نو بجے آپ کو یہاں سے ویگن میں ایئر پورٹ جانا ہو گا وہاں خصوصی ہیلی کاپٹر موجود ہو گا۔ وہاں سے ہم روانہ ہو جائیں گے''...... ڈگلس نے جواب دیا۔

''کیا آپ ہمارے ساتھ ہوں گے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا اور کسی وجہ سے اگر مجھے اپنا پروگرام کینسل بھی کرنا پڑا تو میں آپ کے ساتھ اپنا خصوصی آدمی بھیج دوں گا جو آپ کے لئے گائیڈ کے طور پر بھی کام کرے گا''...... ڈگلس نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ آپ اور آپ کی جی ٹی اے ایجنسی واقعی

شاندار کارکردگی کی حامل ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر سب نے اپنے اپنے کاغذات ڈگلس کے حوالے کر دیئے اور ڈگلس سب کا شکریہ ادا کرتا ہوا ویگن میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر نکل گیا۔

''حیرت ہے۔ کرانس جیسے ملک میں اس قدر شاندار ٹریولنگ ایجنسی کم از کم یہ بات میرے حلق سے تو نہیں اتر رہی''...... ڈگلس کے جانے کے بعد تنویر بول پڑا۔

''ویسے ہے تو واقعی حیرت کی بات۔ لیکن یہ کوٹھی۔ یہاں موجود سامان۔ پھر مسٹر ڈگلس کا اندازہ۔ بہر حال کل تک پتہ لگ جائے گا۔ اگر دال میں کچھ کالا ہوا تو وہ بھی سامنے آ جائے گا''...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اگر ساری دال ہی کالی ہوئی تو''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونے دو۔ ہم کالی دال سے سفید دال ڈھونڈ لیں گے''۔ صفدر نے جواباً مسکرا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''آپ سب کے خیال کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہئے''۔ صالحہ نے کہا۔

''کس بارے میں کہہ رہی ہو''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس مسٹر ڈگلس اور اس کی گریٹ ٹریول ایجنسی کے بارے میں۔ کیا ہمیں اس پر اعتماد کرنا چاہئے''...... صالحہ نے جواب دیا۔

''اس کے انداز سے تو شک کرنے والی کوئی بات نہیں لگ رہی لیکن بہرحال ہمیں احتیاط تو کرنی ہو گی کیونکہ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ ہم یہاں کس لئے آئے ہیں۔ بس حکم ملا کہ ہمیں سیر وتفریح کے لئے کرانس جانا ہے اور بس''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اس بار واقعی چیف نے نہ ہمیں بریف کیا ہے اور نہ ہی یہ بتایا ہے کہ ہمیں کرنا کیا ہے۔ ہم سب کے کاغذات الگ الگ قومیتوں کے بنائے گئے تھے اور ہمیں دو گھنٹوں میں ایئر پورٹ پہنچنے کا کہا گیا تھا اور پھر ہمیں جلدی میں کرانس روانہ ہونا پڑا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سونے پہ سہاگے والی بات یہ ہے کہ اس بار ہم سب کو تو بھیجا گیا ہے لیکن ہمارے ساتھ ہمارا لیڈر ہی نہیں ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے عمران صاحب''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں''...... صدیقی نے کہا۔

''ضروری نہیں کہ ہر بار ہمارا لیڈر وہ احمق ہی ہو۔ مس جولیا ہمارے ساتھ ہیں اور ڈپٹی چیف ہونے کی وجہ سے ہماری اصل لیڈر یہی ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران صاحب کا نام سن کر تم تو ہمیشہ منہ بناتے ہو اور ہم تو عمران صاحب کو مس کر رہے ہیں لیکن ان کی غیر موجودگی میں تم بہت خوش ہو رہے ہو اسی لئے تم کھلے کھلے سے لگ رہے ہو''۔

خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے''...... تنویر نے جھینپ کر کہا۔

''ایسی نہ ہو مگر ویسی بات ضرور ہے''...... خاور نے کہا۔

''چپ ہو جاؤ خاور۔ بلاوجہ کی بحث مناسب نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن میں تو بحث نہیں کر رہا ہوں''...... خاور نے فوراً کہا۔

''ہم یہاں کھل کر باتیں کر رہے ہیں کیا ہمارے لئے یہ مناسب ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ کیوں۔ کوئی مسئلہ ہے کیا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''پہلے ہمیں یہاں کی چیکنگ کرنی ہو گی اس کے بعد ہی اب ہم دوسری کوئی بات کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو۔ سب کام پر لگ جاؤ او اس رہائش گاہ کی ایک ایک انچ کی چیکنگ کرو''...... جولیا نے حکم دینے والے انداز میں کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ جولیا نے ہینڈ بیگ سے ایک لپ اسٹک نکالی۔ اس نے لپ اسٹک کے نیچے انگوٹھے کا دباؤ ڈالا تو لپ اسٹک کا اوپر والا ڈھکن خود ہی گھوما اور دوسرے لمحے اس کے ڈھکن والے حصے پر ایک پھول سا بن کر پھیل گیا۔ اس پھول والے حصے میں ایک بلب جل بجھ رہا تھا۔ اب یہ لپ اسٹک ایک جدید گائیکر میں بدل گئی تھی جس سے وہاں موجود چھوٹے سے چھوٹے بگ کا بھی آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا تھا۔ ایسے ہی جدید

گائیگر اور ضرورت کی چیزیں ہر وقت ان کے پاس رہتی تھیں اس لئے وہ سب رہائش گاہ کی چیکنگ کر رہے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ان کی چیکنگ مکمل ہو گئی اور وہ سب ایک بار پھر ایک کمرے میں جمع ہو گئے۔

''سب او کے ہے''...... ان سب نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ڈگلس غلط آدمی نہیں ہے''...... جولیا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''امید تو یہی کی جا سکتی ہے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''چیف نے ہمیں یہ تو نہیں بتایا ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں لیکن ہمیں جس طرح سے مختلف قومیتوں کا ظاہر کیا گیا ہے اور ہمیں مستقل میک اپ میں رہنے کا کہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد صرف سیر و تفریح نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ ہمیں یقیناً کسی مشن پر بھیجا گیا ہے لیکن مشن کیا ہے اس کی ہمارے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے''۔ صالحہ نے کہا۔

''صرف ہمیں کرانس کی ریڈ ہلز اور خاص طور پر ریڈ فورسٹ میں دلچسپی لینے اور وہاں کی سیر و تفریح کے لئے کہا گیا ہے اور ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان علاقوں میں جا کر صرف تفریح کریں

اور کچھ نہیں۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ ہمیں خاص طور پر ان علاقوں میں تفریح کرنے کا کیوں کہا گیا ہے۔ کیا ہے ان علاقوں میں''...... جولیا نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ ہمیں جس مشن پر کام کرنا ہے اس کا تعلق انہی علاقوں سے ہو''...... صالحہ نے کہا۔

''دو علاقے ہیں ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ۔ ان دونوں جگہوں پر کیا ہوسکتا ہے۔ کوئی اسلحہ ساز فیکٹری یا پھر کوئی سائنسی لیبارٹری جس کی تباہی کے لئے ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ یہ ایسا ہی کچھ معاملہ لگتا ہے کیونکہ پاکیشیا میں تو ایسا کوئی چکر نہ تھا کہ کوئی سائنس دان اغوا ہوگیا ہو یا کسی کرانسی ایجنسی کے ایجنٹ نے کسی پاکیشیائی سائنس دان کا فارمولا چوری کر لیا ہو۔ اگر ایسا کچھ ہوتا تو اس کے لئے چیف ہمیں پہلے پاکیشیا میں تحقیقات کرنے کے لئے کہتا۔ پاکیشیا میں ہمیں بھاگ دوڑ کرنی پڑتی''...... صفدر نے سوچتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے چیف نے ہمیں جس طرح فوراً کرانس بھیجا ہے اس کے مطابق یہاں تیزی سے کام کرنا ہوگا اور ان دونوں علاقوں کی چھان بین کرنی ہوگی تب پتہ چلے گا کہ ان علاقوں میں آخر ہے کیا''...... چوہان نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو ہے کیونکہ ڈگلس نے کہا تھا کہ ان علاقوں میں بھاری تعداد میں رینجرز موجود ہیں جو خصوصی پاس رکھنے والے افراد

کے سوا کسی کو اس طرف پھٹکنے تک نہیں دیتے ہیں۔ اگر یہ محض تفریحی مقامات ہیں تو پھر وہاں اس قدر بھاری تعداد میں رینجرز کا کیا کام"...... صدیقی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ سوچنے کی بات ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"میں نے نقشہ غور سے دیکھتا تھا۔ ریڈ ہلز کی دوسری طرف ایک گھنا جنگل موجود ہے اس جنگل کی سرحد ایک چھوٹی مگر خود مختار ریاست کنٹاس سے ملتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کرانس اور کنٹاس کی سرحدی پٹی ہو اس لئے وہاں حفاظت کے ایسے انتظامات ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا یہ کنٹاس مسلم ریاست ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ یہودیوں کی ریاست ہے جو حال ہی میں کرانس سے الگ ہوئی ہے۔ یہ ریاست اسرائیل اور کرانس کے مشترکہ مفادات کے پیش نظر قائم کی گئی ہے جس کے لئے کرانس اور اسرائیل میں خصوصی معاہدے ہوئے ہیں۔ ابھی تک تو یہی کہا جا رہا ہے کہ اس ریاست کو مکمل طور پر کرانس سے الگ کر دیا گیا ہے اور وہاں کا نظام ان یہودیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے لیکن اس کا حقیقت سے کتنا تعلق ہے اس کے بارے میں ابھی تک کوئی خبر باہر نہیں آئی ہے کیونکہ ماہرین کے کہنے کے مطابق کرانس کی ہسٹری کا یہ نیا اور انوکھا واقعہ ہے کہ کسی ریاست کو الگ کیا گیا ہو اور اس کی باگ ڈور بھی دوسری انتظامیہ کو سونپ دی گئی ہو"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو کہیں ایسا تو نہیں کہ چیف نے ہمیں اس ریاست کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہو کہ ہم پتہ لگائیں کہ کرانس جیسے ترقی یافتہ اور جدید ٹیکنالوجی کے حامل ملک نے یہودیوں کے لئے الگ ریاست کیوں بنائی ہے اس میں ان کے مفادات کیا ہیں اور یہ الگ ریاست کنٹاس کا معرض وجود میں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اب جب تک ہمیں چیف بتائے گا نہیں اس وقت تک ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گا کہ ہمیں یہاں کس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چیف ہمیں خود کال کر کے مشن کے بارے میں بریف کرے یا پھر''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر بولتے بولتے رک گیا۔

''یا پھر کیا''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ عمران صاحب کو چیف نے ہم سے پہلے بھیجا ہو یا وہ آنے والے ہوں اور ان کے آنے کے بعد ہی ہمیں پتہ چلے گا کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر کا ایک بار پھر منہ بن گیا۔

''تمہیں تو سوائے عمران کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے۔ جب دیکھو اسی کے بارے میں بات کرتے رہتے ہو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر تمہارا دل مطمئن نہیں ہے تو پھر ہمیں واقعی محتاط ہونا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں ڈگلس کے بارے میں گریٹ ٹریول ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے معلومات لے لینی چاہئیں۔ اگر یہ اتنی ہی فعال اور بڑی ایجنسی ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی ہیڈ کوارٹر تو ہو گا اور وہ یقیناً یہیں دارالحکومت میں ہی ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری یہ رائے ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی تصدیق کر لینی چاہئے''...... جولیا نے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر موجود ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس کا رسیور اٹھا لیا۔ ٹیلی فون میں ٹون موجود تھی۔ صفدر نے انکوائری کے نمبر پریس کیے۔

''یس انکوائری پلیز''...... دو تین بار گھنٹی بجنے کی آوازیں سنائی دینے کے بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

''گریٹ ٹریول ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر چاہئے''...... صفدر نے کہا اور جواب میں انکوائری آپریٹر نے فوراً نمبر بتا دیا۔ صفدر نے کریڈل دبا کر نمبر پریس کیا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیا آپ گریٹ ٹریول ایجنسی سے بول رہی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ بتائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی

ہوں“ ...... اس بار دوسری طرف سے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”آپ کے جنرل منیجر کا نام کیا ہے“ ...... صفدر نے کہا۔

”ان کا نام سر مرفی کاڈے ہے سر“ ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا آپ میری ان سے بات کرائیں گی۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے“ ...... صفدر نے کہا۔

”یس سر“ ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے بعد ایک ہلکی سی کلک کی آواز ابھری اور پھر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”یس۔ جنرل منیجر سپیکنگ“ ...... بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

”مسٹر مرفی کاڈے۔ آپ کی ایجنسی کے ایک صاحب مسٹر ڈگلس ہمیں ملے ہیں۔ ہم سیاح ہیں۔ انہوں نے پراڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں ہمیں ٹھہرانا ہے اور ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں سیاحت کے لئے انہوں نے ہمارے ساتھ معاوضہ طے کیا ہے اور ہمارے کاغذات بھی وہ لے گئے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ آپ سے تصدیق کر لی جائے“ ...... صفدر نے ایکریمیا کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اپنا نام نہیں بتایا“ ...... دوسری طرف سے مرفی کاڈے نے کہا۔

”میرا نام جیرٹ ہے“ ...... صفدر نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مسٹر جیرٹ۔ ڈگلس ہمارے بااختیار ایجنٹ ہیں اور آپ کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی تفصیل انہوں نے ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دی ہے اور اب وہ آپ کے کاغذات کی کلیئرنس کے لئے گئے ہیں''...... دوسری طرف سے جنرل منیجر نے بڑے خوش اخلاقانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... صفدر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب نہ صرف صفدر بلکہ سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ کیونکہ جنرل منیجر کی آواز اتنی بلند تھی کہ اس کی باتوں سب کے کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

''حیرت ہے۔ کرانس میں ایسی جدید سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اس کا تو مجھے اندازہ بھی نہ تھا اور ہم یہاں پہلی بار تو آئے نہیں ہیں۔ پہلے تو ہمیں ایسا کوئی پروٹوکول یا سہولت فراہم نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی اس کے بارے میں ہمیں کچھ علم تھا سوائے اس کے کہ کرانس میں جی ٹی اے واقعی ایک بہترین ادارہ ہے جو سیاحوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے انتظامات کرتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ یہاں ایسی ہی سہولیات مہیا کرتے ہوں۔ ہم نے پہلے ان سے رابطہ بھی تو نہیں کیا کبھی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں لیکن اس کے باوجود مجھے تو ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے ہمارے ساتھ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی گیم کھیلی جا رہی ہے۔ ڈیپ گیم''...... کیپٹن شکیل کے لہجے میں پریشانی تھی۔

''مجھے تو اس میں کوئی گیم نہیں لگتی۔ شک مجھے بھی ہے لیکن اس قدر گہرا نہیں۔ اس لئے تو میں نے فوری طور پر رقم دینے سے انکار کر دیا تھا اور اب مجھے شرمندگی سی محسوس ہو رہی ہے کہ مسٹر ڈگلس ہمارے متعلق کیا سمجھتے ہوں گے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اس کا روز کا کام ہے اور جس انداز میں وہ ہم سے پیش آ رہا تھا اس کی باتوں سے نیچرل طور پر ہر سیاح ہی چونکتا ہو گا''۔ جولیا نے کہا۔

''پھر بھی جب تک ہمیں یہاں آنے کے اصل مقصد کا نہیں بتایا جاتا اس وقت تک ہمیں ہر حال میں محتاط ہی رہنا ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کیا خیال ہے ہمیں چیف کو خود کال کرنی چاہیئے اور کچھ نہیں تو ہم انہیں یہاں پہنچنے کی اطلاع تو دے ہی سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے یہ مناسب نہیں لگتا۔ چیف ہم سے خود رابطہ کریں تو بہتر ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن چیف کو جی ٹی اے کے بارے میں بھی تو بتانا ضروری ہے ہو سکتا ہے کہ چیف نے ہمارے لئے یہاں رکنے کا کوئی اور انتظام کیا ہو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات ہوتی تو چیف مجھے ضرور بتا دیتا۔ یہاں تک کہ ہمارے لئے چیف نے یہاں کسی ہوٹل میں کمرے بک کرائے

ہوتے تو وہ اس کے بارے میں ہمیں ضرور بتاتا''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ پھر تو ہمیں واقعی چیف کی ہی کال کا انتظار کرنا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی یکلخت ان کے ایک طرف رکھے ہوئے سامان میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

''اوہ اوہ۔ ٹرانسمیٹر کال۔ شاید چیف کال کر رہا ہے اور یہ اچھا ہو گیا ہے کہ یہ کال ایئر پورٹ پر یا ڈگلس کی موجودگی میں نہیں آئی''...... جولیا نے چونک کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سامان کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے ایک جدید فیشن کا لیڈیز میک اپ باکس نکالا۔

سیٹی کی آواز اس باکس میں سے نکل رہی تھی۔ جولیا نے جلدی سے باکس کھولا۔ اور اس میں موجود ٹیوبوں کو تیزی سے ادل بدل کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور ہلکی سی سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔

''ہیلو۔ جولیا اٹنڈنگ۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔ یہ جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال نہ کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ اسے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز

سنائی دی اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بھی اس طرح چمک اٹھے جیسے انتہائی پریشانی کی حالت میں کسی گہرے دوست کی آواز سنائی دے گئی ہو۔

''یس چیف۔ ہم پہنچ گئے ہیں چیف۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے اور مجھے یقین ہے کہ جی ٹی اے کے انتظامات تمہیں پسند آئے ہوں گے۔ اوور''...... ایکسٹو کی نرم آواز سنائی دی اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے یکلخت حیرت سے بگڑ سے گئے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ اتنی جلدی ایکسٹو کو ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے ایکسٹو کوئی روح ہو جو مسلسل ان کے ساتھ ساتھ رہتی ہو۔

''اوہ۔ تو یہ انتظامات آپ کی طرف سے تھے۔ اوور''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ میرے علاوہ یہ کام کون کر سکتا ہے۔ تم لوگوں کی رہائش اور باقی ضروریات کے لئے مجھے ہی سارے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ یہ جی ٹی اے واقعی انتہائی فعال اور باوسائل ایجنسی ہے۔ مگر ہمارے یہاں آنے کے مقصد سے ہم لاعلم ہیں کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ ہمیں اس طرح اچانک اور غیر متوقع طور پر یہاں کس لئے بھیجا گیا ہے اور ہمارا مشن۔ اوور''...... جولیا نے شاید اپنے بے پناہ تجسس کی بنا پر مشن کے بارے میں پوچھنا چاہا

تھا لیکن پھر اس خوف کی وجہ سے وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی تھی کہ کہیں ایکسٹو ناراض نہ ہو جائے۔

''تمہارا یہ اندازہ درست ہے کہ تم سب کو ایک انتہائی اہم مشن پر کام کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ مشن کی تفصیلات سے جلد ہی تم کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت میرا تمہیں کال کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس بار کرانس میں تمہارے مقابل ایک بڑی سرکاری ایجنسی آ رہی ہے اور اس ایجنسی کا نام ٹارج ایجنسی ہے۔ اس ایجنسی کے بارے میں مجھے جو معلومات ملی ہیں ان معلومات کے مطابق ٹارج ایجنسی کو کسی طرح اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس آ رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے تم لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے پورے دارالحکومت میں نگرانی کا انتہائی سخت جال بچھا رکھا ہے۔ تمہیں ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر رکھنے کے لئے مجھے فوری طور پر جی ٹی اے کو سامنے لانا پڑا۔ ایجنٹ ڈگلس جو تم لوگوں کو ملا ہے وہ اصل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے۔ اب وہ اپنے ساتھ مخصوص افراد لے کر تمہارے ساتھ ریڈ ہلز پہنچے گا۔ تم لوگوں کی بھی باقاعدہ چیکنگ کی گئی ہے اور ڈگلس جب واپس آ گیا تو اس سے پوچھ گچھ ہوئی لیکن انتظامات ہی ایسے کئے گئے تھے کہ انہیں ابھی تک شک نہیں پڑ سکا اور وہ فی الحال مطمئن ہو گئے ہیں۔ مین فارن ایجنٹ ریڈ کارٹر پہلے ہی ریڈ ہلز میں موجود ہے۔ ڈگلس اب دو

ساتھیوں سمیت تمہارے ساتھ جائے گا۔ تم لوگوں نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ ٹارج ایجنسی کا چیف کرنل الیگزینڈر ہے اور وہ اسی نام سے مشہور ہے۔ کرنل الیگزینڈر کا نمبر ٹو مارٹرس ہے جسے کرنل الیگزینڈر نے خاص طور پر تم لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے ایکٹیو کر رکھا ہے۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ وہ تم لوگوں کی تلاش میں زمین آسمان ایک کر رہا ہے۔ کوٹھی کی تو تم نے چیکنگ کر لی ہو گی لیکن ڈگلس تمہیں جس ہیلی کاپٹر میں لے جائے گا ہوسکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر ہائر کرنے والی ایجنسی میں ٹارج ایجنسی یا اس کے کسی سیکشن کا کوئی آدمی ہو اور وہ ہیلی کاپٹر میں کوئی طاقتور ڈکٹا فون پہنچا دے تاکہ وہ اپنی پوری تسلی کر سکے۔ اس لئے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ تک پہنچنے تک تم سب نے بالکل اس طرح رہنا ہے جیسے تم لوگ واقعی سیاح ہو اور ڈگلس اور اس کے ساتھی ٹریولنگ ایجنسی کے ملازم۔ وہاں پہنچ کر جیپوں پر سوار ہونے کے بعد بے شک کھل کر باتیں کر سکتے ہو لیکن بہرحال انداز یہی رہے گا۔ عمران اپنے شاگرد ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ ایک دوسرے راستے سے وہاں پہنچے گا۔ وہ جب تک تم لوگوں سے خود رابطہ قائم نہ کرے تم نے وہاں سیاحت ہی کرنی ہے اس کے بعد عمران ہی تمہیں لیڈ کرے گا۔ وہ تمہیں مشن کی تفصیلات سے آگاہ کرے گا اور اس مشن میں تمہارا لیڈر رہے گا اور تمہیں ہر حال میں محتاط رہنا ہے۔ فون بھی سوچ سمجھ کر کرنا کیونکہ ٹیلی فون بھی ٹیپ ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہر

طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ اس مشن میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل برداشت ہو گی۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن عمران ہم تک کب پہنچے گا اور ہمارا اس سے بات کرنے کا ذریعہ کیا ہو گا۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہنچے گا تو تم سے خود رابطہ کر لے گا۔ اوور''...... چیف نے جواب دیا۔

''یس چیف۔ اوور''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ جب تک ڈگلس سارے انتظامات مکمل نہیں کر لیتا تم رہائش گاہ تک محدود نہ رہو اور باہر نکل کر شہر میں گھومو پھرو۔ ایک جگہ بند ہو کر رہنا بھی تمہارے مشکوک ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... جولیا نے کہا اور دوسری طرف سے چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا نے ٹیوبوں کو دوبارہ ایڈجسٹ کیا تو سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔ جولیا نے باکس بند کر کے اسے دوبارہ بیگ میں رکھا دیا۔

''چیف نے ٹھیک کہا ہے۔ ہمیں واقعی باہر نکل کر گھومنا پھرنا چاہئے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم نے یہ چیکنگ تو کر لی ہے کہ یہاں کوئی بگ نہیں ہے

لیکن چیف نے جس طرح سے ہمیں محتاط رہنے کا حکم دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ ہماری جدید سائنسی آلات سے چیکنگ کی جا رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ ٹارج ایجنسی والے مانیٹر کر رہے ہوں لیکن انہیں ابھی کوٹھی میں ڈکٹا فون پہنچانے کا موقع نہ ملا ہو اور وہ باہر سے ہی ہماری نگرانی کر رہے ہوں۔ جب ہم باہر جائیں گے تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ لوگ اندر آ کر ہمارے سامان کی چیکنگ کریں اور پھر یہاں ڈکٹا فون نصب کر جائیں۔ ابھی تو ہم کھل کر باتیں کر رہے ہیں لیکن واپس آ کر ہمیں اور احتیاط کی ضرورت ہو گی۔ ہم نہ اپنے اصل نام لیں گے نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ذکر کریں گے اور نہ ہی عمران صاحب کا"...... صفدر نے کہا۔ اس بار اس نے کوڈ ورڈز میں بات کی تھی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چیف نے مشن کی تفصیلات تو نہیں بتائی ہیں لیکن ہم سب کا یہاں آنا اور عمران کا الگ سے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ آنے سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حالات ہمارے خیالات سے بھی اہم ہیں اور یہ مشن کوئی چھوٹا موٹا یا عام سا مشن نہیں ہے۔ یہ بڑا اور خطرناک مشن ہے جس میں کافی عرصہ بعد پوری ٹیم اکٹھی ہوئی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل۔ یہ مشن واقعی ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر خطرناک ثابت ہونے والا ہے یہ یقیناً سپریم مشن ہو گا"......جولیا

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر چلیں باہر جا کر کرانس کے دارلحکومت کی سیر کر لی جائے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ یہاں کاریں تو موجود ہیں۔ لیکن ہمیں یہاں کے ٹریفک قوانین کا بھی علم نہیں اور پھر ہم یہاں کی سڑکیں اور مقامات بھی نہیں جانتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ٹیکسیاں ہی ہائر کی جائیں تو زیادہ بہتر ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اس طرح زیادہ آسانی رہے گی''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر چلو۔ جا کر تیار ہو جاؤ۔ پھر ہم ایک ساتھ یہاں سے باہر جائیں گے''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تیار ہونے کے لئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان چونک پڑا۔ یہ مارٹرس تھا۔ کرانس کی ٹاپ سیکرٹ ٹارج ایجنسی کے چیف کرنل الیگزینڈر کا نمبر ٹو۔ وہ دور سے کرنل الیگزینڈر کا رشتہ دار بھی تھا۔ اور اس سے پہلے وہ ملٹری سیکرٹ سروس میں ایک چھوٹے عہدے پر تھا۔ لیکن وہاں اس نے کئی ایسے کام کئے تھے کہ پوری ملٹری سیکرٹ سروس میں اس کا نام خاصا معروف ہو گیا تھا۔ ملٹری سیکرٹ سروس کا کرنل بارگ، کرنل الیگزینڈر کا دوست تھا۔ وہ دونوں اکثر آپس میں ملتے رہتے تھے اور کرنل بارگ کی موجودگی میں کئی بار مارٹرس سے بھی کرنل الیگزینڈر کی ملاقات ہو چکی تھی۔

کرنل بارگ مارٹرس کے بارے میں بہت تعریف کرتا تھا اس کے کارناموں کی تفصیل سن کر کرنل الیگزینڈر، مارٹرس سے بے حد مرعوب تھا اور پھر کرنل الیگزینڈر نے مارٹرس سے ملاقاتیں کر کے یہ

بھی چیک کر لیا تھا کہ مارٹرس واقعی خاصا ذہین، ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اس لئے اس نے فوراً ہی دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ مارٹرس کا ملٹری سیکرٹ سروس سے اپنی ٹارج ایجنسی میں تبادلہ کرا لے گا اور اسے اپنا نمبر ٹو بنائے گا۔

چنانچہ اس طرح مارٹرس جو ملٹری سیکرٹ سروس میں ایک چھوٹے رینک کا آدمی تھا ٹارج ایجنسی میں ٹرانسفر ہو کر آ گیا اور یہاں کرنل الیگزینڈر نے اسے اپنا نمبر ٹو تعینات کر دیا اس طرح مارٹرس ایک لحاظ سے کرنل الیگزینڈر کے بعد ٹارج ایجنسی کا سب سے بااختیار آدمی بن گیا تھا اور اس ترقی کے لئے چونکہ مارٹرس کرنل الیگزینڈر کا بے حد ممنون تھا اس لئے وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا تھا کہ کرنل الیگزینڈر اس کی کارکردگی سے خوش رہے۔

کرنل الیگزینڈر نے چند روز پہلے مارٹرس کو اپنے پاس بلایا تھا اور اسے خصوصی طور پر ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسے اپنے مخصوص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس پہنچ رہی ہے۔ وہ کب اور کن راستوں سے کرانس پہنچے گی اس کے بارے میں اسے تاحال کچھ معلوم نہیں ہوا تھا لیکن اس کے کہنے کے مطابق یہ طے تھا کہ آنے والے چند دنوں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کے ساتھ علی عمران بھی ہے کرانس پہنچ رہی ہے اور وہ کرانس میں کوئی اہم مشن مکمل کرنا چاہتی ہے۔

چیف نے اسے یہ بھی بتایا کہ اس کے پاس یہ معلومات بھی نہیں

ہیں کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس میں کس مقصد کے لئے پہنچ رہے ہیں اور انہیں یہاں کون سا مشن درپیش ہے لیکن ان خطرناک لوگوں سے کوئی بعید نہیں کہ وہ یہاں آ کر کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اسے ہر صورت میں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ عمران اور اس کے ساتھی جب کرانس پہنچیں تو نہ صرف ان کی کڑی نگرانی کی جائے بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اس بات کا بھی پتہ لگایا جائے کہ وہ لوگ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔

چیف نے اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مشن کے بارے میں تو نہیں بتایا تھا لیکن چیف نے یہ ضرور کہا تھا کہ اگر نگرانی کے دوران عمران اور اس کے ساتھی اگر مشکوک سرگرمیوں مین ملوث دکھائی دیں تو وہ ان کے خلاف کھل کر کام کرے اور کرنل الیگزینڈر نے اسے مکمل طور پر نہ صرف تمام اختیارات بھی سونپ دیئے تھے بلکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری تفصیلات بھی بتا دی تھی اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو گرفتار کر لینے یا ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو وہ اسے ٹارج ایجنسی میں سیکنڈ چیف کے عہدے میں ترقی دلا دے گا اور یہ عہدہ بہت بڑا تھا اس لئے مارٹرس نے پوری ایجنسی کی فورس کو دارالحکومت میں اس طرح پھیلا دیا تھا کہ ہر نئے آنے والوں کو مکمل چیکنگ کی جا سکے۔

مارٹرس فطری طور پر انتہائی ذہین آدمی تھا۔ اس لئے اس نے

ایسے انتظامات کئے تھے کہ دارالحکومت میں جہاز، ریلوے یا سڑک کے ذریعے داخل ہونے والے ہر شخص کی مکمل چھان بین کی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پاکیشیا کے ساتھ ملحق تمام زمینی راستوں پر موجود چوکیوں پر بھی ٹارج ایجنسی کی فورس کے آدمیوں کو تعینات کر دیا تھا۔ ٹارج ایجنسی کی سپیشل فورس کو وہ خود کمانڈ کرتا تھا اور اس نے اس فورس کو کمانڈ فورس کا نام دیا ہوا تھا۔ اس کا اپنا ایک ہیڈ کوارٹر بھی تھا جہاں سے وہ کمانڈ فورس کو کمانڈ کرتا تھا۔

وہ خود ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا کر ان کی رپورٹیں لیتا۔ اور انہیں مزید ہدایات دیتا رہتا تھا۔ کرنل الیگزینڈر کسی نجی کام کے لئے بیرون ملک گیا ہوا تھا اور اس نے مارٹرس کو ایجنسی کے تمام اختیارات دے دیئے تھے۔ کرنل الیگزینڈر کو گئے ہوئے آج چھٹا روز تھا اور ان چھ دونوں میں اس نے اس قدر سختی سے ہر آنے والے کی جانچ پڑتال کرائی تھی کہ اسے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ان چھ دنوں میں کرانس میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ فون کی گھنٹی سن کر مارٹرس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مارٹرس نے ٹیلی فون کا رسیور کان سے لگاتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''روجر بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ روجر کمانڈ فورس کا انچارج تھا اور وہ صرف مارٹرس کو جواب دہ تھا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... مارٹرس نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ کو کرانس میں آنے والے سیاحوں کے ایک گروپ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے باس''...... روجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''سیاحوں کے گروپ کی رپورٹ۔ کن سیاحوں کی بات کر رہے ہو''...... مارٹرس نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ گروپ دو عورتوں اور سات مردوں پر مشتمل ہے۔ عورت سوئس ہے۔ جبکہ دوسری عورت اور باقی سارے مردوں کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ یہ گروپ ایکریمیا سے آیا ہے''...... روجر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''ایکریمیا سے تو روزانہ گروپس آتے رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو تم مجھے رپورٹ کرنا چاہتے ہو''۔ مارٹرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کے ساتھ سوئس عورت کا موجود ہونا مجھے کھٹک رہا ہے باس۔ باقی سب ایکریمی ہیں لیکن وہ ایک عورت سوئس ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ ایکریمیا سے ہی آئی ہے''...... روجر نے کہا۔

''تو کیا تم نے ان کی چیکنگ کی ہے''...... مارٹرس نے کہا۔

''یس باس۔ ایئر پورٹ پر ان سے جی ٹی اے کا نمائندہ ملا اور وہ انہیں پراڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں لے گیا۔ ہم نے فوری طور پر پراگرس چیکر کی مدد سے ان کی نگرانی کی۔ ہم ان کی

باتیں سننا چاہتے تھے لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی سسٹم موجود نہ تھا۔ ہم نے اس رہائش گاہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے اور ان کی مکمل نگرانی کر رہے ہیں۔ جی ٹی اے کا جو آدمی ان سے ملا تھا۔ ہم نے اسے کور کیا۔ اس کے پاس ان سب کے کاغذات تھے۔ میں نے اس سے کاغذات لئے اور ان کی چیکنگ کرائی۔ کاغذات اوکے ہیں۔ ان افراد کے بارے میں جی ٹی اے کے نمائندے نے جو تفصیلات بتائی ہیں وہ بھی نارمل ہیں اور اس آدمی سے ایک اہم بات معلوم ہوئی کہ انہوں نے سیاحت کے لئے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانے کا فیصلہ کیا ہے اور وہ کل وہاں روانہ ہوں گے لیکن یہ فیصلہ ان کا نہ تھا بلکہ اس ایجنٹ نے بڑے ماہرانہ انداز میں انہیں اس بات پر قائل کیا تھا۔ شاید زیادہ سے زیادہ رقم کمانے کے لئے۔ پھر وہ ایجنٹ ان کے کاغذات کلیئر کرانے کے لئے لے گیا۔ اس ایجنٹ سے ہم نے تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے اور جی ٹی اے کے ہیڈ آفس سے بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ سب اوکے ہے۔ کوٹھی میں موجود گروپ سیر کے لئے باہر گیا تو میرے آدمیوں نے کوٹھی کے اندر جا کر ان کے سامان کی بھی چیکنگ کی لیکن ان کے سامان میں بھی ایسا کچھ نہیں ملا ہے جس سے انہیں مشکوک سمجھا جا سکے۔ اس لئے اب آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"...... روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن سب اوکے کا نام سن کر مارٹرس کے آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک غائب ہو

گئی۔

''اگر سب او کے ہے تو پھر مجھے کال کرنے کا کیا مقصد ہے ''را۔ نانسنس''...... مارٹرس نے غصیلے لہجے میں کہا جیسے یہ ساری تفصیلات بتا کر روجر نے اس کا وقت برباد کیا ہو۔

''سب او کے ہونے کے باوجود مجھے اس سوئس لیڈی پر شک ہے باس۔ نجانے مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ لیکن کہاں یہ مجھے یاد نہیں آ رہا۔ گو اس کا چہرہ بدلا ہوا ہے لیکن اس کا قد کاٹھ اور اس کے چلنے کا انداز اور خاص طور پر اس کا اور اس کے ساتھیوں کا محتاط انداز مجھے کھٹک رہا ہے۔ یہی سب بتانے کے لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ ان کے بارے میں تفصیلات بتا کر آپ سے مزید احکامات لے سکوں کہ انہیں کلیئر کر دیا جائے یا پھر انہیں اپنی کسٹڈی میں لے کر ان سے بات کی جائے''...... دوسری طرف سے روٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس وقت وہ لوگ کہاں ہیں''...... مارٹرس نے پوچھا۔

''تھوڑی دیر پہلے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے سیر و تفریح کے لئے گئے ہیں۔ وہ عام انداز میں گھومتے پھر رہے ہیں اور انہوں نے چند مقامات پر ایکریمی ڈالر سے شاپنگ بھی کی ہے۔ ایک بار روم میں جا کر انہوں نے جوا بھی کھیلا ہے اور وسکی بھی پی ہے اور اب انہوں نے ایک مقامی سینما گھر میں فلم دیکھنے کے لئے سیٹیں ریزرو کرائی

ہیں اور ابھی یہ وہیں موجود ہیں''...... روجر نے جواب دیا۔

''کس سینما گھر میں ہیں وہ''...... مارٹرس نے پوچھا۔

''برائٹ لائٹ سینما گھر۔ اس کے ساتھ ایک ہوٹل بھی ہے اور ہوٹل کا بھی نام برائٹ لائٹ ہوٹل ہے''...... مارٹرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان کی عدم موجودگی میں ان کا سامان ایک بار پھر خود اپنی نگرانی میں اچھی طرح چیک کرو اور وہاں ایس ایس وی کسی خفیہ جگہ لگا دو تا کہ رات کو ان کے درمیان ہونے والی گفتگو باقاعدہ ٹیپ کی جا سکے۔ اگر تمہیں ان پر شک ہے تو پھر انہیں فوراً کلیئر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ان کی بات چیت سن کر ہی اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ لوگ واقعی سیاح ہیں یا کوئی اور۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم بات سامنے آ جائے''...... مارٹرس نے کہا۔

''یس باس''...... روجر نے کہا۔

''ایک بات کا اور دھیان رکھنا۔ انہیں کسی بھی صورت میں اس بات کا علم نہ ہو کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے اور ان کی بات چیت سننے کے لئے ہم نے ایس ایس وی نصب کیا ہے''۔ مارٹرس نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے روجر نے جواب دیا اور مارٹرس نے رسیور رکھ دیا۔

''دو عورتیں اور سات مرد آئے بھی ایکریمیا سے اور ان میں سوئس لڑکی روجر کو مشکوک معلوم ہو رہی ہے اور میری اطلاع کے

مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بھی سوئس نژاد ہے۔ اس لئے واقعی انہیں خصوصی طور پر چیک کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ سیر و تفریح کے لئے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانا چاہتے ہیں۔ یہ بات واقعی مشکوک کر دینے والی ہے۔ اس لئے مجھے خود چیک کرنا چاہئے''...... مارٹرس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر وہ سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''سارجنٹ پیوٹن سے میری بات کراؤ''...... مارٹرس نے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی بات کراتی ہوں''...... اس کی پرسنل اسسٹنٹ نے جواب دیا تو مارٹرس نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارٹرس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مارٹرس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پیوٹن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز خاصا بے تکلفانہ تھا۔ یہ سارجنٹ پیوٹن اس کا گہرا دوست تھا۔ اس کا تعلق ٹارج ایجنسی سے ہی تھا۔ مارٹرس نے دوست ہونے کے ناتے ٹارج ایجنسی میں آتے ہی اسے مستقل طور پر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ دونوں نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی۔ اس لئے مارٹرس نے اسے اپنے ساتھ اپنے

فلیٹ میں بھی رکھ لیا تھا۔ وہ دونوں اب رہتے بھی اکٹھے تھے۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان خاصی بے تکلفی بھی ہو گئی تھی۔ سارجنٹ پیوٹن موٹے دماغ کا آدمی تھا۔ اس لئے وہ ڈائریکٹ ایکشن کا زیادہ قائل تھا جبکہ مارٹرس ذہنی منصوبہ بندی کا زیادہ قائل تھا۔ بس اس بات پر ان دونوں میں ہمیشہ اختلاف رہتا تھا۔ ورنہ باقی ہر معاملے میں وہ ایک دوسرے کے حامی تھے۔

''کہاں ہو تم پیوٹن''...... مارٹرس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں ہیڈ کوارٹر کے باہر ہی موجود ہوں۔ کیوں کیا ہوا''۔ پیوٹن نے کہا۔

''اپنی کار نکالو۔ مجھے ابھی تمہارے ساتھ برائٹ لائٹ ہوٹل جانا ہے''...... مارٹرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے آفس سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں بیٹھا ہیڈ کوارٹر سے نکلا اور برائٹ لائٹ ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارٹرس تھا جبکہ اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر سارجنٹ پیوٹن موجود تھا۔

''یہ آج تم نے برائٹ لائٹ ہوٹل جانے کا ارادہ کیسے بنا لیا وہاں مجھے لنچ کرانے لے جا رہے ہو یا برائٹ لائٹ سینما میں مووی دکھانے کے لئے''...... سارجنٹ پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ دونوں باتیں نہیں ہیں''...... مارٹرس نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''تو پھر۔ وہاں جانے کا مقصد کیونکہ جب سے چیف ملک سے باہر گیا ہے تم تو اپنے آفس کی کرسی سے چپک کر بیٹھ گئے تھے''۔ پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چیف مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس ذمہ داری سے پوری طرح سرخرو ہو سکوں''۔ مارٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس والا مسئلہ ہے''...... پیوٹن نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ سے آنے والی فلائٹ سے سیاحوں کا ایک گروپ یہاں آیا ہے۔ ان میں ایک سوئس لڑکی، ایک اور لڑکی اور سات ایکریمیا سے تعلق رکھنے والے مرد ہیں اور یہ گروپ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں جانا چاہتا ہے۔ ان کے کاغذات بھی درست ہیں اور ہر قسم کی انکوائری بھی کر لی گئی ہے لیکن اس کے باوجود روجر اس سوئس لڑکی سے مشکوک ہے اور اس کا خیال ہے کہ وہ اسے پہلے سے جانتا ہے اور جب سے اس نے مجھے ان کے بارے میں بتایا ہے نجانے کیوں میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ اس لئے میں انہیں خود چیک کرنے جا رہا ہوں''...... مارٹرس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا وہ برائٹ لائٹ ہوٹل میں رہ رہے ہیں''...... پیوٹن نے

پوچھا۔

''نہیں جی ٹی اے ان سے ڈیل کر رہی ہے اور وہ پرائیویٹ کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ سینما گھر میں مووی دیکھنے آئے ہیں''۔ مارٹرس نے جواب دیا۔

''اگر وہ مشکوک نہیں ہے اور ان کے کاغذات اوکے ہیں اور ان کی باقاعدہ چیکنگ بھی کر لی گئی ہے تو پھر اس میں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت کیا ہے''...... پیوٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہہ تو رہا ہوں کہ نجانے مجھے کیوں ان پر شک سا ہو رہا ہے اور خاص طور پر وہ سوئس نژاد لڑکی۔ ایکریمی گروپ کے ساتھ اس سوئس نژاد لڑکی کا کیا کام''...... مارٹرس نے کہا۔

''اگر تم اتنے ہی مشکوک ہو تو پھر انہیں پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے چلتے ہیں وہاں خود ہی سب کچھ اگل دیں گے''...... پیوٹن نے اپنی طبیعت کے مطابق رائے دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ فوری طور یہ سب کرنا غیر مناسب ہو گا۔ یہ مت بھولو کہ وہ غیر ملکی سیاح ہیں انہیں بین الاقوامی سیاحتی ادارے کا بھی تحفظ حاصل ہے اور ان کے سفارت خانوں کا بھی۔ اگر ہمارا شک غلط ثابت ہوا تو جان بخشوانا ناممکن ہو جائے گا''...... مارٹرس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بات تو ہے لیکن پھر انہیں چیک کیسے کرو گے تم

خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ ان کے کاغذات درست ہیں اور ان کے سامان کی بھی چیکنگ کر لی گئی ہے"...... پیوٹن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ساری چیکنگ ہو چکی ہے لیکن اگر یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے۔ اس لئے انہیں دیکھ کر اندازہ تو لگایا جا سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں"...... مارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ہیں تو پھر یہ یقیناً میک اپ میں ہوں گے۔ پھر تو ہمارے لئے اور بھی آسانی ہو جائے گی۔ ہم انہیں شک کی بنا پر گرفتار کر سکتے ہیں اور اسی شک کی بناء پر ہم ان کے میک اپ بھی چیک کر سکتے ہیں۔ کسی جدید ترین میک اپ واشر کی مدد سے۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے"...... پیوٹن نے کہا۔

"ایک بار انہیں دیکھ لوں تو پتہ چل جائے گا کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں اور تم جانتے ہو کہ میں میک اپ شدہ چہروں کو بخوبی پہچان جاتا ہوں۔ ایک بار مجھے پتہ چل گیا کہ یہ میک اپ میں ہیں تو پھر میں ایسا ہی کروں گا"...... مارٹرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ بارہ منزلہ خوبصورت ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ اس ہوٹل میں سینما گھر، بار رومز، کلب اور کمرشل مال موجود تھے۔ اسی لئے یہاں ہر

وقت رش رہتا تھا اور پارکنگ بھی بھری رہتی تھی۔ اس وقت بھی یہاں واقعی بے پناہ رش تھا۔ وسیع و عریض پارکنگ کے علاوہ ہوٹل کا کمپاؤنڈ کاروں سے بھرا ہوا تھا۔

''یہاں تو ہر وقت رش لگا رہتا ہے جیسے سارے کرانس کے لوگ بس یہیں آ کر جمع ہو جاتے ہیں''...... پیوٹن نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ کرانس کا سب سے بڑا کمرشل پوائنٹ ہے یہ اس لئے ہر کوئی یہاں آتا جاتا ہے''...... مارٹرس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کار ایک خالی جگہ پر روک دی پھر وہ دونوں کار سے نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین ہال کی طرف بڑھ گئے۔ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک آدمی تیزی سے ان کی طرف آیا۔ یہ روجر تھا۔

''وہ لوگ سینما ہال سے نکل کر ہوٹل کے ہال میں آ گئے ہیں اور اب کونے والی سیٹوں پر موجود ہیں وہ سب''...... روجر نے کہا اور ہال کے ایک کونے کی طرف آنکھوں سے اشارہ کیا۔ ہال میں کافی رش تھا۔ خوبصورت اور نوجوان ویٹرس انتہائی چست لباس میں ملبوس پورے ہال میں تتلیوں کی طرح اڑتی پھر رہی تھیں۔

''واہ۔ یہاں تو واقعی جشن کا سا سماں ہے۔ پورے دارالحکومت کا حسن یہاں اکٹھا ہے''...... پیوٹن نے ہال میں نظریں دوڑتے ہوئے کہا اور مارٹرس مسکراتا ہوا وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار لڑکیاں بے حد مصروف نظر آ رہی تھیں۔ کاؤنٹر کی

سائیڈ پر کھڑے ہو کر مارٹرس کی نظریں تیزی سے پورے ہال کا جائزہ لینے لگیں اور اس کی نظریں ہال کے مغربی کونے میں جم گئیں جس کے بارے میں روجر نے اسے بتایا تھا۔ وہاں واقعی ایک بڑی میز کے گرد نو افراد موجود تھے۔ ان میں ایک انتہائی خوبصورت سوئس لڑکی تھی جبکہ ایک اور لڑکی کے ساتھ سات لمبے تڑنگے اور بھرپور جسم رکھنے والے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے شراب کے پیگ پڑے ہوئے تھے اور وہ آپس میں باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ شراب سپ کرنے میں بھی مصروف تھے۔

''یس سر فرمائیں''...... کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے فارغ ہوتے ہی مارٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹارج ایجنسی''...... مارٹرس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی جھلک کاؤنٹر گرل کو دکھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ یس۔ یس سر۔ فرمائیں''...... لڑکی نے کارڈ دیکھتے ہی بوکھلا کر اور بے حد مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ مغربی کونے میں جو نو سیاحوں کا گروپ بیٹھا ہے اس کے ساتھ مجھے دو سیٹیں چاہئیں ابھی اور اسی وقت''...... مارٹرس نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ سیٹیں تو نہیں ہیں لیکن میں آپ کے لئے ابھی سپیشل کرسیاں اور میز لگوا دیتی ہوں''......لڑکی نے کہا۔

''او کے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو''...... مارٹرس نے سر ہلاتے

ہوئے اسی انداز میں کہا اور لڑکی نے فون کا رسیور اٹھا کر کسی سے بات کرنی شروع کر دی۔

''اس طرف تھوڑی سی جگہ خالی ہے جناب۔ وہاں ایک چھوٹی میز اور دو کرسیاں لگ سکتی ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ دو منٹ میں آپ کے لئے انتظام ہو جائے گا''...... کاؤنٹر گرل نے رسیور رکھ کر مارٹرس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''تھینکس''...... مارٹرس نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں واقعی ایک چھوٹی میز اور دو کرسیاں لگا دی گئیں۔ وہاں جگہ بے حد تنگ تھی لیکن بہرحال وہ دونوں اب سیاحوں کے اس گروپ کے بالکل قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ مارٹرس نے بھی مخصوص برانڈ کی شراب کا آرڈر دے دیا لیکن اس کی نظریں اس گروپ کا جائزہ لینے میں مصروف تھا وہ سب آپس میں ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ ان کا انداز بے حد نارمل تھا اور وہ شکل وصورت سے واقعی ایکریمی دکھائی دے رہے تھے البتہ ایک لڑکی سوئس نژاد دکھائی دے رہی تھی۔

''میں نے ان سب کے چہرے بغور دیکھے ہیں۔ مجھے تو ان میں سے کوئی ایک بھی میک اپ میں نہیں لگ رہا ہے''...... پیوٹن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ یہ ان کے اصل چہرے ہیں ان پر میک اپ کا کوئی نشان تک موجود نہیں ہے۔ لیکن ایک بات

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں''...... مارٹرس نے کہا۔

''کون سی بات''...... پیوٹن نے چونک کر کہا۔

''ان کے قدوقامت جسامت اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ سیاح نہیں ہیں''...... مارٹرس نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو پھر''...... پیوٹن نے چونک کر پوچھا۔

''سنو۔ ان کی اصلیت جاننے کے لئے ہمیں ایک کھیل کھیلنا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا تو لازماً یہ سامنے آجائیں گے''......مارٹرس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

''کیسی گیم''...... پیوٹن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''آسان سی گیم ہے۔ تم خود پر سہم زدہ ہونے اور ڈرنے والی کیفیت طاری کرلو۔ میں تم سے ٹارج ایجنسی کے ایجنٹ کے حوالے سے ہی غصیلے انداز میں پوچھ گچھ کرتا ہوں اور میں تم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہونے کا شک کروں گا لیکن تم انکار کرتے رہنا۔ اگر ہماری گیم کامیاب رہی تو یہ سب یقیناً چونک کر ہماری طرف دیکھیں گے ہماری یہ گیم کچھ دیر چلے گی اگر یہ عام سیاح ہوئے تو لازماً چند منٹوں کے بعد یہ ہماری بات چیت میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنی باتوں میں کھو جائیں گے اور اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہوئے تو پھر فطری طور پر ان کی دلچسپی قائم رہے گی''...... مارٹرس نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں کہا اور

پیوٹن نے سر ہلا دیا۔

"گڈ آئیڈیا"...... پیوٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر خوف اور پریشانی کے تاثرات ظاہر کرنا شروع کر دیئے۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا اور وہ یوں سہمے ہوئے انداز میں دکھائی دینے لگا جیسے وہ واقعی اپنے سامنے موت کا چہرہ دیکھ رہا ہو۔

"بس بہت ہو گیا۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی اصلیت میں آ جاؤ اور جو سچ ہے وہ بتا دو"...... اچانک مارٹرس نے تیز اور اونچے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسا اسے غصہ آ رہا ہو۔

"مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ تو خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہے ہیں جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا کسی بھی سروس سے تعلق نہیں ہے۔ تو پھر خواہ مخواہ آپ مجھ پر اس قدر غصہ کیوں کر رہے ہیں"...... پیوٹن نے پریشانی مگر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ ٹارج ایجنسی احمقوں کا ٹولہ ہے۔ جو تم جیسے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہچان نہیں سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میک اپ میں ہو اور پھر میرے پاس معتبر اطلاعات موجود ہیں۔ میں چاہوں تو تمہیں ابھی اور اسی وقت اپنی گرفت میں یہاں سے لے جا سکتا ہوں لیکن میں تمہیں ایک موقع دے رہا ہوں اور

میں چاہتا ہوں کہ تم خود سامنے آ جاؤ ورنہ جانتے ہو تمہارا حشر عبرتناک بھی ہوسکتا ہے''...... مارٹرس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ آپ کو جو معتبر اطلاع ملی ہے وہ غلط ہے۔ اور پھر آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ میں میک اپ میں ہوں اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں تو یہاں روز آتا ہوں اور کھانا کھا کر شراب پی کر واپس چلا جاتا ہوں۔ آپ نے مجھ سے دوستی بڑھائی پھر یہاں سپیشل سیٹیں لگوا دیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ جو میں نہیں ہوں وہ صرف آپ کے کہنے پر بن جاؤں اور وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ۔ یہ تو میرے ساتھ زیادتی ہے۔ سراسر زیادتی''...... پیوٹن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم شاید یہاں اپنے کسی ساتھی کی وجہ سے اس قدر پرسکون ہو لیکن یاد رکھو۔ میں یہاں اکیلا نہیں ہوں۔ یہاں ٹارج ایجنسی کے بے شمار مسلح افراد موجود ہیں اور ان سب کی نظریں ہم پر خاص طور پر تم ہیں۔ اس لئے کوئی بھی شرارت تمہیں مہنگی پڑ سکتی ہے اور میں تمہارے ساتھ ایک رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم مجھے کوئی ایسا ثبوت دکھا دو جسے دیکھ کر میں یہ یقین کر لینے پر مجبور ہو جاؤں کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے تو میں واپس چلا جاؤں گا ورنہ میرے ایک اشارے پر تمہاری لاش یہاں پھڑکتی نظر آئے گی''...... مارٹرس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں یہیں کا رہنے والا ہوں اور نجانے کس نے آپ کو ٹارج ایجنسی میں شامل کر لیا ہے۔ آپ کرانس کے ایک شہری پر غیر ملکی ہونے کا شبہ کر رہے ہیں۔ یہ دیکھیں میرا آئی ڈی کارڈ۔ اس کارڈ کے رو سے میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوں۔ دیکھیں غور سے دیکھیں اور اگر چاہیں تو آپ اس کی تصدیق بھی کر سکتے ہیں''...... پیوٹن نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر بڑے غصیلے انداز میں مارٹرس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ مارٹرس نے اس سے کارڈ لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ کی آڑ میں وہ ان نو افراد کی طرف دیکھ رہا تھا جنہوں نے انہیں باتیں کرتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونک کر ان کی طرف دیکھا تھا لیکن چند لمحوں بعد وہ پھر سے اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے جیسے انہیں ان کی باتوں سے کوئی سروکار نہ ہو۔

''ٹھیک ہے۔ یہ کارڈ میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔ میرے آدمی تم پر نظر رکھیں گے۔ جب تک تصدیق نہیں ہو جاتی تم ہماری نگرانی میں رہو گے''...... ''سمجھے تم''...... مارٹرس نے کہا اور پھر وہ کھڑا ہو کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

''شکل سے ہی مجھے انتہائی احمق اور پاگل آدمی لگتا ہے۔ بلا وجہ مجھ پر شک کر رہا ہے اور اس نے میری جان خواہ مخواہ کی مصیبت میں ڈال دی تھی۔ نانسنس''...... پیوٹن نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہ بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل سے باہر نکل

آیا۔ اس کا رخ سیدھا کمپاؤنڈ کی طرف تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر وہ دائیں طرف مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ کچھ دور جا کر وہ ایک گلی میں مڑا اور پھر سائیڈ پر رک گیا۔ چند لمحوں بعد مارٹرس کی کار گلی کے سامنے آ کر رکی۔ اور پیوٹن جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا مارٹرس نے کار آگے بڑھا دی۔

''ہاں۔ کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے''...... پیوٹن نے پراشتیاق لہجے میں کہا۔

''ظاہری طور پر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہماری باتوں میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں اور اپنی باتوں میں مصروف ہیں لیکن میں نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ ان کے کان کھڑے تھے اور وہ مسلسل ہماری باتوں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں''...... مارٹرس نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مشکوک ہیں''...... پیوٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... مارٹرس نے مختصر سے انداز میں کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... پیوٹن نے چونک کر پوچھا۔

''فی الحال تو ہم ہیڈ کوارٹر چل رہے ہیں۔ یہاں روجر اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ ہیڈ کوارٹر جا کر ان سیاحوں کی باقاعدہ گرفتاری کے احکامات جاری کر کے انہیں ہیڈ کوارٹر بلواؤں گا اور

پھر ان سے باقاعدہ پوچھ گچھ کی جائے گی۔ بظاہر وہ میک اپ میں بھی نہیں لگ رہے لیکن مکمل اطمینان تب ہو گا جب ان کے چہرے میک اپ واشر سے واش کئے جائیں گے اور یہ سب کر کے ہی میری تسلی ہو گی''...... مارٹرس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ان کے سفارت خانے وغیرہ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے''...... پیوٹن نے پوچھا۔

''تم جانتے ہو کہ جب میں کسی پر شک کرتا ہوں تو اس وقت تک چین نہیں لیتا جب تک میرا شک دور نہ ہو جائے اور اس معاملے میں کوئی میرے راستے میں ٹانگ نہیں اڑا سکتا۔ جب تک میں ان کی مکمل چیکنگ نہ کر لوں مجھے سکون نہیں آئے گا۔ بعد میں جو ہو گا سو دیکھا جائے گا''...... مارٹرس نے کہا۔

''یہی مناسب رہے گا''...... پیوٹن نے کہا۔

''تم نے بھی ان کی طرف غور سے دیکھا تھا۔ تم کیا کہتے ہو۔ شکار کو سونگھنے کی حس تم بھی تو رکھتے ہو''...... مارٹرس نے کہا۔

''تمہارے والی بات ہے۔ بظاہر تو ان میں ایسا کچھ دکھائی نہیں دیا ہے لیکن ان کے قد کاٹھ سے لگتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے ہم آئے تھے اور یہ شک اس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک ان کی مکمل جانچ پڑتال نہ کر لی جائے''...... پیوٹن نے کہا تو مارٹرس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کے دوران کار میں خاموشی طاری رہی۔ مارٹرس نے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی

باقاعدہ اس گروپ کی گرفتاری کے تحریری احکامات جاری کیے اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گئے۔ پیوٹن اس کے دفتر میں ہی موجود تھا۔

''یہ لوگ کب تک یہاں پہنچیں گے''...... پیوٹن نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں''...... مارٹرس نے جواب دیا اور پھر واقعی ایک گھنٹے کے بعد انٹرکام کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی۔

''یس''...... مارٹرس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ چیکنگ روم سے کرسٹ بول رہا ہوں دو عورتیں اور سات مرد سیاحوں کا گروپ چیکنگ روم پہنچ گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ میں آرہا ہوں''...... مارٹرس نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ پیوٹن۔ اب فیصلہ ہو جائے گا کہ میرا شک درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ اصل لوگ ہیں تو ان کی موت کا وقت آ گیا ہے۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکیں گے''...... مارٹرس نے کہا۔

''اور اگر یہ وہ لوگ نہ ہوئے تو''...... پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ان سے معذرت کر کے انہیں جانے دیں گے اس کے سوا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہو گا''...... مارٹرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پیوٹن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں آفس سے نکلے اور باہر موجود ایک راہداری میں آ گئے اور

پھر رکے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہ راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ مارٹرس اور پیوٹن کے چہرے پر جوش کے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی بہت بڑا معرکہ سر کرنے جا رہے ہوں اور اس معرکے میں انہیں جیت اپنے ہی حصے میں آتی ہوئی دکھائی دے رہی ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تہہ خانے میں اتر کر ایک بڑے ہال کمرے میں داخل ہوئے۔ جہاں لوہے کی مخصوص کرسیوں پر نو سیاح افراد حیران و پریشان سے لوہے کے راڈز میں جکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں چار مشین گن بردار افراد بھی موجود تھے جو انتہائی مستعد دکھائی دے رہے تھے۔

''آخر یہ سب کیا ہے۔ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے اور ہمیں آپ کے ساتھیوں نے ایسے باندھ رکھا ہے جیسے ہم بہت بڑے مجرم ہوں''...... ان افراد میں موجود اسی لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا جو سوئس نژاد دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا تم سب واقعی میں سیاح ہو''...... مارٹرس نے ان کے قریب جا کر انتہائی طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم سیاح ہی ہیں اور آپ۔ آپ تو وہی ہیں نا جو ہوٹل میں اس دوسرے آدمی پر شک کر رہے تھے مگر اب آپ دونوں ایک ساتھ ہیں اور اکٹھے کھڑے ہیں یہ کیا چکر ہے اور آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلوایا ہے''...... اس عورت نے جو جولیا تھی خاصے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ سب ہمارا گیم پلان تھا''...... پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''گیم پلان۔ کیا مطلب۔ کیسا گیم پلان''...... ایک نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہم نے جان بوجھ کر تمہارے سامنے وہ سب باتیں کی تھیں۔ ہم ان باتوں سے تمہارا رسپانس دیکھنا چاہتے تھے اور ہم نے جو سوچا تھا ٹھیک ویسا ہی ہوا تھا اور اس گیم پلان کے نتیجے میں تم یہاں نظر آ رہے ہو۔ ہم جو باتیں کر رہے تھے اس میں تمہاری خصوصی دلچسپی بتا رہی تھی کہ تم سیاح نہیں ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہو اور اب تمہاری لاشیں ہی یہاں سے واپس جائیں گی''...... مارٹرس نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس ہے۔ کیا اس ملک میں قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے کاغذات موجود ہیں۔ وہ سب اوکے ہیں صرف اس بات سے کہ ہم نے تمہاری باتوں میں دلچسپی کیوں لی، تم ہمیں ہلاک کر دینے کی دھمکیاں دے رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ سنو میرا نام مارٹرس ہے مارٹرس اور میرا تعلق کرانس کی سب سے بڑی اور فعال ٹارج ایجنسی سے ہے۔ ٹارج ایجنسی کا چیف کرنل الیگزینڈر ہے اور میں اس کا نمبر ٹو ہوں۔ سمجھی تم۔ میرے ایک اشارے پر تم سب گولیوں سے چھلنی ہو سکتے

ہو۔ اس لئے تم سب کے لئے بہتر ہو گا کہ میرے سامنے تمیز اور عزت سے بات کرو۔ اب میں تمہارا بولنے کا یہ انداز پسند نہیں کروں گا"...... مارٹرس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم آپ سے عزت اور تکریم سے ہی بات کریں گے جناب لیکن یہ بھی تو دیکھیں کہ ہم باقاعدہ حکومت کی اجازت سے سیر و تفریح کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارے کاغذات مکمل ہیں اور ہمارے پاس سیاحت کے خصوصی پاس بھی موجود ہیں"...... دوسرے آدمی نے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ واقعی اس ماحول میں بے حد گھبرایا ہوا ہو۔

"جو بھی ہے۔ ہمیں تم پر شک ہے۔ ہم تمہیں اپنی تسلی کے بعد ہی یہاں سے جانے دے سکتے ہیں ورنہ نہیں"...... مارٹرس نے کہا۔

"کیا چاہتے ہو"...... دوسری لڑکی نے ان کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا"...... مارٹرس نے کہا۔

"کیوں فضول میں وقت ضائع کر رہے ہو۔ ان کے میک اپ واش کراؤ۔ ابھی سب کچھ ہمارے سامنے آ جائے گا"...... ساتھ کھڑے ہوئے پیوٹن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ابھی ان کے اصل چہرے سامنے آجاتے ہیں ان کو میک اپ واشر سے چیک کرو"...... مارٹرس نے

چونکتے ہوئے پیچھے کھڑے ایک آدمی سے کہا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس ٹرالی پر ایک مشین تھی۔ مشین کی سائیڈ میں ایک کنٹوپ تھا جس میں ایک بڑی نال کے ساتھ بہت چھوٹی چھوٹی رنگ برنگی تاریں مشین کے ساتھ ایڈجسٹ تھیں۔ اس آدمی نے ٹرالی اس سوئس نژاد عورت کے قریب روکی اور پھر کنٹوپ ہک سے نکال کر اس نے سوئس نژاد عورت کے سر پر چڑھایا اور اسے بند کرنے لگا۔ کنٹوپ نے سر اور گردن تک اس عورت کا پورا چہرہ ڈھانپ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا بٹن دبایا تو مشین میں سے سیٹی کی ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں کے بعد مشین آف ہو گئی۔

''یہ کیا ہوا ہے۔ یہ مشین کیوں آف ہو گئی ہے''...... مارٹرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مشین نے اپنا کام پورا کر لیا ہے باس۔ اب میں کنٹوپ ہٹاتا ہوں۔ اگر اس کے چہرے پر میک اپ ہوا تو وہ واش ہو گیا ہو گا''...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے کنٹوپ ہٹایا تو یہ دیکھ کر نہ صرف اس آدمی بلکہ مارٹرس اور پیوٹن کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کنٹوپ ہٹنے کے بعد بھی اس لڑکی کا وہی چہرہ نظر آ رہا تھا۔ جو کنٹوپ چڑھنے سے پہلے تھا۔

''ہونہہ۔ یہ تو میک اپ میں نہیں ہے''...... پیوٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دوسری لڑکی کو چیک کرو''...... مارٹرس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور وہ آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا دوسری لڑکی کے پاس پہنچ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کے سب چیک ہو چکے تھے۔ لیکن کوئی بھی میک اپ میں ثابت نہ ہوا تھا۔

''یہ سب کیا ہے۔ آخر ان کے میک اپ واش کیوں نہیں ہوئے''...... مارٹرس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ ہم میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے۔ اب تمہیں یقین آ جانا چاہئے کہ ہم وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو''۔ عورت نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں ہے۔ ممکن ہے تم سب نے کوئی نیا اور انتہائی جدت کا حامل میک اپ کر رکھا ہو''۔ مارٹرس نے غراتے ہوئے کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم ہماری بات پر یقین کرو۔ اگر تم چاہو تو ہمارے کاغذات ایکریمی سفارت خانے سے چیکنگ کرا لو۔ چاہو تو ایکریمیا سے بھی تصدیق کرا سکتے ہو اگر اس پر بھی تم مطمئن نہیں ہوتے تو پھر جو چاہے کر لو۔ ہماری کھالیں چھیل کر دیکھ لو لیکن یہ سن لو کہ تمہیں بہرحال خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ہم ہوٹل سے آتے ہوئے ویٹر کو کہہ آئے تھے کہ وہ جی ٹی اے کو ہماری گرفتاری کے متعلق فون کر دے اور جی ٹی اے نے اب تک یقیناً ہمارے سفارت خانوں سے رابطہ کر لیا ہو گا۔ اس کے بعد تمہارا جو بھی حشر ہو۔ تم

بہتر سمجھ سکتے ہو“...... عورت نے کہا۔

”مجھے تمہاری کسی بھی بات کا کوئی خوف نہیں ہے۔ میرا تعلق ٹارج ایجنسی سے ہے اور ٹارج ایجنسی کو مکمل اختیارات حاصل ہیں۔ ایکریمیا تو کیا تمہارا تعلق کسی بھی ملک سے ہو ہم چیکنگ کے لئے کسی کو بھی یہاں لا سکتے ہیں اور اس کے لئے ہم کسی بھی سفارت خانے کو بھی جواب دہ نہیں ہیں“...... مارٹرس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”بہرحال۔ اب اور کیا چیکنگ کرنا چاہتے ہو“...... اس بار ایک غصیلے نوجوان نے کہا۔

”تم لوگ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں کیوں جانا چاہتے ہو“۔ مارٹرس نے جولیا کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

”ہم پہاڑی مقامات کی سیاحت کو ترجیح دیتے ہیں اور خاص طور پر ہمیں وائلڈ لائف بے حد پسند ہیں۔ ہم نے ایری زون سمیت دنیا کے بے شمار جنگلات کی سیر کی ہے اس بار ہماری کرانس کے جنگل کو دیکھنے کی خواہش ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق اس جنگل میں سخت پہرہ ہے لیکن اس کے باوجود سیاحوں کی خواہش پر انہیں مشروط طور پر جانے کی اجازت ہوتی ہے اور ہم نے وہ اجازت بھی حاصل کر لی ہے۔ اس لئے تمہیں اس بات پر ہم سے سوال کرنے کی بجائے ہمارے اجازت نامے کو ہی دیکھ کر مطمئن ہو جانا چاہیئے اور ہمیں چھوڑ دینا چاہیئے“...... جولیا نے جواب دیا۔

''کیا تم ان کی لیڈر ہو''...... مارٹرس نے کہا۔

''ہاں میں گروپ لیڈر ہوں اور ہمارے درمیان شروع سے یہی طے ہے کہ لیڈر میں ہی ہوں گی''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اسی لئے تمہارے سوا کوئی دوسرا بات نہیں کر رہا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں اس وقت تو تمہیں رہا کر دیتا ہوں لیکن یاد رکھنا جب تک تم اس ملک میں ہو ہماری آنکھیں تمہیں چیک کرتی رہیں گی اور جس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ تم غلط لوگ ہو ہم تمہیں ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیں گے''...... مارٹرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم غلط نہیں ہیں اور نہ ہی ہم یہاں کوئی غلط کام کرنے آئے ہیں۔ ہمارا مقصد سوائے سیر و تفریح کے کچھ نہیں ہے۔ تم بے شک ہم پر دن رات نظر رکھو۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گی''...... جولیا نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''کون سی بات''...... اس بار پیوٹن نے کہا۔

''تم دونوں ٹارج ایجنسی کے مین ایجنٹ ہو کر اصل آدمی کو پکڑنے کی بجائے سیاحوں کے پیچھے کیوں دوڑ رہے ہو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کس کے پیچھے بھاگنا ہے اور کس کے پیچھے نہیں''...... مارٹرس نے اسی طرح سے منہ بنا کر

کہا اور پھر اس نے وہاں موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر انہیں رہا کر کے عمارت سے باہر بھیج دینے کا حکم دیا اور خود تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ پیوٹن بھی خاموشی سے اس کے پیچھے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس دفتر میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ لوگ تو صحیح نکلے ہیں مارٹرس۔ اب اگر انہوں نے سفارت خانے میں ہمارے خلاف کمپلین کر دی تو ہمیں لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں"...... پیوٹن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ ان کے میک اپ صاف ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوا اور پھر ضروری تو نہیں کہ ہر اندازہ درست ثابت ہو جائے۔ کچھ اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں لیکن چیکنگ تو ضروری ہوتی ہے"...... مارٹرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے یہ تو بتا دیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد یہاں پہنچ رہے ہیں لیکن یہ یہاں کس لئے آئے ہیں اور تم ان سے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کا کیوں پوچھ رہے تھے۔ کیا ہے وہاں پر اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی کس مشن پر ہے"...... پیوٹن نے کہا۔

"یہ سب مجھے بھی معلوم نہیں ہے پیوٹن۔ چیف نے مجھے بس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کا بتایا تھا۔ ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور یہ یہاں کون سا مشن پورا کرنا چاہتے ہیں اس کے

بارے میں چیف نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا ہے اور نہ ہی اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں کیا ہو رہا ہے اور انہیں وہاں جانے سے روکنے کے لئے کیوں کہا گیا تھا"...... مارٹرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم نے ان سب کے بارے میں چیف سے کچھ نہیں پوچھا"...... پیوٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم جانتے ہو کہ ہمیں چیف کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ پوچھنے کی جرأت کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے"...... مارٹرس نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ریڈ ہلز یا پھر ریڈ فورسٹ میں ایسا کچھ ہو جیسے کوئی ٹاپ ہیڈ کوارٹر۔ اسلحہ ساز فیکٹری یا پھر کوئی لیبارٹری جسے یہ لوگ تباہ کرنے آئے ہوں یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ چیف نے اپنے ایجنٹوں سے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرایا ہو۔ پاکیشیا سے کوئی فارمولا چوری کر کے یہاں لایا گیا ہو یا کسی سائنسدان کو اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہو۔ کچھ تو ہے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں جھک مارنے تو نہیں آ سکتی ہے نا"...... پیوٹن نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کے بارے میں بہت سوچا ہے۔ اپنے ذرائع سے پہاڑیوں اور جنگل کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں لیکن اطلاع کے مطابق وہاں سوائے کنٹاس کی سرحدی پٹی کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ کوئی فیکٹری، کوئی لیبارٹری یا کسی بھی

ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مجھے معمولی سے بھی شواہد نہیں ملے ہیں"...... مارٹرس نے کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی اور طرف جانے کے لئے یہاں آ رہے ہوں۔ یہ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کی بات انہوں نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے کی ہو اور چیف کو یہی لگ رہا ہو کہ وہ اسی طرف جانا چاہتے ہیں"...... پیوٹن نے کہا۔

"ہاں۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا ہی ہو"...... مارٹرس نے کہا۔

"اور اگر ان علاقوں میں کچھ ہے تو پھر یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد دارالحکومت میں آئے بغیر کسی اور راستے سے ریڈ ہلز یا ریڈ فورسٹ پہنچ جائیں۔ ہم انہیں خواہ مخواہ یہاں ڈھونڈتے رہ جائیں"...... پیوٹن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ نجانے میری چھٹی حس کیوں بار بار یہی کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ مشکوک ہیں لیکن کوئی کلیو ہی سمجھ میں نہیں آ رہا"...... مارٹرس نے کہا۔

"ہم نے بہرحال سیاحوں پر ہاتھ ڈالا ہے۔ کسی بھی وقت یہاں محکمہ سیاحت کا فون آ سکتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس جھمیلے سے بچنے کے لئے تم خود ہی چیف کو کال کر کے ساری بات بتا دو۔ اگر کوئی کال آئی تو چیف خود ہی سنبھال لیں گے اور ہماری جان عذاب میں آنے سے بچ جائے گی"...... پیوٹن نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو اس سے پہلے کہ چیف کو فون جائے مجھے خود ہی اسے ساری بات بتا دینی چاہئے۔ کیونکہ چیف کے موڈ کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ ٹھیک ہے میں اسے رپورٹ دے دیتا ہوں پھر وہ خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا"...... مارٹرس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس نے عقب میں موجود الماری میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ مارٹرس کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... مارٹرس نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ ریمنڈ اٹنڈنگ فرام ٹارج ایجنسی ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ ریمنڈ۔ اوور"...... مارٹرس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل الیگزینڈر کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"ہیلو۔ کرنل الیگزینڈر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر کی آواز میں خاصی سختی تھی۔

"مارٹرس بول رہا ہوں جناب۔ ایک رپورٹ دینی تھی آپ کو۔ اوور"...... مارٹرس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیسی رپورٹ۔ تفصیل سے بتاؤ۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرنل الیگزینڈر نے چونک کر پوچھا اور جواب میں مارٹرس نے ان سیاحوں کے بارے میں پہلی رپورٹ ملنے سے ہیڈ کوارٹر میں ان کے میک اپ چیکنگ تک پوری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

''اوہ اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ اوہ یہ تو واقعی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ سوئس لڑکی کا نام جولیا ہے اور میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے دوسری طرف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''وہ جناب ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ کل صبح ان کا پروگرام ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانے کا ہے۔ اوور''...... مارٹرس نے چونک کر جواب دیا۔

''اوہ اوہ۔ پھر تو یقیناً یہی مطلوبہ افراد ہیں۔ تم ایسا کرو فوراً ان کی رہائش گاہ کو گھیر لو۔ اس طرح کہ انہیں شک نہ ہو میں ابھی واپس آ رہا ہوں۔ میں اپنی نگرانی میں ان پر ریڈ کراؤں گا۔ یہ نکلنے نہ پائیں۔ اگر یہ فرار ہونے لگیں تو بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ میں ذمہ دار ہوں۔ اوور''...... چیف نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یس چیف۔ اوور''...... مارٹرس کرنل الیگزینڈر کی اس طرح چیخنے پر بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

''فوراً گھیر لو۔ نکلنے نہ دینا۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل الیگزینڈر

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور مارٹرس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ واقعی بوکھلائے ہوئے انداز میں دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف اس طرح بڑھنے لگا جیسے وہ خود ابھی جا کر انہیں گردنوں سے پکڑ لے گا۔ پیوٹن بھی اس کے پیچھے دوڑتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کرانس کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی تھے۔ عمران کے کہنے پر جی ٹی اے میں موجود پاکیشیائی فارن ایجنٹ ڈگلس نے ان سب کو نئی رہائش گاہ فراہم کر دی تھی۔ عمران نے ہی کال کر کے ان سب کو ہوٹل میں بلایا تھا اور وہ سب ایک ایک کر کے اس کے پاس پہنچ گئے تھے۔

انہوں نے ٹارج ایجنسی میں پکڑے جانے اور وہاں ہونے والے سوال و جواب کے بارے میں عمران کو ساری تفصیل بتا دی تھی۔ جسے سن کر عمران خاموش ہو گیا تھا۔ ڈگلس بھی ان کے ہمراہ موجود تھا۔ اس نے اپنا میک اپ بدل لیا تھا کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق ٹارج ایجنسی والے اس پر بھی مسلسل نظر رکھ رہے تھے اور انہوں نے اسے کئی بار پوچھ گچھ کے لئے بھی بلایا تھا۔

''کیا اب تم ہمیں لیڈ کرو گے''..... جولیا نے عمران سے مخاطب

ہو کر کہا۔

''کیوں۔ کیا تمہیں میرے لیڈر بننے پر اعتراض ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں یہ بات نہیں ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر بتاؤ کیا بات ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میں سوچ رہی تھی کہ اگر چیف نے تمہیں ہی لیڈر بنا کر بھیجنا تھا تو پھر انہوں نے ہم سب کو تم سے پہلے یہاں کیوں بھیجا تھا اور پھر چیف نے مجھ سے کیوں کہا تھا کہ اس ٹیم کو میں لیڈ کروں گی وہ پہلے ہی کہہ دیتا کہ ہمیشہ کی طرح تم ہی اس ٹیم کو لیڈ کرو تو مجھے یا کسی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے تمہاری اس بات سے تو صاف لگ رہا ہے کہ تمہیں میرا لیڈر بننا پسند نہیں آیا''...... عمران نے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ تم چاہتے ہو کہ میں یہی کہوں تو ٹھیک ہے۔ مجھے نہیں آیا پسند۔ اس مشن کی حد تک تو واقعی نہیں۔ جب مجھے اس مشن کے لئے ٹیم لیڈر بنایا گیا تھا تو پھر تمہیں کیوں''...... جولیا نے صاف لہجے میں کہا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ یہاں ہم کس مشن پر کام کرنے کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ چیف نے مجھے مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتایا

ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر تم کس مشن کے لئے خود کو لیڈر سمجھ رہی ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس کے بارے میں چیف نے ہمیں آج نہیں تو کل بتا ہی دینا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''مشن کی تفصیلات میرے پاس ہیں۔ یہ مشن ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر اہم اور خطرناک ہے۔ اسی لئے چیف نے اس بار پوری ٹیم کو بھیجا ہے اور مجھے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ الگ۔ لیکن چیف نے ہم سب کو اس مشن پر اکٹھے کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ تم اس بات کا فیصلہ کرو کہ اس مشن کی لیڈر تم بنو گی اور اپنی نگرانی میں مشن پورا کراؤ گی اس مشن کی تفصیلات سن لو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مشن کی تفصیلات بتاؤ۔ مشن کی تفصیل سننے کے بعد ہی میں اس بات کا فیصلہ کروں گی کہ اس مشن کی باگ ڈور میں سنبھالوں گی یا تم''...... جولیا نے کہا۔

''مشن کی باگ ڈور تم سنبھال لو لیکن اپنی باگ ڈور میرے ہاتھوں میں دے دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیسی باگ ڈور''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''اب تم سمجھ دار ہو کر بھی نا سمجھی والی بات کرو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں مشن کی تفصیل بتائیں پلیز۔ واقعی اس بار ہمارے سامنے کورے کاغذ ہیں اور ہمیں اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ ہمیں آخر لکھنا کیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''گائے پر مضمون لکھ دو۔ آسان ہے گائے کی چار ٹانگیں ہوتی ہیں۔ دو کان ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور یہ دودھ دیتی ہے۔ اس کی چھوٹی دم ہوتی ہے اور......'' عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''گائے پر مضمون لکھنے کے لئے ایک آسان سا حل ہے میرے پاس''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''گائے کا مضمون کاغذ پر لکھنے کی بجائے کسی گائے کو ہی پکڑ لاتے ہیں اور اس گائے پر ہی لکھ دیتے ہیں مضمون۔ گائے کو دیکھ کر سب کو ہی سمجھ آ جائے گی کہ اس کی چار ٹانگیں ہوتی ہیں، دو کان ہوتے ہیں، دم ہوتی ہے اور یہ دودھ دیتی ہے''...... چوہان نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''پھر تو تمہیں گائے پکڑ کر بھی لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایک سانڈ موجود ہے۔ اس پر ہی جلی حروف میں لکھ دیتے ہیں مضمون۔ اسے بھی دیکھ کر سب کو پتہ چل جائے گا کہ اس کے بھی دو کان ہیں۔ دو ہاتھ اور دو پاؤں۔ دو آنکھیں بھی ہیں اور ایک ناک بھی جس پر ہر وقت غصہ سوار رہتا ہے۔ البتہ دم کے

معاملے میں بات رہ جائے گی تو کوئی بات نہیں ہم اسے ایک آرٹی فیشل دم بھی لگا دیتے ہیں۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

"عمران پلیز۔ ہمیں مشن کی تفصیلات بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ سنو۔ کافرستان اور کرانس نے پاکیشیا کے خلاف ایک بھیانک منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت کرانس میں کافرستان کے اشتراک سے ایک بڑی اور انتہائی خوفناک میزائل بنانے والی فیکٹری تیار کی جا رہی ہے۔ اس فیکٹری میں کوبرا نام کے میزائل تیار کئے جائیں گے اور پھر کرانس کے ہی کسی علاقے میں ایک میزائل اسٹیشن بھی تعمیر کیا جائے گا جہاں کوبرا میزائلوں کو لانچ کیا جائے گا اور پھر ان سے پاکیشیا کو نشانہ بنایا جائے گا۔ چونکہ کرانس سے پاکیشیا کا فاصلہ زیادہ ہے اس لئے ان میزائلوں کو اس قدر طاقتور بنایا جا رہا ہے کہ یہ دور تک مار کر سکیں اور ڈائریکٹ پاکیشیا کو ہٹ کر سکیں۔ کافرستان نے اس میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کو بنانے کے تمام اختیارات کرانس کو دے دیئے ہیں اور خود اس معاملے سے یوں پیچھے ہٹ گیا ہے جیسے اس میں اس کا کوئی بھی عمل دخل نہ ہو۔ کافرستان اور کرانس میں ہونے والے معاہدے کے تحت ساری کی ساری سرمایہ کاری کافرستان کی ہو گی اور اس منصوبے کو عملی جامہ کرانس پہنچائے گا۔ تمام معاہدہ

طے پا چکا ہے اور پاکیشیا پر حملہ کرنے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی تیاری بھی شروع ہو چکی ہے۔ اطلاعات کے مطابق کرانس میں فیکٹری بن چکی ہے جہاں کوبرا میزائل تیار کئے جا رہے ہیں اور میزائل اسٹیشن بنانے کا کام ہو رہا ہے۔ کوبرا میزائل بنانے والی فیکٹری کہاں ہے اس کے بارے میں کوئی تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ یہ کرانس کے کسی دور افتادہ علاقے میں ہے۔ چونکہ ہم یہاں ایک بلائنڈ مشن پر کام کرنے آئے ہیں اس لئے تم لوگوں کو خصوصی طور پر کہا گیا تھا کہ تم سب ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانے کی بات کرو۔ اگر کرانس کی کوئی ایجنسی تمہارے پیچھے لگی تو وہ یہی سوچتے رہ جائیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں ہے جبکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس طرف کنٹاس کی ریاست ہے جو کرانس اور اسرائیل کے مابین ہونے والے معاہدے کے تحت الگ قائم کی گئی ہے۔ ہم نے نہ ہی ریڈ ہلز کی طرف جانا ہے اور نہ ریڈ فورسٹ، بلکہ ہمیں یہاں کوبرا میزائل فیکٹری کو تلاش کرنا ہے اور اسے تباہ کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا دوسرا مشن اس میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کرنا ہے جہاں سے پاکیشیا کو ٹارگٹ کیا جا سکتا ہے اور بس''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ بات کیسے سامنے آئی ہے کہ کافرستان اور کرانس کے درمیان ایسا کوئی معاہدہ طے پایا ہے کہ سرمایہ کاری کافرستان کی ہو

گی اور اس منصوبے پر عملدرآمد کرانس کرے گا اور کرانس اپنی ہی سرزمین پر کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن بنائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کرانس اور کافرستان کے اشتراک کا یہ منصوبہ کافی عرصہ پہلے خفیہ طور پر طے پا گیا تھا اور اس پر کام بھی شروع کر دیا گیا تھا۔ اس منصوبے کا شاید ہمیں علم نہ ہوتا لیکن جب کافرستانی اعلیٰ قیادت اور کرانس کی اعلیٰ قیادت کے درمیان خفیہ رابطوں میں تیزی آ گئی تو کافرستان میں ناٹران اور کرانس میں ہمارے مین ایجنٹ ریڈ کارٹر نے کان کھڑے کر لئے اور پھر انہوں نے اس معاملے میں کام شروع کر دیا ان خفیہ ملاقاتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ اصل حقیقت تک پہنچنے میں انہوں نے بے حد تگ و دو کی تھی اور پھر جب سارے معاملات ان کے سامنے آئے تو انہوں نے چیف کو ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔ دونوں ممالک کے ایجنٹوں نے کرانس میں بننے والی فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑی تھی لیکن اس معاملے میں وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ بہرحال مشن اہم تھا اس لئے چیف نے پاکیشیائی حکومت کے اعلیٰ سطح کے اجلاس بلائے اور اعلیٰ حکام کے تحت یہی فیصلہ کیا گیا کہ کرانس اور کافرستان کے اس مشترکہ مشن کو کسی بھی صورت میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے گا اور ٹیم کرانس جا کر کوبرا میزائل فیکٹری اور

میزائل اسٹیشن کو تباہ کرے گی۔ کرانس کا مین ایجنٹ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اب بھی اسی کام میں لگا ہوا ہے لیکن ابھی تک اسے ایسی کوئی ٹپ نہیں ملی ہے کہ وہ پتہ چلا سکے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کہاں ہے اور میزائل اسٹیشن کہاں تیار کیا گیا ہے یا تیار کیا جا رہا ہے البتہ ریڈ کارٹر کو اس بات کا ضرور علم ہو گیا ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری کرانس کی ٹاپ ایجنسی ٹارج کو دی گئی ہے۔ ٹارج ایجنسی کے حوالے سے بھی چیف نے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ ایک طاقتور، فعال اور انتہائی خوفناک ایجنسی ہے جس کے دوسری ایجنسیوں کی طرح بے شمار سیکشن ہیں اور ہر سیکشن کا الگ الگ انچارج ہے لیکن ان کا چیف ایک ہی ہے جو کرنل الیگزینڈر ہے اور یہ کسی زمانے میں فوج کا کمانڈر ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد اس نے سرکاری طور پر ٹارج ایجنسی کی قیادت سنبھالی اور اب تک وہ اسی ایجنسی سے منسلک ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو تمہاری اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ ہم کرانس میں کوبرا میزائل فیکٹری اور اس میزائل اسٹیشن کو ڈھونڈ کر تباہ کرنے آئے ہیں جسے پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جانا ہے“...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ ہم اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کو ڈھونڈیں

گے بھی اور اسے تباہ بھی کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ یہ کہاں ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق یہ کرانس میں ہیں تو یہیں کسی علاقے میں ہو گی فیکٹری اور میزائل اسٹیشن بھی۔ اس بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہاں بیٹھ کر تو نہیں ہو سکتیں''۔ جولیا نے جواب دیا۔

''جب یہ معلومات ابھی تک کرانس کا مین فارن ایجنٹ اور اس کے ساتھی حاصل نہیں کر سکے تو پھر تم کیسے اور کہاں سے معلومات حاصل کرو گی''...... عمران نے کہا۔

''یہ ہمارا کام ہے اور ہم کر لیں گے۔ ویسے چیف نے کہا تھا کہ تمہیں اس لئے بھیجا جائے گا کہ تم اسے ٹریس کرو گے اور ہم مشن مکمل کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ چیف نے نہیں کہا ہو گا۔ یہ تم اپنی طرف سے کہہ رہی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ اسی ٹریننگ کے چکر میں تو میں کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ڈولتا پھر رہا ہوں مس جولیانا فٹز واٹر''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''تم نے شاید اس مشن کو آسان سمجھ لیا ہے لیکن یہ مشن آسان

ثابت نہیں ہو گا۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ہمارے خلاف یہاں کرانس کے دارالحکومت میں دو مختلف ایجنسیاں حرکت میں آ چکی ہیں۔ ان میں ایک ایجنسی تو ٹارج ایجنسی ہے جس کے ایک سیکشن سے تم مل بھی چکی ہو۔ دوسرا گروپ میرے دوست براؤن کی ساتھی لڑکی ڈارسی کا ہے۔ جو پاور گروپ کہلاتا ہے اور اس گروپ کی طاقت ٹارج ایجنسی جیسی ہے۔ ڈارسی انتہائی ذہین اور خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سفاک، بے رحم اور ضدی قسم کی عورت ہے جو غیر ملکی ایجنٹوں سے شدید نفرت کرتی ہے اور اس وقت تک چین نہیں لیتی جب تک وہ ان سب کا خاتمہ نہ کر دے۔ ٹارج ایجنسی کے ساتھ پاور گروپ نے بھی پورے دارالحکومت بلکہ پورے کرانس میں جال پھیلا رکھا ہے۔ جنہیں ہمیں تلاش کرنے اور ہلاک کرنے کے احکامات ہیں۔ اطلاع کے مطابق ٹارج ایجنسی کی فورس اور پاور گروپ کا کرانس کے ایک شہر ہافیو میں گھرا کنٹرول ہے۔ وہاں کی حالت ایسی ہے کہ ہافیو میں کسی بھی طرف سے اور کسی بھی طریقے سے داخل ہونے والوں کی چیکنگ، میک اپ چیک کرنے والے کیمروں سے کی جا رہی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ جن پر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ جائے ان پر ایک لمحہ توقف کئے بغیر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے اور پھر بعد میں ان کا کچا چٹھا معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ کون تھا، کہاں سے آیا تھا اور کس مقصد کے لئے آیا تھا۔ مطلب یہ کہ ان

لاشوں کی معلومات بعد میں لی جاتی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم خواہ مخواہ ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن ہم تمہاری ان باتوں میں اس بار نہیں آئیں گے اور جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے اور اگر ہافیو کی زیادہ حفاظت کی جا رہی ہے تو پھر ہمارا دھیان اسی طرف ہونا چاہئے۔ اگر پاور گروپ اور ٹارج ایجنسی اس طرف زیادہ توجہ دے رہی ہے تو پھر یقیناً کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے وہاں ہونے کے چانس زیادہ ہیں اور میں نے کرانس کا تفصیلی نقشہ دیکھا ہے۔ ہافیو ہی ایک ایسا شہر ہے جو پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے اور جسے دشوار گزار اور خطرناک پہاڑی علاقہ بھی سمجھا جاتا ہے اور شاید ہے بھی ایسا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تمہارا ردعمل کیا ہے۔ ویری گڈ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے اور ایکریمین لہجے میں کہا۔

''آپ کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے ہوٹل کے فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ کمرہ چونکہ مائیکل کے نام

سے ریزرو تھا اس لئے آپریٹر نے مائیکل کی کال اس کمرے میں ہی ٹرانسفر کر دی تھی۔

''یس۔ کراؤ بات''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو مسٹر مائیکل۔ میں مرکلے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے کہا۔

''فیکٹری کی تفصیلی رپورٹ مثبت ہے۔ میں خود اسے لے کر آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ گڈ۔ ٹھیک ہے آ جاؤ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس مرکلے کو تم نے کہاں سے کال کر لیا تھا اور اس نے کیسے یہاں فون کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سارا چکر تمہارے چیف کا ہے اور بدنام وہ مجھے کر دیتا ہے۔ میں تو تمہارے ساتھ رہا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا چکر چلایا ہے چیف نے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

''تمہارے اس نقاب پوش چیف نے آکٹوپس کی طرح پوری دنیا میں اپنے ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوئے ہیں۔ ہافیو میں بھی اس کا فارن ایجنٹ موجود ہے اور اس فارن ایجنٹ کا نام مرکلے ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس ہوٹل کے کمرے بک کراؤں اور میرا نام

مائیکل ہو گا تاکہ مرکلے اس فیکٹری کے بارے میں رپورٹ مجھے دے سکے۔ مرکلے انتہائی تیز آدمی ہے اس لئے وہ کوئی نہ کوئی کلیو نکال لے گا اور اب تمہارے سامنے اس نے کہا ہے کہ رپورٹ مثبت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی کلیو نکالنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور کلیو اس قدر اہم ہے کہ وہ فون پر نہیں بتانا چاہتا اس لئے وہ خود یہاں پہنچ رہا ہے۔ اب وہ جو کچھ بتائے گا تم سب کے سامنے ہی بتائے گا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تم اس کمرے میں موجود ہو“...... جولیا نے کہا۔

”اس نے ہوٹل کے فون آپریٹر سے کہا ہو گا کہ مائیکل کے نام جو کمرہ بھی بک ہو وہاں بات کراؤ اور ظاہر ہے ہوٹل والوں کو تو علم ہو گا کہ مائیکل کے نام کون سا کمرہ بک ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”بعض اوقات تم اس طرح دوسروں کو چکر دیتے ہو کہ اسے واقعی بچگانہ ٹائپ کے سوال کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اب یہ عام سی بات تھی لیکن نجانے کس جھونک میں، میں نے پوچھ لیا“۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اب اس سوال پر خود ہی شرمندہ ہو رہی ہو۔

”تم لیڈر ہو اس لئے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یاد رکھو لیڈر بچہ ہی ہوتا ہے“...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بگڑنے

لگا۔ ظاہر ہے عمران اس بار اس کی توہین کر رہا تھا اور وہ بھی سب کے سامنے۔

''جولیا تم کیوں خواہ مخواہ اس کے منہ لگتی ہو۔ اس کی تو عادت ہے ایسے ہی بکواس کرتے رہنے کی''...... تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا، پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

''مر کلے ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں کھولتا ہوں دروازہ''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''مسٹر مائیکل سے ملنا ہے''...... دروازہ کھلتے ہی باہر سے مر کلے کی آواز سنائی دی۔

''آ جاؤ''...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ایک مقامی آدمی جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ وہ کمرے میں موجود دوسرے لوگوں کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گیا تھا۔

''آ جاؤ مر کلے۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی یہ اصل شکلیں نہیں ہیں۔ اصل چہروں کے لحاظ سے یہ سب وجیہہ اور خوبصورت ہیں۔ انہوں نے اپنی شکلیں خود ہی بدصورت اور خوفناک بنائی ہیں میک اپ کر کے''...... عمران نے مائیکل کے لہجے میں کہا تو آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔ صفدر نے دروازہ بند کر دیا

اور مر کلے سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ اب تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کرانس اور ہانڈلا کے سرحدی علاقے ٹراسکا میں ہے۔ ٹراسکا تمام کا تمام پہاڑی علاقہ ہے جہاں سے معدنیات وغیرہ نکالی جاتی ہیں۔ خاصا بڑا شہر ہے یہ ٹراسکا۔ اس میں ایک کلب ہے جس کا نام بھی ٹراسکا کلب ہے۔ اس کلب کا منیجر فراسگ ہے اور اسی فراسگ کے ذریعے اس فیکٹری کو تمام مشینری سپلائی ہوتی ہے''...... مر کلے نے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے یہ سب معلوم ہوا۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ مکمل تفصیل''...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

''مجھے چیف نے کہا تھا کہ اس فیکٹری میں انتہائی قیمتی مشینری نصب ہو رہی ہے اور یہ مشینری حجم میں عام مشینری جیسی ہو گی اور ایکریمیا یا کارمن سے یہاں پہنچ رہی ہو گی۔ میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے اسی پوائنٹ پر کام شروع کر دیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ایکریمیا کی ایک فرم جس کا ہیڈ آفس ایکریمیا کے دارالحکومت میں ہے، مشینری مسلسل ایکریمیا سے کرانس بھجوا رہی ہے اور یہ سلسلہ کئی ماہ سے جاری ہے اور یہ مشینری کرانس دارالحکومت میں کام کرنے والی ایک فرم منگواتی ہے۔ میں نے اس فرم کے ایک آدمی کو کافی بڑی رقم دے کر اس سے

معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ مشینری جو سائنسی مشینری ہے ٹرکوں کے ذریعے ٹراسکا بھیجی جا رہی ہے اور وہاں اسے ڈیل ٹراسکا کلب کا منیجر فراسگ کرتا ہے اور یہ مشینری ایسی نہیں ہے جو معدنیات نکالنے اور پھر اس کی صفائی میں کام آتی ہے کیونکہ یہ فرم جو مشینری منگواتی ہے وہ اس مشینری سے یکسر ہٹ کر ہوتی ہے اس لئے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ فیکٹری اسی علاقہ میں ہے۔ اب اگر آپ کہیں تو میں اس فراسگ سے مزید معلومات حاصل کروں"۔ مرکلے نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے یہ کلیو حاصل کر کے ہمارا آدھا کام مکمل کر دیا ہے۔ باقی ہم کر لیں گے۔ ضروری نہیں کہ اس فراسگ کو بھی علم ہو۔ ہو سکتا ہے کہ آگے کوئی اور آدمی ہو"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ پھر مجھے اجازت"...... مرکلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ یہ بتا دو کہ ٹراسکا میں تمہارا کوئی گروپ ہے جو وہاں ہمارے لئے کام کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے پہلے ہی اس سلسلے میں سارا کام مکمل کر لیا ہے لیکن میں نے خود آپ کو اس لئے نہیں کہا کہ شاید آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ اب آپ نے پوچھا ہے تو ٹراسکا میں ایک کلب ہے جس کا نام جیکارٹ کلب ہے۔ اس کلب کا مالک جیکارٹ ہے۔ آپ اسے میرا حوالہ دیں گے تو وہ آپ کی ڈیمانڈ پوری کر دے گا اور وہ انتہائی بااعتماد اور بااصول آدمی ہے اس لئے آپ

بے فکر ہو کر اس سے بات کر سکتے ہیں''...... مرکلے نے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا تو مرکلے اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھا اور اس کے پیچھے جا کر اس نے اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کر دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ٹراسکا، ہانڈلا کی سرحد کے قریب ہے اس لئے ہمیں وہاں جانے کے لئے ہافیو نہیں جانا پڑے گا۔ البتہ اب مسئلہ صرف اس سرحد کو کراس کرنے کا ہے کیونکہ ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ نے تمام سرحدی چیک پوسٹوں پر اپنے آدمی بھجوائے ہوئے ہیں جو وہاں نگرانی پر مامور ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو مرکلے کو کہہ دینا تھا وہ کوئی نہ کوئی بندوبست کر دیتا کہ ہم کسی خفیہ راستے سے ٹراسکا میں داخل ہو سکیں''...... جولیا نے کہا۔

''ارے۔ سب کام اگر مرکلے نے ہی کرنے ہیں تو پھر فیکٹری بھی وہ تباہ کر سکتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہمیں خود بھی کرنا چاہئے یا سب کچھ مرکلے پر ہی لاد دینا چاہئے''...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیو پرل کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"مادام اینڈریانا سے بات کرائیں۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا لاؤڈر کا بٹن بھی عمران نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ اینڈریانا بول رہی ہوں"...... ایک بھاری سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یعنی نہ مادام نہ مس اور نہ ہی مسز۔ صرف اینڈریانا۔ یہ کون سی ٹائپ ہوئی۔ مجھے اس کی تفصیل بتاؤ گی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن لہجہ ایکریمین ہی تھا۔

"اوہ آپ۔ پھر مادام اینڈریانا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"مطلب ہے وصیت نامہ لکھنے کی عمر تک پہنچ گئی ہو۔ میرا خیال رکھنا۔ سنا ہے کہ تمہارے پاس اتنی دولت ہے کہ پورے ہانڈلا کو دو بار خریدا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اینڈریانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ فکر مت کریں پرنس۔ آپ کا نام وصیت نامے میں ضرور ہو گا تاکہ میرے قرض خواہ آپ تک پہنچ سکیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ارے۔ ارے۔ پھر تو تم میرے لئے صرف اینڈریانا ہی ٹھیک ہو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مادام اینڈریانا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''آپ کو ضرور مجھ سے کوئی اہم کام ہو گا ورنہ آپ جیسی شخصیت تو فون کرنے کا تکلف ہی نہیں کیا کرتی۔ فرمائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں تو تمہیں دن میں دس بار فون کر سکتا ہوں لیکن مجھے چیف سے ڈر لگتا ہے۔ وہ انتہائی کنجوس ہے۔ اسے فون کرو تو وہ زیادہ بات نہیں کرتا کہ کہیں فون کا رسیور ہی نہ گھس جائے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں پرنس۔ اس معاملے میں آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ چیف جیسا دریا دل آدمی تو ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ اس قدر فراخ دلی سے معاوضہ دیتا ہے کہ روح تک سرشار ہو جاتی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تو پھر سرشار روح کو تھوڑا سا کام بھی کر لینا چاہئے۔ دو خواتین اور دس مردوں کو ہانڈلا سے سرحدی شہر ٹراسکا پہنچانا ہے لیکن اس انداز میں کہ وہاں کسی چیک پوسٹ کو کراس نہ کرنا پڑے کیونکہ وہاں مخبر موجود ہو سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو میرے لئے معمولی بات ہے۔ آپ کب سرحد کراس کرنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا

گیا۔

''جس قدر جلد ممکن ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''یہ کام تو آج رات کو ہی کیا جا سکتا ہے۔ آپ دارالحکومت کے سرحدی شہر ریڈ کوئین پہنچ جائیں۔ یہاں سے فلائٹس وہاں جاتی رہتی ہیں۔ ریڈ کوئین میں بلیو پرل کلب موجود ہے۔ اس کلب کا منیجر جوگرڈ ہے۔ میں اسے فون کر کے احکامات دے دوں گی۔ آپ نے وہاں میرا ریفرنس دینا ہے وہ فول پروف انداز میں کام کر دے گا اور اگر آپ کو کسی اور چیز بھی ضرورت ہو گی تو آپ کو مہیا کر دے گا''...... اینڈریانا نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ کیا اینڈریانا بھی فارن ایجنٹ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''نجانے چیف نے کتنے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ صرف مجھے چیک دیتے ہوئے کنجوس بن جاتا ہے ورنہ اینڈریانا جیسی لیڈی ایجنٹس کو بھرپور معاوضہ دیتا ہے۔ اتنا معاوضہ جو میں دس مشن مکمل کر کے بھی نہیں کما سکتا۔ سب کی عیش ہو رہی ہے اور میں ہی اب تک کنوارا روتا پھر رہا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

پاور گروپ کی چیف ڈارسی اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اعلیٰ حکام کی طرف سے اس کے گروپ کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بریف کر دیا گیا تھا اور انہیں احکامات دے دیئے گئے تھے کہ وہ نہ صرف ہافیو بلکہ پورے ملک میں اپنا جال پھیلا دے اور انہیں جہاں بھی عمران اور اس کے ساتھی دکھائی دیں وہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیں۔

ڈارسی کو یہ تو نہیں بتایا گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس مقصد کے لئے یا کس مشن پر کرانس پہنچ رہے ہیں لیکن چونکہ وہ چیف سیکرٹری کو جواب دہ تھی اور اسے یہ سارے احکامات ڈائریکٹ چیف سیکرٹری کے تحت ملے تھے اس لئے ڈارسی کوشش کے باوجود چیف سیکرٹری سے کوئی سوال نہ کر سکی تھی لیکن پھر کچھ عرصہ بعد اس نے خود جا کر چیف سیکرٹری سے بات کی۔

چیف سیکرٹری کے پاس اس وقت ٹارج ایجنسی کا چیف الیگزینڈر

بھی موجود تھا۔ وہ بھی شاید چیف سیکرٹری سے یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کرانس میں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ تب چیف سیکرٹری نے ان دونوں کو کرانس اور کافرستان کے اشتراک سے بننے والی کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی۔

دونوں یہ سن کر حیران ہوئے تھے کہ کافرستان کرانس میں اپنے کثیر سرمایہ سے ایک میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن بنا رہا تھا تاکہ کرانس سے پاکیشیا کو ہٹ کر کے اسے صفحہ ہستی سے مٹایا جا سکے۔

چونکہ چیف سیکرٹری نے انہیں ساری تفصیل بتا دی تھی اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کہاں پر موجود ہے اور یہ کہ ان کی حفاظت کے لئے ملٹری انٹیلی جنس مامور ہے تو انہوں نے اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ذمہ داری انہیں سونپنے کا کہا تھا جو چیف نے قبول کر لیا تھا اور اب میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ساری ذمہ داری پاور گروپ اور ٹارج ایجنسی کے پاس تھی۔

ٹارج ایجنسی کے چیف الیگزینڈر اور پاور گروپ کی چیف ڈارسی کی ایک دوسرے سے کبھی نہ بنتی تھی اور یہ دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہتے تھے۔ ان کا صرف ایک ہی مفاد ہوتا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ کریڈٹ لے سکیں اور پوائنٹ سکورنگ کر کے اعلیٰ حکام کے سامنے اپنا سر اونچا

رکھ سکیں۔ ڈارسی کا منگیتر براؤن تھا جو اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ڈارسی کو اس بات کا بھی علم تھا کہ براؤن، عمران کا دوست ہے اور وہ اسے جتنا مرضی سمجھا لے لیکن وہ ہمیشہ عمران کا ہی دم بھرتا رہتا تھا اس لئے اس نے سب سے پہلا کام یہی کیا تھا کہ اس نے براؤن کو گریٹ لینڈ بھجوا دیا تھا اور اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک وہ نہ کہے وہ نہ گریٹ لینڈ سے واپس آئے گا اور نہ ہی عمران سے رابطہ کرے گا۔

ڈارسی نے اپنے آدمیوں کو پورے دارالحکومت میں پھیلا رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے مارٹرس کے ایک خاص آدمی کو بھی اپنے ساتھ ملایا ہوا تھا۔ جو اس کی مخبری کراتا تھا لیکن ابھی تک نہ ہی مارٹرس کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کی اطلاع ملی تھی اور نہ ہی ڈارسی کو۔ گو مارٹرس نے داخلے کے تمام راستوں پر اور خصوصاً ایئر پورٹ پر ڈیجیٹل کیمرے نصب کرا رکھے تھے جو میک اپ چیک کر لیتے تھے لیکن ابھی تک کوئی ایسا آدمی سامنے نہ آیا تھا جس کے چہرے پر میک اپ ہوتا اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ڈارسی مایوس ہوتی چلی جا رہی تھی۔

اس وقت بھی وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹ آئیں گے بھی سہی یا نہیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈارسی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

''ڈارسی بول رہی ہوں''...... ڈارسی نے کہا۔

''روڈس بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ روڈس اس کے سیکشن کا آدمی تھا۔

''لیں۔ کیا بات ہے''...... ڈارسی نے کہا۔

''مادام۔ مجھے آپ سے ایک اہم بات پوچھنی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو''...... دوسری طرف سے روڈس نے ڈرتے ڈرتے سے لہجے میں کہا۔

''لیں۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے''...... ڈارسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مادام۔ کیا سرحدی شہر ٹراسکا کو اس مشن میں کوئی اہمیت حاصل ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈارسی بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات''...... ڈارسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ ہانڈلا کے سرحدی شہر ریڈ کوئین میں ایک کلب ہے بلیو پرل کلب۔ اس کلب کی اصل مالکہ دارالحکومت کے بلیو پرل کلب کی مالکہ ہے اور اس کا نام مادام اینڈریانا ہے۔ یہ مادام اینڈریانا اسمگلنگ کے ایک بہت بڑے نیٹ ورک کی باس ہے۔ اس نے ریڈ کوئین کلب کے منیجر جوگرڈ کو فون کر کے کہا ہے کہ دارالحکومت سے اس کے پاس ایک گروپ پہنچ رہا ہے۔ یہ گروپ دو عورتیں اور دس مردوں پر مشتمل ہے اور جوگرڈ نے انہیں اس طرح

سرحد پار کرانی ہے کہ کسی طرح بھی ان کی چیکنگ نہ ہو سکے۔ جوگرڈ نے اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کس ملک کے ہیں۔ مقامی ہیں یا غیر ملکی تو مادام اینڈریانا نے کہا کہ یہ غیر ملکی ہیں اور یہ میک اپ میں ہوں گے۔ کسی بھی ملک کے میک اپ میں اس لئے وہ اس چکر میں نہ پڑے جس پر جوگرڈ نے حامی بھر لی۔ اس جوگرڈ کا اسسٹنٹ ہیرلڈ ہے۔ وہ ہمارے سیکشن کا مخبر ہے کیونکہ ہمارا سیکشن اسلحہ کے اسمگلروں کے خلاف کام کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس ہیرلڈ نے میک اپ کی بات سن کر مجھے کال کیا ہے اور میں آپ کو کال کر رہا ہوں''...... روڈس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہوں گے اور یہ لازماً ٹراسکا آئیں گے اور ہم اگر وہیں ٹراسکا میں انہیں گھیر لیں تو آسانی سے ان کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اس طرح مارٹرس منہ دیکھتا رہ جائے گا اور کامیابی ہمیں مل جائے گی صرف ہمیں''...... ڈارسی نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

''تو پھر اگر آپ حکم دیں تو میں ہیرلڈ کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ تفصیلات معلوم کر کے مجھے اطلاع دے اور جہاں انہیں پہنچایا جائے وہاں ہم پہلے ہی ہیلی کاپٹر پر پہنچ جائیں گے''...... روڈس نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ تم ساری معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے بتاؤ''...... ڈارسی نے تیز تیز بولتے

ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... روڈس نے کہا تو ڈارسی نے رسیور رکھ دیا۔

''دو عورتیں اور دس مرد۔ یقیناً یہی لوگ ہوں گے۔ تو یہ اس انداز میں آ رہے ہیں۔ مجھے خود وہاں جانا چاہئے۔ اگر یہ وہی لوگ ہیں تو ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ یہ ہاتھ سے نکل گئے تو انہیں دوبارہ ٹریس کرنا مشکل ہو جائے گا''...... ڈارسی نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی انتہائی پرجوش ہو رہی تھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد وہ اپنے سیکشن کے چار افراد کے ساتھ ایک خصوصی ہیلی کاپٹر پر سوار ٹراسکا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹراسکا پہنچ کر انہوں نے ہیلی کاپٹر چھوڑ دیا اور پھر ٹیکسیوں کے ذریعے وہ ایک عمارت میں پہنچ گئے جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

''اب مجھے بتاؤ روڈس کہ کہاں یہ لوگ پہنچیں گے اور کس انداز میں۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ تاکہ میں ان کے خاتمے کی کوئی فول پروف منصوبہ بندی کر سکوں''...... ڈارسی نے کرسی پر بیٹھتے ہی روڈس سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے ساتھ ہی آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ڈارسی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نقشہ کھول کر میز پر بچھا دیا۔ یہ ٹراسکا کا تفصیلی نقشہ تھا۔

''مادام، ہیرلڈ نے بتایا ہے کہ جوگرڈ اس گروپ کو ایک بڑی جیپ میں ٹرانگ کے علاقے سے سرحد کراس کرائے گا اور پھر اس جیپ سمیت وہ ٹراسکا پہنچیں گے اور ٹراسکا کے مضافات میں ایک

چھوٹے سے قصبے ڈومبا میں واقع ایک کلب بگ ماؤنٹ میں انہیں پہنچا کر وہ واپس چلے جائیں گے''...... روڈس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر انگلی سے نشاندہی کر دی۔

''تو ہمیں اس جیپ پر حملہ کرنا ہے۔ یہ جیپ سرحد سے لے کر ڈومبا تک کس راستے سے گزرے گی''...... ڈارسی نے کہا۔

''یہ ایک سڑک ہے مادام۔ لیکن یہ تمام پہاڑی علاقہ ہے اور سنگل روڈ ہے''...... روڈس نے کہا۔

''اس طرح ہمیں آسانی رہے گی۔ کب یہ لوگ کراس کریں گے سرحد''...... ڈارسی نے کہا۔

''آج رات بارہ بجے کے قریب''...... روڈس نے جواب دیا۔

''ہوسکتا ہے کہ اس سڑک پر اور بھی ٹریفک ہو۔ پھر......'' ڈارسی نے کہا۔

''ہوسکتا ہے مادام۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ڈومبا یا اس بگ ماؤنٹ کلب کے گرد پکٹنگ کرنی چاہئے''...... روڈس نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور سنو۔ ہم نے کسی چیکنگ کے چکر میں نہیں پڑنا۔ اس جیپ کو میزائلوں سے اڑا دینا ہے۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی''...... ڈارسی نے کہا تو روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مارٹرس ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ چیف نے اسے فوری طور پر اس رہائش گاہ پر حملہ کرانے کا حکم دیا تھا جس میں وہ دو عورتیں اور سات مرد گئے تھے۔ اس عمارت کو میزائلوں سے اُڑانے کے لئے چیف خود بھی پہنچ گیا تھا لیکن جب وہ رہائش گاہ پر پہنچے تو انہیں وہ رہائش گاہ خالی ملی تھی۔ مارٹرس کے ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد وہ لوگ اس رہائش گاہ میں آئے ہی نہیں تھے اور کسی اور طرف نکل گئے تھے یہاں تک کہ اس رہائش گاہ سے ان کا سامان بھی غائب کر دیا گیا تھا۔

چیف کے کہنے پر مارٹرس نے ایک بار پھر اپنے آدمیوں کو انہیں ڈھونڈنے پر لگا لیا تھا لیکن وہ لوگ یوں غائب ہو گئے تھے جیسے کرانس میں ان کا کبھی کوئی وجود ہی نہ ہو۔ چیف نے اس کی سخت سرزنش کی تھی کہ جب وہ ہاتھ آ گئے تھے تو اس نے انہیں یہاں سے جانے ہی کیوں دیا تھا۔ اس کے بعد چیف واپس چلا گیا تھ

اور مارٹرس واپس اپنے آفس میں آ گیا تھا۔ اس نے پیوٹن کو بھی ان کی تلاش میں بھیجا ہوا تھا۔ اس نے بوتل سے شراب کا آخری گھونٹ لیا اور بوتل زور سے میز پر پٹک دی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور سارجنٹ پیوٹن اندر داخل ہوا تو مارٹرس بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا پیوٹن''...... مارٹرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک اہم بات سامنے آئی ہے۔ میں نے سوچا کہ آفس میں بیٹھ کر آپ کو بتا کر اس بارے میں تفصیلی احکامات لے لوں''۔ پیوٹن نے کہا تو مارٹرس بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا ہے''...... مارٹرس نے انتہائی تیز لہجے میں پوچھا۔

''ڈارسی کے آدمیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لیا ہے اور وہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں''...... پیوٹن نے کہا تو مارٹرس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں''...... مارٹرس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چونکہ اس مشن میں ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ علیحدہ علیحدہ کام کر رہ ہیں اس لئے میں نے ڈارسی کے پاور گروپ میں کام کرنے والے ایک آدمی کو بھاری معاوضہ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اس آدمی نے تفصیل بتائی ہے''...... پیوٹن نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر تو یہ بات حتمی ہو گی۔ کیا تفصیل ہے۔ جلدی بتاؤ''...... مارٹرس نے کہا تو پیوٹن نے روڈس کو ملنے والی اطلاع اور پھر روڈس اور ڈارسی کے درمیان ہونے والے فیصلے کے بارے میں بتا دیا۔

''ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہاں دارالحکومت میں انہیں تلاش کر رہے ہیں جبکہ وہ ٹراسکا پہنچ رہے ہیں اور وہ بھی سرحد کراس کر کے۔ اس ڈارسی نے انہیں کہاں ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ کیا اس کے بارے میں کچھ بتایا ہے اس آدمی نے''۔ مارٹرس نے کہا۔

''ہاں۔ بگ ماؤنٹ کلب کے گرد انہوں نے پکٹنگ کرنی ہے''...... پیوٹن نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ مجھے بتاؤ کہ یہ بگ ماؤنٹ کلب سرحد سے کتنے فاصلے پر ہے''...... مارٹرس نے پوچھا۔

''تقریباً ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر ہے''...... پیوٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ تو پھر ہمیں ان کا خاتمہ پہلے ہی کر دینا چاہئے تاکہ نہ یہ بگ ماؤنٹ کلب تک پہنچ سکیں اور نہ ڈارسی کریڈٹ لے سکے۔ جاؤ نقشہ لے کر آؤ ٹراسکا کا''...... مارٹرس نے کہا۔

''میں لے آیا ہوں''...... پیوٹن نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر مارٹرس کے سامنے رکھ دیا اور پھر

وہ دونوں اس پر جھک گئے۔

''یہ تو باقاعدہ سڑک ہے اور یہاں تو باقاعدہ ٹریفک چلتی ہو گی''...... مارٹرس نے کہا۔

''ہاں۔ اس سڑک پر خاصی ٹریفک رہتی ہے ہانڈلا سے بے شمار سیاح اور مال لے آنے والے ٹرک اور ویگنیں اسی سڑک سے ہی کرانس میں داخل ہوتی ہیں اور یہاں ٹریفک تقریباً چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہے اسی لئے تو ڈارسی نے بگ ماؤنٹ کلب کے گرد پکٹنگ کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔ روڈس نے ہمارے مخبر کو بتایا تھا کہ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پھر ان کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ پہلا وار ہی کامیاب رہے۔ وہ میزائلوں سے ان پر حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تاکہ انہیں فوراً ہلاک کیا جا سکے''۔ پیوٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا

''لیکن اس سڑک کی ٹریفک تو چیک پوسٹ والے پوائنٹ سے کرانس میں داخل ہوتی ہے لیکن یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد تو اس چیک پوسٹ کو کراس نہیں کریں گے بلکہ تم نے بتایا ہے کہ یہ لوگ ٹرانگ سے سرحد پار کریں گے اور ٹرانگ اس چیک پوسٹ سے تقریباً اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ ٹرانگ سے وہ اس سڑک تک کیسے اور کہاں پہنچیں گے''...... مارٹرس نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ دیکھیں۔ یہ ہے ٹرانگ اور یہ ہے چیک پوسٹ اور یہ

دیکھیں ٹرانگ کے علاقے سے اس سڑک تک یہ ایک راستہ موجود ہے۔ میں کئی بات اس راستے سے آ جا چکا ہوں۔ یہ عام پہاڑی راستہ ہے مگر انتہائی تنگ اور خطرناک راستہ ہے لیکن جو لوگ ان پاکیشیائیوں کو لے کر آرہے ہیں وہ اس راستے کے ماہر ہیں اس لئے یہ آسانی سے ٹرانگ سے اس روڈ پر پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے ٹراسکا پہنچ جائیں گے''...... پیوٹن نے انگلی کی مدد سے باقاعدہ نقشے پر علاقے کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا یہ ٹرانگ غیر آباد علاقہ ہے''...... مارٹرس نے کہا۔

''ہاں۔ ٹرانگ میں صرف چند مکان ہیں''۔ پیوٹن نے جواب دیا

''اوکے۔ پھر ہم اس راستے پر پکٹنگ کریں گے۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو اور دس ساتھی بھی ساتھ لے لو اور اسلحہ بھی۔ ہم نے ان کی جیپوں کو فوری میزائلوں سے اڑا دینا ہے''۔ مارٹرس نے کہا۔

''اوکے۔ میں بندوبست کرتا ہوں لیکن ہمیں ہیلی کاپٹر پر ٹرانگ نہیں جانا چاہئے ورنہ اس کی اطلاع تمام گروپس تک پہنچ جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ اپنا روٹ بدل دیں''...... پیوٹن نے کہا۔

''تو پھر ہمیں کہاں تک ہیلی کاپٹر پر جانا چاہئے''...... مارٹرس نے چونک کر کہا۔

''اس سڑک پر ایک اور چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام کراچ ہے۔ یہاں ہوٹل بھی ہے اور ایسا علاقہ بھی ہے کہ جہاں سیاحوں

کے ہیلی کاپٹر آتے جاتے ہیں اس لئے ہم وہاں پہنچ کر ہیلی کاپٹر چھوڑ دیں گے اور آگے جیپوں پر جائیں گے تاکہ کسی کو ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع ہی نہ ہو سکے''...... پیوٹن نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے لیکن اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ ڈارسی تک ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع نہ پہنچ سکے ہو سکتا ہے کہ جس طرح تم نے ڈارسی کے ہیڈ کوارٹر میں مخبر رکھا ہوا ہے ایسا ہی کوئی ڈارسی کا مخبر ہمارے ہیڈ کوارٹر میں بھی ہو''...... مارٹرس نے کہا تو پیوٹن چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ آپ نے اچھا کیا ہے جو مجھے اس اینگل پر الرٹ کر دیا۔ اب میں اس انداز میں تمام انتظامات کروں گا کہ یہاں کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا''...... پیوٹن نے کہا اور مارٹرس کے سر ہلانے پر پیوٹن اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد مارٹرس اور پیوٹن آٹھ مسلح آدمیوں سمیت ہیلی کاپٹر کے ذریعے کراچ پہنچ گئے۔

وہاں دو بڑی جیپیں موجود تھیں جن میں جدید ترین اسلحہ سے بھرے ہوئے سیاہ رنگ کے دو بڑے تھیلے بھی موجود تھے۔ مارٹرس اور پیوٹن ایک جیپ میں دو ساتھیوں سمیت سوار ہو گئے جبکہ باقی ساتھی دوسری جیپ میں سوار ہو گئے اور پھر دونوں جیپیں تیزی سے سرحد کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ اس پوائنٹ پر پہنچ گئے جہاں سے راستہ ٹرانگ کی طرف

جاتا تھا اور ان کی جیپوں کا رخ اس طرف کو مڑ گیا۔

مارٹرس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ راستہ بے حد خراب اور خاصی حد تک خطرناک تھا اس لئے دونوں جیپیں انتہائی سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھیں۔ پھر ایک خاصی گہری ڈھلوان آ گئی۔ اس ڈھلوان کے دونوں اطراف میں ایک وادی سی تھی اور اس وادی کے دونوں اطراف میں کچھ فاصلے پر اونچی پہاڑیاں تھیں۔

''بس۔ میرے خیال یہی جگہ مناسب ہے''...... مارٹرس نے کہا تو پیوٹن نے ڈرائیور کو جیپ روکنے کے لئے کہا اور پھر دونوں جیپیں نیچے وادی میں پہنچ کر رک گئیں تو مارٹرس اور پیوٹن دونوں نیچے اتر آئے۔

''یہ بہترین لوکیشن ہے۔ یہاں ٹرانگ سے آنے والی جیپوں کو خاصی چڑھائی طے کرنا ہو گی جس کی وجہ سے ان کی رفتار انتہائی سست ہو جائے گی اور اس وقت وہ اس قابل بھی نہیں ہوں گے کہ ادھر ادھر کا جائزہ لے سکیں۔ ویسے بھی رات کی وجہ سے یہاں گہرا اندھیرا ہو گا۔ ہمارے آدمی دونوں اطراف چٹانوں کے پیچھے مشین گنیں اور میزائل لانچر لے کر موجود ہوں گے جبکہ دائیں اور بائیں طرف میں اور تم ان آدمیوں سے علیحدہ میزائل گنیں لے کر بیٹھیں گے اور پھر جیسے ہی یہ جیپ یا جیپیں یہاں پہنچیں گی، اگر یہ ایک جیپ ہوئی تو اس پر میں میزائل فائر کروں گا اور اگر دو جیپیں ہوئیں

تو آگے والی جیپ پر میں اور پیچھے والی جیپ پر تم میزائل فائر کرنا۔ اس کے بعد ہمارے آدمی تیزی سے آگے بڑھیں گے اور اگر کوئی زخمی ہوا تو اسے مشین گنوں سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح یہ مشن حتمی عور پر مکمل ہو جائے گا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کا کریڈٹ ہمیں مل جائے گا اور ڈارسی منہ دیکھتی رہ جائے گی۔ اس کے حصے میں ناکامی ہی آئے گی۔ صرف ناکامی''۔ مارٹرس نے کہا۔

''اوکے۔ لیکن میزائل حملہ کرنے کے بعد آپ ان کی لاشوں کی شناخت کیسے کریں گے''...... پیوٹن نے کہا تو مارٹرس بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تم نے جو کہنا ہے کھل کر کہو۔ تم جانتے ہو کہ میں ادھوری یا گول مول بات سننے کا عادی نہیں ہوں''...... مارٹرس نے کہا۔

''میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میزائل فائرنگ سے تو جیپوں کے ساتھ سب آدمیوں کے یقیناً پرخچے اڑ جائیں گے اس لئے بعد میں یہ چیک نہ ہو سکے گا کہ یہ اصل آدمی ہیں یا نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اگر ہم نے غلط جیپ کو نشانہ بنا دیا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہ ہوئے تو پھر آپ کیا کریں گے''...... پیوٹن نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ یہ لوگ اس انداز میں ہلاک ہو

گئے تو ہو گئے ورنہ الٹا ہم پر عذاب ٹوٹ سکتا ہے''...... مارٹرس نے جواب دیا۔

''تو پھر ایسا ہے کہ ہمارا ایک آدمی ٹرانگ پہنچ کر چیک کرے اور جیسے ہی وہاں سے یہ جیپیں روانہ ہوں وہ ہمیں اطلاع دے دے''...... پیوٹن نے کہا۔

''اس کا فائدہ۔ جب ادھر ٹریفک ہی نہیں آتی تو لازماً یہی لوگ ہوں گے''...... مارٹرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... پیوٹن نے جواب دیا۔

''سنو۔ میں اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہمارا آدمی اپنی کسی حماقت کی وجہ سے وہاں ان کی نظروں میں بھی آ سکتا ہے اور اگر وہ ان کی گرفت میں آ گیا تو نہ صرف ہمارا سارا پلان فیل ہو جائے گا بلکہ الٹا ہم سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے جو کام بھی ہو گا باقاعدہ پلاننگ سے ہو گا اور میں ہر حال میں یہ کریڈٹ خود لے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ بات کسی طور پر منظور نہیں ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ، ڈارسی اور اس کے گروپ کے ہاتھوں ہلاک ہوں۔ سمجھ گئے تم''...... مارٹرس نے تیز تیز اور انتہائی سخت لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ایسا ہی ہو گا۔ یہ کریڈٹ صرف ہمیں ملے گا اور ڈارسی کے ہاتھ ناکامی ہی آئے گی''۔ پیوٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دینا شروع کر دیں۔

تقریباً آدھی رات گزر چکی تھی۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے رات کی تاریکی میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا اور پہاڑی علاقوں میں جیسے ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس تاریکی میں ایک بڑی سی جیپ جس کی لائٹس بجھی ہوئی تھیں تقریباً رینگتے ہوئے انداز میں ایک پہاڑی علاقے کے درمیان بنے ہوئے تنگ سے قدرتی راستے پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ اتنی بڑی تھی کہ اس میں پندرہ افراد آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی تھا جس کی سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، صالحہ سمیت باقی سب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی شامل تھے۔

عمران کی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی اور وہ مسلسل اس نائٹ ٹیلی سکوپ سے باری باری دونوں اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ جیپ نے ایک ویران علاقے سے

ہانڈلا کی سرحد پار کی تھی اور ٹراسکا میں داخل ہو رہی تھی۔ یہاں سرحد پر پہلے سے ایک آدمی موجود تھا جس نے دور سے روشنی کے مدد سے مخصوص اشارہ جیپ کے ڈرائیور کو دیا تھا کہ راستہ صاف ہے اور پھر ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھائی تھی۔

جیپ ڈرائیور جس کا نام جیکب تھا، نے عمران کو بتایا تھا کہ اکثر کرانس کے سرحدی فوجی اس علاقے کا چکر لگاتے رہتے ہیں حالانکہ ان کے افسروں اور ان چیکنگ کرنے والوں کو باقاعدگی سے ماہانہ بھاری رقومات پہنچتی رہتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ رسمی کارروائی کے لئے چکر لگاتے رہتے ہیں اور عام حالات میں تو انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اگر یہ مال پکڑ بھی لیں تو وہ چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن موجودہ حالات میں ان کی چیکنگ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اس لئے ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ ان کی عدم موجودگی کی اطلاع مل جائے تو سرحد کراس کر لی جائے تاکہ آگے کوئی مسئلہ نہ ہو۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ آخر کیوں اس قدر چیکنگ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میری چھٹی حس اس وقت سے مسلسل الارم بجا رہی ہے جب سے ہم نے سرحد کراس کی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن کیا خطرہ ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''خطرے کی بے شمار صورتیں اور وجہ ہو سکتی ہیں اس لئے کیا کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب کوئی خطرہ نہیں ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں کچھ نہیں ہو گا''...... ڈرائیور جیکب نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ تم یہ بتاؤ کہ یہاں سے اس مین روڈ کا کتنا فاصلہ ہو گا جو چیک پوسٹ سے آتی ہے''...... عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بارہ کلو میٹر تو ہو گا۔ وہاں تک ہمیں کئی گھنٹے لگ جائیں گے کیونکہ یہ راستہ انتہائی خراب ہے اور چونکہ یہاں ہیلی کاپٹر بھی چیکنگ کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم یہاں لائٹس بھی آن نہیں کر سکتے ہیں''...... جیکب نے جواب دیا۔

''کیا اس راستے کے علاوہ اور راستہ بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے صرف یہی ایک راستہ ہے''۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا وہ ساتھی کہاں ہے جس نے تمہیں لائٹ سے اشارہ دیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''وہ ہمارے پیچھے جیپ پر آ رہا ہے''...... جیکب نے جواب دیا۔

''کیا اسے اس سارے راستے کا علم ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہماری آدھی زندگیاں انہی راستوں پر سفر کرتے ہوئے گزر گئی ہیں''...... جیکب نے جواب دیا۔

''تو پھر جیپ روک دو۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے۔ کیا نام ہے اس کا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا نام براسکی ہے''...... جیکب نے جیپ کو بریک لگاتے ہوئے کہا اور رینگتی ہوئی جیپ رک گئی تو عمران نیچے اتر آیا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ جیکب بھی دوسری طرف سے نیچے اتر کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اندھیرے میں ایک اور جیپ کا ہیولہ ان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس میں سے دو آدمی نیچے اترے۔

''کیا ہوا جیکب۔ جیپ کیوں روکی ہے تم نے''...... پچھلی جیپ سے اتر کر آنے والے نے کہا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی وہیں جیپ کے قریب ہی رک گیا تھا۔

''مائیکل صاحب تم سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں براسکی''۔ جیکب نے کہا۔

''اوہ یس سر۔ فرمائیں''...... براسکی نے آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں براسکی''...... عمران نے

کہا۔

''کون سی بات''...... براسکی نے کہا۔

''اگر ہم اس مین روڈ تک جیپوں پر نہیں بلکہ پیدل جانا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا تم کسی ایسے راستے سے واقف ہو جو اس سڑک سے ہٹ کر ہمیں آسانی سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں تک لے جاسکے''...... عمران نے کہا تو نہ صرف جیکب اور براسکی اچھل پڑے بلکہ عمران کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ۔ لیکن کیوں سر۔ شاید آپ کا خیال ہے کہ ان راستوں پر جیپیں الٹ جائے گی تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہماری آدھی زندگی اس راستے پر جیپ چلاتے ہوئے گزری ہے۔ تمام راستہ ہمارا دیکھا بھالا ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے پر جیپ چلا سکتے ہیں تو یہ بات غلط نہیں ہے''۔ براسکی نے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے براسکی۔ مجھے تم دونوں کی صلاحیتوں پر یقین ہے۔ میں صرف احتیاطاً یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ ہم یہاں کسی سے لڑنے نہیں آئے اور نہ ہم راستے میں کسی کام میں الجھنا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمن ایسے ہیں کہ جنہیں کہیں سے بھی اطلاعات مل سکتی ہیں اور وہ ایسے ہی راستوں پر پکٹنگ کر سکتے ہیں''...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کی مرضی۔ میں بہرحال آپ کو ایسے راستوں سے لے جا سکتا ہوں لیکن کیا یہ جیپیں واپس بھیج دی جائیں''...... براسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم مین روڈ پر پہنچ کر دوبارہ جیپوں پر بیٹھ کر آگے بڑھیں گے اس لئے جیپیں اسی طرح مین روڈ پر پہنچیں گی اور وہاں یہ ہمارے انتظار میں رک جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ جیکب تم جیپ لے کر جاؤ میں فریڈرک کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ تم دونوں مین روڈ پر ڈبل پوائنٹ پر رک جانا۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔ میں ایسا شارٹ کٹ جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ ہم تمہاری جیپوں سے پہلے وہاں پہنچ جائیں''...... براسکی نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور براسکی پیچھے پلٹا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت براسکی کی رہنمائی میں پہاڑی دروں کے درمیان چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے تھے۔ عمران اب بھی کبھی کبھی نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے چیکنگ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ براسکی واقعی اس علاقے سے بخوبی واقف تھا کہ اس قدر اندھیرے میں بھی وہ اس طرح آگے بڑھ رہا تھا جیسے دن کی

روشنی میں چلا جاتا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں بھی چونکہ اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں اس لئے انہیں بھی سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔

''براسکی۔ ڈبل پوائنٹ پر پہنچنے میں ہمیں کتنا وقت لگے گا''۔ عمران نے براسکی سے پوچھا۔

''تقریباً دو گھنٹے تو ابھی اور چلنا پڑے گا جناب''...... براسکی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مائیکل۔ کیا تمہیں کہیں سے کوئی انفارمیشن ملی ہے کہ تم نے باقاعدہ جیپیں چھوڑ دی ہیں کیونکہ یہ بات تو میں نہیں مان سکتی کہ تم صرف چھٹی حس کی بنا پر اتنا بڑا اقدام کرو''...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر آہستہ سے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں نائٹ ٹلی سکوپ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیسے۔ کب اور کیا اطلاع ملی تھی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''جوگرڈ۔ جس نے یہ سارا انتظام کیا ہے۔ میں اس کے کمرے میں موجود تھا جبکہ تم سب دوسرے کمرے میں تھے اور جوگرڈ کسی انتظام کے سلسلے میں کہیں گیا ہوا تھا کہ میں نے اس ٹیلی فون میں ایسی آواز سنی جیسے فون ٹیپ کرنے کے بعد ٹیپ کو جب فون لائن سے علیحدہ کیا جائے تو مخصوص آواز نکلتی ہے۔ میں یہ آواز سن کر

چونک پڑا اور پھر میں سمجھ گیا کہ جوگرڈ نے جو انتظامات فون پر کئے ہیں وہ ٹیپ کر لئے گئے ہیں۔ یہ خاصی خطرناک بات تھی۔ پھر جوگرڈ کے آنے پر جب میں نے اس سے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے بتایا کہ یہاں باقاعدہ فون کالز ٹیپ ہوتی رہتی ہیں اور یہ ٹیپس اس کے آدمی ہیرلڈ کے پاس ہوتی ہیں اور ایسا اس کے حکم پر کیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد میں بعض اوقات ان کالز کو سننے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اور جب میں نے ہیرلڈ کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں تو مجھے بتایا گیا کہ ہیرلڈ کرانس نژاد ہے تو میرے ذہن میں کھٹک سی بیٹھ گئی۔ میں نے گو اپنے طور پر لاکھ کوشش کی کہ اس ہیرلڈ کو ٹٹول سکوں لیکن کوئی واضح بات سامنے نہ آئی۔ بہرحال میرے ذہن میں خدشہ بیٹھ گیا تھا اس لئے میں نے نائٹ ٹیلی سکوپ ساتھ رکھ لی تھی لیکن اب جیسے ہی ہم نے سرحد کراس کی میری چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا۔ خطرے کا احساس کافی شدید تھا اور یہ سارا علاقہ ایسا ہے کہ یہاں جیپوں پر سفر واقعی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے جبکہ پیدل چلتے ہوئے اگر حملہ ہوا بھی سہی تو اپنا ڈیفنس کیا جا سکتا ہے لیکن اندھیرے میں انتہائی سست رفتاری سے چلتی بلکہ صحیح لفظوں میں رینگتی ہوئی جیپ پر اگر میزائل فائر کر دیا جائے تو پھر جیپ کے اندر بیٹھے ہوئے لوگوں کے بچنے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ کسی ایسے رسک کی بجائے ہم اگر پیدل چلیں تو زیادہ بہتر

ہے''...... عمران نے آہستہ آہستہ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
''تم نے ہمیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ کیوں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کوئی بات ہوتی تو بتاتا۔ صرف خدشہ تھا اور بس''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دائیں طرف سے کافی فاصلے پر یکلخت میزائل گنوں کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو براسکی سمیت سب بے اختیار بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کیا مطلب۔ یہ۔ یہ دھماکے۔ اوہ۔ یہ کہیں اس سڑک کی طرف تو نہیں ہوئے جس طرف جیپیں گئی ہیں''...... عمران نے کہا۔
''جی ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔ لیکن......'' براسکی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ آؤ جلدی کرو۔ میرا خدشہ درست نکلا۔ ہمارے دشمن وہاں موجود ہیں اور جب انہیں لاشوں کے ٹکڑے نہیں ملیں گے تو وہ لازماً ادھر ادھر پھیل جائیں گے۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر براسکی کی رہنمائی میں وہ دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر سے آوازیں سنائی دی تھیں۔ صرف میزائل فائرنگ ہوئی تھی اس کے بعد کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی پر چڑھ کر اس کی سائیڈ گھوم کر دوسری طرف پہنچے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان سے تقریباً چار سو میٹر کے

فاصلے پر نیچے پہاڑی وادی میں سڑک کے اردگرد تیز ٹارچوں کی لائٹس نظر آ رہی تھیں اور ان لائٹس میں انہیں تقریباً دس افراد سڑک پر اور ادھر ادھر گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ سڑک پر دو بڑی جیپوں کا ملبہ پھیلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مارٹرس ہے۔ ٹارج ایجنسی کا مارٹرس''۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''تو انہوں نے یہاں ہمارے لئے پکٹنگ کر رکھی تھی''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی بگڑے ہوئے تھے۔ سب کی سوچ کا محور یہی تھا کہ عمران کے بروقت اقدام کی وجہ سے وہ بچ گئے ہیں۔ اگر عمران نے انہیں جیپوں سے نہ اتارا ہوتا اور دوسرے راستے سے پیدل آگے بڑھنے کا نہ کہا ہوتا تو ان جیپوں کے ساتھ یقیناً ان کے بھی ٹکڑے ہو گئے ہوتے۔

''اب چلو آگے۔ ہمیں ان سب کا خاتمہ کرنا ہے لیکن یاد رہے کہ ہم نے اس مارٹرس کو زندہ پکڑنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کس طرح مائیکل، ہم تو اس مارٹرس کو نہیں پہچانتے''۔ صفدر نے کہا۔

''او کے۔ میں اس کی ٹانگوں پر فائر کروں گا۔ اس طرح

نشانہ ہی ہو جائے گی کہ وہ مارٹرس ہے''...... عمران نے کہا اور پھر ان سب نے تھیلوں سے مشین گنیں نکالیں اور انہیں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ تیزی سے آگے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''بس کافی ہے۔ اب وہ ہماری رینج میں ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سڑک پر کھڑا ایک قوی ہیکل آدمی یکلخت چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کے ساتھیوں کی گنوں نے مسلسل شعلے اگلنا شروع کر دیئے اور ماحول مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چونکہ وہ سب نشیب میں تھے اور ان پر اچانک حملہ ہوا تھا اس لئے وہ نہ بھاگ سکے اور نہ ہی کسی چٹان کی اوٹ لے سکے اور چند لمحوں بعد وہ سب ختم ہو گئے۔

''آؤ لیکن محتاط رہنا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے بھاگتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور براسکی بھی ان کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وادی میں پہنچ گئے۔ عمران وادی کو کراس کر کے سڑک پر پہنچ گیا جہاں وہ آدمی ساکت پڑا ہوا تھا جس پر عمران نے پہلے فائر کھولا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ وہ آدمی زندہ تھا لیکن اس کی دونوں ٹانگوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

''اس کی دونوں ٹانگوں پر رومال وغیرہ باندھ دو ورنہ زیادہ خون

بہہ جانے کی وجہ سے یہ جلدی ہلاک ہو سکتا ہے۔ جبکہ مجھے اسے زندہ رکھ کر بہت کچھ پوچھنا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر، چوہان اور خاور سمیت حرکت میں آ گیا۔

''براسکی۔ مجھے افسوس ہے کہ جیکب اور تمہارا دوسرا ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں لیکن یہاں نو آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح تمہارے دو ساتھیوں کا تو ہم نے بدلہ لے ہی لیا ہے''...... عمران نے براسکی سے مخاطب ہو کر کہا جو اپنے ایک ساتھی کی کٹی پھٹی لاش کے قریب بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

''ہاں۔ گو مجھے اپنے ساتھیوں کی اس طرح کی موت پر شدید رنج ہے لیکن مجھے اپ کے بچ جانے کی بھی خوشی ہے۔ ہمارے کاموں میں تو بہرحال ایسا ہوتا ہی رہتا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ آخر آپ نے کیا سوچ کر یہ سارا کھیل کھیلا تھا''...... براسکی نے کہا۔

''میرے پاس ایک مبہم سی اطلاع تھی کہ تمہارے چیف جوگرڈ کے کسی آدمی نے ہمارے بارے میں ٹارج ایجنسی کو اطلاع دی ہے اور ہمیں ہلاک کرنے کی یہ آئیڈیل جگہ تھی۔ مین روڈ پر ٹریفک ہوتی ہے اس لئے وہاں ہم پر آسانی سے ہاتھ نہ ڈالا جا سکتا تھا جبکہ یہاں ان کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہ تھا اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا تھا''...... عمران نے کہا تو براسکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے ساتھیوں نے اس آدمی کی ٹانگوں کے زخموں پر اس کی اپنی

شرٹ پھاڑ کر جگہ جگہ باندھ دی تھی جس کی وجہ سے اس کی ٹانگوں سے نکلنے والا خون رک گیا تھا۔

''یہاں چیکنگ کرو۔ یقیناً یہاں ان کی جیپیں بھی موجود ہوں گی''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر براسکی کو ساتھ لے کر سڑک کے دونوں اطراف میں چلے گئے۔ مرنے والوں کے ہاتھوں سے گرنے والی ٹارچیں انہوں نے اٹھا لی تھیں۔

''صفدر۔ اس مارٹرس کو اٹھا کر نیچے لے آؤ اور کسی چٹان کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دو اور پھر اسے ہوش میں لے آنا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ مڑا اور سڑک سے کچھ فاصلے پر موجود ایک بڑی چٹان کے ساتھ اسے اس انداز میں بٹھا دیا کہ اس کی پشت چٹان کے ساتھ لگی ہوئی تھی جبکہ اس کی دونوں زخمی ٹانگیں سیدھی پھیلی ہوئی تھیں۔ عمران اور جولیا بھی ساتھ ہی وہاں آ گئے تھے۔

''اس کو تھام لو جولیا اور صالحہ تم اس کا ناک اور منہ بند کر دو''...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے اس کا کاندھا پکڑ کر اسے چٹان سے دبا کر پہلو کے بل گرنے سے روک دیا تو صالحہ نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مارٹرس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار

ہونے لگے تو صالحہ نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر مارٹرس کے دوسرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس نے جولیا کو پیچھے ہٹنے کا کہا تو جولیا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی۔

چند لمحوں بعد مارٹرس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر ٹانگیں سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی دونوں ٹانگوں نے بس معمولی سی حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی مارٹرس کے حلق سے درد کی شدت کی وجہ سے چیخ سی نکلی اور اس چیخ کے ساتھ ہی وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا تو صالحہ پیچھے ہٹ گئی۔

مارٹرس کا جسم ذرا سا سائیڈ پر ہوا لیکن پھر وہ خود ہی سنبھل گیا۔

''مجھے افسوس ہے مارٹرس کے اب تم زندگی بھر چل پھر نہ سکو گے''...... عمران نے اس بار اصل آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ براسکی ان کے ساتھ نہ تھا۔ وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ گیا ہوا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہوا ہے''...... مارٹرس نے کراہتے ہوئے لیکن انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے مارٹرس۔ اور تم چونکہ ٹارج ایجنسی میں رہے ہو اس لئے تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ تم نے یہاں ہم پر حملہ کرنے کے لئے بڑی آئیڈیل سچویشن تلاش کر لی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو ابھی ہماری زندگیاں مقصود تھیں کہ میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجا دیا جس کے نتیجے میں ہم پیدل چل پڑے اور خالی جیپیں میں نے آگے بھیج دیں اور تمہارے حملے سے ہم محفوظ

رہے“...... عمران نے کہا۔

”تم بے حد خوش قسمت ہو عمران۔ ورنہ شاید اس طرح نہ بچ سکتے۔ بہرحال تم نے مجھے زندہ کیوں رکھا ہے“...... مارٹرس نے کہا۔ اب اس کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

”تم سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو اس لئے میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تمہیں اس لئے زخمی کیا ہے تاکہ تم بچ جاؤ کیونکہ میرے ساتھی تمہیں نہیں پہچانتے تھے۔ بہرحال اب ایک بات بتا دو کہ کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کہاں ہے۔ اگر تم بتا دو گے تو میرا وعدہ کہ ہم تمہیں زندہ اٹھا کر واپس لے جائیں گے اور پھر اگر تمہارا علاج کسی اچھے ہسپتال میں ہو گا تو شاید تم چل پھر بھی سکو اور دوبارہ اپنی نارمل لائف گزار سکو“...... عمران نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کہاں ہے اور دوسری بات یہ کہ شاید تم بھی نہ بچ سکو۔ تم مجھے کیا بچاؤ گے“...... مارٹرس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ مارٹرس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست کہہ رہا ہے۔

”کیا مطلب۔ کیا آگے بھی تمہارے آدمیوں نے پکٹنگ کر رکھی ہے۔ لیکن کیوں“...... عمران نے کہا۔

”میرے آدمیوں نے نہیں۔ پاور گروپ کے ایک اور سیکشن نے ایسا کر رکھا ہے۔ مادام ڈارسی کے گروپ نے۔ تمہارے بارے میں

اطلاع بھی انہیں ہی ملی تھی۔ میں نے اس اطلاع کو ہائی جیک کیا اور ہم یہاں آ گئے تاکہ ان سے پہلے تمہارا خاتمہ کر سکیں۔ اب مزید کیا کہوں۔ تم مجھے گولی مار دو اور بس''...... مارٹرس نے کہا۔

''ہونہہ۔ بتاؤ کہاں پکٹنگ کر رکھی ہے ڈارسی نے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''بگ ماؤنٹ کلب کے اردگرد۔ جہاں تم نے جیپوں کے ذریعے پہنچنے کا پروگرام بنایا تھا''...... مارٹرس نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے یہ بات خود ہی کیوں بتا دی ہے تاکہ اگر وہ ناکام ہوا ہے تو ڈارسی بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

''اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... مارٹرس نے کہا۔ اس دوران عمران کے دیگر ساتھی بھی واپس آ گئے۔ دو جیپیں انہوں نے تلاش کر لیں تھیں اور وہ انہیں سڑک پر کھڑی کر کے یہاں آ گئے تھے۔

''اسے اٹھا کر جیپ میں ڈالو اور چلو۔ اب بہرحال بگ ماؤنٹ کلب تک تو کوئی خطرہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا اور واپس سڑک کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت ریٹ ریٹ کی آوازوں اور مارٹرس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے فضا گونج اٹھا تو عمران تیزی سے مڑا۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

''ہونہہ۔ تمہیں میں نے کتنی بار سمجھایا ہے کہ کسی زخمی اور بے بس پر گولیاں چلانا بہادری نہیں ہوتی''...... عمران نے انتہائی تلخ

لہجے میں کہا۔

''اس نے ہمارے لئے پھولوں کی سیج نہیں بچھائی تھی اور میں دشمنوں کو ساتھ ساتھ لادے پھرنے کا قائل نہیں ہوں''...... تنویر نے خشک لہجے میں کہا تو عمران کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگیں۔ عمران، جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل اس جیپ میں تھے جسے براسکی ڈرائیور کر رہا تھا جبکہ ٹائیگر، جوزف، جوانا اور فور سٹارز دوسری جیپ میں تھے اور اسے ٹائیگر ڈرائیو کر رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے مارٹرس پر جرح نہیں کی اس کی کوئی خاص وجہ''...... صفدر نے کہا۔

''اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ ویسے اس کو زندہ رکھنے کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں ڈارسی کے پلان کے بارے میں معلوم ہو گیا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب اس ڈارسی اور اس کے گروپ کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''بگ ماؤنٹ کلب کے گرد پکٹنگ کا مطلب ہے کہ وہ اس وقت تک فائر نہیں کھولیں گے جب تک ہم بگ ماؤنٹ کلب میں داخل نہ ہو جائیں اور ہم بگ ماؤنٹ کلب سے پہلے ہی جیپیں چھوڑ دیں گے۔ ڈارسی کو ہم پہچانتے ہیں اس لئے ڈارسی کو پکڑنا ہو گا اور پھر اس کا گروپ بھی سامنے آ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اور اگر ایسا نہ ہوا تو''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر ہم اسے سامنے لانے پر مجبور کر دیں گے اور یہ کام تم مجھ سے بہتر کر سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے کیا کرنا ہے میں بخوبی جانتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس وقت اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی ٹھوس سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی اور وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ عمران کو اس حالت میں دیکھ کر وہ سب خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ جب عمران پر ایسی کیفیت ہو تو ان کا خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

ڈارسی بگ ماؤنٹ کلب سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی سی عمارت کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ روڈس اور دوسرے ساتھی بگ ماؤنٹ کلب کے گرد اس طرح پکٹنگ کئے ہوئے تھے کہ جو آدمی بھی بگ ماؤنٹ کلب میں داخل ہوتا وہ اسے چیک کر لیتے اور چونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنے والا گروپ دو عورتوں اور دس مردوں پر مشتمل ہے اس لئے یہ گروپ جیسے ہی بگ ماؤنٹ کلب میں داخل ہوتا انہیں معلوم ہو جاتا اور ڈارسی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس گروپ کے کلب میں داخل ہوتے ہی کلب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا تاکہ معاملہ حتمی طور پر ختم ہو جائے ورنہ ان لوگوں کو معمولی سا موقع ملتے ہی معاملات خراب ہو سکتے تھے۔

ڈارسی اکیلی یہاں موجود تھی اگرچہ رات گہری ہو چکی تھی لیکن وہ اس لئے جاگ رہی تھی کہ کسی بھی وقت مشن مکمل ہو سکتا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور اس کا اسسٹنٹ روڈس اندر داخل ہوا۔

''کیا ہوا۔ کیوں آئے ہو''...... ڈارسی نے چونک کر کہا۔

''مادام۔ ایک اطلاع ہے''...... روڈس نے کہا۔

''کیا اطلاع۔ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی نئی خبر ملی ہے''...... ڈارسی نے پوچھا۔

''نہیں مادام۔ میں مارٹرس کے بارے میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں''...... روڈس نے کہا تو ڈارسی چونک پڑی۔

''مارٹرس۔ کیا مطلب''...... ڈارسی نے پوچھا۔

''مادام۔ مارٹرس اور اس کا گروپ بھی پاکیشیائیوں کے خلاف کام کرنے ٹراسکا پہنچ گیا ہے''...... روڈس نے کہا تو ڈارسی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اوہ، اوہ۔ کیسے معلوم ہوا ہے''...... ڈارسی نے کہا۔

''مادام، مارٹرس کے ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے لیکن وہ آج چھٹی پر تھا البتہ اب شام کو ڈیوٹی پر آیا تو اسے معلوم ہوا کہ مارٹرس کے دوست پیوٹن جو مارٹرس کا نمبر ٹو بھی ہے، نے اپنے ایکشن گروپ کے گراڈ کو فون پر کہا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر تیار کرے۔ مارٹرس اور وہ ابھی ٹراسکا جا رہے ہیں اور ساتھ ہی اس نے گراڈ کو آٹھ مسلح افراد کو مع خصوصی اسلحہ تیار رہنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر وہ چلے گئے۔ اس کا علم ہمارے آدمی کو فون میموری چیک کرنے پر ہوا تو اس نے ایکشن گروپ کے اڈے پر فون کر کے

معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ لوگ روانہ ہو چکے ہیں۔ ابھی اس نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے''...... روڈس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈارسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''یہ بہت برا ہوا۔ اب کیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہم سے پہلے ان پاکیشیائیوں پر ہاتھ ڈال دیں اور ہم یہاں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں''...... ڈارسی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''مارٹرس کے ایکشن گروپ کے ہیلی کاپٹر میں میرا ایک دوست بھی موجود ہے جس کا نام رچرڈ ہے۔ اس کے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہے۔ ہم اکثر اس فریکوئنسی پر بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے کال کروں۔ اس سے ہمیں بہت کچھ پتہ چل سکتا ہے''...... روڈس نے کہا۔

''کیا کہو گے اس سے۔ ہیلی کاپٹر میں ظاہر ہے مارٹرس اور دوسرے لوگ بھی موجود ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں تم اپنے دوست رچرڈ سے کیسے بات کرو گے''...... ڈارسی نے کہا۔

''ضروری نہیں کہ وہ ہیلی کاپٹر میں ہی رہیں۔ انہوں نے بہرحال کسی نہ کسی سپاٹ پر پھیل کر چیکنگ کرنی ہے اور رچرڈ سے کچھ نہ کچھ اشارہ تو مل ہی جائے گا''...... روڈس نے کہا۔

''ٹھیک ہے کرو بات۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے''...... ڈارسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو روڈس نے جیب سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ

کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ روڈس کالنگ رچرڈ۔ ہیلو۔ ہیلو اوور''......روڈس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ رچرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کہاں ہو رچرڈ۔ اوور''...... روڈس نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''میں ٹراسکا میں ہوں۔ چیف اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ۔ یہاں کوئی خاص مشن ہے۔ کوئی ایشیائی گروپ ہے۔ اس کے خلاف پکٹنگ کی گئی ہے۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ اوور''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایشیائی گروپ۔ تو کیا تم ٹراسکا شہر میں ہو۔ چیف کہاں ہے تمہارا۔ اوور''...... روڈس نے کہا۔

''میں تو ٹراسکا سے کافی فاصلے پر اکیلا ہوں۔ چیف اپنے گروپ کو ساتھ لے کر یہاں سے جیپوں میں ٹرانگ کی طرف گیا ہوا ہے۔ وہاں پکٹنگ کی گئی ہو گی۔ اوور''...... رچرڈ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوکے۔ گڈ لک۔ اوور اینڈ آل''...... روڈس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''یہ ٹرانگ کہاں ہے روڈس''...... ڈارسی نے پوچھا۔

''ٹرانگ وہ قصبہ ہے مادام جہاں سے خفیہ طور پر سرحد پار کرائی جاتی ہے۔ پھر ایک انتہائی خطرناک پہاڑی راستے سے گزر کر مین روڈ پر آتے ہیں اور یہی مین روڈ یہاں ڈومبا قصبے پہنچتی ہے جہاں ہم موجود ہیں اور رچرڈ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات طے ہو گئی ہے کہ مارٹرس اپنے گروپ سمیت ٹرانگ میں مین روڈ کے درمیان پکٹنگ کئے ہوئے ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ جیسے ہی وہاں سے گزریں گے یہ لوگ ان پر میزائل فائر کر دیں گے اور ان کا بچ جانا ناممکن ہے۔ اس طرح وہ اپنا ٹاسک آسانی سے پورا کر سکتے ہیں اور اگر انہوں نے ٹاسک مکمل کر لیا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہٹ کر لیا تو پھر ہم صرف منہ ہی دیکھتے رہ جائیں گے۔ سارا کریڈٹ مارٹرس کو ہی مل جائے گا''...... روڈس نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کامیابی مارٹرس کے حصے میں آئے گی''...... ڈارسی نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''لیس مادام۔ اب تو یہ بات واضح ہو گئی ہے اور اس وقت پوزیشن ایسی ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت پاکیشیائی ایجنٹوں پر حملہ ہو چکا ہو گا یا چند منٹ بعد ہونے والا ہو گا''...... روڈس نے جواب دیا۔

''تو پھر یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ چلو۔ ہمیں واپس جانا چاہئے ابھی اور اسی وقت''...... ڈارسی نے کہا۔

''اب رات کو تو واپسی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب صبح کو صورتحال

معلوم کر کے ہی جائیں گے۔ میں اپنے ساتھیوں کو لاتا ہوں اور آپ بھی آرام کریں“...... روڈس نے کہا تو ڈارسی کے مایوسانہ انداز میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”کاش یہ مارٹرس درمیان میں نہ آتا تو میں اس عمران کو بتا دیتی کہ ڈارسی کیا ہے اور براؤن کو بھی پتہ چل جاتا کہ جس سے وہ ڈرتا تھا اسے ڈارسی نے چٹکی میں مسل دیا ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ مارٹرس نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے اور مجھے اس بات کا بھی ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میری بجائے مارٹرس نے مشن مکمل کیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ کاش یہ کامیابی میرے حصے میں آتی۔ صرف میرے حصے میں۔ لیکن افسوس۔ صد افسوس“...... ڈارسی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ملحقہ کمرے میں سونے کے لئے چلی گئی۔ بستر پر لیٹ کر کافی دیر تک وہ مسلسل بڑبڑاتی رہی اور پھر نجانے اسے کب نیند آ گئی لیکن اچانک ایک زور دار کھٹک کی آواز سن کر وہ بے اختیار جاگ پڑی اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے جو منظر دیکھا اس نے اسے بت سا بنا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈومبا قصبہ جہاں بگ ماؤنٹ کلب تھا کے آغاز میں ہی مارٹرس کی جیپوں سے اتر آیا اور اس نے براسکی کو کہہ دیا تھا کہ وہ ان جیپوں کو جس انداز میں چاہے واپس لے جائے اور جوگرڈ کو بتا دے کہ اس کے اسسٹنٹ نے ان کی باقاعدہ مخبری کی ہے اور براسکی نے اپنا سر ہلا دیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل ہی سڑک سے ہٹ کر اس انداز میں آگے بڑھنے لگے کہ دور سے ان کی نشاندہی نہ ہو سکے۔ پھر بگ ماؤنٹ کلب کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔

''سنو۔ اب ہم نے اس طرح سے پھیل کر کلب کے گرد جانا ہے کہ وہاں ہماری چیکنگ پر موجود افراد ہمیں چیک نہ کرسکیں بلکہ ہم انہیں ہلاک کر دیں''...... عمران نے کہا اور جولیا عمران کے ساتھ آگے بڑھنے لگی جبکہ تنویر اور باقی ساتھی علیحدہ علیحدہ سمتوں میں آگے بڑھنے لگے۔ ان سب نے بگ ماؤنٹ کلب کی عمارت کی

دوسری طرف ایک دوسرے سے ملنے کا پلان بنایا تھا تاکہ چیکنگ کے بارے میں ایک دوسرے کو بتا سکیں جبکہ عمران اور جولیا سڑک پر چلتے ہوئے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ رات کا پچھلا پہر تھا اس لئے اس وقت کلب کے گرد سڑک پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

عمران جولیا کے ساتھ کلب کے مین گیٹ کے سامنے سے گزرا۔ مین گیٹ کھلا ہوا تھا اور باہر کوئی دربان بھی موجود نہ تھا۔ جولیا اور عمران کافی آگے تک چلے گئے لیکن انہیں وہاں کوئی بھی مشکوک آدمی نظر نہ آیا کہ اتنے میں ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بھی ان سے آ ملے۔ سب کا یہی فیصلہ تھا کہ کلب کے گرد کوئی چیکنگ یا پکٹنگ نہیں ہے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مارٹرس نے یا تو جھوٹ بولا تھا یا پھر انہیں کسی ذریعے سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے مارٹرس کو ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ کسی اور راستے سے وہاں گئے ہوں گے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جیپیں بھی واپس بھجوا دیں اور اب میرے خیال میں آپ کا کلب میں جانے کا ارادہ بھی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کلب میں جانا تو خطرے سے خالی نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں

چیک نہ کر سکے ہوں اور جیسے ہی ہم اطمینان بھرے انداز میں کلب کے کمروں میں پہنچیں یہ لوگ پورے کلب کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں اور ہم کوئی رسمی سا احتجاج بھی نہ کر سکیں اور پھر ہم سب کنوارے ہی مارے جائیں گے''...... عمران نے کہا تو اس کے آخری فقرے پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ ان کے ستے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

''تو پھر کیا باقی ساری رات سڑک پر ہی کھڑے کھڑے گزار دینی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں ادھر ادھر کوئی پناہ گاہ تلاش کرنا ہو گی ورنہ ہم کسی بھی لمحے کسی سنجیدہ مسئلے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پاور گروپ سرکاری ایجنسی ہے اس میں صرف ایک ہی سیکشن نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے گلے میں ابھی تک نائٹ ٹیلی سکوپ لٹکی ہوئی تھی۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور کچھ فاصلے پر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک احاطہ نما عمارت کو غور سے دیکھنے لگا۔ دراصل اسے شبہ ہوا تھا کہ اس عمارت کی چھت پر کوئی آدمی چھپا ہوا ہے۔ اس نے جب نائٹ ٹیلی سکوپ سے اس عمارت کا بغور جائزہ لیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمارت کی چھت پر ایک اوٹ کی سائیڈ میں ہیوی میزائل گن کا دہانہ جھانک رہا تھا اور اس کا

رخ ٹھیک اس کلب کی طرف ہی تھا۔ اس کو دیکھ کر یہی سمجھا تھا کہ کوئی آدمی چھت پر موجود ہے۔ عمران چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نائٹ ٹیلی سکوپ کو واپس گلے میں لٹکا لیا۔

''آؤ۔ شاید اس وقت واقعی قسمت یاوری کر رہی ہے''۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سڑک پر اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے وہ سڑک پر چہل قدمی کر رہا ہو۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے حیران ہو کر اس کے ساتھ ہی آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''آ جاؤ۔ اللہ کرے ہم چیکنگ میں نہ ہوں''...... عمران نے آہستہ سے کہا تو جولیا نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ جب عمران نے دیکھا کہ وہ اس عمارت کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئے ہیں تو عمران سڑک سے اترا اور پھر مڑ کر وہ اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

''یہ عمارت یقیناً ڈارسی اور اس کے سیکشن کے ممبرز کا اڈا ہے اور انہوں نے بگ ماؤنٹ کلب کو میزائل گنوں سے اڑانے کا پورا بندوبست کر رکھا ہے''...... عمران نے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسے چیک کر لیا''...... جولیا نے

کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نظر آنے لگے تو عمران نے انہیں میزائل گن کی تفصیل بتا دی۔

''لیکن اگر ایسا ہوا عمران صاحب تو ہم تو سامنے کھڑے تھے۔ ہمیں تو وہ لازماً چیک کر لیتے جبکہ وہ ہمیں چیک کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو خود ابھی تک حیران ہوں کہ یہ لوگ کیوں ہمیں چیک نہیں کر سکے۔ بہرحال اب ہم نے اس عمارت کے اندر پہلے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنی ہے اور پھر اندر داخل ہونا ہے کیونکہ عمارت کے اندرونی نقشے کا ہمیں علم نہیں ہے اور یہ بھی علم نہیں ہے کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں''۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر جوزف نے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول فائر کرنے والا پسٹل نکالا۔ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود تھے اور پھر اس نے خود ہی آگے بڑھ کر عمارت کے اندر چار کیپسول فائر کر دیئے۔

''آؤ''...... عمران نے چند لمحے گزارنے کے بعد کہا اور تیزی سے عمارت کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر انہوں نے عمارت کے چاروں طرف گھوم کر جائزہ لیا۔ عمارت کا مین گیٹ فولادی تھا اور اندر سے بند تھا لیکن اس گیٹ پر چڑھ کر آسانی سے اندر کودا جا سکتا تھا۔ اندر شاید ایک لمبی سی برآمدہ نما عمارت تھی جبکہ

دوسری سائیڈ پر چند کمرے بنے ہوئے تھے۔ باقی کھلا احاطہ تھا۔ دیہاتی انداز کی عمارت تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر ٹائیگر پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس نے پھاٹک کو اندر سے کھول دیا اور باقی ساتھی اندر داخل ہوئے تو اندر ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمارت کا جائزہ لے لیا گیا تو معلوم ہوا کہ برآمدے نما عمارت کے اندر بھی چھوٹے کمرے تھے جن میں آٹھ افراد موجود تھے۔

یہ آٹھ افراد ایک ہی کمرے میں شاید فرش پر بچھے ہوئے قالین نما کپڑے پر بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے کیونکہ بے ہوش کرنے والی گیس کی وجہ سے وہ سب وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ ایک اور کمرے میں ایک لمبے قد کا آدمی ایک کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں پہلو کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ٹراسکا کا نقشہ موجود تھا اور پھر عمران نے ایک اور کمرے کا دروازہ دھکیلا تو سامنے ہی بیڈ پر ایک عورت پڑی ہوئی نظر آئی تو عمران تیزی سے مڑ کر باہر آ گیا اگرچہ اس عورت کو تو وہ دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ ڈارسی ہے براؤن کی ساتھی لیکن وہ جس حالت میں بستر پر موجود تھی اس حالت میں اسے دیکھنے کی وجہ سے عمران تیزی سے باہر آ گیا تھا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے عمران کو اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر چونک کر

کہا۔

''کچھ ہونے سے بچنے کے لئے تو باہر آ گیا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ کیا ہوا ہے۔ بہرحال ہم درست جگہ پہنچ گئے ہیں۔ اس کمرے میں ڈارسی صاحبہ استراحت فرما رہی ہیں''...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ کھڑی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''ڈارسی۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی درست جگہ پر پہنچے ہیں لیکن یہ لوگ اس طرح مطمئن انداز میں کیوں یہاں بیٹھے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ انہیں مارٹرس کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا کہ اس نے ایسی جگہ پر ناکہ بندی کر لی ہے کہ ہمارے بچنے کا کوئی سکوپ نہیں اور واقعی کوئی سکوپ نہیں تھا اگر عمران صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام نہ لیتے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے۔ انہیں ختم کر کے ہم آگے بڑھیں یا یہیں کھڑے رہ جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔ وہ سب یہاں اکٹھے کھڑے تھے۔

''ان شراب پینے والوں کو تو ختم کر دو۔ لیکن خیال رکھنا فائرنگ کی آواز اس خاموشی میں دور دور تک سنائی دے گی۔ البتہ وہ آدمی جو دوسرے کمرے میں کرسی پر بیٹھا بیٹھا بے ہوش ہو گیا ہے وہ اس ڈارسی کا خاص آدمی لگتا ہے۔ اس سے معلومات مل سکتی ہیں اس لئے اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اس کمرے میں لے جاؤ جہاں

شراب پینے والوں کی لاشیں پڑی ہوں تاکہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اسے معلوم ہو جائے کہ وہ کس پوزیشن میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ جلد ہی زبان کھول دے گا اور جولیا تم جا کر اس ڈارسی کو اٹھا کر وہیں لے آؤ۔ اس کے ہاتھ پیر بھی باندھنے ہوں گے۔ اس سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ٹراسکا پہنچ جاتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس ڈارسی کو ہم نے ہلاک نہیں کرنا اور ویسے اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتے اس لئے اس کا کچھ خصوصی بندوبست کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں اس کا خاتمہ نہیں کرنا"...... جولیا نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ براؤن کی منگیتر ہے اور براؤن نے مجھے فون کر کے خصوصی درخواست کی تھی کہ اسے ہلاک نہ کیا جائے۔ ویسے یہ براؤن ہی تھا جس نے مجھے کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا تو جولیا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں عمران نے

ڈارسی کو دیکھا تھا۔ جولیا نے دروازہ کھولا تو دروازہ ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ شاید اس کا وزن جولیا کی توقع سے کم تھا اس لئے ذرا سے جھٹکے سے وہ دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور ابھی جولیا آگے بڑھی ہی تھی کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ سامنے ایک نوجوان عورت بستر پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی مگر جیسے ہی جولیا آگے بڑھی اس عورت نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر کمرے میں موجود ہلکی روشنی میں جولیا نے اس عورت کی آنکھیں کانوں کی طرف پھیلتی ہوئی بخوبی دیکھ لیں۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ تم یہاں۔ کیا مطلب"...... اس عورت نے جو ڈارسی تھی، انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری دوست ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ اس کے قریب پہنچی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ڈارسی چیختی ہوئی واپس بیڈ پر گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کا بازو ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار ڈارسی چیخ کر واپس گری اور ساکت ہو گئی۔

"حیرت ہے۔ گیس کے باوجود یہ اس طرح اٹھ بیٹھی ہے جیسے سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوئی ہو"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ

ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں ڈارسی کا لباس موجود تھا۔ پینٹ شرٹ اور چمڑے کی لیڈیز جیکٹ۔ جولیا نے چیکنگ اس لئے کی تھی کہ ڈارسی ایسے لباس میں سوئی ہوئی تھی کہ جسے سرے سے لباس کہا ہی نہ جا سکتا تھا اور شاید اسی وجہ سے عمران تیزی سے واپس مڑ گیا تھا۔ جولیا نے اس کی جیکٹ کی تلاشی لی۔ جیکٹ کی جیبوں میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا اور پھر اسے اپنی جیکٹ میں ڈال کر اس نے لباس الماری سے اٹھایا اور پھر اس نے خود ہی یہ لباس بے ہوش پڑی ہوئی ڈارسی کو پہنانا شروع کر دیا۔ پینٹ شرٹ اور اس پر جیکٹ پہنا کر اس نے ڈارسی کو گھسیٹ کر کندھے پر لادا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''ویری گڈ۔ یہ ہوئی نا بات۔ مجھے بس یہی خطرہ تھا کہ کہیں تم اس کی لاش گھسیٹتی ہوئی باہر نہ لے آؤ''...... باہر موجود عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تمہیں اس کی زندگی سے اس قدر دلچسپی ہے کہ تم یہاں میرا انتظار کر رہے تھے''...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میرا مطلب تھا کہ جس لباس میں یہ سوئی ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی تم نے اسے گولی مار دینی ہے اور اب تم اسے باقاعدہ لباس پہنا کر لے آئی ہو''...... عمران نے جواب دیا تو اس کی بات سن کر جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ

یا ۔۔۔ اٹھا تھا۔

"میں واقعی ایسا ہی کرتی لیکن بہرحال چھوڑو۔ اب کہاں لے جانا ہے اسے"...... جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ جولیا کو ساتھ لے کر اس بڑے کمرے میں آ گیا جہاں ڈارسی کے ان ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں جو شراب پینے میں مصروف تھے کہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ البتہ ایک لمبے قد کا آدمی زندہ موجود تھا۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دیئے گئے تھے۔ جولیا نے ڈارسی کو بھی اس کے ساتھ لٹا دیا اور پھر ایک طرف موجود رسی اٹھا کر اس نے ڈارسی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے۔

"ڈارسی پر شاید گیس کا اثر نہیں ہوا تھا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو جولیا نے اسے ڈارسی کے اٹھ بیٹھنے کی بابت بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈارسی نے بے ہوشی سے بچنے کے لئے کوئی خاص دوا استعمال کی ہوئی تھی۔ بہرحال اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ میں اس آدمی کو ہوش میں لاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

”وہ باہر ہیں۔ میں نے انہیں چاروں طرف نگرانی کے لئے کہہ دیا ہے“...... عمران نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس بندھے ہوئے آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

”یہ تو گیس کی وجہ سے بے ہوش ہے۔ کیا اس طرح ہوش میں آ جائے گا“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے یہ اس طرح ہوش میں آ جائے گا“...... عمران نے کہا تو جولیا نے بھی جھک کر ڈارسی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب دونوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو دونوں نے ہاتھ ہٹا لئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”انہیں سیدھا کر کے بٹھا دو ورنہ یہ خود نہ اٹھ سکیں گے“۔ عمران نے کہا اور خود ہی اس نے اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کر کے دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ جولیا نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں پیچھے ہٹ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب“...... اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ ڈارسی ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچ کر کرسیوں پر بیٹھے عمران اور جولیا کو دیکھنے لگی۔

”میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے“۔ عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی اور ڈارسی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''مم۔ مم۔ مگر وہ مارٹرس۔ وہ کہاں ہے۔ تم یہاں''...... ڈارسی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مارٹرس اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پہاڑیوں میں بکھری پڑی ہیں اور تمہارے ساتھیوں کا بھی یہی حشر کیا گیا ہے۔ اب تم دونوں زندہ رہ گئے ہو۔ تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں یہاں کے بارے میں کس نے بتایا ہے''...... ڈارسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم تو مجھ سے مل چکی ہو ڈارسی اس لئے تمہارے بارے میں تو میں جانتا ہوں البتہ اس آدمی کو جو یقیناً تمہارا نائب ہے اپنا تعارف کرانا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام روڈس ہے اور میں مادام کا اسسٹنٹ ہوں''...... اس آدمی نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو سنو روڈس۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو تفصیل سے مجھے بتا دو کہ تمہیں ہمارے بارے میں کیسے اطلاع ملی ہے اور کیا تم نے مارٹرس کو بھی اطلاع دی تھی یا مارٹرس کو اپنے طور پر اس بارے میں اطلاع ملی تھی''...... عمران نے کہا تو روڈس نے مختصر طور پر وہ

سارے واقعات بتا دیئے کہ کس طرح اسے جوگرڈ کے اسسٹنٹ ہیرلڈ سے اطلاع ملی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم کہ مارٹرس کو کیسے اطلاع ملی لیکن جب ہمیں معلوم ہوا کہ مارٹرس ٹرانگ میں مین روڈ کے درمیان اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے تو ہم سمجھ گئے کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا اس لئے ہم نے نگرانی ختم کر دی اور آ کر اس عمارت میں بیٹھ گئے کیونکہ ایک لحاظ سے اب ہمارے کرنے کا کوئی کام باقی نہ رہا تھا"...... روڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب تم بتاؤ۔ کیا تمہیں معلوم ہے ڈارسی کہ کوبرا میزائل فیکٹری کہاں ہے"...... عمران نے ڈارسی سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"نہیں۔ مجھے تو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"...... ڈارسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اور روڈس کو زندہ رکھنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"کاش ہم تمہاری طرف سے غافل نہ ہو جاتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ بہرحال اب جو تمہارا جی چاہے کر گزرو۔ ہم بے بس ہیں اب ہم کر بھی کیا سکتے ہیں"...... ڈارسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ روڈس خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔

''مسٹر روڈس۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تم ہمیں بتا دو کہ فیکٹری کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''آئی ایم سوری۔ اول تو مجھے معلوم ہی نہیں ہے اور اگر معلوم بھی ہوتا تو میں کبھی نہ بتاتا۔ موت تو بہرحال ایک روز آنی ہی ہے لیکن میں ملک سے غداری نہیں کرسکتا۔ تم مجھے گولی مار سکتے ہو میں مرنے کے لئے تیار ہوں''...... روڈس نے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم بہادر اور محبِّ وطن آدمی ہو روڈس اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں اور ڈارسی کو بھی یہ آخری موقع دے رہا ہوں۔ ویسے میں اسے براؤن کی منگیتر ہونے کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں لیکن اب اگر تم دونوں نے ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو پھر تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہو گی''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ روڈس اور ڈارسی دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

''آؤ جولین''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''کیا ضرورت ہے انہیں زندہ چھوڑنے کی''...... جولیا نے باہر آ کر بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بندھے ہوئے اور بے بس افراد پر فائرنگ کرنا میرے نزدیک

بزدلی ہے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ان سے لڑتا رہوں۔ اگر یہ دوبارہ مقابل آئے تو پھر دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس نے اس کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا جس کمرے میں ڈارسی اور روڈس دونوں موجود تھے اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ٹراسکا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے چہرے پر بدستور سوچ و بچار کے تاثرات تھے جبکہ جولیا کا چہرہ ڈارسی کو زندہ چھوڑنے پر بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

ڈارسی کے چہرے پر بے بسی اور تکلیف کے تاثرات تھے۔ وہ کافی دیر تک ساکت سی بیٹھی رہی۔ اسے اس بات پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ عمران اس طرح اسے زندہ چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اسے براؤن کی بات یاد آ رہی تھی کہ وہ اس کی منگیتر ہے اس لئے عمران اسے کسی صورت ہلاک نہیں کرے گا۔

''نہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی طرح زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ اس طرح سے نہیں جا سکتے ہیں۔ ان کی موت طے ہے۔ انہیں میرے ہاتھوں مرنا ہو گا۔ ہر حال میں اور ہر قیمت پر''...... یکلخت ڈارسی نے غراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے مادام۔ وہ تو نکل گئے ہیں اور ہم یہاں بندھے ہوئے ہیں''...... روڈس نے بے بسی سے کہا۔

''جلدی کرو میرے ہاتھ کھولو۔ میں اب بھی انہیں ختم کر سکتی ہوں۔ جلدی کرو''...... کچھ دیر بعد ڈارسی نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی اس نے تیزی سے کھسک کر اپنی پشت روڈس کی طرف کر دی۔ روڈس کے ہاتھ بھی اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے اس نے بھی اپنی پشت ڈارسی کی طرف کی اور پھر چند لمحوں بعد روڈس نے اپنی انگلیوں کی مدد سے ڈارسی کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھول دی۔ ڈارسی رسیوں سے آزاد ہوتے ہی تیزی سے مڑی اور پھر اس نے روڈس کے بازو بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر موجود ایک کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہے لیکن ایک کھڑکی موجود تھی اور اس میں سلاخیں بھی نہ تھیں۔ چنانچہ اس نے کھڑکی کھولی اور دوسرے لمحے وہ کھڑکی سے نکل کر عقبی طرف پہنچ گئی۔

روڈس بھی اس کے پیچھے کھڑکی کے راستے باہر آ گیا۔ ڈارسی دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف گئی جہاں وہ سوئی ہوئی تھی۔ روڈس بھی اس کے پیچھے تھا۔ ہیلی کاپٹر موجود نہ تھا اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کی آواز پہلے ہی سن لی تھی اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ہی آگے گئے ہیں۔ ڈارسی تیزی سے کمرے میں داخل ہو کر اس الماری کی طرف بڑھی جہاں اس نے سونے سے پہلے اپنا لباس رکھا تھا۔

اس الماری کے نچلے خانے کو کھول کر اس نے اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ جدید ساخت کا خصوصی

ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ڈارسی کالنگ کلائیڈ۔ اوور''...... ڈارسی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ کلائیڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کلائیڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹ ہمارا ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ اس وقت وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہیں اور ان کا رخ ٹراسکا کی طرف ہو گا۔ تم فوراً انہیں سپیشل سرچنگ مشین پر چیک کرو اور پھر اگر وہ فضا میں موجود ہوں تو ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دو اور اگر ہیلی کاپٹر کہیں لینڈ کر چکا ہو تو اس جگہ کو چیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ جلدی کرو۔ اوور''...... ڈارسی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈارسی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں۔ انتہائی خطرناک۔ براؤن درست کہتا ہے۔ میں نے ہی انہیں ایزی لے لیا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ میں سمجھ گئی ہوں کہ انہیں کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور اب میں ایسا کر کے رہوں گی''...... ڈارسی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اپنے عقب میں کھڑے روڈس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اور یہ کافی شریف قسم کے دشمن بھی ہیں۔ ویسے جس طرح وہ

ہمیں زندہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ کم از کم ہم اپنے دشمنوں کو کبھی اس طرح زندہ نہ چھوڑتے"...... روڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ انہوں نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا ہے۔ نانسنس۔ یہ ایشیائی احمق لوگ اسے اخلاق اور مروت کہتے ہیں۔ میں براؤن کی منگیتر ہوں اس لئے عمران نے مجھے ہلاک نہیں کیا ہے حالانکہ براؤن بھی عمران کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ نانسنس"...... ڈارسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کلائیڈ کی آواز سنائی دی تو ڈارسی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کلائیڈ کالنگ۔ مادام ڈارسی۔ اوور"...... کلائیڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈارسی اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... ڈارسی نے کہا۔

"مادام۔ ہیلی کاپٹر ٹراسکا میں موجود ہے۔ جب میں نے اسے چیک کیا تو وہ لینڈ کر چکا تھا۔ میں نے اس کی جگہ ٹریس کر لی ہے۔ ہیلی کاپٹر ٹراسکا کے نواحی علاقے کونگا میں موجود ہے اس لئے اب کیا حکم ہے۔ کیا ہیلی کاپٹر کو بلاسٹ کر دیا جائے یا نہیں۔ اوور"۔ کلائیڈ نے کہا۔

"اب اسے بلاسٹ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ اب یہ

لوگ ہیلی کاپٹر میں تو موجود نہیں ہوں گے۔ البتہ تم اسے چیکنگ میں رکھنا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ دوبارہ اس پر سوار ہوں اور جیسے ہی یہ فضا میں اٹھے تو فوراً میزائل فائر کر کے اسے بلاسٹ کر دینا ہے۔ اوور“...... ڈارسی نے کہا۔

”یس مادام۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈارسی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”یس۔ گیری اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈارسی بول رہی ہوں“...... ڈارسی نے کہا۔

”اوہ۔ یس مادام ڈارسی۔ حکم“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں اور روڈس، ڈومبا قصبے میں بگ ماؤنٹ کلب کے قریب ایک احاطے میں موجود ہیں۔ دشمنوں نے ہمارے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ہمارا ہیلی کاپٹر لے گئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ دوسرا ہیلی کاپٹر لے کر فوراً یہاں پہنچو۔ اپنے ساتھ چار مسلح آدمی بھی لے آنا۔ ہم نے ان دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اوور“۔ ڈارسی نے کہا۔

”یس مادام۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جس قدر جلد ممکن ہو سکے آجاؤ۔ ہم اس احاطے کے باہر

تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ جلد سے جلد پہنچو۔ اوور اینڈ آل“۔ ڈارسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ اب ہمیں ان پر تسلسل کے ساتھ اور ڈائریکٹ اٹیک کرنے ہوں گے۔ اسی طرح سے وہ ہلاک ہو سکتے ہیں اور میں انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہر آپشن استعمال کروں گی۔ مجھے ہر صورت میں انہیں ہلاک کر کے چیف سیکرٹری کے سامنے سرخرو ہونا ہے۔ اگر میں انہیں ہلاک کرنے میں ناکام ہوئی تو چیف سیکرٹری کے ساتھ ساتھ مجھے براؤن کی بھی سننی پڑیں گی اور الیگزینڈر کو بھی مجھ پر ہنسنے کا موقع مل جائے گا اور میں الیگزینڈر اور براؤن کے سامنے کسی طور پر ہیڈ ڈاؤن نہیں کروں گی میرا سر ان کے سامنے اٹھا ہے اور اٹھا ہی رہے گا“...... ڈارسی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے ہیلی کاپٹر سے اتر کر سب کو باہر نکالا اور پھر اس نے جوگرڈ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا۔ جوگرڈ ایک گھنٹے میں اسٹیشن ویگن لے کر اس کے پاس پہنچ گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی جوگرڈ کے ساتھ ایک محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔

یہ ٹراسکا کا علاقہ تھا۔ جوگرڈ نے عمران کو بتایا کہ اگر فیکٹری کو تلاش کرنا ہے تو اسے شمالی پہاڑیوں کی طرف جانا ہو گا جہاں بلیک گھوسٹ نام کی پہاڑیاں ہیں جو سیاہ ہونے کے ساتھ ساتھ واقعی بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑی ہیں۔ جوگرڈ سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور پھر وہ جوگرڈ کے ساتھ نکل گیا۔ اس نے اپنے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھی لے لیا تھا۔ وہ ان پہاڑیوں میں جا کر ایک بار خود جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اس لئے جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔

جوگرڈ نے عمران کو ویران پہاڑی سلسلے میں پہنچا دیا اور ایک جیپ لے کر وہاں سے نکل گیا۔ عمران نے اسے اپنے ساتھیوں کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا اور اسے مطمئن کر دیا تھا کہ وہ جلد ہی واپس پہنچ جائے گا۔ جوگرڈ اس کے حکم کا پابند تھا اس لئے وہ اس کے کہنے پر فوراً واپس چلا گیا تھا اور عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ ویران پہاڑیوں کے اندر انتہائی محتاط انداز میں رینگتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔

اس وقت وہ چاروں گہرے سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں ملبوس تھے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے ایک اور سمت سے بلیک گھوسٹ پہاڑی کی طرف بڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے وہ ان کے ساتھ نہ تھے۔ عمران نے یہاں آنے سے پہلے عام سا مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ جبکہ اس نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کا میک اپ بھی تبدیل کر دیا تھا۔ جوگرڈ نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے بارے میں بتایا تھا کہ اگر لیبارٹری ہے تو انہی پہاڑوں کے اندر واقع ہو سکتی ہے

وہ اس پہاڑی علاقے اور اس کے اردگرد کا جائزہ لینے کے لئے ٹائیگر کے ساتھ پہاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف کو بڑھ رہا تھا جدھر جوگرڈ نے پہاڑی کے متعلق بتایا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے چٹانوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک دائیں طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی پہاڑی

بھیڑیا غرایا ہو اور عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بھی ویسی ہی غراہٹ نکلی اور دوسرے لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے ایک سیاہ ہیولہ برق رفتاری سے نکل کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا یہ جوزف تھا۔ وہ عمران اور ٹائیگر کے قریب آ کر چٹان کی اوٹ میں جھک کر رک گیا۔

''باس۔ یہاں سے تھوڑی دور مسلح فوجی پہاڑی چٹانوں میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ان کی تعداد کافی ہے اور وہ جگہ جگہ موجود ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''ایک ہی طرف ہیں یا''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے اور جوانا نے چیک کیا ہے وہ سوائے پہاڑی کے عقبی حصے کے باقی ہر طرف موجود ہیں یوں لگتا ہے جیسے انہوں نے پہاڑی کا تین اطراف سے باقاعدہ محاصرہ کیا ہوا ہو''...... جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے آگے بڑھو اور ہمیں وہاں لے چلو''...... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس پلٹا اور برق رفتاری سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ دونوں بھی جوزف کی پیروی کرتے ہوئے اسی انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں ایک پہاڑی پر جلتی ہوئیں سرچ لائٹس اندھیرے میں چمکتی ہوئی دکھائی دیں لیکن یہ سرچ لائٹس صرف مشرق کی طرف فٹ تھیں اور ان کی روشنی اس طرف پہاڑی سے

نیچے ایک مخصوص حصے پر پڑ رہی تھیں۔ یہ سارا حصہ جس پر سرچ لائٹوں کی تیز روشنی پڑ رہی تھی۔ اونچی چار دیواری سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن اس چار دیواری کے اندر سے بھی تیز روشنی نکل رہی تھی۔ جوزف ابھی آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اس لئے وہ بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر ایک چٹان کے قریب پہنچ کر جوزف رک گیا۔ اس کے حلق سے مدہم سی آواز نکلی جیسے کوئی پہاڑی خرگوش بولا ہو، اور اس آواز کے ساتھ ہی سامنے موجود ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوانا اس چٹان کی دوسری طرف سے نکل کر تیزی سے رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

''ماسٹر۔ ہم چاروں طرف کا راؤنڈ لگا کر یہاں پہنچے ہیں سوائے پہاڑی کے عقبی طرف کے باقی ہر طرف سخت ترین محاصرہ کیا گیا ہے''...... جوانا نے قریب آ کر سرگوشانہ لہجے میں کہا۔

''پہاڑی سے کتنے فاصلے پر یہ محاصرہ قائم کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر بیک وقت کتنے افراد ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''باس۔ سامنے وہ جو دو شاخہ چٹان نظر آ رہی ہے اس کے پیچھے وہ لوگ موجود ہیں اور چاروں طرف اتنا ہی فاصلہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک جگہ چار سے زیادہ افراد نہیں ہیں ویسے ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں اور وہ باقاعدہ ہر آدھے گھنٹے بعد کسی کو رپورٹ دے رہے ہیں''۔ جوانا نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا وہ چٹان کی

اوٹ سے سر نکالے اس پہاڑی کی چوٹی کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر نگران چوکی موجود تھی۔

''اس چوٹی میں لائٹیں صرف اڈے کی طرف ہی نصب ہیں عقب میں نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ماسٹر۔ ادھر سے اوپر چڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ادھر سے پہاڑی بالکل سیدھی ہے۔ کسی دیوار کی طرح اور دامن میں انتہائی گہری کھائیاں ہیں۔ ویسے یہ محاصرہ کرنے والے فوجی ادھر موجود نہیں ہیں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ادھر چلو۔ ایک بار میں خود یہ ساری صورتحال دیکھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا سر ہلا کر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ ان سے کچھ فاصلہ دے کر عمران آگے بڑھنے لگا۔ جبکہ ٹائیگر عمران سے کچھ فاصلہ دے کر عقب میں آ رہا تھا تاکہ عمران کو عقب سے کورتج دے سکے۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل مختلف چٹانوں کے پیچھے رینگنے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جو بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا عقب تھا۔ اور واقعی اس طرف ویسی ہی پوزیشن تھی جیسی جوانا نے بتائی تھی۔ عمران چٹان کی اوٹ میں لیٹا ہوا غور سے اس ساری سچوئیشن کو دیکھتا رہا۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے جو خاصی نیچی پرواز کر رہے تھے اور دونوں ہیلی کاپٹر باقاعدہ راؤنڈ کی صورت میں پہاڑی کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ اور جہاں انہیں کوئی شک ہوتا وہ فل لائٹ کھول

دیتے لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے پیچھے موجود تھے۔ اس لئے انہیں اوپر سے دیکھ لئے جانے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ایک ہی صورت ہے۔ عقبی طرف سے اوپر چڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''باس کیوں نہ ابھی کوشش کی جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ بغیر ضروری سازو سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ اس بار ٹارج ایجنسی یا پاور گروپ نے اس پورے علاقے پر ایٹم بموں کی بارش کرا دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آؤ اب واپس چلیں''...... عمران نے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ پڑا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

ڈارسی کی آنکھیں انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ سے چمٹی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت بلیک گھوسٹ پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی نگران چوکی میں موجود تھی۔ اس نے اس بار یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ان پہاڑیوں میں ہی اپنا مورچہ بنائے گی۔ اسے یقین تھا کہ عمران کو یقیناً ان بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود کوبرا میزائل فیکٹری کا کسی نہ کسی طرح علم ہو گیا ہو گا یا پھر جلد ہو جائے گا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں ضرور آئے گا اس لئے اس نے انہیں شہر اور دوسرے علاقوں میں تلاش کرتے رہنے کی بجائے یہاں رک کر ان کا انتظار کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔

ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھی اس کا ہیلی کاپٹر لے کر گئے تھے اور وہ ہیلی کاپٹر ٹراسکا میں ہی ملا تھا جس کا مطلب تھا وہ لوگ بھی ٹراسکا میں ہی موجود ہیں اور جلد یا بدیر وہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف ضرور آئیں گے۔ یہاں اس کے ساتھ صرف

روڈس موجود تھا۔ ڈارسی ٹیلی سکوپ سے اس طرف دیکھ رہی تھی جدھر پہاڑی کا عقب تھا۔ ٹیلی سکوپ اس قدر طاقتور تھی کہ باوجود اندھیرے کے اسے دور دور تک کا علاقہ اس طرح روشن نظر آرہا تھا کہ وہ ایک ایک پتھر کو آسانی سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اپنے گروپ کو ہیلی کاپٹر بھجوا کر یہاں بلالیا تھا اور پھر ڈارسی نے روڈس کے ساتھ نگران چوکی پر ڈیرہ جما لیا تھا یہاں پہنچ کر اس نے جو صورتحال دیکھی تھی اس کے مطابق اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اڈے پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو وہ لامحالہ اس نگرانی چوکی پر پہلے قبضہ کریں گے۔ کیونکہ یہاں قبضہ کئے بغیر وہ کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہو سکتے تھے۔

یہاں موجود بھاری ریوالونگ مشین گنوں سے چند افراد تو ایک طرف پوری فوج کو اس بلندی سے آسانی سے ختم کیا جا سکتا تھا۔ اڈے کی طرف اس قدر تیز روشنی تھی کہ چٹانوں میں پھدکتا ہوا مینڈک بھی صاف دکھائی دیتا تھا اس لئے اس طرف سے ان لوگوں کی آمد تو صریحاً خودکشی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اگر ان لوگوں نے حملہ کیا بھی تو اسی طرف سے کریں گے۔ اور اس نے جان بوجھ کر اس طرف سرچ لائٹیں نصب نہ کرائی تھیں تاکہ اگر واقعی یہ لوگ اس طرف سے آئیں تو وہ انہیں اندر آنے کا موقع دے سکے تاکہ جب وہ پکڑے یا مارے جائیں تو اڈے کے اندر یہ سب کچھ ہو۔ اس طرح کرنل الیگزینڈر کی ناکامی روز روشن کی طرح ثابت

ہو جائے گی اور تمام کریڈٹ ڈارسی کے کھاتے میں پڑ جائے گا۔ اس وقت بھی روڈس اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں سے بھی نائٹ ٹیلی سکوپ چمٹی ہوئی تھی۔

''مادام۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر پہنچنا ناممکن ہی ہے''...... روڈس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے ڈارسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہی ناممکن ہی تو ان لوگوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ تم ذرا اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کہ اگر یہی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم کیا کرتے''...... ڈارسی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ یس مادام۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن اس طرح تو وہ بڑی آسانی سے مارے جا سکتے ہیں''...... روڈس نے کہا۔

''ظاہری بات ہے لیکن اگر ہم انہیں نہیں ماریں گے تو یہ تو ناممکن ہے کہ وہ خود ہی مر جائیں''...... ڈارسی نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا تو روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا آپ نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے کوئی پلان ترتیب دیا ہے''...... روڈس نے کہا۔

''ہاں۔ میری ایک پلاننگ ہے۔ سنو۔ میرے ذہن میں کیا

پلاننگ ہے''...... ڈارسی نے کہا۔

''یس مادام۔ بتایئے''...... روڈس نے کہا۔

''میں نے یہاں پہنچ کر جو سچوئیشن دیکھی ہے۔ یہاں ایک چوکی ہے اور فیکٹری کی حفاظت کے لئے ایک مخصوص اڈہ بنایا گیا ہے جو پہاڑیوں کے عقب میں ہے اور وہ اڈہ ٹارج ایجنسی کا ہے۔ اگر وہ اس طرف آئے تو میرے خیال کے مطابق لازماً یہ لوگ اس پہاڑی کے عقب سے اڈے کے اندر یا براہ راست اس چوکی تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے وہ دو طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ دو گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ اڈے کے سامنے کی طرف سے ٹارج ایجنسی کو الجھائے اور دوسرا گروپ اس طرف سے پہلے نگران چوکی پر قبضہ کرے اور پھر یہاں سے فیکٹری کے اندر داخل ہو جائے یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ خاموشی سے اس طرف سے نگران چوکی پر قبضہ کر کے یہاں سے نیچے اڈے میں اتر جائیں اور اڈے کو تباہ کر کے کوبرا میزائل فیکٹری میں داخل ہو جائیں لیکن چونکہ ان کا کوبرا میزائل فیکٹری تک پہنچ جانا ہماری بھی شکست بن جائے گا۔ اس لئے ہم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ ان لوگوں کے اڈے تک یا اس چوکی تک پہنچنے تک کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ جب وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں۔ پھر ہم اپنی کارروائی کا آغاز کریں اور انہیں ہلاک کر دیں''...... ڈارسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ ویری گڈ پلاننگ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو از خود یہاں تک پہنچنے کا راستہ دینا ہے''...... روڈس نے کہا اور ڈارسی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن مادام۔ نجانے وہ لوگ کتنی تعداد میں ہوں اور کب آئیں''...... روڈس نے کہا۔

''جب بھی آئیں۔ بہرحال ہم نے چوکنا رہنا ہے''...... ڈارسی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... روڈس نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا اور ڈارسی مسکرا دی۔

''میں نے ان پہاڑی علاقوں میں تمہیں ریڈ ڈیوائس رکھوانے کا کہا تھا۔ ان کا کیا ہوا ہے''...... ڈارسی نے پوچھا۔

''میرے آدمیوں نے ہر طرف پھیل کر جگہ جگہ ریڈ ڈیوائسز رکھ دی ہیں مادام۔ چند دشوار گزار راستوں پر ان کا جانا مشکل تھا اس لئے انہوں نے ریڈ ڈیوائسز کو ہیلی کاپٹروں سے نیچے پھینک دیا تھا تقریباً بیس کلو میٹر کے دائرے میں ہر طرف اور ہر جگہ ریڈ ڈیوائسز موجود ہیں جو ایکٹیو بھی ہیں''...... روڈس نے جواب دیا۔

''گڈ شو''...... ڈارسی نے کہا۔ اس نے اپنے قریب رکھا ہوا ایک بیگ اٹھایا اور اس کی زپ کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا سا سائنسی آلہ نکال لیا۔ اس نے آلے کے چند بٹن پریس کئے تو آلے کے ایک حصے سے تیز روشنی نکلنے لگی۔ اس نے روشنی کا رخ

ایک دیوار پر کیا تو دیوار پر ایک اسکرین سی بن گئی۔ ڈارسی نے آلے کے چند اور بٹن پریس کیے تو اسکرین پر پہاڑیوں کا خاصا وسیع حصہ اس طرح نظر آرہا تھا جیسے کوئی نائٹ ٹیلی سکوپ سے دیکھ رہا ہو۔

''تم نے جو ریڈ ڈیوائسز پھیلائی ہیں۔ ان سے ایسی مخصوص ریز نکلتی ہیں جو وسیع علاقے پر پھیل جاتی ہیں۔ ان ریز میں یہ خاصیت ہے کہ یہ آڈیو اور ویڈیو کے طور پر کام کرتی ہیں لیکن یہ ریز چونکہ انسانی آنکھ دیکھ نہیں سکتی اس لئے کسی کو ان کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہو سکتا۔ پہاڑی کے عقبی طرف کا تمام حصہ اب اس رسیونگ سسٹم میں چیک ہو سکتا ہے اور وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی یہاں سنی جا سکتی ہیں اور ان ڈیوائسز سے ہم ان علاقوں کو مانیٹر بھی کر سکتے ہیں''...... ڈارسی نے کہا۔

''ویسے مادام۔ پہاڑی کا عقبی حصہ واقعی انتہائی دشوار گزار ہے''...... روڈس نے کہا اور ڈارسی نے سر ہلا دیا۔ ان دونوں کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر صرف پہاڑی چٹانیں ہی نظر آرہی تھیں اور کچھ نہ تھا۔ پھر دو گھنٹے اسی طرح گزر گئے۔ پھر اچانک اسکرین پر ایک سیاہ رنگ کا ہیولہ سا حرکت کرتا نظر آیا اور ڈارسی اور روڈس دونوں اس ہیولے کو دیکھتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ پھر چند لمحوں بعد تین اور ہیولے بھی ایک ایک کر کے پہاڑی چٹانوں کی اوٹ لیتے آگے بڑھتے نظر آئے اور ڈارسی کے

چہرے پر مسرت کے فوارے سے چھوٹنے لگے۔

''یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ تم نے دیکھا کہ میرا آئیڈیا بالکل درست ثابت ہوا ہے''...... ڈارسی نے مسرت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ دشمن ایجنٹ ہیں''...... روڈس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بس دیکھتے جاؤ''...... ڈارسی نے کہا۔ اور پھر وہ تینوں ہیولے ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے نیچے دبک کر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے اسکرین پر صاف نظر آرہے تھے اور چہرے کے لحاظ سے وہ چاروں ہی مقامی لوگ تھے۔ ڈارسی انہیں غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں فوراً عمران اور اس کے ساتھی آ گئے تھے۔ کیونکہ ان چاروں کے قد وقامت بالکل وہی تھے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے تھے اور ان میں دو دیو قامت سیاہ فام بھی موجود تھے۔

''ٹھیک ہے۔ ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اوپر چڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کر لیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا''...... ایک بڑبڑاتی ہوئی آواز آلے سے ابھری۔

''اوہ، اوہ۔ مادام۔ یہ علی عمران کی آواز ہے''...... روڈس نے تیز اور پرجوش لہجے میں کہا۔

''باس کیوں نہ ابھی کوشش کی جائے''...... ایک آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ بغیر ضروری سازو سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ نے اس پورے علاقے پر ایٹم بموں کی بارش کر دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آؤ اب واپس چلیں"...... عمران کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تینوں ہیولے دوبارہ وہاں سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے حرکت میں آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسکرین سے آؤٹ ہو گئے۔

"مادام۔ آپ کا ذہن واقعی باکمال ہے۔ آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا ہے"...... روڈس نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ڈارسی ہنس پڑی۔

"کرنل الیگزینڈر احمق ہے۔ اس نے اس طرف کوئی آدمی بھی تعینات نہیں کیا۔ وہ صرف یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا ہے کہ ادھر سے کوئی اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ اس لئے ادھر سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ حالانکہ اصل چیکنگ کی جگہ یہی تھی۔ اگر میں کرنل الیگزینڈر کی جگہ ہوتی تو اپنی پوری توجہ اس طرف ہی رکھتی۔ بہرحال اب کل رات یہ لوگ کام کریں گے اور کل ہی ہم نے اپنی پلاننگ کے مطابق انہیں ٹریپ کرنا ہے"...... ڈارسی نے آگے بڑھ کر آلہ اٹھا کر اسے آف کرتے ہوئے کہا۔

"اب کل رات بھی یہ کام کرے گا مادام"...... روڈس نے

پوچھا۔

"ہاں۔ جب تک ڈیوائسز ایکٹیو ہیں ہم ان سے کبھی بھی چیکنگ کر سکتے ہیں"...... ڈارسی نے کہا اور روڈس نے سر ہلا دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ کل پاکیشیا سیکرٹ سروس چوکی پر ریڈ کرے گی۔ اب ہمیں ایسی پلاننگ کر لینی چاہئے کہ جس سے ہم آسانی سے انہیں گرفتار کر سکیں اور کرنل الیگزینڈر کو اس وقت اس کا علم ہو جب کہ یہ لوگ ہمارے ہاتھوں میں پکڑے جا چکے ہوں"...... ڈارسی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام۔ اگر تو یہاں چوکی میں ہم نے انہیں روکا تو پھر یقیناً یہاں فائرنگ ہو گی اور اردگرد موجود ٹارج ایجنسی کے آدمی چونک پڑیں گے اور ہو سکتا ہے اس بار کرنل الیگزینڈر خود یہاں پہنچ کر سارا کنٹرول سنبھال لے آخر وہ چیف ہے اسے کوئی روک تو نہیں سکتا۔ ویسے بھی اس کا خاص ساتھی مارٹرس اور اس کا ساتھی پیوٹن ہلاک ہو چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹارج ایجنسی کے کسی نئے سیکشن کو حرکت میں لے آئے ورنہ اس کے خود ہی سامنے آنے کا چانس لگ رہا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہاں ہم دو آدمی رکھیں۔ جنہیں یہ ہدایات ہوں کہ وہ بس معمولی سی رکاوٹ ڈالیں پھر بے بس ہو جائیں۔ لازماً چوکی سے یہ نیچے رسیاں لٹکا کر اڈے میں آئیں گے وہاں ہم مکمل طور پر تیار رہیں۔ جیسے ہی یہ سب لوگ وہاں پہنچیں انہیں ہر طرف سے گھیر کر گرفتار کر لیا جائے"...... روڈس

نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا''...... ڈارسی نے کہا تو روڈس چونک پڑا۔

''تو پھر مادام''...... روڈس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ وہ رسیاں لٹکانے کی بجائے وہی طریقہ یہاں سے نیچے اترنے کے لئے استعمال کریں گے جو طریقہ وہ نیچے سے اوپر آنے کے لئے استعمال کریں گے اور وہ کوشش کریں گے کہ بیک وقت نیچے اتریں اور ٹارج ایجنسی کے اڈے پر قبضہ کر لیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کو ایسی جگہ موجود ہونا چاہئے جہاں ہم نہ صرف ان کی مکمل کارکردگی کو چیک کر سکیں بلکہ انہیں اس طرح آسانی سے پکڑ سکیں کہ وہ مکمل طور پر بے بس ہو جائیں۔ چوکی اور اڈے تک پہنچنے کے لئے انہیں ایک پہاڑی کریک سے گزرنا پڑے گا۔ وہاں ہم بے ہوش کر دینے والی گیس کے بم اس طرح فٹ کر دیں گے کہ جیسے ہی یہ لوگ اس کریک میں داخل ہوں ان بموں کو فائر کر دیا جائے اور وہ سب وہیں بے ہوش کر گر جائیں گے۔ یہی سب سے محفوظ صورت ہے۔ جب یہ نیچے اتریں تو باہر موجود ہمارے ساتھی ایک پلاننگ کی صورت میں معمولی سی رکاوٹ ڈال کر بظاہر بے بس ہو جائیں۔ وہاں ہم انہیں بے بس کر لیں لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ تمہارا پورا گروپ ایسے انداز میں کام کرے کہ ان لوگوں کو اس بات کا معمولی سا

شک نہ ہو سکے کہ یہ سب پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے اور ہماری پلاننگ بھی مکمل ہو جائے گی''...... ڈارسی نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں مادام۔ آپ جس طرح کہہ رہی ہیں۔ بالکل ویسا ہی ہو گا۔ میں پورے گروپ کو اس بارے میں مکمل پلاننگ سمجھا دوں گا۔ آپ دیکھیں کہ کیسے ہماری پلاننگ بے داغ طریقے سے مکمل ہو جائے گی''...... روڈس نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب دو آدمیوں کو نیچے سے اوپر بلوا لو۔ تا کہ ہم نیچے جا سکیں۔ وہاں بیٹھ کر مزید اس سلسلے میں غور و فکر کریں گے۔ ابھی کل تک ہمارے پاس کافی وقت موجود ہے۔ میں ایسا منصوبہ چاہتی ہوں جو ہر لحاظ سے فول پروف ہو''...... ڈارسی نے کہا اور روڈس سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک طرف پڑے ہوئے مخصوص ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کی مدد سے وہ اڈے میں موجود گروپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

کرنل الیگزینڈر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں بنے ہوئے اپنے خاص آڈے کے ایک خیمے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے مارٹرس اور پیوٹن کی ہلاکت کی رپورٹ مل چکی تھی۔ اس نے فوری طور پر مارٹرس اور پیوٹن کی جگہ ٹارج ایجنسی کے نئے گروپ کو ایکٹیو کر دیا تھا۔ اس گروپ کا انچارج رہوڈے تھا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی جو رہوڈے کی اسسٹنٹ بھی تھی۔ اس کی گرل فرینڈ بھی اور اس کی نمبر ٹو بھی۔ کرنل الیگزینڈر نے ان دونوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کے لئے ٹراسکا میں بھیجا ہوا تھا جن سے وہ مسلسل رابطے میں تھا اور ان سے پل پل کی رپورٹ لے رہا تھا۔

اس کے سامنے میز پر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ جس کے ذریعے وہ ٹراسکا میں موجود اپنے گروپس کے ساتھ ساتھ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود اپنے خاص اڈے اور بلیک گھوسٹ

پہاڑیوں کے گرد پھیلے ہوئے اپنے گروپ کی طرف سے رپورٹیں حاصل کر رہا تھا۔ اس نے ایسا انتظام کیا تھا کہ تمام گروپس ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ اس کے خاص اسسٹنٹ کو دیتے تھے جو ایک گھنٹے بعد کرنل الیگزینڈر کو رپورٹ دینے کا پابند تھا۔ کرنل الیگزینڈر کے چہرے پر اطمینان کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اسے اب تک مسلسل اوکے کی رپورٹ ہی مل رہی تھیں۔

''میں اندر آ سکتا ہوں چیف''...... اچانک خیمے کے دروازے پر پڑے ہوئے پردے کے عقب سے ایک آواز سنائی دی اور کرنل الیگزینڈر یہ آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔

''یس۔ کم ان''...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے پردہ ہٹا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر آ کر کرنل الیگزینڈر کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا۔

''اوہ ڈارمن۔ کیا ہوا ہے۔ کیوں آئے ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے حیران ہو کر پوچھا۔

''چیف۔ ایک انتہائی اہم خبر دینی ہے آپ کو''...... ڈارمن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''خبر۔ کیسی خبر''...... کرنل الیگزینڈر اور زیادہ چونک پڑا۔

''چیف۔ ڈارسی، روڈس کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سازش کر رہی ہے''...... ڈارمن نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل

الیگزینڈر بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تم نشے میں ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں چیف۔ میں نشے میں نہیں ہوں۔ البتہ آپ وہ کچھ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ سے غیر مشروط وفاداری کا عہد نبھایا ہے۔ اب بھی میں یہی عہد نبھانے آیا ہوں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں''...... ڈارمن نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کو میز پر رکھا اور پھر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں کو دبانا شروع کر دیا۔ باکس میں سے پہلے تو سائیں سائیں کی آواز سنائی دی پھر یکلخت باکس میں سے ایک مردانہ آواز نکلی۔

''مادام۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر تک پہنچنا ناممکن ہی ہے''۔ بولنے والے کا لہجہ بھاری تھا۔

''اوہ۔ یہ روڈس کی آواز ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے کہا اور ڈارمن نے سر ہلا دیا۔

''یس چیف۔ آگے سنیں''...... ڈارمن نے کہا۔ باکس سے مسلسل آوازیں نکل رہی تھیں اور یہ وہی پلاننگ تھی جو ڈارسی، اپنے ساتھی روڈس کو بتا رہی تھی۔ ان کی باتیں سن کر کرنل الیگزینڈر کا چہرہ حیرت اور غصے سے بگڑتا جا رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے

تھے اور چہرے پر تناؤ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے پھر جیسے جیسے روڈس اور ڈارسی کی گفتگو آگے بڑھتی رہی کرنل الیگزینڈر کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑتا گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ اس کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ ڈارسی اور روڈس کی یہ گفتگو خاصی طویل ثابت ہوئی۔ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی چیک کیا گیا اور عمران کی آواز بھی کرنل الیگزینڈر نے خود اپنے کانوں سے سنی اور آخر میں ڈارسی اور روڈس نے مل کر جو منصوبہ بندی کی تھی اس کی بھی پوری تفصیل کرنل الیگزینڈر نے اپنے کانوں سے سن لی۔

''آپ نے سن لیا چیف کہ میں نشے میں نہیں ہوں۔ مجھے پہلے ہی یہ اطلاع مل چکی تھی اس لئے میں نے وہاں نگرانی چوکی کے اندر انتہائی طاقتور ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا۔ اس طرح یہ مکمل ثبوت سامنے آ گیا ہے''...... ڈارمن نے باکس کے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

''میں ڈارسی اور روڈس کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گا۔ ان کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ انہیں جرأت کیسے ہوئی کہ میرے خلاف اس طرح کی سازش کریں۔ یہ باکس مجھے دو میں اسے چیف سیکرٹری بلکہ پرائم منسٹر کے سامنے خود پیش کروں گا''...... کرنل الیگزینڈر نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''اس کا کوئی فائدہ نہیں چیف۔ میرا مقصد اصل حقیقت آپ

کے سامنے لانا تھا اور میں لے آیا ہوں۔ ڈارسی کے خلاف کام کرنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا''...... ڈارمن نے کہا۔

''تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ یہ سب سن کر میں خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں اور انہیں اپنے خلاف سازش کرنے دوں''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ میں نے ایسا نہیں کہا ہے''...... ڈارمن نے کہا۔

''تو تم کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر بتاؤ مجھے''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''آپ اس موقع پر ایسی پلاننگ کریں کہ ڈارسی منہ دیکھتی رہ جائے اور فتح آپ کے نصیب میں آ جائے۔ پھر کوئی مناسب موقع دیکھ کر آپ ڈارسی کا کانٹا آسانی سے نکال سکتے ہیں''۔ ڈارمن بڑے غیر جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر کہو۔ تم نے آج اس سازش کو بے نقاب کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے۔ میں نے آج تک واقعی تمہاری وہ قدر نہیں کی جو مجھے کرنی چاہئے تھی''...... کرنل الیگزینڈر نے ڈارمن کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ اس سازش کو اس طرح ختم کر سکتے ہیں کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خفیہ طور پر گرفتار کر لیں اور ان کی جگہ اپنے آدمی بھیجیں۔ اس طرح ڈارسی کی یہ سازش کہ نگران چوکی اور

اڈہ سب کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دیا جائے سامنے آجائے گی۔ وہ لوگ یقیناً ٹراسکا کے کسی قصبے میں ہوں گے اور میری اطلاع کے مطابق یہاں ایک ہی ایسا قصبہ ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ یہ نواحی علاقہ ہے۔ لوسٹا قصبہ۔ اگر ہم اس قصبے کی چیکنگ کریں تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل جائے۔ ہم انہیں پہاڑیوں کی طرف آنے کا موقع ہی نہ دیں گے اور انہیں قصبے سے ہی گرفتار کر لیں گے یا انہیں وہیں ہلاک کر دیں گے تاکہ یہ قصہ آگے بڑھ ہی نہ سکے''...... ڈارمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری تجویز اچھی ہے۔ میں اس پورے قصبے کے لوگوں کو ہی گرفتار کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ عمران اب کوئی اور میک اپ کر چکا ہو۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''۔ کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے چیف۔ لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ یہ قصبہ بہت بڑا ہے اور سارے کا سارا قصبہ مسلمانوں کا ہے اور وہ جگہ جگہ پہاڑیوں میں پھیلا ہوا ہے۔ پورے قبیلے کی گرفتاری اول تو ناممکن ہو گی اور اگر کوشش بھی کی گئی تو اس پورے علاقے میں بہت بڑا بھونچال آجائے گا اور آپ کو اعلیٰ حکام کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے چیف میرا خیال ہے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر ایسی پلاننگ کرنی چاہئے جس سے یہ

ثابت ہو جائے کہ ڈارسی آپ کے مقابلے میں انتہائی ناتجربہ کار ہے اور یہ لوگ بھی آپ کے ہاتھوں انجام تک پہنچ سکیں۔ میرا خیال ہے اگر اس سلسلے میں آپ پراڈ کو بلا کر اس سے مشورہ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ پراڈ ویسے تو صرف ریڈیو ٹرانسمیٹر لائن کا ماہر ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ ایک اچھا سائنسدان بھی ہے اور اس کا ذہن بھی گہرے منصوبے سوچنے میں بے حد زرخیز ہے۔ یہ سپر ڈکٹا فون بھی میں نے اس کی مدد سے ہی نگران چوکی میں لگایا تھا اور ڈکٹا فون بھی اسی نے سپلائی کیا تھا"...... ڈارمن نے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی ہمیں اس وقت ایسی پلاننگ کی ضرورت ہے کہ جس سے عمران اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو جائیں اور اعلیٰ حکام پر بھی یہ ثابت ہو سکے کہ ڈارسی اور اس کا گروپ سازشی اور غدار ہے۔ ٹھیک ہے جاؤ اور اس پراڈ کو یہاں لے آؤ۔ میں نے پہلے بھی کئی بار اس کی ذہانت کی تعریف سنی ہے۔ وہ واقعی اس معاملے میں ہمارے لئے کافی مددگار ثابت ہو سکتا ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور ڈارمن تیزی سے واپس مڑا اور پردہ ہٹا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ۔ تو ڈارسی اور روڈس مجھے نیچا دکھانے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے کیسے نیچا دکھاتے ہیں۔ نانسنس"...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ خیمے میں ٹہلتا بھی جا رہا تھا۔ پھر تقریباً

آدھے گھنٹے بعد ڈارمن ایک عام سے نوجوان کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا۔ یہ نوجوان ٹارج ایجنسی میں ٹرانسمیٹر کنٹرولنگ شعبے میں کام کرتا تھا۔ انتہائی خاموش طبع اور ہر وقت سوچتے رہنے والا نوجوان۔ اس کا نام پراڈ تھا۔ کرنل الیگزینڈر نے آج تک اسے کبھی اہمیت ہی نہ دی تھی لیکن کئی بار اسے یہ رپورٹ ضرور ملی تھی کہ پراڈ کا ذہن سائنسی ایجادات اور گہری پلاننگ تیار کرنے میں خاصا زرخیز واقع ہوا ہے اور آج جب ڈارمن نے اس کی کھل کر تعریف کی تو کرنل الیگزینڈر نے اسے بلا لیا۔ پراڈ نے اندر آتے ہی بڑے ادب سے کرنل الیگزینڈر کو سلام کیا۔

''تم نے اسے تفصیل تو بتا دی ہو گی کہ ہم کیا چاہتے ہیں''۔ کرنل الیگزینڈر نے ڈارمن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے نہ صرف سب کچھ سن لیا ہے بلکہ اس عمران کی ذہانت کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میرے پاس اس کے کارناموں کی مکمل فائل ہے۔ میری خواہش بچپن سے ہی ٹارج ایجنسی کے فیلڈ شعبے میں بطور ایجنٹ کام کرنے کی تھی لیکن چانس نہ ملنے کی وجہ سے مجھے مجبوراً ٹیکنیکل لائن میں آنا پڑا لیکن میرا ذہن کمزور نہیں ہے۔ اس لئے میں ذہنی طور پر سب کچھ سوچتا رہتا ہوں۔ آپ کو برا لگے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن یہ بات میں ضرور کہوں گا کہ عمران کی کھوپڑی میں جو ذہن موجود ہے۔ اس کا مقابلہ پورے کرانس والے مل کر بھی نہیں کر سکتے''...... پراڈ نے کہنا

شروع کیا۔

''تو تمہیں یہاں میں نے اس لئے بلایا ہے کہ تم اب میرے سامنے کھڑے ہو کر دشمن ایجنٹ کے قصیدے پڑھنا شروع کر دو۔ نانسنس''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ جب تک حقیقت کو ٹھنڈے دماغ کے ساتھ تسلیم نہ کیا جائے ذہانت کا مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مادام ڈارسی اپنے طور پر عمران کو پھانسنے کے لئے منصوبہ بنا رہی ہیں۔ یہ سارا منصوبہ اس وقت ریت کے دیوار ثابت ہو گا جب عمران نے اپنی منصوبہ بندی سے کام کو آگے بڑھایا۔ ڈارسی کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ عمران احمقوں کی طرح سیدھا اس کے منصوبے کے تحت اس کے جال میں آ کر نہیں پھنسے گا۔ وہ لازماً اندر داخل ہونے سے پہلے اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کرے گا اور آپ دیکھ لیجئے گا۔ آخر کار اس کی منصوبہ بندی کامیاب رہے گی۔ بشرطیکہ اس کے مقابلے میں کوئی صحیح منصوبہ نہ لایا گیا تو''...... پراڈ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بیٹھے منصوبے سوچتے رہ جائیں اور وہ عمران کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کر کے واپس پاکیشیا بھی پہنچ جائے''...... کرنل الیگزینڈر نے اپنی فطرت کے عین مطابق جذباتی لہجے میں کہا۔

''چیف۔ اگر ہم نے جذباتی انداز میں نہ سوچا تو لازماً ایسا ہی ہو گا جیسا ہم چاہتے ہیں کہ اس بار عمران کے مقابلے میں ایسی

منصوبہ بندی کی جائے کہ نہ صرف عمران کا منصوبہ فیل ہو جائے بلکہ ڈارسی بھی منہ دیکھتی رہ جائیں اور پورے کرانس میں آپ کی ذہانت اور کارکردگی کی واہ واہ ہو جائے''...... ڈارمن نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے اب میں جذباتی انداز میں نہ سوچوں گا۔ اب بتاؤ کیا پلاننگ سوچی ہے تم نے''۔ کرنل الیگزینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کرسی پر نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے ڈارمن اور پراڈ دونوں کو بھی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''چیف۔ ڈارمن کی پوری رپورٹ سننے کے بعد میں نے جن پوائنٹس پر غور کیا ہے۔ پہلے میں وہ پوائنٹس آپ کو بتا دوں تاکہ پھر ان پوائنٹس کو سامنے رکھ کر ہم پلاننگ کر سکیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے نہ چاہنے کے باوجود یہاں پہنچ چکے ہیں۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری اس اڈے کے نیچے موجود ہے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ یہ بات طے کر چکے ہیں کہ جب تک نگرانی چوکی پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک اڈے پر قبضہ نہیں ہو سکتا اور جب تک اڈے پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک کوبرا میزائل فیکٹری میں داخل نہیں ہوا جا سکتا اور پانچواں اور آخری پوائنٹ یہ ہے کہ آج رات کو وہ کسی بھی وقت اپنے مشن کی تکمیل کے لئے حرکت میں آ جائیں گے''...... پراڈ نے وکیلوں کی طرح باقاعدہ بحث کا آغاز

کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آگے بولو''...... کرنل الیگزینڈر نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل فطری طور پر اس ٹائپ کی باتیں سوچنے کا عادی نہ تھا۔ صرف ڈارسی کی وجہ سے وہ ان باتوں کو سوچنے اور سننے پر مجبور ہوا تھا۔ اس لئے اس کی اکتاہٹ بھی فطری تھی۔

''چیف۔ یہ بات طے سمجھیں کہ عمران نے جو منصوبہ بندی کرنی ہے۔ اس کے مطابق وہ ہر صورت میں ڈارسی اور اس کے گروپ کو شکست دے کر کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر پہنچ جائے گا۔ مادام ڈارسی لاکھ ذہین سہی وہ اس عمران کے ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور جب تک عمران مادام ڈارسی کو شکست نہ دے اس وقت تک ڈارسی نے کبھی اپنے شکست تسلیم نہیں کرنی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ایسا پلاننگ کرنی چاہئے کہ جب عمران مادام ڈارسی کو شکست دے کر آگے بڑھے تو اس کی توقع کے خلاف ہم اس کے سامنے اس طرح آ جائیں کہ وہ ہر طرح سے بے بس ہو کر رہ جائے۔ عمران ذہانت کے ساتھ ساتھ سائنسی حربوں سے کام لیتا ہے۔ ہم بھی ایسا ہی کریں گے''...... پراڈ نے کہا۔

''اوہ۔ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ ہم کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر اس کا انتظار کریں۔ یہی مطلب ہے نا تمہارا۔ لیکن ایسا ناممکن ہے۔ کیونکہ اعلیٰ سطح پر یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کوبرا میزائل

فیکٹری اب ایک ماہ تک کسی صورت بھی نہ کھلے گی نہ کھولی یا کھلوائی جا سکے گی۔ چاہے کرانس کا پرائم منسٹر یا صدر ہی کیوں نہ احکامات دے۔ اس لئے تمہاری تجویز قطعاً فضول اور بے کار ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی''...... پراڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اور تم کیا کہہ رہے ہو۔ سنو۔ میرے ساتھ صاف صاف اور کھل کر بات کرو۔ مجھے یہ پہلیاں بجھوانا ہرگز پسند نہیں ہے اور نہ میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں بیٹھا معمے حل کرتا رہوں سمجھے''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر ٹرانسمیٹر وغیرہ کی چیکنگ میری نگرانی میں ہوتی ہے۔ آج سے ایک سال قبل میں دو ماہ تک کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر رہا ہوں۔ اس لئے مجھے اس کوبرا میزائل فیکٹری کے اندرونی محل وقوع کے بارے میں پوری طرح علم ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کو جانے والا سرنگ نما راستہ آگے جا کر ایک کمرے میں ختم ہوتا ہے۔ جہاں بظاہر ایک فولادی دروازہ ہے۔ لیکن یہ دروازہ بھی ایک اور ملحقہ کمرے کا ہے اس ملحقہ کمرے سے پھر ایک خفیہ سرنگ نکلتی ہے جو آگے جا کر ایک اور کمرے میں ختم ہوتی ہے وہاں کوبرا میزائل فیکٹری کا دروازہ ہے۔ اس دروازے کے ساتھ ایک اور خفیہ دروازہ ہے جو دراصل

کوبرا میزائل فیکٹری میں جاتا ہے۔ جبکہ ظاہری دروازہ کوبرا میزائل فیکٹری کے ساتھ ایک اور حصے کا ہے جو اس لئے بنایا گیا تھا کہ کوبرا میزائل فیکٹری میں نصب کی جانے والے تمام مشینری کو یہاں پہلے فٹ اور تربیت دیا جا سکے اور اگر ضروری ہو تو اس کی مکمل چیکنگ بھی کی جا سکے چنانچہ یہ حصہ بھی بالکل کوبرا میزائل فیکٹری کے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔ اس میں چیکنگ اور مرمت والی مشینری ابھی تک نصب ہے۔ ابھی ان مشینوں کو اکھاڑ نہیں گیا۔ اس کے اندر جانے کے لئے ایک اور بیرونی راستہ بھی ہے۔ جس میں بڑے ٹرک مشینری سمیت اندر چلے جاتے تھے اب یہ راستہ بند ہے اور کوبرا میزائل فیکٹری کا یہ حصہ بے کار پڑا ہے۔ ہمارے پاس رات تک کافی وقت ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سپیشل ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت جا کر وہاں سے ضروری مشینری اور دوسرے سائنسی آلات لے آتا ہوں۔ اس کے بعد خفیہ طور پر اس بیرونی راستے سے اس حصے میں داخل ہو کر اسے اس طرح ایڈجسٹ کر دیں کہ وہ حصہ دیکھنے والے کو اصل کوبرا میزائل فیکٹری دکھائی دے اور وہاں ہمارے آدمی ایک رات کے لئے سائنس دانوں اور ماہرین کے لباس اور میک اپ میں رہیں تو لازماً عمران اور اس کے ساتھی اسے اصل کوبرا میزائل فیکٹری سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے لیکن جب آخری لمحات میں ان کے سامنے اصلیت ظاہر ہو گی تو پھر انہیں شکست تسلیم کرنا ہی پڑے گی اور مادام ڈارسی کو وہ پہلے شکست دے

کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ وہاں ایسے انتظامات بھی کئے جا سکتے ہیں کہ ایک انگلی دبانے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش یا مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اصل کوبرا میزائل فیکٹری بھی بچ جائے گی۔ مادام ڈارسی بھی شکست کھا جائے گی اور عمران اور اس کے ساتھی بھی آسانی سے گرفتار ہو جائیں گے اور یہ گرفتاری چونکہ ٹارج ایجنسی کے چیف کرنل الیگزینڈر کی پلاننگ کے نتیجے میں عمل میں آئے گی۔ اس لئے وزیراعظم صاحب تو ایک طرف پوری دنیا آپ کے قصیدے پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا''...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر جو کرسی پر بیٹھا تھا یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ اوہ۔ تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم نے واقعی انتہائی لاجواب پلاننگ سوچی ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اس سے واقعی عمران اور اس سے ساتھی بھی آسانی سے ہمارے ہاتھ لگ جائیں گے اور ڈارسی کو بھی میرے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اوہ ویری گڈ۔ لیکن یہ سارے انتظامات ایک دن میں کیسے ہوں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کام آپ ڈارمن اور مجھ پر چھوڑ دیں چیف۔ ہم مخصوص لوگوں کو ساتھ لے جا کر اس طرح ساری سیٹنگ کر لیں گے کہ کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکے گا۔ رات کو آ کر ڈارمن آپ کو

یہاں سے لے جائے گا۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ کس طرح مادام ڈارسی اور علی عمران شکست کھاتا ہے''...... پراڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری پلاننگ کامیاب رہی پراڈ تو تمہیں میں ٹارج ایجنسی میں باقاعدہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ بنا کر اس کا چیف بنا دوں گا اور تمہارا عہدہ میرے برابر ہو گا اور ڈارمن تم تو اپنے آپ کو ابھی سے ڈپٹی چیف آف ٹارج ایجنسی سمجھ لو''...... کرنل الیگزینڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کا بے حد شکریہ باس۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ آپ بس دیکھتے رہیں کہ کیا ہوتا ہے''...... ان دونوں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر خیمے سے باہر چلے گئے۔

دو ٹیکسیاں دو منزلہ خوبصورت اور جدید تعمیر شدہ عمارت کے سامنے رکیں۔ عمارت پر ٹراسکا کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن موجود تھا۔ البتہ کلب کا مین گیٹ بند تھا۔ ظاہر ہے کلب کی تمام سرگرمیاں شام کو یا رات کو عروج پر ہوتی ہوں گی۔ اس وقت جبکہ ابھی صبح ہو رہی تھی کلب میں سوائے واچ مین کے اور کون ہو سکتا تھا۔ ٹیکسیوں سے عمران اور اس کے ساتھی باہر آئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیوروں کو کرایہ اور ٹپ دی اور ان کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک طرف سے ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے چلتا ہوا ان کی طرف آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''رکیں جناب۔ کلب تو بند ہے۔ شام کو کھلے گا''...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں اس کلب کے مالک فراسگ سے ملنا ہے۔ وہ کہاں مل

سکتا ہے''...... عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر آنے والے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ جناب۔ وہ تو عقبی طرف اپنی رہائش گاہ پر ہیں لیکن اس وقت تو وہ سو رہے ہوں گے۔ وہ دس گیارہ بجے سے پہلے تو نہیں اٹھتے۔ آپ نے ان سے ملنا ہے تو پھر آپ گیارہ بجے کے بعد تشریف لائیں''...... آنے والے نے نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ تم ہمیں وہ جگہ بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ مگر......'' چوکیدار نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''جناب میں ٹراسکا کلب میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہوں اس لئے تو مجھے معلوم ہے کہ جناب فراسگ صاحب کلب میں نہیں رہتے۔ وہ ٹراسکا کی سب سے بڑی کالونی وائٹ روز کی کوٹھی میں رہتے ہیں۔ اس کوٹھی کا نام ڈارک ہاؤس ہے اور یہ کالونی کے بگ گارڈن کے سامنے ہے جناب''...... چوکیدار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو آنے کا کہہ کر وہ سڑک کی طرف مڑ گیا۔

''کیا تم فراسگ کو اس کی رہائش گاہ پر ملنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ٹراسکا کلب تو ظاہر ہے رات کو ہی کھلتا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ پہلے اس فراسگ سے مل کر کنفرمیشن کر لینی چاہئے اس کے لئے اب شام تک کون انتظار کرے اس لئے کیوں نہ ہم سیدھے اس فراسگ کے پاس ہی پہنچ جائیں۔ وہیں اس سے بات چیت بھی ہو جائے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا جا کر جائزہ لیا ہے۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن وہیں پر موجود ہے“...... صفدر نے کہا۔

”امید تو کی جا سکتی ہے۔ وہاں سیکورٹی کا جو ماحول ہے اس کے مطابق تو کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن وہیں ہونا چاہئے لیکن حتمی طور پر اس بات کی تصدیق فراسگ کر سکتا ہے جس نے فیکٹری اور میزائل اسٹیشن میں مشینری پہنچائی ہیں۔ فراسگ سے اس فیکٹری کا اصل محل وقوع معلوم کریں گے لیکن ظاہر ہے ریڈ کرنے کے لئے ہمیں اسلحہ اور کاروں کی ضرورت تو پڑے گی اور اس کے لئے انتظار تو کرنا ہی پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”انتظار کیا کرنا ہے ابھی جا کر اس فراسگ کو اٹھا لیتے ہیں پھر دیکھنا میں کیسے اس کا منہ کھلواتا ہوں“...... تنویر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم اس فراسگ سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی رہائش گاہ پر ایک سے زیادہ کاریں بھی موجود ہوتی ہیں اور اسلحہ بھی“...... عمران

نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آؤ"...... جولیا نے کہا پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہوں نے دو ٹیکسیاں حاصل کیں اور پھر وائٹ روز کالونی پہنچ گئے۔ وائٹ روز کالونی کے آغاز میں انہوں نے ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور پھر پیدل ہی آگے بڑھتے رہے۔ صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے کالونی کی سڑکیں ویران پڑی ہوئی تھیں۔ وہاں زندگی کی گہما گہمی شاید صبح سویرے شروع نہ ہوتی تھی اس لئے سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ ویسے بھی کالونی کی شاندار اور عظیم الشان کوٹھیاں بتا رہی تھیں کہ یہ امراء کی کالونی ہے اور امراء تو ویسے ہی صبح سویرے اٹھنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان ویران سڑکوں پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عظیم الشان دو منزلہ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ وہاں ڈارک ہاؤس کا بورڈ موجود تھا۔

"آؤ۔ اب ہمیں فراسگ کا زبردستی کا مہمان ہی بننا پڑے گا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان جس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے آنے والا انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''جی صاحب''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور فراسگ صاحب کے مہمان ہیں۔ ہماری فلائٹ غلط وقت پر پہنچی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ، اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آئیں جناب۔ گیسٹ روم میں آجائیں جناب''...... مہمان کا سن کر چوکیدار نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی میں داخل ہوئے۔ ایک طرف باقاعدہ گیسٹ پورشن بنا ہوا تھا۔ چوکیدار انہیں وہاں لے آیا اور اس نے گیسٹ پورشن کا دروازہ کھول دیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہیرس۔ میرا نام ہیرس ہے جناب''...... چوکیدار نے کہا۔

''اوکے۔ تو بتاؤ ہیرس کہ مسٹر فراسگ کس وقت بیدار ہوتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جناب وہ تو دوپہر کے قریب اٹھیں گے لیکن میں ان کے باورچی کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کے لئے ناشتہ وغیرہ تیار کر دے اور ان کے مینجر صاحب ایک دو گھنٹے بعد آجائیں گے۔ میں انہیں بھی بتا دوں گا۔ وہ آپ سے مل لیں گے''...... چوکیدار نے کہا تو عمران نے نہ صرف اس کا شکریہ ادا کیا بلکہ جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے زبردستی اس کی جیب میں ڈال دیا اور ہیرس سلام کر کے واپس مڑ گیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہال نما

کمرے میں موجود صوفوں پر آ کر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہیرس ایک اور آدمی سمیت اندر داخل ہوا۔ دوسرا شاید باورچی تھا۔ وہ ایک بڑی سی ٹرالی دھکیلتا ہوا لے آ رہا تھا جس پر ناشتے کا سامان موجود تھا۔

''جناب۔ یہ صاحب کا باورچی ہے۔ ماجم نام ہے اس کا۔ آپ کے لئے ناشتہ لے آیا ہے''...... ہیرس نے کہا تو عمران نے نہ صرف اس باورچی ماجم کا شکریہ ادا کیا بلکہ اسے بھی انعام کے طور پر ایک بڑا نوٹ دے دیا۔ باورچی ماجم کا چہرہ بھی نوٹ ملتے ہی کھل اٹھا تھا۔ اس نے صوفے کے سامنے موجود میزوں پر ناشتہ لگانا شروع کر دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑے اطمینان سے ناشتہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد ماجم اور ہیرس واپس آ کر برتن اکٹھے کر لے گئے۔

''جناب۔ مینجر صاحب ابھی تھوڑی ہی دیر میں آنے والے ہیں''...... ہیرس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ویسے یہ فراسک خاصا مہمان نواز واقع ہوا ہے کہ اسے علم ہی نہیں ہے کہ اس کے مہمانوں کو باقاعدہ ناشتہ سرو کیا جا رہا ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ ہمارے ایکریمین میک اپ کا کمال ہے۔ اگر ہم اپنے اصل حلیوں میں ہوتے تو شاید ہمیں گیٹ سے ہی واپس بھیج دیا جاتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر

ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ہیرس ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

''یہ مالک کے منیجر ہیں اینڈریو صاحب''...... چوکیدار نے کہا۔

''میرا نام اینڈریو ہے اور میں منیجر ہوں''...... آنے والے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آپ کی آمد کی تو کوئی اطلاع ہمیں نہیں ہے''۔ اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بعض مہمانوں کو اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور ہمارا شمار بھی ان ہی مہمانوں میں ہوتا ہے منیجر صاحب''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے شک آرام فرمائیں۔ باس تو ابھی چار پانچ گھنٹوں سے پہلے باہر نہیں آئیں گے اور جب وہ آئیں گے تو پھر میں آپ کی آمد کی اطلاع انہیں دے دوں گا''...... منیجر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور منیجر واپس مڑا اور تیزی سے قدم اٹھاتا واپس چلا گیا۔

''اب کیا ہم یہاں اس نواب صاحب کے باہر نکلنے کا انتظار کرتے رہیں گے''...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ہم رات بھر کے جاگے ہوئے ہیں اور شاندار ریسٹ

ہاؤس مل گیا ہے۔ اطمینان سے سو جاؤ۔ پھر غسل وغیرہ کرنا اور تازہ دم ہو جانا کیونکہ ایک تو ہمیں شاید یہیں سے کوبرا میزائل فیکٹری جانا پڑے اور دوسری بات یہ کہ ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ بھی اب تک ہمارے خلاف فعال ہو چکے ہوں گے اس لئے یہ سب سے محفوظ جگہ ہے۔ ہم نے ڈارسی اور اس کے نائب روڈس کو زندہ چھوڑ دیا ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے اپنے ہاتھ بھی آزاد کر لئے ہوں گے اور اس کمرے سے بھی نکل آئے ہوں گے۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہو گی اور اب تک تلاش بھی کر چکے ہوں گے کہ ہم ٹراسکا میں موجود ہیں اور پاور گروپ سرکاری ایجنسی ہے اس لئے پورے ٹراسکا میں ہماری تلاش انتہائی شدومد سے جاری ہو گی''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے کیوں انہیں زندہ چھوڑ دیا۔ دیکھ لینا تمہارے یہ رحم دلی کے جذبات کسی روز ہم سب کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوں گے''...... جولیا نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے رحمدلانہ جذبات کی وجہ سے انہیں زندہ چھوڑا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اور کیا۔ اگر دو گولیاں ان کے جسموں میں اتار دی جاتیں یا ان کی گردنیں توڑ دی جاتیں تو یہ معاملہ بہرحال پیش نہ آتا اور پاور گروپ تو ہمارے خلاف فوری طور پر فعال نہ ہوتا''...... جولیا نے

کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''مس جولیانا فٹز واٹر سیکرٹ ایجنٹ کو ہر امکان کو سامنے رکھ کر قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ فرض کیا اگر ہم ان دونوں کو ہلاک کر دیتے تو تمہارا کیا خیال ہے دن کے وقت ان کی لاشیں سامنے نہ آتیں یا ٹراسکا میں ان کا کوئی ایجنٹ نہ تھا جو اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر کے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دیتا اور پھر ان کی تلاش شروع ہو جاتی۔ ادھر مارٹرس اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی مل چکی تھیں تو کیا وہ ہماری تلاش نہ کرتے۔ اب آؤ دوسری طرف۔ ظاہر ہے ہمارے پاس اس فیکٹری کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع موجود نہیں ہے۔ صرف اتنی سی بات ہمیں معلوم ہے کہ یہ فراسگ اس سے واقف ہو سکتا تھا لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کیا ہو گا۔ ہم اسے کہاں اور کیسے تلاش کریں گے اور اب جبکہ ڈارسی اور روڈس دونوں کو میں نے بتا دیا ہے کہ ہم فیکٹری کی تلاش کے لئے ٹراسکا پہنچ چکے ہیں تو لامحالہ ان کی ڈیوٹی اس فیکٹری پر لگائی جائے گی اور ہم اس ڈارسی کا پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے۔ کیا ڈارسی ہمیں اطلاع دے گی''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے اور شاید اسی لئے کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

وہ اس طرح عمران کو دیکھنے لگی جیسے عمران شیشے کا بنا ہوا ہو اور وہ اس کے پار دیکھ رہی ہو۔ اس کے چہرے پر پتھریلا پن پیدا ہو گیا تھا۔

''ارے ارے کیا ہوا۔ میرا مطلب تھا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس لئے راستے میں کہیں نہ کہیں تو ملاقات ہو ہی جائے گی''...... عمران نے جولیا کے انداز پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے کردار کے مالک نہیں ہو لیکن نجانے کیا بات ہے کہ جب تم اس قسم کی گھٹیا بات کرتے ہو تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں کسی انتہائی گھٹیا ذہن کے آدمی کی بات سن رہی ہوں''...... جولیا نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ ہے ہی ایسا۔ تمہیں درست محسوس ہوتا ہے''...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے موقع دیکھتے ہی چوٹ لگاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک ایک ہزار بار میرے ہاتھوں زندہ دفن ہو چکا ہوتا''...... جولیا نے کہا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں رحم دلی کہ موت کا لفظ بھی زبان پر لانا پسند نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ زندہ دفن کرنا زیادہ رحم دلانہ بات ہے''...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور

جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''عمران صاحب۔ آپ اصل بات گول کر گئے کہ ڈارسی ہمیں کیسے فیکٹری کے بارے میں بتائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر میں ایک ڈائری موجود تھی جو اس وقت میری جیب میں ہے اور اس ڈائری میں ڈارسی کی مخصوص فریکوئنسی، روڈس کی مخصوص فریکوئنسی اور ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے فون نمبرز سب درج ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے اپنی یادداشت کے لئے نوٹ کر رکھے ہوں گے۔ روڈس اور ڈارسی سے میری بات ہو چکی ہے اس لئے کسی بھی لمحے ان فریکوئنسیوں اور فون نمبرز کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فریکوئنسی کے ذریعے جہاں ڈارسی موجود ہو گی وہاں کا محل وقوع معلوم کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ واقعی اس لحاظ سے تو ان کا زندہ چھوڑ دینا ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے''...... اس بار جولیا نے کہا۔

''کسی آدمی کی موت کے بعد فائدہ اٹھانے کا باب ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے اس لئے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ جب تک معاملات مکمل طور پر سیٹل نہ ہو جائیں لوگوں کو ہلاک نہ کیا جائے اور اسی لئے میں تو مارٹرس کو بھی زندہ ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن تنویر صاحب کے نزدیک موت اس انسان سے چھٹکارے کا سب سے آسان طریقہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے کہ اس طرح آئندہ پیش آنے

والی مشکلات کا راستہ بند ہو جاتا ہے''...... تنویر نے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر انہوں نے واقعی باری باری غسل کیا اور فریش ہو گئے۔ اچانک دروازہ کھلا اور مینجر اینڈریو اندر داخل ہوا۔

''باس تشریف لا رہے ہیں جناب''...... مینجر نے تیز لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

''مجھے اس سے معلوم کرنا ہو گا لیکن یہ آسانی سے سب کچھ نہیں بتائے گا اس لئے جب میں سر پر ہاتھ رکھوں اور اشارہ کروں تو تم نے باہر جا کر باقی افراد کا اس طرح خاتمہ کرنا ہے کہ ہم اس سے اطمینان سے ضروری معلومات حاصل کر سکیں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ سوٹ موجود تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اپنے چہرے مہرے سے انتہائی شاطر اور عیار قسم کا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں تیزی سے گردش کر رہی تھیں۔

''میرا نام فراسگ ہے''...... اس نے اندر داخل ہوتے ہی تیز مگر قدرے بااخلاق لہجے میں کہا۔ عمران چونکہ اس آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا اس لئے اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں''...... عمران نے

بھی سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تشریف رکھیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ دارالحکومت سے آئے ہیں اور میرے مہمان ہیں جبکہ......'' فراسگ نے بغیر مصافحہ کئے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اپنی نشست پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھی بھی خاموشی سے بیٹھ گئے۔ فراسگ کے پیچھے اس کا مینجر اینڈریو بھی اندر داخل ہوا تھا اور وہ اب فراسگ کے صوفے کی سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

''میں نے آپ کے ملازم اور مینجر کو یہی بتایا تھا اس لئے یہ بات آپ تک پہنچائی گئی ہے۔ ہمارا تعلق دارالحکومت کے ایک سینڈیکیٹ سے ہے۔ بلیک سینڈیکیٹ سے''...... عمران نے کہا تو فراسگ اور اینڈریو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر بلیک سینڈیکیٹ کا نام سن کر بے اختیار تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران دل ہی دل میں ان کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اندھیرے میں جو تیر پھینکا تھا وہ واقعی نشانے پر لگا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا کا بلیک سینڈیکیٹ اسلحے کی اسمگلنگ میں پورے کرانس اور یورپ پر چھایا ہوا تھا۔ اس کا اندازہ یہی تھا کہ فراسگ جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ مشینری وغیرہ منگواتا رہتا ہے لیکن دراصل مشینری کی آڑ میں اسلحے کی اسمگلنگ کرتا تھا اور بلیک سینڈیکیٹ کے بارے میں عمران کو جس حد تک معلومات تھیں اس کے مطابق بلیک سینڈیکیٹ بھی اسلحہ کی

اسمگلنگ کے لئے بظاہر ادویات اور مشینری کے کنٹینرز ہی استعمال کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بلیک سینڈیکیٹ کے نام لیا تھا۔

"بلیک سینڈیکیٹ۔ کیا مطلب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... فراسگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ البتہ بلیک سینڈیکیٹ کے الفاظ سننے کے بعد اس کی آنکھوں کی گردش پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"مسٹر فراسگ۔ کیا مخصوص بزنس کے سلسلے میں آپ کے منیجر آپ کے رازداں ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں باہر بھیج دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اینڈریو تم باہر جاؤ اور خیال رکھنا جب تک میں نہ کہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے"...... فراسگ نے ہاتھ اٹھا کر سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہوئے اینڈریو سے کہا۔

"یس باس"...... فراسگ نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر ہال کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں مسٹر مائیکل"...... فراسگ نے کہا۔

"کھل کر بات یہ ہے مسٹر فراسگ کے ٹراسکا میں کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے لئے مشینری آپ کے ذریعے پہنچتی رہی ہے۔ ہمیں اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو فراسگ چند لمحے

اس طرح عمران کو دیکھتا رہا جیسے عمران نے کوئی ایسی زبان بول دی ہو جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہو۔

''فیکٹری۔ میزائل اسٹیشن۔ مشینری۔ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میرا ان چیزوں سے کیا تعلق۔ میں تو ٹراسکا کلب کا مالک اور منیجر ہوں اور بس''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فراسگ نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بلیک سینڈیکیٹ اس کیمیائی اسلحے کا بزنس حاصل کرنا چاہتا ہے مسٹر فراسگ جو اسلحہ اس فیکٹری میں تیار ہوتا ہے اور ہم اس لئے یہاں آئے ہیں تاکہ اس فیکٹری کے کسی ذمہ دار آدمی سے معاہدہ کر سکیں اور یہ بات بلیک سینڈیکیٹ کو معلوم ہے کہ آپ اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے لئے مشینری منگواتے رہے ہیں اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بلیک سینڈیکیٹ ایسے معاملات میں انتہائی فیاض بھی ہے اس لئے آپ کو آپ کا انتہائی معقول حصہ باقاعدگی سے ملتا رہے گا اور اگر آپ نے انکار کیا تو پھر بلیک سینڈیکیٹ کے پاس دوسرے حل بھی موجود ہیں''...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری مسٹر مائیکل۔ لگتا ہے کہ آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ تشریف لے جائیں اور اپنے سینڈیکیٹ کو بتا دیں کہ میرا واقعی ان معاملات سے کسی طور پر بھی کوئی تعلق نہیں ہے''...... فراسگ نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

''میں آپ سے سچ جاننا چاہتا ہوں۔ بتائیں آپ مشینری منگواتے ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ منگواتا ہوں لیکن یہ میرا سائیڈ بزنس ہے اور یہ مشینری ہی ہوتی ہے۔ عام مشینری جن کے میرے پاس آرڈرز بک ہوتے ہیں''...... فراسگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو آپ حقائق سے انکار کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ ہم بلیک سینڈیکیٹ کے چیف کو آپ کے تعاون نہ کرنے کی رپورٹ دے دیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اس انداز میں آگے پیچھے کیا جیسے بکھرے ہوئے بال درست کرنا چاہتا ہو۔ یہ اس کا مخصوص اشارہ تھا۔ اس اشارے کے ساتھ ہی تنویر اور صفدر دونوں بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ بات چیت کریں۔ ہم کچھ دیر کے لئے باہر جا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ یکلخت چھت پر موجود روشن بلب اس طرح بجھ گیا جیسے بجلی کی رو اچانک فیل ہو جانے سے تمام روشنیاں گل ہو جاتی ہیں لیکن دوسرے ہی لمحے تیز روشنی سے کمرہ نہا سا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس تیز روشنی نے اس کے ذہن کے اندر شگاف ڈال دیئے ہوں۔

اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تاریکی نے اس طرح غلبہ پا لیا جیسے گہرا بادل سورج کے سامنے آجانے سے ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے اور پھر جس قدر تیزی سے اس کے ذہن پر اندھیرا چھایا تھا اسی تیزی سے اندھیرا چھٹ گیا اور عمران نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ اس گیسٹ ہاؤس کے ہال نما کمرے میں موجود نہیں ہے بلکہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہے یہ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے کوئی تہہ خانہ دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں تک تو عمران کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کیونکہ روشنی جانے اور آنے کے دوران اس کے ذہن کے مطابق چند لمحوں کا وقفہ تھا اور اتنے کم وقفے میں اتنی بڑی تبدیلی ناممکن دکھائی دیتی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن نے معاملات کو سمجھنا شروع کر دیا۔

اس کا مطلب تھا کہ فراسگ نے کسی پراسرار انداز میں انہیں بے ہوش کیا اور پھر یہاں اس تہہ خانے میں لاکر ان راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا۔ عمران نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح راڈز میں جکڑے ہوئے کرسیوں پر موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے سارے ساتھی اپنے اصل چہروں میں تھے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ اس کا اپنا میک اپ بھی

صاف ہو چکا تھا۔

"یہ جگہ اس فراسگ کی تو نہیں ہوسکتی۔ یہ کسی ایجنسی کا ٹارچر روم ہی ہوسکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ میک اپ واشنگ اور راڈز والی کرسیاں اور اس کمرے میں موجود ٹارچنگ کا جدید اور قدیم سامان یہ سب کچھ اسی بات کو ظاہر کرتے تھے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کس کی قید میں ہیں کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرنج تھی جس میں براؤن رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"اوہ۔ تمہیں خود بخود ہوش آ گیا ہے۔ حیرت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... اس نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ کہیں سرنج میں موجود محلول کم نہ پڑ جائے اور میں ویسے ہی بے ہوش رہ جاؤں"...... عمران نے جواب دیا تو آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تمہارے بارے میں مادام نے بتایا ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اور تم نے ڈرنگ سٹان کے باوجود خود بخود ہوش میں آ کر مادام کی بات کو سچ ثابت کر دیا ہے"...... اس نوجوان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مادام سے تمہارا مطلب شاید مادام ڈارسی ہے"...... عمران نے

کہا۔

''ہاں اور وہ ابھی آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تم سب کو ہوش میں لے آؤں''...... نوجوان نے کہا۔

''تو پھر یہ محلول ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ڈرنگ سٹان کا اثر زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے تک ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ تین گھنٹے گزر چکے ہیں اس لئے میرے ساتھی بھی میری طرح خود بخود ہوش میں آ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''آ سکتے ہوں گے لیکن مجھے چونکہ حکم ہے اس لئے حکم کی تعمیل تو میں نے کرنی ہے''...... اس نوجوان نے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا نام ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام پائیک ہے''...... اس نوجوان نے صفدر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کیا ہم ٹراسکا میں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم دارالحکومت میں ہو۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ڈبل زیرو سیکشن میں''...... پائیک نے صفدر کے بازو سے سوئی نکال کر اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ٹراسکا سے یہاں کس طرح لایا گیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم ہوائی راستے سے آئے ہیں یا زمینی راستے سے''۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہیلی کاپٹر پر''...... پائیک نے جواب دیا۔

''ارے۔ اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ مادام ڈارسی کا مقصد اگر ہمیں ہلاک کرنا تھا تو یہ کام تو وہیں ٹراسکا میں بھی ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''میرے پاس تمہاری اس بات کا جواب نہیں ہے۔اس کا جواب مادام ہی دے سکتی ہیں۔ جب مادام آئیں تو ان سے پوچھ لینا''...... پائیک نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے اب راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ یہ راڈز دروازے کے قریب دیوار میں نصب سوئچ بورڈ سے آپریٹ کئے جاتے ہیں۔ پائیک اس دوران سب سے آخر میں موجود جولیا کو انجکشن لگا کر واپس مڑا۔

''میرا دوستانہ مشورہ یہی ہے کہ اگر آخری وقت میں کوئی دعا وغیرہ مانگنی ہے تو مانگ لو۔ مادام انتہائی غصے میں ہے۔ اس نے یہاں آتے ہی تم سب کو گولی سے اڑا دینا ہے''...... پائیک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''ارے رکو۔ تم کہاں جا رہے ہو۔ میری ایک بات سنتے جاؤ''...... عمران نے کہا تو پائیک دروازے سے مڑ آیا۔

''مادام اور ٹراسکا کلب کے مینجر فراسگ کے درمیان کیا رابطہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں تو

یہاں ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہوں“...... پائیک نے جواب دیا۔

”اچھا یہ بتا دو کیا یہ مادام ڈارسی کے پاور گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ پاور گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہے“...... پائیک نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی اس کے باقی ساتھی ہوش میں آ جائیں گے اور انہیں جب معلوم ہو گا کہ وہ ڈارسی کی قید میں ہیں تو انہوں نے لازماً عمران پر چڑھائی کر دینی ہے کہ اس نے کیوں ڈارسی کو زندہ چھوڑا تھا لیکن عمران اصل میں یہ سوچ رہا تھا کہ فراسگ نے اچانک ان پر ڈرنگ سٹان ریز سے جو وار کیا تھا وہ اس نے کیوں کیا اور پھر اس نے کیسے ڈارسی سے رابطہ کیا۔ یہی سوالات اس کے ذہن میں گھوم رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کے جواب اس کے پاس نہیں تھے اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے اور پھر جیسا عمران نے سوچا تھا ویسے ہی ہوا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ ڈارسی کی قید میں ہیں تو ان کا سارا غصہ عمران پر نکلا کہ اس کی رحم دلی اور براؤن سے دوستی کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

”وجہ میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں۔ ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ اب اس ڈارسی کو مزید کوئی رعایت نہیں ملے گی۔ جولیا یہ راڈز ہمارے لئے ضرور تنگ ہیں لیکن تم ان میں سے کھسک

کر باہر آ سکتی ہو''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی اس نے کوشش کا آغاز ہی کیا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈارسی فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے روڈس تھا اور روڈس کے پیچھے وہی آدمی پائیک تھا جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ پائیک کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ ڈارسی اور روڈس دونوں ان کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ڈارسی کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ وہ عمران کی طرف تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔

''کیوں عمران۔ اب تم یقیناً پچھتا رہے ہو گے کہ تم نے ہمیں زندہ کیوں چھوڑا تھا''...... ڈارسی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر غراتے ہوئے اور انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پچھتاتا وہ ہے ڈارسی جو غلط فیصلے کرتا ہے۔ میں نے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا تھا اس لئے پچھتانے کا کیا سوال۔ میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ میں تمہیں کیوں زندہ چھوڑ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے رحمدلی دکھائی لیکن رحمدلی کیا ہوتی ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور اب بہرحال پچھتانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ تم سب کو اب ہلاک ہونا ہو گا۔ ابھی اور اسی وقت۔ میں نہ رحم دل ہوں اور نہ ہی میں کسی کا احسان مانتی ہوں اس لئے تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... ڈارسی

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے ہمیں ہلاک کرنے سے پہلے کیا تم یہ بتاؤ گی کہ فراسگ کے ساتھ تمہارا کیا تعلق ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ ضرور بتاؤں گی۔ تم فراسگ کی کوٹھی پر پہنچے تو فراسگ کو تمہاری آمد کی فوری اطلاع دے دی گئی۔ فراسگ کرانس کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ اسے بہرحال یہ اطلاع تو تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ کرانس کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے اس نے سب سے پہلے کرانسی حکام کو کال کر کے یہ شبہ ظاہر کیا کہ اس تک پہنچنے والے پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں جس پر کرانسی حکام نے اسے براہ راست تم لوگوں سے ٹکرانے سے روک دیا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ انہوں نے اس سلسلے میں ٹارج ایجنسی کے چیف اور مجھ سے رابطہ کیا۔ ہم ٹراسکا میں ہی موجود تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ تم اس طرف آنے کی بجائے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف آؤ گے تو ہم وہاں تمہارا شکار کھیلیں گے۔ ہم نے تمہیں اپنے جال میں پھنسانے کی مکمل تیاری کر لی تھی لیکن ہم وہاں انتظار کرتے رہے تھے۔ اسی دوران چیف سیکرٹری نے فون پر مجھے بتایا کہ تم فراسگ کے پاس ہو۔ میں نے فون پر فراسگ سے رابطہ کیا تو اس نے تمہارے بارے میں بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ جس گیسٹ ہاؤس میں تم موجود ہو وہاں ڈرنگ ستان ریز فائر کرنے کا جدید سسٹم موجود ہے تو میں نے اسے

کہا کہ وہ تم لوگوں پر اچانک اس طرح ڈرنگ سٹان فائر کرے کہ تم ہوشیار نہ ہو سکو۔ چنانچہ اس نے اپنے مینجر کی مدد سے کارروائی کی اور تم بے ہوش ہو گئے تو اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے وہاں جا کر تمہیں دیکھا تو میں نے تمہیں پہچان لیا۔ ہمارا ہیلی کاپٹر جو تم لے گئے تھے وہ بھی ہمیں مل گیا تھا اس لئے میں تم سب کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے آئی۔ تمہارے میک اپ واش کئے اور تمہیں راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ البتہ ایک بات تم سے پوچھنی ہے کہ یہ عورت تو سوئس نژاد ہے پھر یہ تمہارے ساتھ کس حیثیت سے ہے"...... ڈارسی نے کہا۔

"دوست جس مقصد کے لئے دوست کے ساتھ رہتا ہے اسی مقصد کے لئے یہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن کیا تم نے کرانسی حکام کو بتا دیا ہے کہ تم ہمیں فوری ہلاک کرنے کی بجائے یہاں لے آئی ہو اور ہمیں ہوش میں بھی لایا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرانسی حکام کا مجھ سے براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ البتہ چیف سیکرٹری صاحب کو میں نے بتا دیا ہے کہ تم میری گرفت میں آ چکے ہو اور اب میں تمہیں اپنی مرضی سے ہلاک کروں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے براؤن کو بھی اطلاع دے دی ہے کہ وہ جس کام کو ناممکن سمجھتا تھا وہ ڈارسی نے ممکن بنا دیا ہے۔ مطلب کہ آخر کار تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی اور میرا یہ کارنامہ یقیناً

اعلیٰ سطح پر سراہا جائے گا''...... ڈارسی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں وہاں ٹراسکا میں کہا تھا کہ آئندہ اگر تم نے ہمارے خلاف کوئی حرکت کی تو پھر تمہیں دوبارہ زندہ رہنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اس کے باوجود تم نے یہ تمام کارروائی کی ہے اس لئے اب تمہارے ساتھ جو کچھ ہو گا اس پر کسی کو شکایت نہیں ہونی چاہئے''...... عمران نے اچانک انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈارسی چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ یکلخت تمہارا لہجہ کیوں بدل گیا ہے۔ پائیک اس کے اور اس کے ساتھیوں کے راڈز چیک کرو''...... ڈارسی نے تیز لہجے میں کہا تو ان کے عقب میں موجود پائیک نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور تیزی سے چلتا ہوا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں آ گیا۔

''راڈز درست ہیں مادام''...... پائیک نے سب سے آخر میں موجود جولیا کی کرسی کی سائیڈ سے دوبارہ سامنے کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''مادام آپ کیوں رسک لے رہی ہیں۔ انہیں ختم کر دیں۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے روڈس نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ان سے کم خطرناک ہوں۔ نانسنس''...... ڈارسی نے یکلخت روڈس پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا

تو روڈس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم نے کچھ اور پوچھنا یا کہنا ہے تو پوچھ اور کہہ لو عمران۔ میں نہیں چاہتی کہ مرنے سے پہلے تمہاری کوئی حسرت تمہارے دل میں ہی رہے''...... ڈارسی نے اپنی جیکٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''صرف ایک درخواست ہے کہ ہمیں مرنے سے پہلے خصوصی عبادت کے لئے تھوڑا سا وقت دے دو تاکہ مرنے کے بعد ہم سکون سے جنت میں جا سکیں''...... عمران نے کہا تو ڈارسی بے اختیار چونک پڑا۔

''وقت۔ کیا مطلب۔ اوہ نہیں۔ سوری میں تمہیں وقت نہیں دے سکتی''...... ڈارسی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کی اس اچانک بات کی وجہ سمجھ ہی نہ آئی تھی اس لئے وہ قدرے بوکھلا سی گئی تھی۔

''اس میں اتنا بوکھلانے کی کیا بات ہے۔ ہم راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور ہم بہرحال انسان ہیں جن بھوت نہیں ہیں کہ اچانک راڈز میں سے غائب ہو جائیں گے۔ تم نے ہمیں ہلاک کرنا ہے ابھی کر دو یا آدھے گھنٹے بعد کر دو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہمارا ہمدرد بھی یہاں کوئی نہیں ہے جو ہمیں تمہارے ہاتھوں سے چھڑانے آئے گا۔ ہم ایشیائی لوگ موت سے پہلے کی جانے والی عبادت کو بے حد اہمیت دیتے ہیں اس لئے اگر تم آدھ گھنٹہ ہمیں

عبادت کے لئے دے دو تو اس میں کیا حرج ہے۔ بے فکر رہو ہم میں سے کوئی تمہارے خلاف کچھ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ راڈز ایک بار پھر چیک کر کے اپنی پوری پوری تسلی کر لو پھر دے دینا ہمیں وقت''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ تم آدھے گھنٹے میں ان راڈز سے آزاد ہو جاؤ گے۔ ایسا ناممکن ہے عمران۔ یہ راڈز سوئچ بورڈ سے آپریٹ ہوتے ہیں اور تمہارے ہاتھ اس سوئچ بورڈ تک کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتے''...... ڈارسی نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے اس لئے تو آخری عبادت کی بات کر رہا ہوں۔ بہرحال اگر تم اس کے باوجود بھی خوفزدہ ہو تو ٹھیک ہے جو تمہاری مرضی آئے کرو۔ کر دو ہمیں ابھی ہلاک''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پائیک تم یہیں رہو گے۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا۔ ہم آدھے گھنٹے بعد پھر آئیں گے اور پھر انہیں ان کے انجام تک پہنچائیں گے''...... ڈارسی نے اٹھتے ہوئے کہا تو روڈس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''مادام''...... روڈس نے کچھ کہنا چاہا۔

''بے فکر رہو روڈس۔ پائیک کی یہاں موجودگی کے بعد کوئی رسک نہیں رہے گا۔ اس دوران میں چیف سیکرٹری سے بات کرتی ہوں۔ شاید وہ خود بھی یہاں آنا پسند کریں''...... ڈارسی نے کہا اور

واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ روڈس بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

''مسٹر پائیک۔ کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو''...... عمران نے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ پانی یہاں نہیں ہے اور میں یہاں سے باہر نہیں جا سکتا''...... پائیک نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا پانی لانے کے لئے تمہیں میلوں سفر کرنا پڑے گا۔ حیرت ہے۔ ذبح ہونے والی جانوروں کو بھی پانی پلایا جاتا ہے اور تم انسانوں کو ان کی موت سے پہلے پانی پلانے سے انکاری ہو۔ واقعی حیرت ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ تم اب کٹنے والے جانور ہی ہو۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ اوکے میں لے آتا ہوں پانی۔ تمہاری یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں''...... پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بھی دروازے سے باہر نکل گیا۔

''اب تم ہمت کرو جولیا ورنہ دوسرا موقع نہیں ملے گا''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راڈز میں سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف کھسکانے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود کوشش کے وہ کامیاب نہ ہو رہی تھی لیکن اس نے کوشش جاری رکھی مگر اس سے پہلے کہ وہ کامیاب

ہوتی دروازہ کھلا اور پائیک پانی کی دو بوتلیں ہاتھوں میں پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھا۔ اس نے ایک بوتل کرسی پر رکھی اور دوسری بوتل کا ڈھکن کھولا اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کو عمران کے منہ سے لگا دیا۔

''بس بس۔ اتنا کافی ہے۔ شکریہ''...... عمران نے چند گھونٹ پینے کے بعد سر پیچھے ہٹا کر کہا تو پائیک پیچھے ہٹ گیا۔

''پانی مجھے بھی پلاؤ مسٹر''...... صالحہ نے کہا تو پائیک بوتل اٹھائے جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پانی کی بوتل صالحہ کے منہ سے لگائی ہی تھی کہ صالحہ نے اس کی پنڈلی پر زور سے پیر کی ضرب لگائی تو پائیک چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پانی کی بوتل الٹ گئی اور پانی صالحہ اور اس کی کرسی پر گر کر نیچے فرش پر بہتا چلا گیا۔

''یہ تم نے مجھے ضرب لگائی ہے''...... پائیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے میرا پیر کچل دیا تھا۔ نانسنس''...... صالحہ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہارے ساتھ نیکی کر رہا تھا اور تم نے میری نیکی کا یہ صلہ دیا ہے۔ اب بھگتو''...... پائیک نے کہا اور واپس مڑ کر اس کرسی کی طرف بڑھنے لگا جس پر اس نے دوسری بوتل رکھی تھی۔ اس کی

پشت جیسے ہی صالحہ کی طرف ہوئی صالحہ کے جسم نے تیزی سے حرکت کی اور پھر جب تک پائیک کرسی پر پڑی دوسری بوتل اٹھا کر مڑتا صالحہ کا جسم ایک جھٹکے سے کھسک کر راڈز کے اوپر پہنچ گیا تھا۔

"پائیک ایک منٹ"...... عمران نے کہا لیکن پائیک نے شاید کوئی آہٹ سن لی تھی اس لئے وہ تیزی سے صالحہ کی طرف مڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم......" اس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل نیچے پھینک کر اس نے تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنے کی کوشش کی لیکن عین اس وقت جب وہ مشین گن اتار رہا تھا صالحہ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی اس سے ٹکرائی اور وہ مشین گن سمیت چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ پائیک نے بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔

صالحہ کی لات حرکت میں آئی تھی اور اس کے جوتے کی ٹو پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پائیک کی کنپٹی پر پڑی اور پائیک چیختا ہوا واپس گرا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن جھپٹی لیکن پائیک شاید انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک تھا اس قدر بھرپور ضرب کھانے کے باوجود وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ مشین گن اٹھا کر سیدھی ہوتی پائیک کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی

طرح صالحہ سے ٹکرایا اور صالحہ اچھل کر سائیڈ کے بل نیچے فرش پر جا گری۔

پائیک نے اچھل کر صالحہ کے سر پر پیر کی ضرب لگانی چاہی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے دروازے کے قریب دیوار سے جا ٹکرایا۔ صالحہ منہ کے بل نیچے گرتے ہی الٹی کمان کی طرح گھومی تھی اور اس پر حملہ آور پائیک اس کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا کیونکہ اس کا جسم اس وقت فضا میں تھا جب صالحہ نے اسے ٹکر ماری تھی اس لئے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا تھا اور کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ صالحہ تیزی سے مڑ کر مشین گن پر جھپٹی اور پھر اس سے پہلے کہ پائیک دوبارہ اٹھتا صالحہ نے مڑ کر یکلخت اس پر فائر کھول دیا اور کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ پائیک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

''جلدی کرو۔ ہمیں کھولو۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا تو صالحہ دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب دیوار میں نصب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوئچ بورڈ تک پہنچتی گولیاں کھا کر گرے ہوئے پائیک نے یکلخت اس طرح جمپ لگایا جیسے ذبح ہوتی ہوئی مرغی اچانک پھڑکتی ہے اور اس بار صالحہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گری۔

صالحہ کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔

البتہ پائیک یہ ضرب لگا کر دھپ سے نیچے گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا تھا۔ صالحہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے ڈارسی اور اس کے پیچھے روڈس اس طرح اندر داخل ہوئے جیسے دوڑتے ہوئے یہاں تک آئے ہوں۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سچوئیشن کو سمجھ سکتے صالحہ نے اچھل کر یکلخت ان پر حملہ کر دیا اور ڈارسی چیختی ہوئی اچھل کر روڈس سے ٹکرائی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ صالحہ نے یکلخت کسی پرندے کی طرح اس طرف کو چھلانگ لگائی جہاں مشین گن پڑی ہوئی تھی اور پھر وہ مشین گن اٹھا کر پلٹی ہی تھی کہ مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور صالحہ کے ساتھ ساتھ اس کے عقب میں موجود جولیا کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔

ڈارسی نے نیچے گرتے ہی انتہائی برق رفتاری سے جیب سے مشین پسٹل نہ صرف نکال لیا تھا بلکہ اس نے فائر بھی کھول دیا تھا اور گولیاں ایک قطار کی صورت میں نہ صرف مشین گن اٹھا کر پلٹتی ہوئی صالحہ کے ہاتھ پر پڑی تھیں بلکہ اس کے عقب میں آ جانے والی جولیا کے بازو کا گوشت بھی ساتھ لے کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں لیکن ڈارسی کو زیادہ گولیاں برسانے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ صالحہ مشین گن ہاتھ سے نکلتے ہی تیزی سے گھومی اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اٹھتی ہوئی ڈارسی کے اس ہاتھ پر پوری قوت

سے پڑی تھی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑ رکھا تھا۔

اس ضرب سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ نہ صرف مشین پسٹل کا رخ بدل گیا بلکہ وہ اس کے ہاتھ سے بھی نکل کر ہوا میں اڑا ہی تھا کہ صالحہ نے اسے اس قدر تیزی سے ہوا میں ہی کیچ کر لیا جیسے کوئی ماہر فیلڈر کرکٹ گراؤنڈ میں گیند کو کیچ کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی صالحہ تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس کا یہ انداز لاشعوری تھا۔ روڈس اس دوران نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ وہ بھی جیب سے مشین پسٹل نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن صالحہ نے واقعی پھرتی دکھائی اور دوسرے لمحے روڈس گولیاں کھا کر چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔

اسی دوران ڈارسی نے یکلخت اچھل کر صالحہ پر حملہ کر دیا لیکن صالحہ چونکہ لاشعوری طور پر کافی پیچھے ہٹ چکی تھی اس لئے ڈارسی کی یہ چھلانگ کامیاب نہ ہو سکی اور ابھی وہ راستے میں ہی تھی کہ صالحہ کا پسٹل والا ہاتھ گھوما اور گولیاں بارش کی طرح ڈارسی پر برسنے لگیں۔ دوسرے لمحے ڈارسی چیختی ہوئی فضا میں گھومی اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گر کر ایک بار اوپر کو اس طرح اٹھی جیسے گولیاں اس کے جسم پر خراش بھی نہ ڈال سکی ہوں لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر دھپ سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی جبکہ روڈس نیچے گر کر چند لمحے بھی نہ تڑپ سکا تھا۔ اب کمرے میں تین لاشیں موجود تھیں اور صالحہ ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

اس کا سرخ و سفید چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔ عمران، جولیا سمیت سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے صالحہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ صالحہ نے جس تیزی اور پھرتی سے کام لیتے ہوئے یہ سب کیا تھا وہ واقعی ان کے لئے حیران کن تھا لیکن وہ سب راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے سوائے آنکھیں پھاڑنے کے اور کچھ نہ کر سکے۔

''ویل ڈن صالحہ۔ تم نے واقعی تیزی اور پھرتی کی وجہ سے میدان مار لیا ہے۔ ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن''...... عمران کی آواز سنائی دی تو صالحہ اس طرح اچھلی جیسے اسے پہلی بار احساس ہوا کہ اس کمرے میں اس کے علاوہ دوسرے لوگ بھی موجود ہیں اس نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر دوڑ کر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو چکے تھے جولیا کے بائیں بازو سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی۔ اس نے راڈز سے آزاد ہوتے ہی اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھ لیا۔

''آئی ایم سوری جولیا''...... صالحہ نے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ بہرحال تم نے جس تیزی اور پھرتی سے یہ جنگ جیتی ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ ویل ڈن''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''صفدر۔ تم جولیا کے بازو پر پٹی باندھو میں اور تنویر باہر دیکھتے ہیں''...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر نے بھی ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل جھپٹ لیا جو روڈس کے ہاتھ سے نکل کر وہاں گرا تھا اور پھر وہ بھی تیزی سے عمران کے پیچھے دروازے کی طرف لپکا لیکن عمران جب باہر آیا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گیا کہ یہ ایک دیہاتی انداز کے احاطے کے عمارت تھی۔

دوسری طرف کمرے اور اس کے سامنے برآمدہ تھا جبکہ باقی کھلا صحن تھا اور صحن میں ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ساری عمارت چھان ماری لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ احاطے کی چار دیواری میں کافی بڑا لکڑی کا پھاٹک لگا ہوا تھا جو اندر سے بند تھا۔

''ہونہہ۔ یہ دارالحکومت نہیں ہو سکتا۔ اس آدمی نے ہم سے جھوٹ بولا تھا۔ یہ تو میرا خیال ہے ٹراسکا ہی ہے''...... تنویر نے عمران کے پیچھے پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ادھر ادھر نظر آنے والی پہاڑیاں تو یہی بتاتی ہیں کہ ہم ٹراسکا میں ہی ہیں''...... عمران نے کہا۔ یہ احاطے نما عمارت ان پہاڑیوں کے دامن میں بنی ہوئی تھی اور ان پہاڑیوں پر نہ کوئی آدمی نظر آ رہا تھا اور نہ ہی اس وادی میں۔ پہاڑیاں بھی خشک اور

بنجر تھیں۔

"آؤ اب ہمیں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر یہاں کا جائزہ لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور واپس پھاٹک کے اندر کی طرف چل پڑا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے اندر آ گیا تھا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ انہیں برآمدے کے ایک کونے میں ایسی سیٹی کی آواز سنائی دی جیسے لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال کرتے ہوئے سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے اور عمران دوڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا۔

آواز ایک کمرے سے آ رہی تھی۔ عمران پہلے اس چھوٹے سے کمرے میں جھانک چکا تھا۔ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن میز پر کوئی ٹرانسمیٹر عمران کو نظر نہ آیا تھا لیکن سیٹی کی آواز کمرے سے ہی سنائی دے رہی تھی۔ عمران کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک سائیڈ پر علیحدہ ایک میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا جس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ میکارنو کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ روڈس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے روڈس کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کی نظریں

ٹرانسمیٹر کی اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر وہ فریکوئنسی نظر آ رہی تھی جہاں سے کال کی جا رہی تھی۔

''روڈس۔ کون روڈس۔ مادام ڈارسی کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ اوور''...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''میں مادام کا نمبر ٹو ہوں۔ مادام بلیک روم میں موجود ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ان دشمنوں کا کیا ہوا۔ کیا وہ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

''ہاں۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ مادام سے میری بات کراؤ۔ جلدی۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ میں بلا لاتا ہوں انہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر دیا اور پھر کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد اس نے دوبارہ بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ڈارسی بول رہی ہوں۔ اوور''...... اس بار عمران نے ڈارسی کی آوز اور لہجے میں کہا۔

''میکارنو بول رہا ہوں مادام۔ کوبرا فیکٹری سے۔ کیا پوزیشن ہے دشمنوں کی۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اوور''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ان کے میک اپ واش ہو گئے تھے۔ کیا وہ اصل آدمی تھے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ اصل آدمی تھے البتہ ان کے ساتھ جو دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک سوئس نژاد تھی۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ وہ یقیناً ان کی کوئی دوست عورت ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ آپ ان کی لاشیں ہارڈ پوائنٹ میں ہی چھوڑ دیں۔ میں فراسگ کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ ان کی لاشوں کو دارالحکومت بھجوانے کا انتظام کرے گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''مادام ڈارسی۔ آپ کی وجہ سے یہ لوگ مارے جا سکے ہیں اس لئے میں چیف سیکرٹری اور اعلیٰ حکام سے آپ کی تعریف کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی حکومت کو آپ کے لئے تعریفی لیٹر ضرور لکھیں گے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''شکریہ مسٹر میکارنو۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ ان کی بے ہوشی سے لے کر اب تک کیا کھیل کھیلا گیا ہے۔ فراسگ نے یقیناً اس میکارنو سے جو کوبرا میزائل فیکٹری کا انچارج ہو گا رابطہ کیا ہو گا۔ اس میکارنو نے

شاید چیف سیکرٹری کے ذریعے یہ معاملہ ڈارسی تک پہنچا ہو گا اور چونکہ ڈارسی ٹراسکا میں موجود تھی چنانچہ چیف سیکرٹری نے اسے فراسگ سے رابطہ کرنے کے لئے کہا ہو گا اس طرح ڈارسی سے فراسگ تک اور پھر اس کے ذریعے میکارنو تک بات پہنچی ہو گی اور یہ عمارت یقیناً ٹراسکا کے نواحی علاقے میں ہو گی اور یہ یقیناً کرانسی ایجنٹوں کا اڈا ہو گا یا یہ اس میکارنو کا اڈا ہو گا۔

انہیں ہیلی کاپٹر پر یہاں لایا گیا اور یہاں ان کے میک اپ وغیرہ صاف کئے گئے۔ میکارنو نے دراصل عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں براہ راست کرانسی حکام کو بھجوانے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا تاکہ کرانس حکام کو یقین دلایا جا سکے کہ ہلاک ہونے والے واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔

بہرحال اس طرح وہ ٹراسکا میں ہی رہ گئے تھے ورنہ عمران واقعی یہ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ انہیں ٹراسکا سے دارالحکومت لے آنے کی کوئی توجیہہ نہیں بنتی۔ جو کام دارالحکومت لا کر کیا جانا مقصود تھا وہ ٹراسکا میں بھی ہوسکتا تھا۔ پھر چھوٹے سے ہیلی کاپٹر پر اتنے افراد کو اتنا طویل سفر طے کر کے لے آنا حماقت ہی کہلایا جا سکتا تھا لیکن اب تمام بات سمجھ میں آ گئی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔ تنویر باہر موجود تھا۔

''کس کی کال تھی''...... تنویر نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور پھر وہ اس تہہ خانے کی طرف چل پڑے جہاں ان کے

ساتھی موجود تھے۔

''یہ میکارنو کون ہو سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''یہ کوبرا میزائل فیکٹری کا یا تو ڈائریکٹر ہے یا پھر چیف سیکورٹی آفیسر ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ وری گڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اب فراسگ سے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی''...... تنویر نے خوش ہو کر کہا۔

''وہ کیوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ اب اس فریکوئنسی کی مدد سے تم آسانی سے اس کا محل وقوع تلاش کر لو گے''...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے لئے اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ چاہئے جس میں طویل بلد اور عرض بلد بھی دیا ہوا ہو اور وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ البتہ اب فراسگ ہماری لاشیں اٹھانے یہاں آ رہا ہے اور اب وہی بتائے گا''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ ڈارسی، روڈس اور پائیک کی لاشیں وہاں ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے انہیں تفصیل بتائی تو یہ معلوم ہونے پر وہ سب خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ دارالحکومت کی بجائے ٹراسکا میں ہیں۔

''اب تم سب اس طرح باہر چھپ جاؤ کہ فراسگ جب آئے تو اس پر آسانی سے قابو پایا جا سکے۔ فراسگ اکیلا نہیں آئے گا۔

لامحالہ اس کے ساتھ اس کے ساتھی ہوں گے لیکن ہم نے صرف فراسگ کو زندہ پکڑنا ہے۔ باقی آدمیوں کو گولیوں سے اڑا دینا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اور وہ خصوصی اسلحہ بھی یہاں موجود نہیں ہے جس کی مدد سے ہم نے اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پھر شہر جانا پڑے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''یہاں کی تلاشی لو۔ جس قسم کا یہ پوائنٹ بنایا گیا ہے یہاں کسی نہ کسی کمرے میں ہمارے مطلب کا اسلحہ ضرور مل جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ اسلحہ کی تلاش میں نکل گئے۔ عمران کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ بھی ان کے پیچھے باہر آ گیا۔

کرانس کے چیف سیکرٹری کا نام سر آسٹن تھا۔ وہ اپنے آفس میں بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا کسی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس'' ...... اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''براؤن بول رہا ہوں جناب'' ...... دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ براؤن تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ ڈارسی نے کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب تم بھی واپس آجاؤ۔ اب تمہاری وہاں رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب ہر مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے'' ...... چیف سیکرٹری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں دارالحکومت کے ایئرپورٹ سے ہی بول رہا ہوں۔ ابھی میری فلائٹ پہنچی ہے۔ مجھے ڈارسی نے تفصیل بتا دی تھی اس لئے میں آیا ہوں''...... براؤن نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''ڈارسی اب کہاں ہے چیف''...... براؤن نے کہا۔

''وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر ٹراسکا کے پہاڑی علاقے میں ایک خصوصی پوائنٹ پر گئی ہوئی ہے تاکہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہیں چھوڑ دے''...... چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا۔ اوہ اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... براؤن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''تمہیں ڈارسی نے تمام تفصیل بتا دی ہو گی کہ کس طرح اس نے ڈومبا میں اور مارٹرس نے ٹرانگ کے قریب پہاڑی علاقے میں پکٹنگ کی لیکن پھر مارٹرس اور اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے گئے جبکہ ڈارسی اور اس کے ساتھی بھی جب وہ ایک احاطے میں موجود تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے۔ صرف ڈارسی اور اس کے اسسٹنٹ روڈس کو زندہ چھوڑ دیا گیا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور عمران اس کے ساتھی ڈارسی کا ہیلی کاپٹر لے کر ٹراسکا پہنچ گئے۔ ڈارسی دارالحکومت سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کر کے اس کے ذریعے ٹراسکا

پہنچی تو اسے اپنا ہیلی کاپٹر ایک نواحی علاقے میں کھڑا مل گیا۔ اس دوران مجھے فراسگ نے اطلاع دی کہ ٹراسکا میں ان کے خاص ایجنٹ فراسگ نے دو عورتوں اور دس مردوں پر مشتمل ایک ایکریمین گروپ کو ڈرنگ سٹان ریز فائر کر کے بے ہوش کر دیا ہے اور یہ گروپ کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے فراسگ کی رہائش گاہ پر پہنچا تھا جس پر میں سمجھ گیا کہ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ چونکہ خدشہ تھا کہ فراسگ شاید ان کے میک اپ واش کرنے اور پھر انہیں ہلاک کرنے میں کوتاہی نہ کر جائے اس لئے میں نے فراسگ کی رہائش گاہ کے بارے میں ڈارسی کو ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا دیا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ وہ ٹراسکا میں ہی موجود ہے۔ وہاں پر میکارنو جو کوبرا میزائل لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج ہے کا ایک باقاعدہ ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ جہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم بھی موجود ہے۔ چنانچہ میکارنو نے کہا کہ ان ایجنٹوں کو وہاں پہنچا دیا جائے اور پھر انہیں چیک کر کے ہلاک کر دیا جائے اور اس کی لاشیں وہیں چھوڑ دی جائیں تاکہ وہ فراسگ کے ذریعے ان کی لاشیں براہ راست دارالحکومت بھجوانے کا بندوبست کر سکے۔ اس نے محل وقوع بتا دیا تو میں نے ڈارسی کو ٹرانسمیٹر کال کر کے احکامات دے دیئے تو ڈارسی اور روڈس، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر پر لاد کر اس پوائنٹ پر لے گئے اور پھر اس نے مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے ابھی بتایا ہے کہ اس نے وہاں ان

کے میک اپ واش کیے تو ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور سارے مرد ایشیائی ہیں جن میں عمران بھی شامل ہے۔ یہ سوئس نژاد عورت یقیناً ان کی دوست ہو گی۔ بہرحال میں نے ڈارسی اور روڈس کو حکم دے دیا کہ وہ انہیں ہلاک کر کے وہیں چھوڑ دے اور خود دارالحکومت واپس جائیں"...... چیف سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ڈارسی کو ہدایت کی تھی کہ وہ پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے اور پھر ان کے میک اپ واش کرے اور انہیں اس پوائنٹ پر لے جائے"...... براؤن نے کہا۔

"وہاں فراسگ کی رہائش گاہ پر تو میک اپ واشر موجود نہ ہو گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ڈرنگ سٹان ریز کی وجہ سے بے ہوش تھے اس لئے وہ چار پانچ گھنٹوں سے پہلے تو کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکتے تھے اس لئے اس ہدایت کی ضرورت ہی نہ تھی اور پھر میکارنو کا سپیشل پوائنٹ بھی ٹراسکا میں ہی ہے اور وہاں سوئچ آپریٹنگ راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور میک اپ واشر بھی اور ویسے بھی ڈارسی اور روڈس دونوں بے حد ہوشیار ہیں اور انہوں نے اب تک انہیں ہلاک کر دیا ہو گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اس سپیشل پوائنٹ کی فریکوئنسی کیا ہے چیف"...... براؤن نے کہا تو چیف سیکرٹری نے اسے مخصوص فریکوئنسی بتا دی۔

"او کے چیف ۔ میں آفس آ رہا ہوں۔ اگر اس دوران ڈارسی

کی کال آ جائے تو آپ اسے میرے بارے میں بتا دیں ورنہ میں خود آ کر آپ کے آفس سے ہی اس سے بات کروں گا''۔ براؤن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ میں انتظار کروں گا''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ براؤن واقعی عمران سے انتہائی مرعوب ہے''...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کم ان''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو دروازہ کھلا اور براؤن اندر داخل ہوا۔

''آؤ بیٹھو براؤن''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو براؤن سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ڈارسی کی کال آئی ہے چیف''...... براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ شاید وہ کال کرنے کی بجائے ابھی خود ہی آ جائے۔ تم بے فکر رہو براؤن۔ اس قدر مرعوب ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے''...... چیف سیکرٹری نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

''میں مرعوب نہیں ہوں چیف۔ آپ میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں لیکن میں حقیقت کو حقیقت کے نقطہ نظر سے دیکھتا

ہوں۔ خواب کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹوں میں سے ہیں۔ آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ انہوں نے ٹارج ایجنسی کے مارٹرس جیسے ٹاپ ایجنٹ کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ مارٹرس، ڈارسی سے کہیں زیادہ ہوشیار اور تیز ایجنٹ تھا لیکن وہ بھی عمران کے ہاتھوں مارا گیا اور ڈارسی پر بھی اس نے قابو پالیا تھا لیکن پھر اسے اور روڈس کو زندہ چھوڑ دیا گیا اس لئے کہ ڈارسی میری منگیتر ہے لیکن اب اگر ڈارسی نے حماقت کی اور عمران نے سچویشن بدل ڈالی تو پھر ڈارسی کی موت یقینی ہے"...... براؤن نے کہا۔

"شٹ اپ یو براؤن۔ تم واقعی حد درجہ مرعوب ہو۔ میں تمہیں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ اب اگر آئندہ تم نے ایسی مرعوبیت کا میرے سامنے اظہار کیا تو میں تمہیں سروس سے علیحدہ کر دوں گا۔ میں اس قسم کی مرعوبیت برداشت نہیں کر سکتا"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری چیف"...... براؤن نے جواب دیا۔

"او کے۔ آئندہ خیال رکھنا۔ اب چاہو تو ڈارسی سے بات کر لو"...... چیف سیکرٹری نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کونے پر پڑا ہوا ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر براؤن کے سامنے رکھ دیا۔

"میں پہلے اس کے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر کال کر لوں۔ ہو

سکتا ہے کہ وہ دارالحکومت واپس آ رہی ہو"...... براؤن نے کہا اور چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ براؤن نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ براؤن کالنگ ڈارسی۔ اوور"...... فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ڈارسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ڈارسی کی آواز سنائی دی تو چیف سیکرٹری کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ براؤن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات جھلکنے لگے تھے۔

"عمران کا کیا ہوا ڈارسی۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

"وہی جو ہونا تھا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں تمہاری کال ملنے پر واپس آ گیا ہوں اور اس وقت چیف سیکرٹری صاحب کے آفس سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"۔ براؤن نے کہا۔

"ہونہہ۔ چیف سیکرٹری کو بتا دو براؤن کہ میں نے اب تک اس کا بہت لحاظ کیا ہے اور اب کسی بھی وقت اس کا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے جو ڈارسی کا ہوا ہے۔ اوور"...... یکلخت دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو براؤن کے ساتھ ساتھ چیف سیکرٹری بھی بے

اختیار اچھل پڑا۔ چیف سیکرٹری کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ ڈارسی کا کیا ہوا۔ کیا ہوا ہے۔ بتاؤ۔ اوور''...... براؤن نے رک رک کر کہا۔

''سنو براؤن۔ میں نے تمہاری منگیتر سمجھ کر اسے اور اس کے نائب روڈس کو ایک بار زندہ چھوڑ دیا تھا حالانکہ میرے ساتھی اس بات پر مجھ سے سخت ناراض بھی ہوئے تھے لیکن میں نے ان کی بھی پرواہ نہ کی تھی اور میں نے ڈارسی اور روڈس کو وارننگ دے دی تھی کہ اب اگر انہوں نے ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو پھر ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہو گی۔ اس کے باوجود ڈارسی اور روڈس نے میری بات نہ مانی۔ البتہ یہ بتا دوں کہ ڈارسی میری ساتھی لڑکی کے ساتھ باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے۔ اس نے ہمیں راڈز میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا اور پھر وہ خود ہی ہمیں ہوش میں لے آئی۔ میری ساتھی لڑکی کے جسم پر راڈز ڈھیلے تھے اس لئے میری ساتھی لڑکی ان راڈز کی گرفت سے پھسل کر باہر آ گئی اور اس کے بعد اس اکیلی نے ڈارسی، روڈس اور اس کے ساتھی پائیک کے ساتھ جان توڑ لڑائی کی اور اس لڑائی میں یہ تینوں اس کے ہاتھوں مارے گئے اور تم بھی سن لو اور اپنے چیف سیکرٹری سر آسٹن کو بھی بتا دو کہ کافرستان کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف سازش کرانس کو بے حد مہنگی پڑ سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو براؤن نے ڈھیلے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ ڈارسی کو بے حد پسند کرتا تھا اس لئے اس کی موت کی خبر نے اسے انتہائی پریشان کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی تھی۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اب اس عمران کو لازماً ہلاک ہونا پڑے گا۔ لازماً ہلاک ہونا پڑے گا''...... چیف سیکرٹری نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا لیکن براؤن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور وہ مسلسل میز پر نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔

''مجھے ڈارسی کی موت پر بے حد افسوس ہے براؤن۔ مجھے حقیقتاً یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے میرے دل پر گھونسا مار دیا ہو۔ میں اس کی آواز سے دھوکا کھا گیا۔ میں یہی سمجھ رہا تھا کہ ڈارسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میرے لئے یہ بہت بڑی خوشخبری تھی۔ مگر افسوس۔ صد افسوس''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''میں نے ڈارسی کو بے حد سمجھایا تھا چیف۔ کاش وہ میری بات مان جاتی۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اب وہ زندہ تو نہیں ہو سکتی ہے''...... براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے پسند کرتے تھے۔ وہ تمہاری منگیتر تھی۔ کیا تم عمران سے ڈارسی کی موت کی انتقام نہیں لو گے''...... چیف نے کہا۔

''نو چیف۔ میں احمق نہیں ہوں۔ میں عمران سے انتقام نہیں لے سکتا اور پھر انتقام کیسا چیف۔ آپ نے سنا نہیں عمران بتا رہا تھا کہ ڈارسی اس کی ساتھی لڑکی سے باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے''...... براؤن نے کہا۔

''جھوٹ ہے یہ۔ وہ بکواس کر رہا ہے۔ ڈارسی اور روڈس دونوں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دونوں بیک وقت کسی عورت سے لڑائی میں مار کھا جائیں۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... چیف سیکرٹری نے گرجتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ جھوٹ بولنے والا آدمی نہیں ہے۔ بہرحال اگر میرا اور عمران کا اپنے ملک کی خاطر مقابلہ ہوا تو میں اسے بتا دوں گا کہ ڈارسی کی موت کا ردعمل کیا ہوتا ہے''...... براؤن نے کہا۔

''تو کیا یہ مشن کرانس کا نہیں ہے''...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں چیف۔ یہ کرانس کا مشن نہیں ہے۔ یہ کافرستان کا مشن ہے۔ یہ بات طے ہے بلکہ آپ اسے مشن تھا کہیں، کیونکہ اب تک وہ کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی جا چکی ہو گی یا بہرحال کر دی جائے گی''...... براؤن نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے براؤن۔ اگر ایسا ہوا تو ہم سب کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔ کافرستان نے ہمارے کاندھے پر بندوق رکھ کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے چیف۔ کافرستانی صرف ان کے خوف کی وجہ سے کرانس میں فیکٹری قائم کر رہے تھے ورنہ انہیں کرانس کی امداد لینے کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال آپ پرائم منسٹر صاحب کو بتا دیں کہ فیکٹری کے سیکورٹی انچارج میکارنو کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اگر وہ مداخلت نہ کرتا تو ڈارسی کو اسے وہاں اس کے پوائنٹ پر لے جانے کی ضرورت نہ پڑتی اور وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتی''۔ براؤن نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میں کیا کروں اور میرے پاس تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع ہی موجود نہیں ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''اطلاع بھی پہنچ جائے گی۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اب اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتا ہوں''...... براؤن نے اٹھتے ہوئے کہا اور چیف کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''براؤن درست کہتا ہے۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ خطرناک ہیں لیکن میں انہیں کرانس سے زندہ واپس نہ جانے دوں گا چاہے کچھ

بھی کیوں نہ ہو جائے۔ مجھے پاور گروپ کو بھول کر ٹارج ایجنسی کے چیف سے بات کرنی چاہئے۔ پاور گروپ اور ڈارسی کی ہلاکت کا وہی اب انتقام لے گا۔ یہ براؤن تو حد درجہ بزدل ثابت ہوا ہے۔ اب کرنل الیگزینڈر ہی ان کی ہلاکت کا انتظام کرے گا۔ ایسا انتظام کہ وہ کسی بھی صورت میں یہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکیں۔ اگر وہ بچ گئے تو یہ میری نہیں کرانس کی ناکامی ہو گی اور میں کرانس کا چیف سیکرٹری ہوں اس لئے میں یہ ناکامی برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتا ہوں''...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ چیف سیکرٹری کالنگ کرنل الیگزینڈر۔ اوور''۔ چیف سیکرٹری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ کرنل الیگزینڈر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل الیگزینڈر کی آواز سنائی دی۔

''الیگزینڈر۔ میری بات دھیان سے سنو۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر اس نے کرنل الیگزینڈر کو ساری تفصیل بتا دی۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی ایجنسی کو اور زیادہ فعال کرو اور اپنی پوری قوت ان ایجنٹوں کو تلاش کرنے اور انہیں ہلاک کرنے پر لگا

دو۔ انہیں کسی بھی صورت میں فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تک نہ پہنچنے دو اور جیسے بھی ممکن ہو انہیں ہلاک کر دو۔ ان کی ہلاکت اب کرانس کے لئے اہم حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ انہیں اب ہر حال میں ہلاک ہونا ہی پڑے گا اور یہ کام اب تم اور تمہاری ایجنسی کرے گی۔ اپنے تمام سیکشنوں کو ہدایات کر دو اور فیکٹری کی حفاظت کا بھی فل چارج لے لو۔ میں ابھی یہ سارے احکامات تحریری طور پر جاری کر کے تمہارے ہیڈ کوارٹر بھیج رہا ہوں۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایسا جال پھیلایا ہوا ہے کہ وہ اس جال سے کسی بھی صورت میں بچ نہ سکیں گے۔ ڈارسی نے ہر قدم پر حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ وہ مجھ سے کریڈٹ لے جانے کے چکر میں رہتی تھی جس کا عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ میں اور میری ایجنسی ان کا شکار کھیلنے اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہیں۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"گڈ شو۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ رئیلی گڈ شو۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کرنل الیگزینڈر کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ چیف سیکرٹری کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے دوسری طرف بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی فیکٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر میکارنو کی آواز سنائی دی۔

''سنو میکارنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے پوائنٹ سے زندہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے پاور گروپ کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور ڈارسی بھی ہلاک ہوگئی ہے۔ اس لئے تم نے اب ریڈ الرٹ رہنا ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''اوہ۔ اسی لئے پوائنٹ پر کوئی کال رسیو نہیں کر رہا۔ لیکن یہ کیسے ہوا۔ مجھے تو مادام ڈارسی نے ٹرانسمیٹر کال پر بتا دیا تھا کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور''...... میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ڈارسی نے خود بات کی تھی۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے چونک کر اور حیرت سے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ان سے ٹرانسمیٹر پر خود بات کی تھی۔ پہلے ان کے نائب نے بات کی پھر مادام ڈارسی نے خود بات کی تھی۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''نہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے میرے ایک ایجنٹ کی عمران سے بات ہوئی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ ڈارسی نے غلط بیانی کی ہو۔

بہرحال میں نے ٹارج ایجنسی کو الرٹ کر دیا ہے۔ اب وہ خود ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھال لے گی لیکن بہرحال تم نے بھی محتاط رہنا ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں سر۔ اول تو فیکٹری تک وہ لوگ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر کسی طرح پہنچ بھی گئے تو پھر موت ان کا یقینی مقدر بن جائے گی۔ اوور''...... میکارنو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم نے ان کی لاشیں اٹھوانے کے لئے تو کسی کو کہا ہو گا۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

''یس سر۔ فراسگ کو میں نے حکم دے دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کی لاشیں پوائنٹ سے اٹھوا کر کرانس بھجوانے کا انتظام کرے۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''کیا یہ فراسگ فیکٹری کا محل وقوع جانتا ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

''نو سر۔ اس کے ذریعے مشینری ضرور منگوائی جاتی ہے لیکن یہ مشینری وہ ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اس کے بعد اس پوائنٹ سے میں خود مشینری کو فیکٹری لے جاتا تھا۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اس پوائنٹ سے فیکٹری قریب ہے۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''نہیں جناب۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے اسی بات کو ذہن میں

رکھ کر یہ خصوصی پوائنٹ بنایا تھا کہ اگر کوئی اس پوائنٹ تک پہنچ بھی جائے تو وہ یہی سمجھے کہ فیکٹری قریب ہی ہو گی لیکن فیکٹری قریب نہیں ہے بلکہ کافی دور ہے۔ اوور‘‘...... میکارنو نے جواب دیتے ہوئے کہا

’’اوکے۔ بہرحال اب تم نے خود ہی الرٹ رہنا ہے۔ اوور‘‘...... چیف نے کہا۔

’’آپ بتائیں اصل پریشانی کیا ہے۔ اوور‘‘...... میکارنو نے پوچھا۔

’’میرے نزدیک کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت اہم ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اوور‘‘...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

’’ٹارج ایجنسی کے ساتھ مل کر میں ان سب کو ختم کر دوں گا چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ اوور‘‘...... میکارنو نے کہا۔

’’اوکے۔ اوور اینڈ آل‘‘...... چیف سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ویران اور خشک پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہاڑیاں اس قدر خشک اور ویران تھیں کہ وہاں کوئی درخت تو ایک طرف گھاس کی ایک پتی بھی نظر نہ آتی تھی۔ بس خشک اور جلے ہوئے رنگ کے پتھر ہی پتھر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اسی طرح کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر اس وقت پہاڑی پتھروں کے رنگ کا ایک چھوٹا سا خیمہ نصب تھا۔ جس میں کرنل الیگزینڈر کے علاوہ ان کے دو ماتحت بھی موجود تھے۔ اس کے یہ دونوں ماتحت مارٹرس اور پیوٹن کی جگہ وہاں پہنچے تھے اور چیف الیگزینڈر نے انہیں اپنا نمبر ٹو اور نمبر تھری بنا لیا تھا۔

ان میں سے ایک کا نام چارلس تھا جس نے مارٹرس کی جگہ لی تھی اور دوسرا اس کا ساتھی سموئیل تھا جسے اس نے چارلس کے بعد نمبر تھری کا گریڈ دیا تھا۔ ڈارمن اور پراڈ اپنے کام میں لگے ہوئے تھے وہ اصل فیکٹری کے عقبی اور پرانے حصے میں ایسی سیٹنگ کر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر وہاں پہنچ بھی جاتے تو وہ یا تو اس نقلی فیکٹری کو تباہ کر کے نکل جاتے یا پھر اس فیکٹری میں وہ ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر ہمیشہ کی نیند سو جاتے۔ انہیں کام مکمل کرنے میں چونکہ وقت لگ سکتا تھا اس لئے کرنل الیگزینڈر نے اپنی ایجنسی کے ان دو ٹاپ ایجنٹوں کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جو ذہانت، تیزی، فوری فیصلہ کرنے اور ہر قسم کی سچوئیشن کو ڈیل کرنے میں مارٹرس اور پیوٹن سے کم صلاحیتوں کے مالک نہ تھے۔ کرنل الیگزینڈر نے ان دونوں کو اب تک کی ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا اور چارلس اور اس کے ساتھی سموئیل نے اپنے کارندوں کو ہر طرف پھیلا دیا تھا جو پہاڑیوں کے ایک ایک حصے پر تعینات تھے اور چارلس کو لمحے لمحے کی رپورٹ دے رہے تھے۔

''ہمارا اصل کام اس کوبرا میزائل فیکٹری کے گرد موجود رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم پہاڑیوں کے پتھروں کو ہی گھورتے رہ جائیں اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تک پہنچ جائے''...... کرنل الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میں نے یہاں ان لوگوں کو چیک کرنے کا ایسا انتظام کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تو ایک طرف کوئی چھوٹا سا پرندہ بھی ہماری نظروں سے نہ بچ سکے گا''۔ چارلس نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم دونوں نے چیف سیکرٹری کی ساری باتیں سنی ہیں نا کہ کس طرح اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈارسی اور اس کے پورے گروپ کو ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے اور چیف سیکرٹری صاحب جب مجھ سے بات کر رہے تھے تو وہ بھی خاصے سہمے ہوئے اور پریشان معلوم ہو رہے تھے انہوں نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو کچلنے کے لئے اپنی ساری قوت لگا دوں اور انہیں کسی بھی طرح فیکٹری تک نہ پہنچنے دوں''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ ساری حماقت ڈارسی کی ہی تھی۔ اسے چاہئے تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا تھا تو وہ انہیں فوراً گولیاں مار دیتے لیکن یہ مادام ڈارسی خود کو ضرورت سے زیادہ ہوشیار سمجھتی ہے۔ اس نے یقیناً انہیں پوچھ گچھ کرنے اور ان کے میک اپ صاف کرنے میں وقت ضائع کیا ہو گا جس کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو موقع مل گیا اور وہ ڈارسی اور اس کے ساتھیوں پر حاوی ہو گئے''...... سموئیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے۔ یہ بات طے ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے لئے بھی آسان ٹارگٹ نہیں ہوں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل الیگزینڈر کوئی بات کرتا۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی

آواز برآمد ہوئی اور کرنل الیگزینڈر اور چارلس اور سموئیل دونوں چونک پڑے۔

''ہیلو ہیلو۔ کراڈ کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ چارلس کا ساتھی تھا جو پہاڑیوں میں اپنے گروپ سمیت موجود تھا۔

''لیس چارلس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چارلس نے بٹن دباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''باس۔ بلیک گھوسٹ پہاڑی کے دامن میں چار افراد بڑے پراسرار انداز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یہ رپورٹ سن کر چارلس اور سموئیل کے ساتھ ساتھ کرنل الیگزینڈر بھی چونک پڑا۔

''اوہ۔ کیا تفصیل ہے ان کی۔ اوور''...... چارلس نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ وہ چاروں مقامی افراد ہیں۔ ایک خچر پر انہوں نے سامان لادا ہوا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ان کے قدوقامت کیسے ہیں۔ اوور''...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ان میں سے دو بے حد قوی ہیکل جسامت کے سیاہ فام ہیں جبکہ دو عام افراد ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل

الیگزینڈر اور ان دونوں کے چہرے کراڈ کی یہ بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے۔

''وہ اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور''...... چارلس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ اس وقت ساتویں پہاڑی کے دامن میں ہیں اور ان کا رخ دسویں پہاڑی کی طرف ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اوہ۔ انہیں فوراً گرفتار کر لو۔ فوراً۔ اور پھر مجھے رپورٹ کرو اوور اینڈ آل''...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

''مجھے یقین ہے چیف۔ یہی لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہ جا سکیں گے''...... چارلس نے تیز تیز اور انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ان دو قوی ہیکل سیاہ فام افراد کا اشارہ تو یہی بتا رہا ہے۔ لیکن تم نے انہیں فوری طور پر گولی مار دینے کا حکم دینا تھا۔ گرفتار کرنے کا کیا مطلب ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں''۔ کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''اوہ نہیں چیف۔ میں ان کو آسان موت نہیں مرنے دوں گا۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ میں انہیں بتا دوں گا کہ ٹارج ایجنسی کے سامنے ان کی کیا حیثیت ہے''...... چارلس نے کہا۔

''کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گے چیف''...... سموئیل نے کرنل

الیگزینڈر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے یہاں سے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پراڈ اور ڈارمن جو نقلی فیکٹری بنا کر ان کے لئے جال بچھا رہے ہیں۔ میں یہاں رک کر ان کا انتظار کروں گا۔ میری اطلاع کے مطابق ان افراد کی تعداد دو عورتوں سمیت بارہ ہے جبکہ کراڈ نے صرف چار افراد کی رپورٹ دی ہے۔ اگر چار افراد یہاں ہیں تو پھر باقی آٹھ افراد کہاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دو گروپ بنا لئے ہوں۔ ان کا ایک گروپ بلیک گھوسٹ پہاڑی کی طرف گیا ہو تا کہ ہم ان کی طرف متوجہ ہو جائیں اور دوسرا گروپ یہاں راستہ کلیئر دیکھ کر آ دھمکے اور فیکٹری تک پہنچ جائے۔ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہے جس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب کیا کر جائیں۔ اس لئے میرا یہاں رہنا ضروری ہے اور سموئیل میرے ساتھ رہے گا۔ تمہارا الگ گروپ ہے۔ تم اپنے گروپ کے ساتھ جا کر ان افراد کا شکار کھیلو"...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم"...... چارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ خیمے سے نکل کر باہر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ پہاڑی کی طرف گھومتا ہوا دوسری جانب آ گیا۔ یہاں بھی چند خیمے نصب تھے اور یہاں مسلح افراد کی کثیر تعداد دکھائی دے رہی تھی۔ چارلس ان کے درمیان سے

گزرتا ہوا ایک خیمے میں آ گیا جہاں اس کا ایک اسسٹنٹ روگرڈ اور اس کا ایک ساتھی موجود تھا۔ وہ ایک مستطیل شکل کی مشین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ روگرڈ کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا جبکہ دوسرا آدمی اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ چارلس کو دیکھ کر وہ دونوں فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ روگرڈ نے کانوں سے ہیڈ فون ہٹا لیا۔

''روگرڈ تم اور کارل جیپ لے کر جاؤ اور جب کراڈ انہیں گرفتار کر لے تو انہیں حفاظت سے یہاں لے کر آؤ۔ میں ان لوگوں سے یہیں ملنا پسند کروں گا''...... چارلس نے اپنے دونوں ماتحتوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر باہر نکل گئے۔ چارلس کرسی پر خاموش بیٹھ گیا۔

''اب میں دیکھوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح سے میرے ہاتھوں سے بچ کر نکلتے ہیں۔ میں نے چیف سے وعدہ کیا ہے میں چیف کے سامنے اب ان سب کی لاشیں ہی لے کر جاؤں گا''...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد مشین سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی تو اس نے آگے بڑھ کر ہیڈ فون کانوں پر چڑھایا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ کراڈ کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلنے لگی۔

"یس۔ چارلس اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... چارلس نے بٹن آن کرتے ہوئے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ ان چاروں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ واقعی مقامی افراد ہیں۔ ان کے پاس اسمگلنگ کا سامان ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کراڈ نے جواب دیا تو چارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اسمگلنگ میں کون سا سامان ہے۔ منشیات یا اسلحہ۔ اوور"۔ چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نو باس۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ عام سا سامان ہے۔ اوور"...... کراڈ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ کیا تم نے ان سب کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ اوور"...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ ہم نے ان کے میک اپ صاف کرنے کے لئے سپیشل میک اپ واشر کا استعمال کیا ہے لیکن میک اپ واشر نے بھی انہیں اوکے کر دیا ہے۔ اوور"...... کراڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ روگرڈ اور کارل کو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ان کے ساتھ انہیں یہاں میرے پاس بھجوا دو۔ میں خود چیکنگ کروں گا۔ اوور"...... چارلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کا سامان بھی ساتھ ہی بھجوانا اور سنو۔ تم سب اسی طرح

نگرانی جاری رکھو اوور اینڈ آل''...... چارلس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کر خیمے میں ہی ٹہلنے لگا۔ ان لوگوں کی اطلاع ملنے پر اس کے چہرے پر جو جوش وخروش پیدا ہوا تھا وہ کراڈ کی دوسری رپورٹ پر یکسر ختم ہو گیا تھا۔

''ان لوگوں کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا یا پھر شاید میرا یہ سوچنا ہی غلط ثابت ہوا ہے۔ وہ لوگ اس طرف سے آئیں گے ہی نہیں''...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کافی ذہنی الجھن کا شکار ہو رہا ہے پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اسے دور سے ایک جیپ کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر پہلے دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر اس نے باہر جانے کا ارادہ بدل دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد پردہ ہٹا اور سب سے پہلے اس کا ایک ماتحت اندر داخل ہوا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔

دوسرے ہی لمحے خیمے میں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو واقعی دیو ہیکل سیاہ فام آدمی تھے۔ جبکہ باقی دو عام افراد تھے۔ ان کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور چہروں پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ان کی داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں اور اس کے گندے اور میلے بال بری طرح الجھے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر موٹے کپڑے کے

مخصوص لباس موجود تھے۔ لباس بھی کچھ زیادہ صاف نہ تھے۔ ان کے پیچھے اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ جس نے انہیں ایک طرف کھڑے ہونے کا حکم دیا اور وہ چاروں ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔

''ان کا سامان کہاں ہے''...... چارلس نے اپنے ماتحتوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''باہر موجود ہے باس''...... ایک نے جواب دیا۔

''اسے بھی اٹھا لاؤ''...... چارلس نے کہا اور دونوں ماتحت سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ چارلس نے اٹھ کر ان کی طرف بڑھا۔

''تو تم اسمگلر ہو۔ کیوں''...... چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے ان سے کو انتہائی غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ اگر ہم اسمگلنگ نہ کریں تو بھوکے مر جائیں۔ یہاں پہاڑیوں میں تو کوئی محنت مزدوری کا کام بھی نہیں ہے۔ یہاں تو سب یہی کام کرتے ہیں۔ آج سے نہیں صدیوں سے اور جناب یہاں کے سب حکام کو بھی معلوم ہے لیکن وہ صرف اسلحہ اور منشیات تو پکڑتے ہیں۔ دوسرے کسی سامان کو نہیں پکڑتے لیکن آج پہلی بار ہمیں باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے''...... ایک طرف کھڑے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور چارلس اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''مجھے تم کافی سمجھدار اور پڑھے لکھے لگتے ہو۔ کیا نام ہے

تمہارا“...... چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

”جی ہاں جناب۔ میں پڑھا لکھا ہوں۔ میں نے دس جماعتیں پاس کی ہوئی ہیں اور میرا نام مائیکل ہے“...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

”یہ تینوں کون ہیں اور تمہارے کیا لگتے ہیں“...... چارلس نے تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہم سب ایک علاقے سے ہیں جناب لیکن ہم رشتہ دار نہیں ہیں“...... مائیکل نے جواب دیا۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور دونوں ماتحت ایک بڑی سی بوری کو گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

”کھولو اس بوری کو اور دیکھو کیا ہے اس میں“...... چارلس نے پوچھا۔

”کھانے پینے کا سامان۔ دو ستے سے ریڈیو اور دس پہاڑی اسٹکس ہیں اور لوہے کا کچھ سامان ہے۔ یہ سارا سامان لوکل ہے جناب“...... ایک ماتحت نے بوری کھول کر اس میں موجود سامان کو باہر نکالتے ہوئے جواب دیا۔ چارلس نے آگے بڑھ کر ریڈیو اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنے لگا۔

اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا تھا کہ کہیں یہ ریڈیو کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر تو نہیں پھر اس نے اس کو کھول کر اس کے اندرونی نظام کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ واقعی ایک عام سا ریڈیو تھا۔ ریڈیو ایک طرف رکھ کر اس نے ایک اسٹک اٹھائی اور اسے غور سے

چیک کرنے لگا۔ لیکن باوجود انتہائی غور سے دیکھنے کے اس عام سی پہاڑی اسٹک میں بھی اسے کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔ ان اسٹکس کی ان پہاڑی علاقوں میں بے حد مانگ رہتی تھی۔ کیونکہ پہاڑوں پر چڑھنے اور نیچے اترنے میں مدد دینے کے علاوہ اس سے کسی جانور کے حملے سے بھی دفاع کیا جا سکتا تھا۔ اس نے باری باری ساری اسٹکس کا جائزہ اور دوسرے سامان کا جائزہ لیا اور پھر اس نے غذا کے بند ڈبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن سب کچھ عام سا تھا۔ کسی چیز میں بھی کوئی غیر معمولی پن نہ تھا۔

''ہونہہ۔ یہ تو سارے کا سارا ناکارہ سامان ہے۔ تم کہاں جا رہے ہو'' ...... چارلس نے مڑ کر دوبارہ مائیکل سے پوچھا۔

''کوٹان قصبے میں۔ ہم وہیں رہتے ہیں'' ...... مائیکل نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کارل ان چاروں کو گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں پہاڑیوں میں پھینک دو'' ...... چارلس نے پیچھے ہٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور کارل نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی مشین گن کا رخ ان چاروں کی طرف کر دیا۔

''ارے ارے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں جناب۔ ہمارا قصور کیا ہے کہ آپ ہمیں موت کی سزا دے رہے ہیں'' ...... مائیکل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اب بھی ہمارے شک کے دائرے میں ہو اور ہمیں جس پر

شک ہوتا ہے اسے ہر حال میں مرنا ہوتا ہے''...... چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔نہیں۔ہمیں معاف کر دیں۔آپ یہ سارا سامان اپنے پاس رکھ لیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ہم کسی قسم کی اسمگلنگ نہیں کریں گے اور ان علاقوں کی طرف پھٹکیں گے بھی نہیں۔ہمیں معاف کر دیں پلیز''...... مائیکل نے گڑگڑاتے ہوئے کہا تو چارلس ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم علی عمران ہو''...... چارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران۔ میں مائیکل ہوں۔ اگر آپ کو یقین نہ آرہا ہو تو آپ ہمارے ساتھ چل کر اس بات کی تصدیق کر لیں''...... مائیکل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تصدیق سے کیا ہو گا۔ مائیکل واقعی اسمگلنگ کے سلسلے میں دوسری طرف گیا ہو گا اور تم نے اس کی جگہ لے لی۔ اس میں تصدیق کا کیا تعلق''...... چارلس نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''آخر آپ مجھے زبردستی وہ کیوں بنانا چاہتے ہیں جو میں نہیں ہوں۔ آپ کو جس طرح یقین آتا ہو کر لیں جو تصدیق جو ضمانت آپ چاہئیں وہ لے لیں''...... مائیکل نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم شادی شدہ ہو''...... چارلس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''نہیں''...... مائیکل نے کہا۔

''یہ تمہارا دوسری ساتھی کون ہے اور اس کا کیا نام ہے''۔ چارلس نے کہا۔

''یہ میرا دوست ہے۔ اس کا نام فلپ ہے۔ اور یہ ہمارے ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام جیری ہے اور دوسرے کا نام ٹامبو ہے''...... مائیکل نے اپنے سارے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور چارلس نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اسے بھی یقین آ گیا تھا کہ واقعی یہ لوگ مقامی افراد ہیں۔ مائیکل کا بات کرنے کا انداز اور اس کا سہا پن اور اس کے ساتھیوں کے چہروں کا خوف اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ کم از کم عمران اور اس کے ساتھی نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے ذہنی طور پر اب انہیں چھوڑ دینے کا وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ وہ نہیں ہو جن کا ہم تم پر شک کر رہے تھے۔ کارل ان کے ہاتھ کھول دو''۔ چارلس نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور کارل جو ابھی تک مشین گن کا رخ ان کی طرف کئے کھڑا تھا۔ جلدی سے آگے بڑھا اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور ان کے عقب میں آ کر اس نے چاروں کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑیاں کھول دی۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو اور اپنا سامان بھی لے جاؤ''۔ ڈارسی نے کہا۔

''شکریہ جناب۔ اور جناب اگر ناراض نہ ہوں تو میں بھی کچھ پوچھ لوں''...... مائیکل نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ کچھ مت پوچھو۔ بس تم جاؤ۔ تم لوگوں نے میرا موڈ آف کر دیا ہے''...... چارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جی میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ہمیں کوئی پرچہ دے دیں تاکہ آگے پھر ہمیں نہ پکڑ لیا جائے۔ آپ جیسے بڑے افسر کا پرچہ ہمارے لئے بڑے کام آئے گا جی''...... مائیکل نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اپنا ایک کارڈ دے دیتا ہوں۔ اس کارڈ کو دکھانے کے بعد کوئی تمہیں نہیں روکے گا''۔ چارلس نے کہا اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اس پر کچھ لکھ کر دستخط کر دیئے۔

''جی بہت شکریہ جی۔ ویسے ہمارا خچر تو پہاڑیوں میں بھاگ گیا ہو گا۔ کاش ہمیں آپ جیپ میں پراگ ویلی میں پہنچا دیں۔ ورنہ تو یہ سارا سامان اٹھا کر ہم دس دن بھی پیدل چل کر وہاں نہ پہنچ سکیں گے''...... مائیکل نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم مجھے واقعی بے حد معصوم آدمی لگ رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا۔ کارل جاؤ۔ انہیں اپنی جیپ پر پراگ ویلی چھوڑ آؤ۔ جاؤ۔ واقعی میری وجہ سے انہیں بے حد پریشانی اٹھانی پڑی ہے''...... چارلس واقعی مکمل طور پر ہمدردی کے موڈ میں آ گیا

تھا۔

''جی بہت شکریہ۔ آپ بہت مہربان ہیں''...... مائیکل نے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو سامان اٹھانے کا کہا اور اپنا سامان اٹھا کر وہ چارلس کو سلام کر کے خیمے سے باہر نکل گئے۔

''کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو چیف میری بہترین صلاحیتوں کا یقیناً آج معترف ہو جاتا''...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے زاری اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے سامنے میز پر پڑی ہوئی ایک فائل اٹھائی جس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ اس فائل میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہ معلومات تھیں جو اس نے ذاتی طور پر پہلے سے ہی معلومات فروخت کرنے والی مختلف ایجنسیوں سے حاصل کر رکھی تھیں۔ اس نے فائل کھولی اور بے دلی سے اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ڈارسی کے ہیلی کاپٹر میں موجود تھے اور ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے ٹراسکا کے انتہائی شمال میں واقع پہاڑی علاقے پر اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ان سب نے ایک بار پھر ایکریمین ماسک میک اپ کر لئے تھے۔

فراسگ اپنے چار ساتھیوں سمیت دو اسٹیشن ویگنوں میں اس پوائنٹ پر پہنچا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر فراسگ کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے فراسگ کو بے ہوش کر کے راڈز میں جکڑ دیا تھا۔ عمران نے فراسگ سے اس فیکٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں لیکن وہ واقعی فیکٹری کے محل وقوع سے ناواقف تھا۔ وہ مشینری ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا۔ اور واپس چلا جایا کرتا تھا۔ جب عمران نے دیکھا کہ وہ واقعی فیکٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو اس نے فراسگ کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ ڈارسی کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو

کر شہر کی طرف بڑھ گئے۔ راستے میں انہیں ٹرانسمیٹر پر براؤن کی کال موصول ہوئی تو عمران نے اسے بتا دیا کہ ڈارسی ماری جا چکی ہے۔

عمران نے شہر کے نواح میں ہیلی کاپٹر اتارا اور اس کے بعد وہ سب شہر پہنچ گئے۔ وہاں سے انہوں نے میک اپ کا سامان خریدا۔ اس کے ساتھ ہی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ حاصل کرنے کے بعد عمران نے جی ٹی اے میں موجود ڈگلس سے رابطہ کیا اور پھر اس کی بتائی ہوئی وہ ایک سیف اور خالی کوٹھی میں خود ہی داخل ہو گئے۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ یہ کوٹھی بھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی۔

عمران نے وہاں نقشے میں میکارنو کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی مدد سے فیکٹری کا محل وقوع ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ فیکٹری ٹراسکا کی بلیک گھوسٹ پہاڑی کے انتہائی عقب میں موجود انتہائی شمالی علاقے شوالا میں واقع ہے۔ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی وجہ سے یہ علاقہ عمران کے سامنے آیا تھا جس سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اب تک اسے فیکٹری کے بارے میں جو معلومات ملی تھیں وہ صحیح نہیں تھیں۔ انہوں نے اسی کوٹھی میں نئے میک اپ کیے۔ شہر کی خصوصی مارکیٹ سے خاص قسم کا اسلحہ خریدا اور پھر اسی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وہ اب شوالا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ میرے خیال میں تو اب تک اس میکارنو کو الرٹ کر دیا گیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ وہ اب ہمارا منتظر ہو گا''...... عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات تو کریں شاید کوئی اشارہ مل جائے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ شوالا پہنچ کر کروں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں بلند و بالا پہاڑیوں کے اندر ایک خاصے بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے شوالا قصبے کے آثار نظر آنے لگے تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک نو تعمیر شدہ کالونی کی ایک کوٹھی کے اندر اتار دیا۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے اس کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر میکارنو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ براؤن کالنگ۔ اوور''...... عمران نے براؤن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''کون براؤن۔ شناخت کراؤ۔ اوور''...... دوسری طرف سے

ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ میکارنو کی آواز پہچان گیا تھا۔

''میں ٹارج ایجنسی کا چیف ایجنٹ ہوں براؤن۔ ڈارسی میری منگیتر تھی جسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا لیکن اس کی نظریں اس آلے کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو اس نے ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کیا ہوا تھا جس پر بنے ہوئے دو مختلف لیکن چھوٹے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔

''اوہ اچھا۔ بولو۔ میں میکارنو ہوں کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اوور''...... اس بار میکارنو نے کہا۔

''مسٹر میکارنو۔ میں ڈارسی کی موت کا بدلہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے لینا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ فیکٹری پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے لیکن مجھے اور نہ ہی چیف کو فیکٹری کے محل وقوع کا علم ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ مجھے فیکٹری کا محل وقوع بتا دیں تو میں باہر سے چیکنگ کر لوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''سوری مسٹر براؤن۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ میں یہ سیکرٹ آپ کو کسی بھی صورت میں نہیں بتا سکتا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ اول تو وہ یہاں تک کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو صرف موت ہی ان کا مقدر ہو گی۔ وہ یہاں سے کسی طور پر زندہ واپس نہ جا سکیں گے۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ اوور''۔

میکارنو نے کہا۔

''وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں مسٹر میکارنو۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹاپ سیکرٹس کو بڑی آسانی سے ٹریس کر لیا کرتے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ ایک لحاظ سے عمران اپنی تعریف خود ہی کر رہا تھا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے لیکن یہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ کوبرا میزائل فیکٹری ناقابل تسخیر ہے۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ آپ ہماری مدد نہیں چاہتے تو نہ سہی۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جیب سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے موجود میز پر پھیلا کر اس نے ایک کاغذ نکالا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے اس کاغذ پر باقاعدہ حساب کتاب شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ دائرہ ڈال دیا۔ جس جگہ دائرہ ڈالا گیا تھا وہ شوالا قصبے کا ہی ایریا تھا اور اس ایریئے کے اندر ٹرانگا کلب کا نام بھی نقشے میں درج تھا اور یہی ٹرانگا کلب ٹارگٹ میں آتا تھا۔

''ٹرانگا کلب کا نام لکھا ہوا ہے اس نقشے میں۔ حیرت ہے۔ اس دور دراز پہاڑی علاقے میں بھی کلب موجود ہے''...... عمران

نے نقشے کو غور سے پڑھتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہاں حقیقتاً کوئی کلب نہ ہو بلکہ یہ اس علاقے کا نام ہو۔ بعض اوقات ایسے نام بھی نام رکھ دیئے جاتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ آخر آپ نے اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ معلوم کر لیا ہے۔ وہ آلہ جو آپ نے ٹرانسمیٹر سے اٹیچ کیا تھا کیا کوئی خاص چیز تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''مطلب ہے کہ اب تم میرا مستقبل مکمل طور پر تاریک کر دینا چاہتے ہو۔ پہلے تم نے میری عام سوچ پر قبضہ کیا۔ اب اس طرف آ گئے ہو''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹائیگر کو تو تم خود بیٹھ کر سمجھاتے ہو لیکن اور کوئی پوچھ لے تو تمہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگ جاتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا کروں۔ اب رقابت کی عادت ہوگئی ہے اس لئے ہر پہلو پر رقابت محسوس ہونے لگ جاتی ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''عمران صاحب۔ اب تو واقعی یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ کیپٹن شکیل کے سوال کو دانستہ ٹال رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اس آلے سے مجھے آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ سمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ یہاں سے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پر آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہو گیا اور سمت بھی۔ باقی حساب کتاب نقشے پر ہوا اور نتیجہ سامنے آ گیا، بس اتنی سی تو بات ہے اور تم سب نجانے کیوں میرا کباڑا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ آلہ صرف اس وقت کام کرتا ہے جب زمین پر ہو۔ کیا فضا میں یہ کام نہیں ہو سکتا جو آپ نے ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے کے بعد اسے استعمال کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ زمین کی کشش ثقل کی بنیاد پر کام کرتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے ایسے انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

''اب یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے اس ٹرانگا کلب میں چلو''...... تنویر نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ایسے نہیں۔ کلب میں جانے پہلے ہمیں اس علاقے کا جائزہ لینا پڑے گا۔ پھر وہاں ریڈ کرنے کی پلاننگ ہو سکتی ہے کیونکہ ابھی تک حتمی طور پر اس بات کا پتہ نہیں چل سکا ہے کہ آخر یہ کوبرا فیکٹری ہے کہاں پر۔ ہمیں اب تک جو بتایا گیا ہے وہ اصل فیکٹری کی لوکیشن سے یکسر ہٹ کر ہے اور جوگرڈ اور براؤن نے مجھے

فیکٹری کے بارے میں جو تفصیلات مہیا کی تھیں یا پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہمیں جو کچھ دکھائی دیا تھا وہ سب فیک تھا یا پھر پلانڈ تاکہ ہم اسی طرف بھٹکتے رہ جائیں۔ اگر اس میکارنو کی ٹرانسمیٹر لوکیشن کا پتہ نہ چلتا تو واقعی ہم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی چکراتے رہ جاتے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تو کیا یہ حتمی ہے کہ میکارنو نے جہاں سے کال کیا تھا وہیں ہے کوبرا میزائل فیکٹری''...... جولیا نے کہا۔

''ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن میکارنو چیف سیکورٹی آفیسر ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے فیکٹری سے ہٹ کر کسی الگ جگہ پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہو اور وہیں کی کال لوکیشن کا ہمیں علم ہوا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس نظریئے سے دیکھا جائے تو ابھی تک ہم اس فیکٹری سے کوسوں دور ہیں''...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایک بار اصل لوکیشن کا پتہ چل جائے تو پھر ہم الگ الگ گروپس بنا کر فیکٹری کی طرف پیش قدمی کر سکتے ہیں ورنہ اسی طرح ایک ساتھ جڑے دوڑتے بھاگتے ہی رہ جائیں گے''۔ چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بھی ہے۔ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو بیٹھے نہیں ہیں۔

کوشش تو کر رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے کرانس کی ٹاپ سیکرٹ فیکٹری ہے اسے تلاش کرنا اور اس تک پہنچنا اس قدر آسان کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے"...... خاور نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم لوگ یہیں ٹھہرو میں اور صفدر جا کر اس کلب کا جائزہ لے آتے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ہم اس کوٹھی میں ہی رہیں گے۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی آ سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی آ جائے تو کوٹھی کی قیمت اسے دے کر خرید لینا۔ ہم چھٹیاں گزارنے یہاں آ جایا کریں گے"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ رقم کا بندوبست آپ کر دیں تو ہم کوٹھی خرید لیں گے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر رقم مجھے ہی دینی ہوتی تو میں تم کو کیوں کہتا"...... عمران نے کہا تو ہو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ وہ دونوں وہاں سے نکل گئے اور پھر دو گھنٹوں بعد وہ دونوں واپس کوٹھی پہنچ گئے۔ عمران کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ تم بہت الجھے ہوئے نظر آ رہے ہو"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ حساب کتاب کے لحاظ سے تو ہمارا ٹارگٹ اسی قصبے میں

ہونا چاہئے لیکن اس قصبے کا جائزہ لینے کے بعد ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ عام سا قصبہ ہے جہاں چھوٹے موٹے کلب بھی موجود ہیں۔ ہوٹل بھی اور بار رومز بھی لیکن یہاں مزدور طبقہ بھرا ہوا ہے اور عام سے غنڈے وہاں کام کر رہے ہیں اور ہم نے میکارنو کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہاں میکارنو نام کے کسی آدمی کو کوئی نہیں جانتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ غنڈے ہماری اس طرح نگرانی کر رہے تھے جیسے انہیں خاص طور پر اس کی ہدایت دی گئی ہو۔ ان کا رویہ بھی ہمارے ساتھ نارمل نہیں تھا۔ مجھے تو بے حد غصہ آ رہا تھا لیکن مجھے آپ کی وجہ سے خاموش رہنا پڑا"۔ صفدر نے کہا۔

"ایسا ہونا عام نفسیات کے مطابق ہے۔ ظاہر ہے یہاں سیاح یا غیر ملکی تو نہیں آتے اور ہم اجنبی بھی تھے اس لئے ان کی حیرت بجا تھی اور یہی بات ظاہر کرتی ہے کہ وہ مشکوک نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بس اب یہی صورت ہے کہ ہم واپس دارالحکومت جائیں اور وہاں کرانس کے چیف سیکرٹری سے رابطہ کر کے ان سے اس کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں درست معلومات حاصل کریں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے

بعد کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم نئے سرے سے کام کریں۔ اگر یہی کام کرنا تھا تو ہم پہلے ہی دارالحکومت چلے جاتے۔ خواہ مخواہ یہاں ٹراسکا میں خراب ہوتے رہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت اور بھی ہے جس سے الجھے ہوئے معاملات یقیناً واضح ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کون سی صورت ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اماں بی کا قول ہے کہ جب تم پر معاملات واضح نہ ہوں اور کوئی دنیاوی ترکیب بھی تمہاری عقل و سمجھ میں نہ آئے تو تم اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو اور دو رکعت نفل پڑھ کر اس سے دعا کرو کہ وہ معاملات کو تم پر واضح کر دے"...... عمران نے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔

"کس طرح معاملات واضح ہوں گے۔ کیا خواب میں ہو گا یہ سب کچھ"...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کس طرح معاملات کو واضح کرے یا کوئی ایسا وسیلہ پیدا کر دے جس سے معاملات واضح ہو جائیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سب چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

”تم لوگ بات چیت کرو میں آ رہا ہوں“...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ عمران صاحب کا ذہن بھی ان کا ساتھ نہیں دے رہا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”وہ یقیناً اپنی اماں بی کے قول پر عمل کرنے گئے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”یہ تو فرار کے راستے ہیں۔ جب خود کچھ سمجھ نہیں آیا تو اماں بی کا قول یاد آ گیا“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

”صفدر عمران نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے جو حساب کتاب لگایا تھا اس سے کوئی ایک خاص علاقے کا تو پتہ چلتا ہی ہو گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ خاص علاقہ یا جگہ کون سی ہے“...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ حساب کتاب کے مطابق تو یہاں ایک کلب ہے ٹرانگا کلب۔ ہم نے وہاں بھی چھان بین کی ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ ہاتھ نہیں آیا ہے حالانکہ یہ کلب یہاں موجود دوسرے کلبوں سے بڑا ہے اور یہاں اس کا خاصا نام بھی ہے“...... صفدر نے جواب دیا۔

”جب حساب کتاب سے یہ ٹرانگا کلب سامنے آتا ہے تو اس ٹرانگا کلب کے بارے میں کیوں نہ تفصیل سے چھان بین کی جائے“...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

''عمران صاحب اور میں نے خاصا وقت اس کلب میں گزارا ہے۔ اس کے منیجر سے بھی ملاقات کی ہے لیکن اس کلب کا ماحول مکمل طور پر عام سی سطح کے لوگوں کا ماحول ہے۔ وہاں جو لوگ کلب کی طرف سے سیکورٹی پر مامور ہیں وہ واقعی عام سطح کے غنڈے ہیں۔ اس کلب کا منیجر ایک نامی غنڈہ ہے جو کلب کا مالک بھی ہے اور یہ کلب اسی کے نام پر ہے۔ وہاں سب اسے ماسٹر ٹرانگا کہتے ہیں لیکن ہماری معلومات کے تحت یہ ماسٹر ٹرانگا بھی عام سا غنڈہ ہے۔ عمران صاحب نے ویٹروں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن مکمل طور پر ناکامی ہوئی حتیٰ کہ عمران صاحب نے پورے کلب میں گھوم پھر کر اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ شاید کہیں سے کوئی خفیہ راستہ ہو لیکن ایسے آثار بھی نظر نہ آئے۔ اس کے بعد میں نے اور عمران صاحب نے اس کلب کے چاروں طرف گھوم پھر کر بھی جائزہ لیا لیکن بے سود۔ ایک بوڑھے ویٹر کو عمران صاحب نے کافی رقم دے کر اس سے اس کلب کی تعمیر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کلب چار پانچ سال پہلے بنایا گیا ہے اور یہ بوڑھا اس کی تعمیر میں بھی بطور مزدور کام کرتا رہا ہے۔ یہ جگہ عام سی تھی اور اسے باقاعدہ حکومت سے خرید کر یہاں کلب تعمیر کیا گیا ہے اور اس میں کوئی تہہ خانہ تک نہیں ہے۔ عمران صاحب نے اس ویٹر سے اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی لیکن کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل سکا''...... صفدر نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس لئے عمران صاحب الجھ گئے ہیں۔ ویسے صفدر تمہارا ذاتی خیال کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ وہ فیکٹری یہاں اس کلب کے نیچے یا اس کے اردگرد نہیں ہے۔ شاید حساب کتاب میں کوئی غلطی ہوگئی ہے''...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''پھر تو واقعی واپس ہی جانا پڑے گا''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا کوئی کلیو مل گیا ہے''...... صفدر نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کوئی ولی اللہ ہوں کہ مجھ پر الہام ہو گا۔ بس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ وہ معاملات کو ہم پر واضح کر دے اور آ گیا ہوں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مانگنے والے کو اپنے در سے خالی نہیں بھیجتا۔ وہ بے حد رحیم و کریم ہے۔ وہ یقیناً ہمارے لئے کوئی سبب کر دے گا۔ تم سب بھی دعا کرو بس''...... عمران نے کہا۔

''تو اب کب تک ہم اس انتظار میں یہاں ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھے رہیں گے دشمن کسی بھی وقت یہ جگہ ٹریس کر کے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ کوئی بھی معاملہ ہو سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ سے حساب کتاب میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔ آپ دوبارہ حساب کتاب کر کے دیکھ لیں''...... صفدر نے کہا۔

''حساب کتاب میں کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ میری عادت ہے کہ میں اسے دو تین بار چیک کرنے کے بعد حتمی بات کرتا ہوں۔ اس حساب کتاب کو بھی میں نے تین بار چیک کیا تھا اور سارا حساب درست تھا۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس میکارنو نے یہاں ٹرانگا کلب میں آ کر کال کیا تھا اور پھر یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کی آخری کال لوکیشن یہی کلب ہی تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر اب یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کا کیا فائدہ۔ ہمیں کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''کیا کریں۔ تم بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واپس چلیں اور کیا کر سکتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اطمینان سے بیٹھو۔ مجھے اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ ہماری رہنمائی ضرور کرے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چھت پر کودا ہو تو وہ سب بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میں دیکھتا ہوں''...... صفدر نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے

دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں اندر داخل ہوئے تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے صفدر کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔

''یہ آدمی چھت سے نیچے گرا ہے۔ چھت کی ایک منڈیر شاید کمزور تھی اور یہ زیادہ آگے آ گیا تھا اور اپنا توازن نہ سنبھال سکا اور نیچے گر گیا''...... صفدر نے اس آدمی کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔ اس آدمی کے سر پر زخم تھا جس میں سے خون رس رہا تھا۔

''اس کے پاس یہ آلہ تھا''...... تنویر نے ہاتھ آگے کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کا آلہ تھا جس پر چھوٹی سی سکرین موجود تھی لیکن سکرین اس وقت تاریک تھی۔ آلے کا نچلا حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔

''کیا تم نے چھت پر جا کر چیک کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ چھت پر اور کوئی نہیں ہے۔ یہاں کوٹھیوں کی چھتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں یہ شاید چھتوں کے راستے آیا تھا''...... تنویر نے جواب دیا۔ عمران غور سے اس آلے کو دیکھ رہا تھا۔

''اوہ۔ تو اس آلے سے ہماری نگرانی ہو رہی تھی۔ یہ ٹرائیکل ایرو ہے۔ اس سے نکلنے والی ٹرپل ریز کی مدد سے کافی فاصلے تک اس سکرین پر لوگوں کی نقل و حرکت کو چیک کیا جا سکتا ہے''۔ عمران

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کون ہوسکتا ہے یہ''...... صالحہ نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ اب یہ خود بتائے گا۔ کوئی رسی ڈھونڈ کر لاؤ۔ اب اسے ہوش میں لانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس نگرانی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم درست جگہ پر موجود ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہونے لگا ہے۔ معاملات اب واضح ہونا شروع ہو گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد رسی کی مدد سے اس آدمی کو کرسی پر باندھ دیا گیا۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

''سوائے جولیا کے باقی سب کوٹھی کو چاروں طرف سے چیک کرو۔ شاید اس کے ساتھی بھی موجود ہوں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ البتہ جولیا وہیں موجود رہی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ البتہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''کون ہو تم۔ اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اس طرح چونک کر عمران اور جولیا کی طرف دیکھا جیسے اسے اب احساس ہوا ہو کہ یہ دونوں بھی اس کے سامنے موجود ہیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہ کیا ہوا ہے''...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں تقریباً بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''تم اس کوٹھی کی چھت پر آنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیوار کی منڈیر ٹوٹ کر گر گئی اور تم بھی نیچے آ گرے۔ تمہارے سر پر زخم آ گیا اور تم بے ہوش ہو گئے اور ہم تمہیں اٹھا لائے ہیں۔ تمہارے پاس یہ ٹرائیکل ایرو موجود تھا۔ اب باقی تم سب بتاؤ اور سنو۔ اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا''...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے آلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''میں ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار ہوں۔ یہ کوٹھی برائے فروخت تھی اس لئے خالی تھی۔ میں نے اچانک اس کوٹھی سے تمہاری آوازیں سنیں تو میں حیران رہ گیا اور میں اس کوٹھی پر آ کر معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک گر گیا''...... اس آدمی نے کہا تو اس بار عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

''تو تم ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم زخمی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں مزید تکلیف ہو لیکن تم نے ہمیں شاید احمق سمجھ لیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خنجر نکالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس آدمی کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''مم مم۔ میں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... اس آدمی نے کہا۔

''یہ آلہ بھی شاید چوکیدار کے پاس ہوتا ہے۔ کیوں''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو مجھے چھت پر پڑا ہوا ملا تھا۔ مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا وہ ہاتھ جس میں خنجر تھا بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس آدمی کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا لیکن ابھی اس کی چیخ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ پہلے سے زیادہ کربناک تھی اور اب اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور اس کی پیشانی پر ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔

''اب تم سب کچھ بتا دو گے لیکن تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ر رک۔ ر رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔

رک جاؤ۔ پلیز میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو“...... اس آدمی نے تکلیف کی شدت سے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔

”ضرورت سے زیادہ بہادر اور چالاک بننے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”نن نن۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں“...... اس آدمی نے کہا۔

”سب سے پہلے اپنا نام بتاؤ“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میں رہوڈس ہوں۔ رہوڈس“...... اس آدمی نے کہا۔

”تم کب سے اور کس کے کہنے پر ہماری نگرانی کر رہے ہو۔ بولو ورنہ......“ عمران نے کہا۔

”میرا نام رہوڈس ہے۔ میرا تعلق سرکاری ایجنسی بلیک اسکائی سے ہے۔ ہمارا کام قصبے میں داخل ہونے والے ہر آدمی کی نگرانی کرنا ہے۔ جب تم لوگ قصبے میں داخل ہوئے تو ہم نے تمہاری نگرانی شروع کر دی تھی“...... اس آدمی نے کہا۔

”کیوں۔ یہاں ایسی کون سی خاص بات ہے جو تم اس طرح نگرانی کرتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”یہاں سے ہمسایہ ملک کو راستے جاتے ہیں۔ ان راستوں سے منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ ہوتی ہے اور یہ قصبہ اسمگلروں کا گڑھ ہے اس لئے ہم خفیہ طور پر ہر ایک کی نگرانی کرتے ہیں“۔ رہوڈس

نے جواب دیا لیکن عمران اس کے جواب اور انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ نہیں بول رہا۔

''ہونہہ۔ تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو اور مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ کو ضرب لگا دی اور کمرہ رہوڈس کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس ضرب سے اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ چہرے پر پسینہ کسی آبشار کی طرح بہنے لگ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح سے کانپنے لگا۔

''بولو۔ سچ بولو۔ سب سچ۔ اپنا اصل نام بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''رہوڈس۔ میرا نام رہوڈس ہی ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں''...... رہوڈس نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے بتایا تو ہے کہ میرا تعلق سرکاری ایجنسی بلیک اسکائی سے ہے''...... رہوڈس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ رہوڈس انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے اس خوفناک ضرب کھا لینے کے باوجود اپنے اعصابی نظام پر ابھی تک مکمل کنٹرول حاصل تھا. اور اس بار سوال کا جواب دیتے ہوئے اس کا لہجہ ایک بار پھر تبدیل ہو گیا تھا۔ چنانچہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ایک اور زور دار

ضرب رہوڈس کی پیشانی پر لگائی رہوڈس کا پورا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی پھڑکتی ہے۔ اس کی حالت یکلخت انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔ اب اس کے حلق سے پوری طرح چیخ بھی نکل رہی تھی۔

"اب بتاؤ کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلیک اسکائی سے۔ بلیک اسکائی سے"...... رہوڈس نے چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بلیک اسکائی کیا ہے۔ کس کی تنظیم ہے۔ تفصیل بتاؤ مجھے۔ ساری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بلیک اسکائی سرکاری تنظیم ہے۔ یہ معدنیات، اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ روکنے کے لئے کام کرتی ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اسے یقین آ گیا تھا کہ رہوڈس اب جھوٹ نہیں بول رہا۔

"اس تنظیم کا انچارج کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں اس قصبے کا انچارج مورس ہے اور وہ کلاسک کلب کے عقب میں واقع رہائش گاہ میں رہتا ہے۔ وہیں اس کا آفس ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا۔

"تمہارا کام کرنے کا کیا انداز ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں کی تمام اونچی عمارتوں پر ہم نے دور دور تک زمینی اور

فضائی نگرانی کرنے والے آلات نصب کئے ہوئے ہیں جن کا کنٹرول مورس کے پاس ہے۔ اس کی رہائش گاہ کے آپریشن روم میں چیکنگ ہوتی رہتی ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا۔

"ہمیں کیسے چیک کیا گیا ہے اور کس کے کہنے پر"...... عمران نے پوچھا۔

"مورس کو معلوم ہو گا۔ میری ڈیوٹی اس علاقے میں ہے۔ مجھے اس نے حکم دیا تھا کہ دو عورتیں اور دس مرد ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچے ہیں اور اس کوٹھی میں بغیر کسی اجازت کے موجود ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی اور وہ بھی ٹرائیکل ایرو سے اور خود کسی صورت سامنے نہیں آنا۔ جب یہ قصبے سے واپس چلے جائیں تو پھر میں نگرانی ختم کر دوں اور رپورٹ اسی صورت میں دوں جب یہ لوگ کوئی مشکوک حرکت کریں ورنہ رپورٹ کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مسلسل زیرو روم کی براہ راست نگرانی میں رہیں گے۔ ایک خصوصی آلے کے ذریعے ان کی تصویریں لے کر کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئی ہیں اس لئے اب یہ ان پہاڑیوں کے اندر جہاں بھی جائیں گے ان کی تصاویر آپریشن روم میں پہنچتی رہیں گی۔ چنانچہ میں ٹرائیکل ایرو لے کر ساتھ والی خالی کوٹھی میں بیٹھ گیا اور ٹرائیکل ایرو سے چیکنگ شروع کر دی۔ آپ میں سے دو آدمی کوٹھی سے چلے گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ دونوں ٹرانگا کلب گئے ہیں اور پھر یہ بھی واپس آ گئے ہیں۔ میں چیکنگ کر رہا تھا کہ اچانک تصویریں

مدہم آنا شروع ہو گئیں۔ میں نے سوچا کہ ٹرائیکل ایریو خراب ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں قریب جا کر چیکنگ کروں اس لئے میں نے ملحقہ کوٹھی کی چھت سے نیچے اتر کر کسی خالی کمرے میں جانے کا سوچا اور پھر میں چھت کراس کر رہا تھا کہ چھت کا کنارہ ٹوٹ گیا اور میں باوجود کوشش کے سنبھل نہ سکا اور نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا"۔ رہوڈس نے اس بار تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ کیا وہ لوگ تمہیں بھی چیک کر رہے ہوں گے اس وقت"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوٹھی کے اندر ٹرائیکل ایریو سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ البتہ کوٹھی کے باہر کھلے علاقے میں وہ چیکنگ کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اس ایریئے کو مسلسل اوپن رکھیں"...... رہوڈس نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے رہوڈس کی شہ رگ میں اتار دیا اور رہوڈس چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"جولیا جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ ہم سب انتہائی شدید خطرے میں ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔ عمران نے رہوڈس کی تلاشی لی تو اس کے کوٹ کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی اندر آ گئے۔ انہیں جولیا نے شاید سب کچھ بتا دیا تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم تو بے خبری میں مارے جاتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ نجانے انہوں نے کیوں ہم پر حملہ نہیں کیا۔ بہر حال اب جلدی سے نئے میک اپ کر لو۔ ہم نے یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہاں سے نکل کر کہاں جائیں گے اور کیا کریں گے۔ یہ سرکاری ایجنسی ہمارے خلاف کیوں کام کر رہی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اس ایجنسی کا انچارج موریس ہے اور یقیناً یہ موریس اس میکارنو سے ملا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ میں نے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی تھی کہ وہ ہمارے لئے آسانی مہیا کر دے اور ہمیں کوئی راستہ مہیا کرے اور تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی کرم کیا اور ہمارے لئے راستہ کھول دیا ورنہ ہم مکمل طور پر اندھیرے میں گھر چکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی بزرگ ٹھیک کہتے ہیں کہ جب آدمی مکمل طور پر اپنی کوششیں کر لینے کے باوجود ناکام رہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے وہ ضرور انسان کی مدد کرتا ہے۔ اب دیکھو یہ آدمی اچھلا بھلا ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھا اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اور اس نے ہماری کوٹھی کی چھت پر آنے کا ارادہ کر لیا اور

نتیجہ سامنے ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب تو مجھے بھی عمران کی اماں بی کے قول پر یقین آ گیا ہے"...... تنویر نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"اماں بی کا تو یہ بھی قول ہے کہ کسی کی راہ میں روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"روڑے۔ کیا مطلب۔ میں نے کس کی راہ میں روڑے اٹکائے ہیں"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"میرے اور جولیا کے درمیان تم ہی سب سے بڑے روڑے بنے ہوئے ہو جو اس بری طرح سے اٹکے ہوئے ہو کہ ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ کیوں صفدر"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

"اچھی بھلی بات کرتے ہوئے نجانے تم کیوں ٹریک سے اتر جاتے ہو"...... جولیا نے بھی منہ بنا کر کہا۔

"میں تو یہی کوشش کرتا ہوں کہ اپنا ٹریک بدل کر تمہارے ٹریک پر آ جاؤں لیکن کیا کروں۔ تمہارے ٹریک پر آتا ہوں تو تم اچھل کر دوسرے ٹریک پر چلی جاتی ہو اور ایسے ٹریک پر جہاں تنویر پہلے سے اٹینشن کھڑا ہوتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ٹائیگر، جوزف اور جوانا۔ تم پھر سے تیار ہو جاؤ۔ میں کسی اور

جگہ جانے سے پہلے ایک بار پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ وہاں جتنی نفری ہے اس حساب سے تو اب بھی مجھے یہی شک ہے کہ وہاں کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم جسے ڈاجنگ پوائنٹ سمجھ رہے ہیں فیکٹری اسی علاقے میں موجود ہو''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یہ خیال اچانک تمہیں کیوں آیا ہے''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''خیالات اچانک ہی ذہن میں آتے ہیں۔ بلیک گھوسٹ پہاڑیاں اس علاقے سے زیادہ دور نہیں ہیں اور ہم یہاں سے گھوم کر اس طرف جا سکتے ہیں۔ ایک بار پھر انہیں چیک کر لیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ کوئی مثبت بات معلوم ہو جائے''......عمران نے کہا۔

''تو پھر ہم سب چلتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ تم ایک بار پھر ڈگلس سے بات کرو۔ وہ تمہیں یقیناً نئی رہائش گاہ فراہم کر دے گا۔ بعد میں اس سے پتہ معلوم کر کے میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ ایک بات اصل مقام کا پتہ چل جائے تب ہم سب ایک ساتھ ان ایکشن ہو جائیں گے''......عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہمیں جلد سے جلد ڈگلس سے رابطہ کر کے رہائش گاہ کا انتظام کر لینا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔وہ سب پیدل ہی چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

''میرا خیال اس بار ہمیں ڈگلس سے کہنا چاہئے کہ وہ ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ دے دے جس میں آمدورفت کے خفیہ راستے ہوں اور ہم رات کو باقاعدہ نگرانی بھی کریں''...... صفدر نے کہا۔

''میری تجویز یہ ہے کہ ہم رات کو کوٹھی جائیں ہی نہیں۔ ہم مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر نائٹ کلبوں میں گھس جائیں۔ آخر ہم سیاح ہیں۔ ہمیں نائٹ کلبوں میں ڈانس دیکھنے یا رات گزارنے سے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ صبح کو یہاں سے خاموشی سے نکل جائیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔اس طرح ہم سارے اکٹھے کسی خطرے سے دو چار ہونے سے بچ جائیں گے''۔جولیا نے صدیقی

کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن صبح کو تو ہمیں ہر صورت واپس جانا ہی پڑے گا۔ اگر اس ڈگلس سے رابطہ ہو جائے تو ہم صبح کو کسی اور جگہ اکٹھے ہو کر جانے کا پروگرام بنا سکتے ہیں اور پھر عمران صاحب بھی تو وہیں پہنچیں گے۔ ڈگلس انہیں اس جگہ کا پتہ بتا دے گا جہاں وہ ہمارے ٹھہرنے کا انتظام کرے گا''...... اس بار خاور نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

''یہ واقعی بہتر رہے گا۔ لیکن اس کا کوئی فون نمبر تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ جی ٹی اے کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں اس قدر تشویش کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر بلیک اسکائی کا مورس کوئی حرکت کرے گا تو اس سے نپٹا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ہم کیسی لمبے چکر میں پھنس گئے تو پھر آسانی سے نہ نکل سکیں گے اور اگر ہم اس مورس اور اس کے بلیک اسکائی ایجنسی سے الجھے تو اس کے ذریعے ٹارج ایجنسی کو بھی ہمارا پتہ چل سکتا ہے اور پھر ڈگلس نے بھی تو کہا تھا کہ وہ ٹارج ایجنسی والوں کی نگرانی میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس سے بات کریں اور پھنس جائیں۔ اس لئے نائٹ کلبوں میں رات گزارنے والا آئیڈیا درست ہے''......صدیقی نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں صدیقی کی تجویز بہتر رہے گی۔ خواہ مخواہ کسی مسئلے میں الجھنے کی بجائے بہتر یہی ہے کہ خاموشی سے یہاں نکل جائیں۔ ڈگلس سے بات کر کے ہم کوٹھی کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم میں سے کوئی ایک جا کر اس کوٹھی کا جائزہ لے آئے گا اور سب کلیئر ہوا تو ہم سب وہاں پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اوکے۔ پھر دو گروپس بنا لیتے ہیں اور پھر صبح ڈگلس کی ہی بتائی ہوئی کوٹھی میں ہی واپسی ہو گی''...... تنویر نے جلدی سے کہا۔

''پہلے ڈگلس کو فون کر لیں۔ ادھر سامنے ایک چھوٹا کلب ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔ میں وہاں سے فون کر کے بات کر لوں گا''۔ صفدر نے کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے سڑک پار کر کے دوسری طرف موجود کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں کچھ زیادہ رش نہ تھا۔ اس لئے کافی کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب ایک بڑی میز کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ صفدر ایک سائیڈ پر موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''فرمائیں سر''...... کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان نے مسکراتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ صفدر چونکہ غیر ملکی میک اپ میں تھا۔ اس لئے کاؤنٹر مین کچھ زیادہ ہی خوش اخلاق بن رہا تھا۔

''فون کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ایس ٹی ڈی یا نان ایس ٹی ڈی کرنا ہے''...... کاؤنٹر بوائے

نے چونک کر پوچھا۔

''یہی دارالحکومت میں جی ٹی اے کے ہیڈ کوارٹر میں کرنا ہے''...... صفدر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ میں ملا دیتا ہوں۔ مجھے ان کے نمبرز معلوم ہیں۔ وہاں سیکنڈ مینجر میرا بڑا بھائی ہے''...... کاؤنٹر بوائے نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کاؤنٹر بوائے نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یہ لیں۔ بات کریں''...... کاؤنٹر بوائے نے رسیور صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ہیلو۔ میں جیرٹ بول رہا ہوں۔ آپ کے ایک ایجنٹ مسٹر ڈگلس سے ہمارا ٹریولنگ کنٹکٹ ہے ان سے بات کرنی ہے''۔ صفدر نے ایکریمیا کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ڈگلس۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی اور صفدر خاموش ہو کر ہال میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہیلو۔ ڈگلس بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں''...... چند لمحوں بعد ڈگلس کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

''مسٹر ڈگلس۔ میں جیرٹ بول رہا ہوں مس جولین کا ساتھی۔ ہم لوگ اس وقت شوالا قصبے کے ایک کلب میں موجود ہیں۔ اس

کلب کا نام کروش کلب ہے اور آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے آئندہ کا پروگرام تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے۔ کیا آپ یہاں پہنچ سکتے ہیں لیکن آنے سے پہلے یہ بتا دیں کہ کیا شوالا میں ہمارے رہنے کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''جی ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ مجھے آپ تک پہنچنے میں تین سے چار گھنٹے لگ جائیں گے''...... دوسری طرف سے ڈگلس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسی کلب میں آپ کا منتظر ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... ڈگلس نے جواب دیا اور صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

''شکریہ''...... صفدر نے کاؤنٹر بوائے سے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ میز پر باقی ساتھیوں کے لئے وسکی اور جولیا کے لئے شیمپئن سرد ہو چکی تھی۔ چونکہ وہ غیر ملکی سیاحوں کے روپ میں تھے اور اس میک اپ میں ظاہر ہے شراب سے اجتناب کرنا اپنے آپ کو مشکوک بنانا تھا۔ اس لئے وہ سب ان گولیاں کی کافی مقدار ساتھ لے آئے تھے جو بظاہر تو کیلشیم کی گولیاں تھیں لیکن دراصل میں وہ گولیاں شراب کو بے ضرر کر کے عام مشروب بنا دیتی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی جام بھر کر صفدر کے

سامنے رکھ گیا صفدر کا ہاتھ جیب میں باہر آیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ہاتھ جام کے اوپر پھیلایا۔ اس کی ہتھیلی میں موجود گولی جب شراب میں غائب ہو گئی تو اس نے جام کو اٹھایا اور پھر واپس رکھ دیا۔

''اسے آنے میں تین سے چار گھنٹے لگیں گے''...... صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ صفدر نے اب جام اٹھا کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ وہ سب آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ چار گھنٹے انہوں نے کلب میں گزارے اور پھر ٹھیک چار گھنٹوں بعد ڈگلس دروازے پر نظر آیا۔ صفدر نے اسے مخصوص اشارہ کیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا اور ایک خالی کرسی لے کر بیٹھ گیا۔

''کیا پینا پسند کریں گے آپ مسٹر ڈگلس''...... جولیا نے مہذب انداز میں پوچھا۔

''سوری مس۔ میں شراب نہیں پیتا۔ صرف لائم جوس لوں گا''۔ ڈگلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر قریب موجود ویٹر کو ایک لائم جوس لانے کے لئے کہہ دیا۔

''مسٹر ڈگلس۔ اس ملک کی ٹارج ایجنسی کو نجانے کیوں ہم پر کوئی شک پڑ گیا۔ ہم ہوٹل میں موجود تھے کہ ٹارج ایجنسی کے ارکان ہمیں ہیڈ کوارٹر لے گئے''...... جولیا نے بات کا آغاز کرتے

ہوئے کہا۔

''مجھے اطلاع مل گئی تھی مس اور میں نے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر جنرل کے ذریعے وہاں بات کی تو چیف کرنل الیگزینڈر کے نمبرٹو مارٹرس نے مجھے بتایا کہ شک کی بنا پر ایسا کیا گیا تھا لیکن شک دور ہونے پر آپ کو واپس بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے کوٹھی فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون نہ اٹھایا۔ میں انتظار کرتا رہا اور اب مسٹر جیرٹ کی کال آ گئی۔ بہرحال میں آپ سب کی خدمت کے لئے حاضر ہوں''...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ڈگلس۔ صرف ٹارج ایجنسی ہی نہیں یہاں شوالا میں بلیک اسکائی ایجنسی ہے جس کا چیف مورس ہے اور وہ بھی ہمارے پیچھے پڑ گیا ہے اس لئے ہم ایسا محفوظ ٹھکانہ چاہتے ہیں جہاں نہ بلیک اسکائی ایجنسی والے پہنچ سکیں اور نہ ٹارج ایجنسی کے ایجنٹ ہمیں ٹریس کر سکیں۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی ایسی رہائش گاہ کا بندوبست کر سکتے ہیں جہاں ہم محفوظ رہیں اور اگر وہاں بھی خطرہ ہو تو ہم وہاں موجود کسی خفیہ راستے سے نکل سکیں''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے خود اس بات کا احساس ہے کہ آپ کو ٹارج ایجنسی کی وجہ سے بے حد ڈسٹربنس ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی فوری روانگی کے انتظامات کر لئے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو ہم یہاں سے ایک اور خفیہ جگہ چلے جاتے ہیں اور جس جگہ میں آپ کو لے جاؤں گا وہ جگہ آپ کی مرضی کے عین مطابق ہو گی''...... ڈگلس

نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہاں بھی نگرانی ہو رہی ہوگی ہماری''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں بظاہر کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن میں احتیاطاً اپنے ساتھ کلرڈ شیشوں والی اسٹیشن ویگن لے آیا ہوں اگر آپ پسند کریں تو''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی اچھے ٹریولنگ ایجنٹ ثابت ہو رہے ہیں چلیں''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہینڈ بیگ کھول کر رقم نکالی اور پھر ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور پھر وہ سب ایک ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ڈگلس بھی فوراً ہی ان کے پیچھے بار سے باہر آیا اور انہیں ایک کلرڈ شیشوں والی سٹیشن ویگن پر سوار کر کے وہ کلب کے کمپاؤنڈ سے باہر آ گیا۔ یہ عام سی ویگن تھی اس پر جی ٹی ایجنسی کا نام درج نہ تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ڈگلس نے جس سڑک پر ویگن موڑی۔ وہ شہر کے مضافات کی طرف جانے والی سنگل روڈ تھی جس پر ٹریفک قطعاً موجود نہ تھی اور پہلے تو اس سڑک کے اطراف میں کچے پکے مکان نظر آتے رہے۔ اس کے بعد کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔

سڑک آگے جا کر کچے راستے میں بدل گئی اور اسٹیشن ویگن اس کچے راستے پر ہچکولے کھاتی ہوئی کھیتوں کے درمیان چلتی ہوئی کافی

دور درختوں کے ایک وسیع جھنڈ کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ درختوں کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔ سارے درخت باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت لگائے گئے تھے اور یہ سارے درخت عمارتی لکڑی والے تھے۔ اس ذخیرے کے عین درمیان میں ایک حویلی نما عمارت موجود تھی۔ جو رقبے کے لحاظ سے خاصی وسیع تھی لیکن تھی یک منزلہ۔ اس کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ ڈگلس نے اسٹیشن ویگن کو پھاٹک کے سامنے روک دیا اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ پھاٹک کھولنے والا ایک مقامی نوجوان تھا۔ جس کے جسم پر دیہاتی لباس تھا۔ ڈگلس اسٹیشن ویگن اندر لے گیا اور اندر داخل ہوتے ہی جولیا سمیت سارے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمارت کے وسیع کھلے حصے میں چار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ چاروں ہیلی کاپٹر پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ جی ٹی اے کے ذاتی ہیلی کاپٹر ہوں۔

''یہ ہیلی کاپٹر کیا کمپنی کی ملکیت ہیں''...... جولیا نے اسٹیشن ویگن سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ بین الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ نے تین سال قبل کرانس کے پہاری علاقے کا سروے کیا تھا۔ جب سروے کا کام ختم ہو گیا تو انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر فروخت کر دیئے اور ہمارے چیف نے انہیں خرید لیا۔ یہ کل چھ ہیلی کاپٹر تھے جس میں سے دو واقعی جی ٹی اے کے استعمال میں رہتے ہیں جبکہ یہ چار یہاں

موجود ہیں۔ انہیں ایمرجنسی میں استعمال کیا جاتا ہے''...... ڈگلس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ ڈگلس انہیں لے کر عمارت کے اندر پہنچا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

''آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے ضروری سامان لے کر واپس آتا ہوں''...... ڈگلس نے کہا اور پھر جولیا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا لیکن چند لمحے بعد وہ اسی نوجوان کے ساتھ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔

''یہ کیرل ہے۔ میری واپسی تک یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ یہاں ہر چیز موجود ہے۔ کھانے پینے کا وافر سامان۔ حتیٰ کہ نیچے تہہ خانے میں جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں''...... اس نے کہا۔

''کافی مل جائے گی''...... اس بار صفدر نے کہا۔

''یس سر۔ میں لے آیا ہوں''...... کیرل نے کہا اور پھر وہ ڈگلس کے ساتھ ہی باہر چلا گیا۔

''ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہونے سے ہمارے لئے واقعی سہولت ہو جائے گی۔ ان سروے کرنے والے ہیلی کاپٹروں سے ہم دور نزدیک کا آسانی سے سروے کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ ہم سیاح ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہم لازماً کل ہی جائیں۔ پھر جی ٹی اے کے ہیلی کاپٹر پر ہم جائیں گے سیاحت

کرنے۔ ٹارج ایجنسی اس سے کیا ثابت کر سکے گی''...... صفدر نے جواب دیا۔

''وہ ہماری وہاں کڑی نگرانی شروع کر دے گی۔ اس طرح ہم کھل کر کام نہ کر سکیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''وہاں کام عمران کے پہنچنے کے بعد ہی شروع ہو گا اور جہاں عمران ہو وہاں نگرانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر کے ہونٹ خود بخود بھینچ گئے۔

''اصل بات تو اس فیکٹری کو تلاش کرنا ہے۔ ایک بار فیکٹری کا پتہ چل جائے تو پھر ہمیں اسے ٹارگٹ کرنا ہے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا''...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد کیرل ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے پر کافی کی نو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ادب سے ایک ایک پیالی سب کے ہاتھ میں دی اور ٹرے لے کر واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ سب لطف لے کر کافی سپ کرنے لگے۔ لیکن ابھی کافی ختم ہی ہوئی تھی کہ یکلخت باہر سے ایک دردناک انسانی چیخ سنائی دی اور وہ ابھی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یکلخت دس مشن گنوں سے مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے۔

''خبردار اگر کسی نے حرکت کی''...... ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا جبکہ باقی افراد بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے چاروں طرف پھیل کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ ان کی مشین گنوں کا رخ جولیا

اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی تھا۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہ سب"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"میرا نام چارلس ہے اور میں ٹارج ایجنسی کے چیف کا نمبر ٹو ہوں۔ تم سمجھ رہے تھے کہ ٹارج ایجنسی سے بھاگ کر تم بچ جاؤ گے"...... چارلس نے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تمہیں کس احمق نے ٹارج ایجنسی میں شامل کر دیا ہے۔ ہم سیاح ہیں جہاں چاہیں جائیں۔ تم کون ہو پوچھنے والے"...... اس کی بات سن کر جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیاح۔ ہونہہ۔ تم سمجھتے تھے کہ سپیشل میک اپ کر کے تم اسی طرح سیاح بنے رہو گے۔ یہ دیکھو تمہاری اصل شکلوں کی تصویریں"...... چارلس نے اسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہاتھ کو آگے کی طرف جھٹکا تو سفید رنگ کی ایک گیند جولیا اور اس کے ساتھیوں کے درمیان فرش پر گر کر پھٹی اور دوسرے لمحے کمرہ سفید رنگ کے تیز دھوئیں سے بھر گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا اور ان کے

ذہن تاریک ہو گئے۔ پھر جب جولیا کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک وسیع ہال نما کمرے میں لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ، کرسیوں پر اسی طرح جکڑے ہوئے تھے اور ایک آدمی باری باری سب کے بازو میں انجکشن لگاتا جا رہا تھا۔ آخری آدمی کو انجکشن لگا کر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف دیوار میں موجود لوہے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

''یہ ہم کہاں ہیں''...... اسی لمحے جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

''یقیناً ٹارج ایجنسی کے کسی اڈے میں ہیں۔ اوہ اوہ۔ یہ تو ڈگلس ہے۔ یہ بھی یہاں موجود ہے''...... جولیا نے آخر میں کرسی پر موجود بے ہوش ڈگلس کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا اور پھر ایک ایک منٹ کے وقفے سے سارے ہوش میں آتے گئے۔ سب سے آخر میں ڈگلس ہوش میں آیا۔ وہ بھی ہوش میں آنے کے بعد حیرت بھرے انداز میں سر گھما کر انہیں دیکھ رہا تھا۔

''ڈگلس تم کیسے ان کے ہاتھ چڑھ گئے''...... جولیا نے ڈگلس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں اسٹیشن ویگن پر واپس جب شہر پہنچا تو ایک جگہ پولیس

گاڑیوں کے کاغذات چیک کر رہی تھی۔ میرے کاغذات درست تھے اس لئے میں بے فکر تھا لیکن جیسے ہی میں کاغذات چیک کرانے کے لئے نیچے اترا۔ ایک پولیس مین نے میری ناک پر کوئی چیز ماری اور اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے“...... ڈگلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہمیں پکڑا گیا ہے۔ لیکن یہ لوگ اس جگہ تک کیسے پہنچ گئے“...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”یہ ٹارج ایجنسی کے لوگ ہیں عام لوگ نہیں ہیں اور پھر اپنے ملک میں ظاہر ہے ان کے ذرائع بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے یہ بحث اب فضول ہے کہ کیا ہوا۔ بلکہ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اب ہمارا اقدام کیا ہونا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ واقعی اس طرح ہم لوگ ان سے پیچھا نہ چھڑا سکیں گے۔ اس لئے میں نے دوسرا فیصلہ یہ کہ اب ہمارا اندر دفاعی نہیں ہو گا بلکہ جارحانہ ہو گا“...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”ویری گڈ مس جولیا۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔ سیاح بن کر تو ہم بھیڑیں بن گئے تھے“...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ لوہے کا دروازہ کھلا اور وہ سب کرنل الیگزینڈر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر

چونک پڑے کرنل الیگزینڈر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمایاں تھی۔ اس کے پیچھے چارلس تھا اور ان دونوں کے عقب میں ایک مشین گن بردار تھا۔

''ویل ڈن چارلس۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ساری ہی سیکرٹ سروس کو اکٹھا پکڑ لیا ہے۔ کاش وہ عمران بھی ان میں شامل ہوتا تو ان کی موت کا لطف دو بالا ہو جاتا''...... کرنل الیگزینڈر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں ان سب کو دیکھتے ہوئے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چیف۔ یہ اپنی طرف سے تو فرار ہو کر غائب ہو گئے تھے۔ پہاڑیوں میں رک کر انہیں تلاش کرنے سے بہتر تھا کہ میں باہر نکل کر انہیں تلاش کروں چنانچہ میں نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے گرد اپنی نفری بڑھا دی اور ہر طرف سخت چیکنگ کے احکامات دے دیئے۔ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل دیکھ رہا تھا جس کے ساتھ مارٹرس کی بھی ایک رپورٹ تھی۔ میں نے اس رپورٹ کو دیکھا تو مجھے اس میں جی ٹی اے اور ڈگلس کے بارے میں علم ہوا۔ مارٹرس نے انہیں شک کی بنا پر گرفتار کیا تھا لیکن پھر ان سے پوچھ گچھ اور ان کے میک اپ چیک کرنے کے بعد انہیں کلیئر کر دیا تھا لیکن آپ کو سوئس نژاد لڑکی کی وجہ سے شک ہوا تھا کہ وہی لوگ ہیں اور آپ نے اس رہائش گاہ پر ریڈ بھی کیا تھا لیکن یہ لوگ وہاں پہنچے ہی نہیں تھے۔ ڈگلس کا نام سامنے آیا تو میں نے اس کے

ارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر میں نے اس کی خفیہ نگرانی کرائی۔ اس کا فون ٹیپ کرایا۔ چند گھنٹے قبل ڈگلس کو شوالا سے ایک ون کیا گیا۔ جب میں نے فون کی ٹیپ سنی تو ڈگلس اور اس کے ساتھ بات کرنے والے آدمی کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ وہی لوگ ہیں اور ایک بار پھر جی ٹی اے کی مدد لے رہے ہیں۔ گلس کے سیل فون کی لوکیشن ٹریس کرنے میں دیر نہ لگی۔ اس لئے س نے اپنے آدمیوں کو اس رہائش گاہ تک پہنچنے اور اسے گھیرنے کا م دے دیا اور دوسری طرف ڈگلس کو بھی قابو کرنے کے احکامات ے دیئے۔ ان کی رہائش گاہ پر میں نے اپنی نگرانی میں ریڈ کیا۔ ر ایک ہی آدمی تھا جسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار دی گئی ہم نے انہیں گھیر لیا۔ چونکہ یہ خطرناک لوگ تھے اس لئے میں ، سانس روک کر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا اٹیک کر ۔ یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ چونکہ میرے ساتھی بھی ساتھ ہی ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے رے افراد منگوا لئے اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں بلیک میں کرسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ ہم نے ان کے میک اپ واش نے کی کوشش کی لیکن کوشش کے باوجود ہم ان کے میک اپ نہیں کر سکے ہیں لیکن اسکن چیکر مشین کے مطابق یہ بات طے لہ یہ میک اپ میں ہیں اور دوسری افسوس کی بات یہ ہے کہ بس سے چار افراد کم ہیں جن میں عمران، اس کا ایک ساتھی اور

دو سیاہ فام افراد شامل ہیں۔ بہر حال ان کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ ان سب کے ملتے ہی میں نے آپ کو رپورٹ دی اور پھر آپ کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی میں نے انہیں ہوش میں لانے کے انجکشن لگوا دیئے اور اب یہ اس بے بسی کے عالم میں آپ کے سامنے موجود ہیں''...... چارلس نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور جولیا سمیت سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔

''یہاں کی ٹارج ایجنسی میں سب احمقوں کو بھرتی کیا جاتا ہے پہلے ہمارے میک اپ چیک کئے گئے اور اب ہمیں یہاں لا کر قید کر دیا گیا۔ ہر بار یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم مشکوک ہیں آخر آپ لوگوں کی تسلی کیسے ہو گی''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''چارلس ابھی نیا آیا ہے ٹارج ایجنسی میں مس جولیانا فٹز واٹر۔ جبکہ مجھے تم لوگوں کے بارے میں ساری معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ اس عمران نے ایسا میک اپ ایجاد کر رکھا ہے جو کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہوتا صرف نمک ملے پانی سے صاف ہوتا ہے۔ چنانچہ فکر مت کرو۔ ابھی یہ چند لمحوں میں تم اصل شکلوں میں ہو گے''...... کرنل الیگزینڈر نے فاخرانہ لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''نمک ملا پانی''...... چارلس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جاؤ۔ پانی میں نمک ملا کر اسے نیم گرم کرو اور تولیہ لے آؤ۔ پھر دیکھو ان کی اصل شکلیں''...... کرنل الیگزینڈر نے اسی طرح

فاخرانہ لہجے میں کہا اور چارلس سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ کرنل الیگزینڈر کی بات سن کر اس سب کے جسم بے اختیار کسمانے لگ گئے تھے۔ کیونکہ ظاہر ہے نمک ملے نیم گرم پانی سے ان کا میک اپ صاف ہو ہی جانا تھا اور اس کے بعد کرنل الیگزینڈر نے ان میں سے ایک ایک کے جسم میں مشین گن کے پورے برسٹ اتار دینے تھے لیکن کرسیوں کی گرفت کچھ اس قدر سخت تھی کہ سوائے کسمانے کے وہ کچھ اور کر بھی نہ سکتے تھے۔

"جناب۔ میرا کیا قصور ہے۔ مجھے کیوں پکڑا گیا ہے"۔ اچانک ڈگلس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بھی ان کے ساتھی اور مددگار ہو۔ نانسنس"...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر ڈگلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں ان کا ساتھی نہیں ہوں۔ میں تو جی ٹی اے کا ایجنٹ ہوں۔ میرا ان سے کیا تعلق۔ میری ایئر پورٹ پر ڈیوٹی تھی۔ یہ سیاح وہاں اترے تو میں نے انہیں کنٹکٹ کیا۔ یہ جی ٹی اے کی خدمات حاصل کرنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ میں ان کی فرمائش پر انہیں کوٹھی میں چھوڑ گیا۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے اجازت نامہ حاصل کئے۔ اس کے بعد یہ غائب ہو گئے اور آج مجھے ان کا فون آیا اور انہوں نے کہا کہ میں ایک کلرڈ شیشوں والی ویگن لے کر شوالا میں آجاؤں۔ چنانچہ میں وہاں آیا اور پھر

ویگن پر انہیں دوسری رہائش گاہ لے گیا۔ وہ رہائش گاہ بھی جی ٹی اے کی ملکیت ہے۔ وہاں جی ٹی اے کے ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں۔ انہیں وہیں چھوڑ کر میں انتظامات کرنے جا رہا تھا کہ پولیس نے مجھے بے ہوش کر دیا اور پھر میری آنکھ یہاں کھلی“...... ڈگلس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ کرنل الیگزینڈر کوئی جواب دیتا۔ اسی لمحے چارلس ایک اور آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ دوسرے آدمی نے ایک بالٹی اٹھائی ہوئی تھی اور کاندھے پر تولیہ ڈالا ہوا تھا۔

”چارلس۔ اس جی ٹی اے ایجنٹ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”چیف۔ یہ جی ٹی اے کا ایجنٹ ہے۔ میں نے خود جی ٹی اے ہیڈ کوارٹر جا کر تحقیقات کی تو انہوں نے اسے اپنا باقاعدہ ایجنٹ تسلیم کیا ہے۔ میں تو اسے رہا کر دینا چاہتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ جو فیصلہ کریں“...... چارلس نے جواب دیا۔

”اس رہائشی جگہ کی تلاشی لی تھی جہاں یہ انہیں لے گیا تھا“۔ کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ مگر وہاں سوائے کھانے پینے کے سامان اور جی ٹی اے کے ان ہیلی کاپٹروں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا وہ واقعی جی ٹی اے کا ہی پوائنٹ ہے انہوں نے اسے تسلیم کیا ہے“...... چارلس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اوکے۔ ان سب کا میک اپ صاف کراؤ''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور چارلس کے کہنے پر بالٹی اٹھائے ہوئے آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس آدمی نے بالٹی نیچے رکھی اور پھر تولیہ اس کے اندر موجود نمک ملے پانی میں بھگویا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے چہرے کو بھیگے ہوئے تولئے سے رگڑنا شروع کر دیا۔ جولیا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

''باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے''...... چند لمحوں کے بعد اس آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بھی قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ واقعی اس سپیشل میک اپ کو نمک ملے پانی سے فوراً صاف ہو جانا چاہئے تھا لیکن پانی سے بھیگے ہوئے تولئے کے رگڑنے کے باوجود جولیا کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی تھا معمولی سا فرق بھی نہ پڑا تھا۔

''اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میک اپ کیوں صاف نہیں ہوا''۔ کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''میک اپ ہوتا تو صاف ہوتا۔ تم لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ ایک بات تم نے اپنے ذہن میں بٹھا لی ہے کہ ہم مشکوک ہیں اور ہمارے چہرے پر میک اپ ہے اور اب اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہو''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے دکھاؤ تولیہ۔ میں خود اس کا میک اپ صاف کرتا ہوں''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تولئے کو اچھی طرح پانی میں بھگویا اور جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واقعی تنویر کے چہرے پر تولئے کو پوری قوت سے رگڑنا شروع کر دیا۔ لیکن نتیجہ وہی نکلا جو پہلے جولیا کے چہرے پر تولیہ رگڑنے سے نکلا تھا۔

تنویر کا چہرہ بھی ویسے کا ویسے ہی تھا اور کرنل الیگزینڈر نے انتہائی غصیلے انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا تولیہ فرش پر دے مارا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جھنجلاہٹ تھی۔ بالکل اس شکاری جیسی جھجلاہٹ جسے بڑی مشکل سے شکار نظر آیا ہو مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے شکار کر سکے شکار غائب ہو جائے۔

''تم الو۔ احمق۔ نانسنس۔ ڈیم فول۔ تم ان غیر ملکی سیاحوں پر خواہ مخواہ شک کر بیٹھے۔ جب تم نے چیک کر ہی لیا تھا تو پھر دوبارہ کیوں انہیں پکڑا''...... کرنل الیگزینڈر یکلخت غصے سے چیختے ہوئے چارلس پر چڑھ دوڑا۔

''بب۔ بب۔ باس۔ وہ ۔وہ''...... چارلس نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے کال ہی ایسے کی تھی جیسے تم نے کوئی بڑا تیر مار لیا ہے۔ ایک تو میں پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے پریشان ہوں اور ادھر اب محکمہ سیاحت علیحدہ ہم پر چڑھ دوڑے گا۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔ نانسنس۔ انہیں آزاد کر کے واپس بھجوا دو۔ اس ٹریولنگ ایجنٹ کو بھی۔ میں واپس جا رہا ہوں''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں چارلس سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جولیا اور ان کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

''آئی ایم سوری۔ آپ لوگوں کو واقعی تکلیف اٹھانی پڑی لیکن جن لوگوں کا شک آپ پر کیا گیا تھا وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ہمیں بار بار چیک کرنا پڑا۔ بہرحال اب آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے بھول جائیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سب کچھ مجبوراً کر رہا ہے اگر جولیا اور اس کے ساتھی غیر ملکی سیاح نہ ہوتے تو یقیناً وہ معذرت کرنے کے بجائے انہیں بے گناہ سمجھنے کے باوجود گولیاں مار کر دفن کر دینے کا فیصلہ کرتا۔

''اب آپ نے معذرت کر لی ہے تو ٹھیک ہے ہم بھی کوئی شکایت نہ کریں گے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر واقعی غصے اور پریشانی کے تاثرات تھے۔

جیپ ہلکی رفتار سے پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر چارلس کا اسسٹنٹ کارل بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر مائیکل اور عقبی سیٹوں پر اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ اتنی بڑی مسلح فوج آخر ان ویران پہاڑیوں پر کیوں آئی بیٹھی ہے۔ ان پہاڑیوں میں تو مجھے ایسی کوئی بات نہیں نظر آتی کہ یہاں اتنی فوج تعینات کی جائے۔ نہ ہی یہاں کوئی بیس کیمپ نظر آ رہا ہے"...... مائیکل نے مسکراتے ہوئے کارل سے پوچھا۔

"تم نہیں سمجھو گے۔ کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ ادھر آنے والے ہیں ان کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ تم خوش قسمت ہو کہ باس کو تم پر رحم آ گیا ورنہ تمہاری لاش یہیں پہاڑیوں میں پڑی رہ جاتی۔ باس بے حد سخت ہیں۔ آدمی کو تو اس طرح مار دیتا ہے جیسے مچھروں کو مسل دیا جاتا

ہے''...... کارل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ ویسے تو وہ بہت رحم دل نظر آ رہا ہے۔ اب دیکھو۔ اس نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں اس جیپ میں بھجوایا ہے۔ لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہاں کیا کام''...... مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ کرانس کی ایک خفیہ فیکٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مسلح افراد اس فیکٹری کو بچانے اور ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے لئے موجود ہیں''...... کارل نے کہا۔

''ایک عام سی فیکٹری کو بھلا پاکیشیائی ایجنٹ کیوں تباہ کریں گے۔ ان سے ان کا کیا مفاد ہو سکتا ہے اور میں تو ان علاقوں کا کیڑا ہوں۔ یہاں کہاں سے آ گئی کوئی فیکٹری۔ میں نے تو آج تک نہیں دیکھی یہاں کوئی فیکٹری''...... مائیکل نے کہا۔

''تم احمق انسان۔ تم ان باتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ کوبرا میزائل فیکٹری ہے۔ یہاں میزائل بنتے ہیں اور تمہیں کہاں سے نظر آ جائے گا زمین کے اندر ہوتی ہے اور اس کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے''...... کارل نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کیا آپ جانتے ہیں کہ فیکٹری کہاں ہے''...... مائیکل نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ کہاں ہے''...... کارل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''فیکٹری زمین کے اندر اپنے آپ تو نہ بن جاتی ہو گی۔ آخر اس کے لئے مشینیں آتی ہوں گی کام ہوتا ہو گا ہم تو یہیں رہتے ہیں۔ ہمیں تو آج تک کوئی مشین کام کرتے نظر نہیں آئی پھر ان ایجنٹوں کو کیسے نظر آ جائے گی یہ کوبرا میزائل فیکٹری۔ کیا انہوں نے آنکھوں میں جادوئی عینکیں لگا رکھی ہوتی ہیں کہ زمین کے اندر کے چیزیں انہیں نظر آنے لگ جاتی ہیں''...... مائیکل کے لہجے میں شدید حیرت تھی اور کارل ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تم سیدھے سادے لوگ ہو۔ تمہیں کیا پتہ۔ بہرحال کوبرا میزائل فیکٹری یہیں ہے پراگ ویلی کے قریب اور تم جس آدمی کے سامنے تھے وہ کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ کرانس کی ٹاپ ایجنسی کا چیف تھا۔ کبھی نام سنا ہے ٹارج ایجنسی کا۔ یہ اسی ایجنسی کا سیکنڈ چیف ہے اور چیف تو تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا کہہ رہے تھا۔ مگر باس نے تمہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر چیف ناراض ہو کر پراگ ویلی واپس چلا گیا۔ وہ باس سے بھی زیادہ سخت ہے اور اس نے نجانے تم لوگوں کی جان کیوں بخش دی ہے ورنہ وہ ایسا انسان نہیں ہے کہ کسی پر رحم کرے۔ وہ شک کی بنیاد پر ہی گولی مار دینے کا عادی ہے''...... کارل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو اب بھی اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے کہ ان پہاڑیوں میں کوئی کوبرا میزائل فیکٹری ہے جہاں میزائل بن رہے ہوں''...... مائیکل نے کہا تو کارل ہنس پڑا۔

''یہ حکومتوں کے خفیہ کام ہوتے ہیں مائیکل۔ مجھے پورا تو معلوم نہیں البتہ چیف کہہ رہا تھا کہ بلیک گھوسٹ کی کسی پہاڑی کے نیچے ہے کوبرا میزائل فیکٹری۔ اب پتہ نہیں پہاڑی کون سی ہے یہاں سے سب پہاڑیاں ایک جیسی خشک اور بنجر ہیں''...... کارل نے کہا۔

''بہرحال ہمیں کیا۔ ویسے جب تک یہ ایجنٹ پکڑے نہ گئے۔ ہمارے کاروبار کے لئے بڑا مسئلہ بن جائے گا''...... مائیکل نے کہا۔

''تم یہ چیف والا کارڈ سنبھال کر رکھنا یہ تمہارے بے حد کام آئے گا''...... کارل نے ہنستے ہوئے کہا اور مائیکل نے سر ہلا دیا پھر تقریباً دو گھنٹے تک جیپ مختلف پہاڑی راستوں پر کبھی اوپر جاتی اور کبھی نیچے اترتی ہوئی آخر کار ایک پہاڑی کے دامن میں موجود ایک چھوٹے سے قصبے میں داخل ہو گئی۔

''بس یہیں اتار دو ہمیں۔ بہت بہت شکریہ۔ ویسے اگر پینے پلانے کا شوق ہو تو آجاؤ''...... مائیکل نے کہا۔

''شکریہ۔ باس وہاں میرا انتظار کر رہا ہو گا اس لئے مجھے فوراً واپس جانا ہے''...... کارل نے کہا اور مائیکل اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ جب جیپ چلی گئی تو وہ لوگ بستی کے درمیان بنے ہوئے ایک بڑے مکان کی طرف بڑھنے لگے۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ مائیکل نے دستک دی تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔

''اوہ۔ مائیکل تم۔ آجاؤ اندر''...... دروازے کھولنے والے نے

چونک کر کہا اور مائیکل سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اندر پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں زمین پر چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ فرنیچر ٹائپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔

''چیف ایجنٹ ریڈ کارٹر کہاں ہے''...... مائیکل نے وہیں چٹائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ابھی اطلاع دیتا ہوں''...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے ایک اور دروازہ کھول کر غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ افراد اندر داخل ہوا۔

''آپ بخیریت پہنچ گئے۔ شکر ہے۔ ورنہ مجھے اچانک کیمپ میں طلب کیا گیا تو میں بے حد پریشان ہوا تھا عمران صاحب''۔ آنے والے نے وہین چٹائی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو جواب میں مائیکل مسکرا دیا جو دراصل عمران تھا۔

''نقشہ تو ہوگا یہاں کا تمہارے پاس''...... عمران نے پوچھا اور ریڈ کارٹر سر ہلاتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''ارے تم لوگ اس طرح بیٹھے ہو جیسے ابھی یہاں سے دارلافانی کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ ہو۔ بھائی آرام سے بیٹھو۔ اب چارلس نے تو ہمیں کلیئر کر ہی دیا ہے۔ اب کس بات کی فکر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب مسکرا کر ذرا سے پھیل کر بیٹھ گئے۔

''ماسٹر۔ جب اس نے گولی مارنے کا حکم دیا تھا تو میں تو حملہ کرنے ہی لگا تھا''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چارلس پر حملہ کرنا ہوتا تو میں بھی کر سکتا تھا لیکن ایسا ہوتا تو ہمارا وہاں سے نکلنا مشکل ہو جاتا''...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چارلس پر نہیں ماسٹر۔ اس کارل پر جس نے مشن گن تانی تھی''...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر تم حملہ کر دیتے تو ہم یہاں اطمینان سے نہ بیٹھے ہوتے بھاگ دوڑ شروع ہو جاتی۔ جوزف کیا بات ہے۔ تم بوڑھے بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے رہتے ہو۔ نہ چمک نہ بھڑک۔ نہ بول نہ چال۔ اس طرح تو لدی آماشی کی جھیل میں تمہاری لاش تیرنے لگ جائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس نجانے کیا بات ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں واقعی بے کار ہو گیا ہوں۔ بس بھاگ دوڑ ہی ہو رہی ہے اور ہمیں کوئی ایکشن کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا''...... جوزف نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

''بے فکر رہو۔ اس کا بھی موقع آئے گا''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو الفاظ جوانا کو کہنے چاہئیں تھے وہ تم کہہ رہے ہو۔ مار دھاڑ اور لاشیں گرانے کا کام تو جوانا کا ہے۔ تمہارے اندر لاشیں گرانے

کا احساس کیسے جاگ اٹھا ہے۔ تم تو بے حد شانت رہنے والے آدمی تھے۔ آدمی نہیں شانت ہاتھی"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میری طاقت ہی میرے لئے سب کچھ ہے اور تم نہیں جانتے وچ ڈاکٹر ڈوشو۔ واقعی گریٹ تھا۔ وہ مجھے کہتا تھا پرنس جوزف ایک وقت آئے گا کہ تم دیوتا مانکو کی معبد کے اداس الو بن جاؤ گے۔ پھر تم میرے پاس آنا میں تمہیں دوبارہ پرنس بنا دوں گا لیکن اس سے ایک بار کتانی جھیل پر رہنے والے کالے سانپ کی شان میں گستاخی ہوگئی اور کالے سانپ نے اسے پھونک مار کر جلا دیا"...... جوزف نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

"تم اب واقعی دیوتا مانکو کے معبد کے اداس الو بن گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا جبکہ ٹائیگر اور جوانا دونوں مسکرا رہے تھے۔

"ہاں باس۔ اب میں واقعی اداس الو بن چکا ہوں۔ اب میں پرنس جوزف دی گریٹ نہیں رہا۔ وہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر خونخوار شیر اپنی دمیں دبا لیتے تھے۔ اب تو میں جھیل آماشی کی جھاڑیوں میں رینگنے والا وہ کیڑا ہوں جسے سرخ چیل بھی نہیں کھاتی"...... جوزف پر واقعی اداسی کا شدید دورہ پڑا ہوا تھا۔

"تو فکر نہ کرو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کی روح پرسوں مجھ سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ دیوتا مانکو کے معبد کے الوؤں نے بطور احتجاج ہڑتال کر دی ہے۔ اس لئے جوزف کو

دوبارہ گریٹ بننا چاہیے۔ اس نے مجھے نسخہ دیا ہے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اچھا پھر تو باس تم ضرور وہ نسخہ مجھے بتاؤ''...... جوزف نے منہ کرتے ہوئے کہا۔

''بس ایک شرط پوری کرنی پڑے گی اور کچھ نہیں۔ یہ بھی گریٹ وچ ڈاکٹر کی بتائی ہوئی شرط ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''شرط۔ کون سی شرط''...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

''شرط یہ ہے کہ روزانہ ایک ہزار ڈنڈ نکالنے پڑیں گے بغیر کسی وقفے کے''...... عمران نے کہا۔

''منظور ہے''...... جوزف نے فوراً ہی حامی بھر لی۔

''ایک ہزار ڈنڈ روزانہ۔ باس کیا یہ شرط زیادہ سخت نہیں ہے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کی روح کی شرط ہے۔ کیوں جوزف۔ کیا تم گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کے حکم سے انکار کر سکتے ہو''۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ نو باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کے حکم سے انکار کا مطلب خوفناک اور عبرتناک موت ہوتا ہے باس''...... جوزف نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بس تو پھر یاد رکھو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کی روح نے مجھے

بتایا ہے کہ اب پرنس کے دوبارہ عظیم بننے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے ڈنڈ پرنس بنا دیا جائے اور چونکہ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کو پرنس جوزف سے بے حد محبت ہے لہٰذا اس نے حکم دیا ہے کہ اب جوزف ڈنڈ پرنس کہلائے گا اور بنے گا۔ چنانچہ اس کی روح نے مجھے جو شرط بتائی اس پر تمہیں عمل کرنا ہے اور یہی نہیں۔ تم پر جب بھی اداسی غالب آئے گی تم اسی وقت ڈنڈ نکالنا شروع کر دینا۔ یہ الگ سے سو ڈنڈ ہیں''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ باس۔ تھینک گاڈ۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو نے میری مدد کر دی مجھے دوبارہ پرنس بنا دیا۔ ڈنڈ پرنس ہی سہی بہرحال میں دوبارہ پرنس بن گیا۔ تھینک گاڈ''...... جوزف نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ایک ہزار ڈنڈ ہر حال میں ایک بھی کم ہوا تو سزا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ وہ تو میں پہلے قبول کر چکا ہوں''...... جوزف نے جواب دیا۔

''سوچ لو۔ دو گواہ بھی موجود ہیں۔ یہ نہ ہو کہ تم بعد میں نکاح سے ہی مکر جاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نکاح۔ کیسا نکاح''...... جوزف نکاح کے لفظ پر بے اختیار اچھل پڑا۔

''ڈنڈ کا ماننے کے لئے نکاح میں تین بار ہاں کرنے جیسا تم

بھی تین بار قبول ہے منظور ہے کہہ چکے ہو۔ دو گواہوں کے سامنے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیس باس''...... جوزف نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار چھا گئے تھے۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں اس کے اس انداز پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ اب چونکہ تم قبول کر چکے ہو اس لئے ابھی سے شروع ہو جاؤ ڈنڈ نکالنا اور اس وقت تک نہ رکنا جب تک ایک ہزار ڈنڈ پورے نہ ہو جائیں۔ گنتی تو آتی ہے نا تمہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیس باس''...... جوزف نے کہا۔

''گڈ۔ اگر بھول جاؤ تو پھر تمہیں نئے سرے سے ڈنڈ نکالنے پڑیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیس باس۔ لیکن اگر میں ایک ہزار کے قریب پہنچ کر گنتی بھول گیا تو''...... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ عمران بھی ہنس پڑا۔

''تو پھر سے ایک ہزار ڈنڈ۔ جتنی بار بھولو گے اتنی بار ہی نئے سرے سے شروع کرنا پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف کا رنگ بدل گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف ہٹ کر اس نے تیزی سے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور ریڈ کارٹر اندر داخل ہوا۔ وہ اس وقت

دوسرے میک اپ میں تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا۔ وہ دونوں حیرت سے جوزف کو ڈنڈ نکالتے دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔

''مجھ سے بات کرو۔ یہ ڈنڈ پرنس بننے کی کوشش کر رہا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریڈ کارٹر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''ڈنڈ پرنس''...... ریڈ کارٹر کے منہ نکلا۔

''ہاں۔ ایک ہزار ڈنڈ نکالنے والا ڈنڈ پرنس بلکہ ڈنڈ کنگ ہوتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

''یہ کون ہے''...... عمران نے دوسرے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا خاص ساتھی ہے۔ اس کا نام ڈگلر ہے۔ اس کا بے شمار آدمیوں کا گروپ ہے جو آپ کی پوری مدد کرے گا اور چونکہ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں فوراً واپس دارالحکومت پہنچنا ہے اس لئے ڈگلر یہاں آپ کا ہر طرح سے خیال رکھے گا''...... ریڈ کارٹر نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

''ڈگلر کی جگہ ہم اسے برگر کہہ لیں تو اسے کوئی اعتراض تو نہ ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

''آپ مجھے جس نام سے چاہیں پکار سکتے ہیں عمران صاحب۔ مجھے ریڈ کارٹر نے تفصیل بتا دی ہے۔ میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہاں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔

آپ کے اشارے پر میں تو میں ہمارا پورا گروپ آپ کے لئے گردنیں کٹوا سکتا ہے''...... ڈگلر نے انتہائی پر خلوص لہجے میں کہا۔

''شکریہ ڈگلر۔ ٹھیک ہے ریڈ کارٹر۔ تم جاؤ۔ وہ نقشہ''...... عمران نے کہا اور ریڈ کارٹر نے چونک کر جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ ریڈ کارٹر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ساری پہاڑیاں میری دیکھی بھالی ہیں اور شاید ہی ایسی کوئی پہاڑی ہو جس کے بارے میں مجھے معلومات نہ ہوں''...... ڈگلر نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''پھر تو تمہیں ریڈ کارٹر نے اس فیکٹری کے بارے میں ضرور بتایا ہو گا جس کے خلاف ہم یہاں کام کرنے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ کوبرا میزائل فیکٹری اور اس کے ساتھ بننے والے میزائل اسٹیشن کا کہہ رہے ہیں نا''...... ڈگلر نے کہا۔

''ہاں۔ کیا جانتے ہو۔ ان پہاڑیوں میں کہاں ہو سکتی ہے یہ فیکٹری اور میزائل اسٹیشن''...... عمران نے پوچھا۔

''دو سال قبل تک یہاں پوری پہاڑیاں خالی اور غیر آباد تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ یہاں فوج اور ایجنسیوں نے کنٹرول سنبھال

لیا اور بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی چند پہاڑیوں کے گرد ریڈ سرکل بنا دیا گیا جہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس ریڈ سرکل میں آٹھ سے دس پہاڑیاں آتی ہیں۔ اگر واقعی یہاں میزائل فیکٹری ہے تو پھر وہ ان میں سے ہی کسی پہاڑی کے نیچے ہو سکتی ہے''...... ڈگلر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ اگر ان پہاڑیوں کے بارے میں جانتے ہو تو مجھے ان کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو ڈگلر اسے پہاڑیوں کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ ان میں چند پہاڑیاں دشوار گزار راستوں سے گزر کر آتی تھیں اور یہ ساری پہاڑیاں انتہائی چٹیل اور سیاہ رنگ کی تھیں۔

''اب اگر میں تمہیں غور کرنے کے لئے کہوں تو کیا تم بتا سکتے ہو کہ دس پہاڑیوں میں ایسی کون سی پہاڑی ہو سکتی ہے جس کے اندر یا اس کے نیچے میزائل فیکٹری بنائی جا سکتی ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں ان پہاڑیوں کے درمیان میں ایک بڑی پہاڑی ہے۔ اگر واقعی یہاں میزائل بنانے والی فیکٹری بنائی گئی ہے تو یہی ایک پہاڑی ہے جس کے نیچے یا پھر اس کے اندر فیکٹری بنانے کی گنجائش ہے۔ دوسری پہاڑیوں کے ارد گرد تو کھائیاں ہیں اور ان کا پھیلاؤ بھی کافی کم ہے''...... ڈگلر نے کہا۔

''اس پہاڑی کا نام کیا ہے''...... عمران نے آنکھیں چمکاتے

ہوئے کہا۔

''چونکہ یہ پہاڑی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں سب سے بڑی اور زیادہ پھیلاؤ والی ہے اس لئے اسے ہی بگ بلیک گھوسٹ کہا جاتا ہے''...... ڈگلر نے جواب دیا۔

''بتاؤ اس پہاڑی کے بارے میں جو بھی جانتے ہو''...... عمران نے نقشہ کھول کر چٹائی پر بچھاتے ہوئے کہا۔

''جناب بگ بلیک گھوسٹ پہاڑی بہت بڑی ہے۔ فوج نے آدھی پہاڑی بارود کے دھماکوں سے اڑا دی اور وہاں خاصی بڑی جگہ صاف کر لی۔ اسی صاف جگہ پر انہوں نے ایک اڈہ بنا لیا۔ باقی آدھی پہاڑی کے اوپر انہوں نے چیکنگ مرکز بنا لیا۔ ایک لفٹ اڈے سے اوپر چوٹی تک جاتی ہے۔ اوپر انہوں نے ایسی بڑی بڑی لائٹیں بھی فٹ کی ہوئی ہیں جو رات کو اڈے اور اس کے اردگرد کے علاقے پر اس قدر تیز روشنی ڈالتی ہیں کہ زمین پر پڑی ہوئی سوئی بھی نظر آنے لگ جائے۔ چوٹی پر انہوں نے کوئی بہت بڑا گھومنے والا چکر لگایا ہوا ہے۔ ادھر کوئی نہیں جا سکتا۔ اڈے کے گرد انہوں نے باقاعدہ پتھروں سے اونچی چار دیواری بنائی ہوئی ہے۔ جس میں بڑا سا گیٹ نصب ہے۔ مجھے یوں یہ ساری تفصیل معلوم ہے جناب کہ میرے گروپ کے بے شمار افراد وہاں محنت مزدوری کرتے رہے ہیں''...... ڈگلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''نقشہ سمجھتے ہو''...... عمران نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں''...... ڈگلر نے کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اچھا دیکھو اور بتاؤ ہم جہاں موجود ہیں۔ یہ مشرق ہے یہ مغرب یہ شمال اور یہ جنوب اب بتاؤ کہ اس علاقے سے بلیک گھوسٹ پہاڑی یا ان اڈہ کس طرف ہے''...... عمران نے اسے نقشے کی سمتیں دکھاتے ہوئے کہا اور ڈگلر کچھ دیر غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک اور نشان پر انگلی رکھ دی۔

''یہ علاقے سے شمال کی طرف جناب اور یہ دیکھیں۔ یہ ہے بلیک گھوسٹ پہاڑی''...... ڈگلر نے کہا اور عمران اس نشان پر جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا۔

''اس جگہ سے اس کا فاصلہ کتنا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''دس کلو میٹر کا راستہ ہے جناب۔ کافی دور ہے۔ یہ راستہ اس پہاڑی کے قریب سے ہو کر کراچ علاقہ کی طرف جاتا ہے۔ لیکن راستے میں آج کل فوجیوں نے باقاعدہ پڑتال شروع کر رکھی ہے۔ ہر آدمی کی پوری تلاشی لی جاتی ہے۔ سامان کی پڑتال کرتے ہیں پوچھ گچھ کرتے ہیں پھر آگے جانے دیتے ہیں''...... ڈگلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور جوزف کی طرف دیکھنے لگا جو مسلسل ڈنڈ لگانے میں مصروف تھا۔ اس کا پورا لباس

پسینے میں بھیگ گیا تھا۔ چہرہ بھی پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ گنتی بھی کر رہا تھا اور ابھی وہ سات سو تک پہنچا تھا۔

''ماسٹر۔ بس کریں جوزف کی حالت دیکھ رہے ہیں آپ''۔ جوانا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ شرط پوری ہونا ضروری ہے۔ اب یہ تو وچ ڈاکٹر کی مرضی تھی۔ آخر یہ دوبارہ پرنس بن رہا ہے تو کچھ خون تو گرم ہونا ہی چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جوزف کی حالت واقعی خاصی خراب نظر آ رہی تھی۔ وہ ہانپ رہا تھا اور چہرہ بھی مسلسل مشقت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن وہ مسلسل ڈنڈ نکالے چلا جا رہا تھا۔ عمران پھر نقشے پر جھک گیا۔

''اسے چیک کرنا پڑے گا۔ اس اڈے کے نیچے کوبرا میزائل فیکٹری ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''سر پہلے تو اس چوٹی پر موجود نگران چوکی کو اڑانا پڑے گا۔ ورنہ تو ہم اڈے میں داخل بھی نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے سرچ لائٹیں لگائی ہیں تو لازماً بھاری مشین گنیں اور راکٹ گنیں بھی فٹ کی ہوئی ہوں گی''...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

''صرف چیک کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ ہمیں پوری تیاری سے وہاں جانا ہو گا۔ ایک پارٹی نگران چوکی کو تباہ کرے گی دوسری اڈے میں داخل ہو گی اور پھر کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر جو حفاظتی

انتظامات ہوں گے وہ ختم کرنے پڑیں گے۔ ورنہ تو اگر صرف چوکی ختم ہوئی تو پورے کرانس کی فوج اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال لے گی''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ ویسے ہمیں وہاں جا کر جائزہ تو لینا چاہئے''...... جوانا نے کہا۔

''کتنی بار تو لے چکے ہیں لیکن ان درمیانی پہاڑیوں کی طرف واقعی ہم ابھی تک نہیں گئے ہیں۔ اب اس طرف جانا ہی پڑے گا۔ ویسے وہ لوگ بے حد چوکنا ہیں اس لئے اگر وہ مشکوک ہو گئے تو پھر پوری علاقہ کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔ ابھی کرنل الیگزینڈر یہاں موجود ہیں ہے ورنہ شاید ہم اتنے اطمینان سے یہاں نہ بیٹھے ہوتے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوزف کے منہ سے بھی ایک ہزار کا لفظ نکلا اور اس کے ساتھ ہی جوزف ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔

''ارے اتنے جلدی کیسے ایک ہزار ہو گئے۔ کیا شارٹ ہینڈ کی طرح شارٹ گنتی تو نہیں ایجاد کر لی تم نے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''بب۔ بب۔ باس۔ پورے ایک ہزار گنے ہیں''...... جوزف نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ایک ہزار ڈنڈ نکالنے سے اگر تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے اگر یہ دو ہزار ہوتے اور ان میں سے ایک بھی کم ہوتا تو میں تمہیں لازماً سرخ گدھوں کے سامنے ڈال دیتا تاکہ وہ تمہاری بوٹیاں نوچ کر

تمہاری ہڈیاں بھی چبا ڈالتے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں اور ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سس۔ سس۔ سوری۔ بب۔ بب باس۔ آئندہ نہیں ہانپوں گا۔ بب۔ باس''...... جوزف نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ اب تم واقعی ڈنڈ پرنس بن گئے ہو۔ مبارک ہو''...... عمران نے کہا اور جوزف نے مسرت بھرے انداز میں مسکرانا شروع کر دیا۔

''اب کیا کرنا ہے باس''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''میں الجھن میں ہوں ٹائیگر۔ ایک طرف یہ شوالا کا علاقہ ہے جہاں میکارنو موجود ہے جو فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور دوسری طرف بلیک گھوسٹ پہاڑیاں۔ دونوں طرف سے ملنے والے ثبوت یہی بتا رہے ہیں کہ یہاں ایک نہیں بلکہ دو فیکٹریاں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نقلی فیکٹری ہو سکتی ہے جو ظاہر ہے غیر ملکی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے بنائی گئی ہے اور دوسری اصل والی فیکٹری لیکن مجھے ابھی تک ایسا کلیو نہیں مل رہا ہے جس سے پتہ چل سکے کہ نقلی فیکٹری کہاں ہے اور اصل کہاں ہے''...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے باس کہ یہاں واقعی کوبرا میزائل بنانے کے لئے دو فیکٹریاں لگائی گئی ہوں۔ ایک طرف میزائل کے کھانچے تیار کئے جا رہے ہوں اور دوسری لیبارٹری میں اس کا باقی میٹریل بنایا جا

رہا ہو یا پھر ان میں سے ایک فیکٹری ہو اور دوسرا میزائل اسٹیشن۔ فیکٹری تو شوالا جیسے علاقے میں ہی موجود ہو سکتی ہے لیکن میزائل اسٹیشن یقیناً ان پہاڑیوں میں ہی ہو گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ان دونوں ٹھکانوں کو ہی ٹارگٹ کرنا پڑے گا۔ اگر دو فیکٹریاں ہیں تو دونوں کو تباہ کرنا ہو گا اور اگر ان میں ایک فیکٹری ہے اور دوسرا میزائل اسٹیشن تو بھی ہمیں دونوں کو ٹارگٹ کرنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر کیا چاہتے ہیں آپ۔ کیا ہم دو گروپس بنا لیں تاکہ ایک شوالا میں کام کر سکے اور دوسرا گروپ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ ہمارے مقابلے پر دو بڑی ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ ایک ٹارج ایجنسی اور یہاں مورس کی بلیک اسکائی ایجنسی کا نام بھی سامنے آ رہا ہے اور یہ بلیک اسکائی ایجنسی بھی چھوٹی موٹی یا عام سی ایجنسی نہیں ہے۔ یہ بھی ٹارج ایجنسی کی طرح انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی ہے۔ ہمیں جو بھی کرنا ہے مل کر کرنا ہے تب ہی ہم ان دونوں ٹارگٹس کو ہٹ کر سکیں گے۔ ورنہ نہیں“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر ہمیں واپس اپنے ساتھیوں کے پاس جانا چاہئے۔ ان سے صلاح مشورے کے بعد ہی اس مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ اب یہی کرنا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میں ڈگلس کو کال کر

کے اس سے نئی رہائش گاہ کا پتہ کرتا ہوں تو پھر ہم وہیں چلتے ہیں اور پھر وہیں جا کر پلاننگ کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ڈگلس کا نمبر پریس کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا ڈگلس سے رابطہ ہو گیا۔ عمران نے اس سے کوڈ ورڈ میں بات کی تھی۔ ڈگلس نے اسے خود پر اور اس کے ساتھیوں پر ہونے والی ٹارج ایجنسی کی کارروائی کے بارے میں بتایا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈگلس کے کہنے کے مطابق اس نے ایک بار پھر ان سب کو نئے میک اپ کے ساتھ دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا۔ نئی جگہ بھی شوالا کے نواح میں تھی۔ عمران نے اس سے پتہ پوچھا اور پھر اس نے فون بند کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ہمراہ ریڈ کارٹر کے ٹھکانے میں موجود ایک کار میں سوار شوالا کے نواح کی طرف اُڑے جا رہے تھے جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

ٹاپ سیکشن

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

ٹاپ سیکشن ٭ کافرستان کا ایک نیا سیکشن جو سپیشل ایجنسی میں بنایا گیا تھا۔

ٹاپ سیکشن ٭ جس میں سات ٹاپ ایجنٹوں کو شامل کیا گیا تھا۔

ٹاپ سیکشن ٭ جس کے ایجنٹ سیون نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا تھا۔

ایجنٹ سیون ٭ جس نے خاموشی سے اپنا مشن مکمل کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی ہوا بھی نہ لگنے دی۔

ٹاپ سیکشن ٭ جس کا مقصد پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو کافرستان داخل ہونے اور سپیشل ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے روکنا تھا۔

کیا ٭ ٹاپ سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان داخل ہونے اور سپیشل ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے روک سکا۔ یا ——؟

کیا ٭ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان پہنچ کر ٹاپ سیکشن کا مقابلہ کر سکے۔ یا ——؟

سسپنس، ایکشن اور دلچسپ واقعات پر مبنی یادگار ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز
فائنل گیم
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

فائنل گیم

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ---- محمد ارسلان قریشی

---------- محمد علی قریشی

ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی

کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری

طابع ----- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441

Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ’فائنل گیم‘ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول کی کہانی اور اس کا ٹیمپو جس عروج کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً انتہائی حد تک بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے محمد عباس اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں ملک کی فلاح و بہبود کے ساتھ، حب الوطنی، انتہائی حد تک اعلیٰ کردار سازی کا درس دیا جاتا ہے جس سے اس ملک کی نوجوان نسل کی درست میں اور صحیح رہنمائی ہو رہی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ البتہ آپ کے ناولوں میں مزاح کافی کم ہو گیا ہے۔ عمران اب پہلے سے کہیں زیادہ تیز اور ذہین ہو گیا ہے اور اپنی انہی صلاحیتوں کو بروکار لا کر وہ مجرموں کی گردنیں پکڑنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اس کی بھاگ دوڑ، ہنسی مذاق کی باتیں اور دشمنوں کے خلاف عملی جدوجہد بہت کم نظر آتی ہیں۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم محمد عباس صاحب۔ میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں

کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ناول پسند کرتے ہیں۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں دلی طور پر آپ کا ممنون ہوں۔ آپ کے کہنے کے مطابق ناولوں میں آپ کو ایکشن اور مزاح کم نظر آتا ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ ناول اپنے مخصوص ٹیمپو میں آگے بڑھتے ہیں اور جہاں مزاح کی ضرورت ہے مزاح ہوتا ہے اور جہاں ایکشن کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایکشن کی بھی کمی نہیں ہوتی۔ بے شمار دشمنوں، مجرموں اور غیر ملکی ایجنسیوں کے ساتھ مجرم تنظیموں سے ٹکراتے ہوئے عمران ان کی نفسیات اور ان کے کام کرنے کے مخصوص انداز کو سمجھ چکا ہے۔ اس کے سامنے جب بھی کوئی نئی تنظیم، نیا مجرم یا کوئی ایجنٹ آتا ہے تو وہ اس کی نفسیات کے مطابق اسے ڈیل کرتا ہے اور اس کا مقصد محض مجرم کو ہی ختم کرنا نہیں ہوتا وہ اس کے جرم کو بھی جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے ملک کی سلامتی اور بقاء کو خطرہ ہو۔

اگر اس سازش کا تار و پود بکھیرنے کے لئے عمران کو سنجیدہ ہونا پڑتا ہے یا جسمانی فائٹ سے زیادہ ذہنی فائٹ کرنی پڑتی ہے تو یہ اس کی ذہانت ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

چارلس کا چہرہ بری طرح بجھا ہوا تھا۔ اب تک کہیں سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی۔ کارل بھی ان مقامی افراد کو پراگ ویلی میں چھوڑ کر واپس آ گیا تھا۔

''کیا واقعی میرا اندازہ غلط ہے۔ اگر ایسا ہے تو چیف تو مجھے کچا چبا جائے گا''...... چارلس نے اٹھ کر خیمے میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے بڑبڑانا شروع کر دیا۔ لیکن پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ اس طرح ساکت کھڑا رہا۔ جیسے اچانک اسے کسی نے جادو کی چھری گھما کر مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو مگر دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے دوڑتا ہوا ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے اوہ یہ عمران واقعی دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ باز ہے۔ کاش مجھے اس بات کا پہلے خیال آ جاتا۔ اوہ ،اوہ''...... چارلس نے جلدی جلدی سے ٹرانسمیٹر پر

فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چونک کر ایک بار پھر اچھلا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا خیمے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کے دونوں ماتحت خیمے سے باہر تھے۔ چارلس نے خود ہی انہیں باہر کھڑے ہونے کا کہا تھا۔

''کارل۔ ادھر آؤ جلدی''...... دروازے پر پڑا پردہ ہٹا کر چارلس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ باہر سے کارل کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کارل بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

''کارل، چیف کہاں ہیں''...... چارلس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ تو شاید دارالحکومت چلے گئے ہیں''...... کارل نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کارل کیا تم نے اس مائیکل کی قدوقامت کو غور سے دیکھا تھا''...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''نو باس میں نے تو کچھ خاص غور نہیں کیا تھا''...... کارل نے فوراً کہا۔

''میں نے ایک سپیشل مخبر ایجنسی سے عمران کی مکمل تفصیلات حاصل کی تھیں۔ عمران اور مائیکل کی قدوقامت میں کوئی فرق نہیں تھا''...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مگر میں نے تو غور نہیں کیا تھا''...... کارل نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں جواب دیا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وہ یقیناً عمران تھا۔ کاش مجھے پہلے خیال آجاتا''...... چارلس نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا۔

''بب بب۔ باس۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آپ کا اندازہ ہو۔ میری راستے میں اس سے بات چیت ہوئی تھی لیکن وہ انتہائی معصوم اور بے ضرر سا آدمی تھا''...... کارل نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ لوگ کس طرف گئے ہیں۔ تم نے انہیں کہاں چھوڑا تھا۔ جلدی بتاؤ''...... چارلس نے پوچھا۔

''وہ پراگ ویلی کی طرف جانا چاہتے تھے باس اور میں نے انہیں فرسٹ پوائنٹ چیک پوسٹ سے ایک میل پہلے چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ آگے وہ خود چلے جائیں گے۔ ظاہر ہے وہ لوگ چیک پوسٹ سے بچنے کے لئے سائیڈ کے راستوں سے جانا چاہتے ہوں گے اس لئے میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا''...... کارل نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے خود ہی کچھ کرنا ہوگا''...... چارلس نے کہا اور وہ ٹرانسمیٹر پر جھک گیا۔ اس نے جلدی سے پہلے سے ایڈجسٹ ہوئی فریکوئنسی کو تبدیل کرنا شروع کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ چارلس کالنگ۔ اوور''...... فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی چارلس نے چیخنا شروع کر دیا۔

''یس۔ ہارسن اٹنڈنگ فرام فرسٹ پوائنٹ۔ اوور''...... چند لمحوں

کے بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سنو ہارسن۔ کیا یہاں فرسٹ چیک پوسٹ کے پاس سے یا اردگرد کے علاقے سے ایسے چار افراد گزرے ہیں جن میں دو مقامی ہیں اور دو لمبے تڑنگے سیاہ فام۔ اوور''...... چارلس نے پوچھا۔

''نو باس۔ ہم نے تو اس طرف ایسے کسی افراد کو آتے نہیں دیکھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے ہارسن نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ میں خود فرسٹ پوائنٹ پر آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''۔ چارلس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کارل کی طرف مڑ گیا۔

''کارل۔ تم مجھے فرسٹ پوائنٹ پر پہنچا کر یہاں واپس آ جانا اور اگر کراؤڈ کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو تم مجھے فرسٹ پوائنٹ پر اطلاع دینا۔ سمجھ گئے''...... چارلس نے کارل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... کارل نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اور چارلس سر ہلاتا ہوا باہر آ گیا۔ وہاں دوسرا ماتحت موجود تھا۔ چارلس نے اسے وہیں رکنے اور پوری طرح چوکنا رہنے کی تلقین کی اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ کارل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے جیپ کافی تیزی رفتاری سے پہاڑی راستوں پر چلتی ہوئی پراگ ویلی کی طرف بڑھنے لگی۔ چارلس پورے سفر کے دوران بالکل خاموش بیٹھا رہا۔

جب جیپ پراگ ویلی کے قریب پہنچی تو رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔ فرسٹ چیک پوسٹ آبادی سے کچھ دور شمال کی طرف کراچ علاقہ کی طرف جانے والے راستے پر تھا۔ اس لئے کارل جیپ کو پراگ ویلی کی سائیڈ سے گزر کر فرسٹ پوائنٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ علاقہ کے اختتام کے بعد ایک بار پھر خشک پہاڑی سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد پہاڑی راستہ جیسے ہی دائیں طرف مڑا۔ موڑ کے فوراً بعد راستے کی سائیڈ پر پہاڑی کے دامن میں دو بڑے بڑے خیمے نصب دکھائی دیئے۔ موڑ سے آگے راستے پر باقاعدہ لکڑی کا راڈ لگا کر راستہ بلاک کر دیا گیا تھا اور راستے کے دونوں اطراف میں چار مسلح افراد فوجی وردی پہنے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

"خیموں کے ساتھ موجود ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو کھڑا دیکھ کر چارلس چونک پڑا کیونکہ یہ وہی ہیلی کاپٹر تھا جس سے چیف کرنل الیگزینڈر اس کے پاس آیا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ کرنل الیگزینڈر واپس آچکا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ جیپ بڑے خیمے کے قریب جا کر جیسے ہی رکی۔ خیمے کا پردہ ہٹا اور کرنل الیگزینڈر دو مسلح افراد کے ساتھ باہر آ گیا۔ چارلس کو جیپ سے اترتے ہوئے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ چارلس۔ تم اور یہاں۔ کیا ہوا۔ کیا پہاڑی پر سے چیکنگ ختم کر دی ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر پوچھا۔

''نو چیف۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینے آیا ہوں۔ آپ بے حد تجربہ کار اور سینئر آفیسر ہیں اس لئے آپ کا مشورہ یقیناً میرے لئے بھی انتہائی اہم اور قابل قدر ہو گا''...... چارلس نے جان بوجھ کر کرنل الیگزینڈر کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور نتیجہ بالکل اس کی توقع کے عین مطابق نکلا۔ اپنی تعریف سن کر کرنل الیگزینڈر کا چہرہ فخر و مسرت سے نہ صرف دمک اٹھا بلکہ اس کا سینہ بھی خود بخود کئی انچ تک چوڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ چارلس۔ تمہاری ذہانت کا تو میں خود بھی قائل ہوں۔ آؤ خصوصی خیمے میں آ جاؤ''...... کرنل الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا اور چارلس مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلتا ہوا دوسرے چھوٹے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اپنی ذہانت سے کرنل الیگزینڈر کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

''ہاں اب بتاؤ۔ کیا بات ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے خیمے میں موجود کرسی پر چارلس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اس نے خود بھی چارلس کے بیٹھنے کے بعد ایک کرسی سنبھال لی تھی۔

''چیف شوالا کی رہائش گاہ میں جانے سے پہلے کراؤ نے آپ کے سامنے پہاڑیوں میں آنے والے جن چار افراد کے بارے میں بتایا تھا۔ انہیں میں نے گرفتار کرایا تھا۔ ان کے بارے میں آپ کو میں نے پوری تفصیل بتائی تھی''...... چارلس نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔تم نے بتایا تھا کہ وہ مقامی اسمگلر تھے اس لئے تم نے انہیں چھوڑ دیا تھا“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے ان سے مکمل چھان بین کی تھی اور ان کے بھی میک اپ صاف کرانے کی کوشش کی تھی لیکن نہ تو وہ میرے سامنے کوئی غلط بیانی کر رہے تھے اور نہ ہی ان کے میک اپ صاف ہوئے تھے۔ میں انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دینا چاہتا تھا لیکن ان میں ایک آدمی مائیکل نے مجھ سے رحم کی درخواست کی تھی۔ مجھے نجانے کیوں اس سے ہمدردی ہوگئی اس لئے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن اب اچانک مجھے اس آدمی مائیکل کی قدوقامت کا خیال آیا ہے اس کی قدوقامت اور عمران کی قدوقامت میں کوئی فرق نہیں تھا اور میں اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ اس خیال پر ڈسکس کر لی جائے“۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے تو کرنل الیگزینڈر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو“...... کرنل الیگزینڈر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ ویسے تو اس کا مائیکل کا قدوقامت بالکل اس علی عمران جیسا ہے۔ لیکن میک اپ واشر نے بتایا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں ہے۔ پھر میں نے تفصیل انکوائری کی لیکن اب اس کی قدوقامت نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے“...... چارلس نے مزید

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا تمہیں شک ہے کہ وہ علی عمران ہی تھا''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے یقین ہوتا جا رہا ہے چیف کہ وہ علی عمران ہی تھا اور اس نے مجھے واقعی زبردست ڈاج دیا ہے''...... چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو کرنل الیگزینڈر نے بھی ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران واقعی ایک شیطانی روح ہے وہ ایسے میک اپ بھی کر سکتا ہے جو دنیا کے کسی کیمیکل سے صاف نہ ہوں بلکہ سادہ اور نمک ملے پانی سے صاف ہوسکیں۔ اب وہ نجانے کہاں سے کہاں نکل گئے ہوں''...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیا۔

''یس باس مجھے بھی یہی خدشہ ہے''...... چارلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کیا جائے۔ بولو۔ کوئی آئیڈیا ہے تمہارے پاس اس مائیکل تک پہنچنے کا''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''چیف اگر یہ مائیکل یا وہ سیاح واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو ان کا مشن بہرحال کوبرا میزائل فیکٹری کے خلاف ہی ہو گا۔ اگر ہم کوبرا میزائل فیکٹری کے اردگرد کے علاقے کا اس طرح محاصرہ کر لیں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے تو پھر ہم لازماً انہیں گرفتار کر سکتے ہیں۔ کوبرا میزائل فیکٹری کے اوپر اڈہ ہے اور اس کے اوپر نگرانی چوکی ہے۔ ان دونوں جگہوں سے بھی انہیں

چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس اڈے کے گرد چاروں طرف بھی ہم اپنے آدمی تعینات کر سکتے ہیں"...... چارلس نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری تجویز بالکل درست ہے۔ واقعی اصل ٹارگٹ کی حفاظت زیادہ ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں اور ادھر پہاڑیوں میں ان کے انتظار میں بیٹھے رہیں اور وہ کسی بھی روپ میں یہاں پہنچ کر لیباٹری کو ہی اڑا دیں۔ اگر واقعی انہوں نے کوبرا میزائل فیکٹری کو نقصان پہنچا دیا تو وزیراعظم صاحب ہم دونوں کو کچا چبا جائیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے گروپ کو ان پہاڑیوں سے واپس طلب کر لیتا ہوں اور انہیں اس کوبرا میزائل فیکٹری کے گرد پھیلا دیتا ہوں۔ آپ کے مزید گروپ یہاں ناکہ بندی کئے ہوئے ہے۔ اس طرح وہ لوگ کسی بھی طرح اصل ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکیں گے"...... چارلس نے کہا۔

"نہیں۔ اس محاصرے کو اس طرح ایڈجسٹ کرو کہ تم اپنے گروپ سمیت اس اڈے اور نگران چوکی کو کور کرو۔ میرے آدمی پہاڑیوں کے گرد اور یہاں کی ناکہ بندی کریں گے۔ تم خود وہاں نگران چوکی میں رہنا۔ وہاں سے تم چاروں طرف کی بخوبی نگرانی کر سکتے ہو۔ جبکہ میں باہر مورچہ بند رہوں گا۔ ہم دونوں کے درمیان ٹرانسمیٹر پر رابطہ رہے گا۔ اس طرح کوئی بھی مشکوک آدمی آسانی سے گرفتار کیا جا سکتا ہے اور کوبرا میزائل فیکٹری کی بھی مکمل

طور پر حفاظت کی جا سکتی ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے فوراً ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ خود گرفتار کرلے۔ اس لئے بیرونی نگرانی کا چارج اس نے اپنے پاس رکھا تھا۔

”ٹھیک ہے چیف۔ آپ کا یہ فیصلہ بے حد دانش مندانہ ہے“...... چارلس نے کہا

”اوکے۔ پھر آؤ۔ اس کے مطابق فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے“...... کرنل الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر خیمے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ چارلس بھی سر ہلاتا ہوا اس کے عقب میں چل پڑا۔

یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا جسے دفتری انداز میں سجایا گیا تھا۔ درمیان میں ایک خوبصورت میز بچھی ہوئی تھی اور اس میز کے پیچھے ایک ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ میکارنو تھا۔ کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر اور ایک لحاظ سے مکمل انچارج۔ یہ فیکٹری مکمل طور پر زیر زمین بنائی گئی تھی۔ اس کا ایریا زیادہ وسیع نہیں تھا۔

جس جگہ فیکٹری بنائی جا رہی تھی یہ چونکہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے پہاڑیوں کے اندر زیادہ وسیع رقبے کی گنجائش نہ ہو سکتی تھی۔ البتہ اوپر ٹرانگا کلب کی ایک منزلہ لیکن پھیلی ہوئی عمارت بنائی گئی تھی۔ شوالا میں معدنیات نکالنے اور اسے صاف کرنے کا کام ہوتا تھا اس لئے یہاں ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں سے لے کر آفیسروں تک سب لوگ ہر وقت وہاں موجود رہتے تھے اوران لوگوں سے یہ کلب ہر وقت آباد رہتا تھا کیونکہ یہ اس قصبے

کے گرد کے وسیع علاقے کا واحد کلب تھا اس کے ساتھ ساتھ اس کلب میں ہر طرح کی تفریح کے مواقع مہیا کئے گئے تھے اس لئے یہاں خاصا رش رہتا تھا۔ میکارنو اس کلب کا مینجر بھی تھا اور بظاہر مالک بھی۔

کلب کے مینجر اور مالک کے طور پر اسے لارڈ کہا جاتا تھا۔ اس کا اصل نام نہیں لیا جاتا تھا۔ البتہ فیکٹری کی حد تک وہ اپنا نام میکارنو استعمال کرتا تھا لیکن یہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ میکارنو اور لارڈ دونوں ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔ میکارنو نے کلب میں اپنا دباؤ قائم رکھنے اور کلب کے ساتھ فیکٹری کی حفاظت کے لئے باقاعدہ حکومت سے کہہ کر بلیک اسکائی ایجنسی سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ اس کی ہدایات پر بلیک اسکائی ایجنسی کے ایجنٹ عام ایجنٹوں کی طرح رہنے کی بجائے مسلح غنڈوں اور بدمعاشوں کی طرح خاصی تعداد میں ہر وقت موجود رہتے تھے۔ یہ چونکہ انتہائی سفاک لوگ تھے اور کسی کا کوئی لحاظ نہ کرتے تھے اس لئے ٹرانگا کلب میں کوئی غلط حرکت کرنا تو ایک طرف غلط بات کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا ورنہ اس کی لاش تک غائب کر دی جاتی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ فیکٹریوں کے کارکن جو کہ مزدور پیشہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت لڑنے بھڑنے کے لئے تیار رہتے تھے کلب میں داخل ہوتے ہی بھیڑیں بن جاتے تھے۔ کلب کے اندر میکارنو نے انٹر کام کا سسٹم رکھا ہوا تھا جبکہ باہر سے ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ

رکھا جاتا تھا کیونکہ یہاں فون کی سہولت دستیاب نہیں تھی۔ اس وقت میکارنو بطور لارڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ میکارنو نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مورس کالنگ چیف آف بلیک اسکائی۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... میکارنو نے تیز لہجے میں کہا۔

"لارڈ میکارنو۔ جن لوگوں کو ٹارج ایجنسی کے افراد نے نواحی علاقے میں چیک کیا تھا۔ ان سے ملنے ٹارج ایجنسی کا چیف الیگزینڈر خود آیا تھا۔ اس نے ان سے پوچھ گچھ کی ہے اور ان کے میک اپ بھی صاف کئے ہیں لیکن نہ تو ان سے کچھ پتہ چلا ہے اور نہ ہی ان کے میک اپ صاف ہوئے ہیں۔ چیف الیگزینڈر نے انہیں کلیئر کر دیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ چیف الیگزینڈر انہیں کلیئر کیسے کر سکتا ہے۔ کیا ان کی تعداد سے چیف الیگزینڈر کو پتہ نہیں چلا کہ یہ انہی افراد کا گروپ ہے جو فیکٹری کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اوور"...... میکارنو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ اوور۔ میرا ایک آدمی ان کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس کے پاس ایک

سائنسی آلہ بھی تھا۔ اس نے ان کی باتیں بھی سنی تھیں۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ ایشیائی زبان میں بھی بات کر رہے تھے۔ ان کی آوازیں اسے صاف سنائی نہ دے رہی تھیں پھر نجانے اسے کیا ہوا میرا اس سے رابطہ ختم ہو گیا اور وہ آلہ بھی بند ہو گیا''...... موریس نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ اگر چیف الیگزینڈر نے انہیں کلیئر قرار دیا ہے تو اس کے پیچھے یقیناً کوئی وجہ ہو گی ورنہ میں کرنل الیگزینڈر کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ تو معمولی سے شک پر گولی مار دینے کا عادی ہے۔ ان لوگوں کو اس طرح زندہ چھوڑ دینا عجیب سی بات ہے یا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بات کا کرنل الیگزینڈر کو پروف دے دیا ہو کہ وہ واقعی سیاح ہیں۔ بہرحال جو بھی ہے ابھی تم انہیں نہ چھیڑو۔ تم ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے کال کر لینا۔ اور ہاں اس بات کا خیال رکھنا انہیں نگرانی کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''اگر تم کہو تو کیوں نہ ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور''۔ موریس نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اس کا مطلب انہیں یہ کنفرم کرانا ہے کہ ان کا ٹارگٹ واقعی شوالا میں ہی ہے۔ اوور''...... میکارنو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ زندہ بچیں گے تو کنفرم ہوں گے۔ اس کوٹھی کو بھی میزائلوں

سے اڑایا جا سکتا ہے۔ اوور“...... مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔تم ایسا نہ ہی کرو تو اچھا ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک اور تیز ایجنٹ ہیں مگر یہ کسی بھی صورت یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ یہاں شوالا میں ان کا ٹارگٹ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے صرف ان کی نگرانی کرنی ہے۔ یہ خود ہی یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ ہاں۔ یہ بات اگر کنفرم ہو جائے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں ان کا ٹارگٹ موجود ہے اور وہ اسے ٹریس بھی کر لیں تو پھر ہم یقیناً حرکت میں آئیں گے ورنہ نہیں۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”اوکے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نگرانی کرنا اور خود ان کے سامنے نہ آنا۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔تم میرے دوست ہو اور پھر تم نے خصوصی طور پر ہماری ایجنسی کے لئے چیف سیکرٹری سے بات کی تھی اور چیف سیکرٹری نے مجھے تمہاری ہدایات پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے پابند ہوں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو میکارنو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''فرانک کو میرے پاس بھیجو''...... میکارنو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چلنے کا انداز اور چہرے پر موجود زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی خطرناک غنڈہ اور لڑاکا آدمی ہے۔ اس کے چہرے پر بے رحمی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے جبکہ وہ میک اپ میں بھی تھا اور اس کا تعلق بھی مورس ایجنسی سے ہی تھا اور یہ مورس کا نمبر ٹو تھا جو خصوصی طور پر میکارنو کے ساتھ رہتا تھا۔

''یس باس''...... آنے والے نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

''بیٹھو''...... میکارنو نے کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''سنو۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو۔ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں کلب میں بھی آئیں اس لئے جب تک یہ کلب میں رہیں تم نے ان کو نظروں میں رکھنا ہے لیکن ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس سے یہ مشکوک ہوسکیں۔ ہاں اگر یہ خود کوئی غلط حرکت کریں تو جس طرح تم دوسروں کا سزا دیتے ہو اس طرح انہیں بھی سزا دے سکتے ہو لیکن ازخود تم نے کوئی کارروائی نہیں

کرنی‘‘...... میکارنو نے فرانک سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’باس۔ اس طرح جھجکنے کی کیا ضرورت ہے۔ دس بارہ افراد ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ ہم ان کی ہڈیاں بھی توڑ سکتے ہیں اور ان کی بوٹیاں بھی اُڑا سکتے ہیں‘‘...... فرانک نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

’’جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو فرانک۔ ان معاملات کو تم نہیں سمجھ سکتے‘‘...... میکارنو نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’ٹھیک ہے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی لیکن اگر انہوں نے یہاں غنڈہ گردی کرنے کی کوشش کی تو پھر آپ ہمارا ہاتھ نہیں روکیں گے‘‘...... فرانک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’میں تو خود یہی بات کہہ رہا ہوں لیکن از خود تم نے انہیں نہیں چھیڑنا‘‘...... میکارنو نے کہا۔

’’لیس باس۔ میں خیال رکھوں گا‘‘...... فرانک نے جواب دیا اور واپس مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا تو میکارنو نے اطمینان کا سانس لیا اسے معلوم تھا کہ فرانک اور اس کے ساتھی صرف غنڈے ہیں اس لئے وہ ان سے غنڈوں کے عام سٹائل سے ہی نمٹیں گے۔ اس طرح ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا اور انہیں آخری لمحات تک یہ شک بھی نہیں پڑے گا کہ ان کے ساتھ کوئی مخصوص کارروائی کی جا رہی ہے۔ فرانک کے جانے کے بعد میکارنو اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ تین گھنٹے گزر گئے۔ اس دوران اسے نہ تو کوئی کال آیا اور نہ اس کے سامنے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر جاگا۔ اس نے کام ختم کیا

اور پھر اس کی نظریں ٹرانسمیٹر پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ چند لمحے وہ ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا رہا پھر کچھ سوچ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور ایک بٹن پریس کیا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ میکارنو کالنگ۔ اوور''...... میکارنو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس مورس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مورس کی آواز سنائی دی۔

''تم نے ابھی تک مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی مورس۔ مجھے بتاؤ کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور''۔ میکارنو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''وہ لوگ اسی کوٹھی میں موجود ہیں۔ جو چار افراد باہر گئے تھے وہ بھی واپس آ چکے ہیں۔ ہم ان کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور میں تو اب بھی کہوں گا کہ انہیں موقع نہ دیا جائے تو بہتر رہے گا۔ اوور''...... مورس نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے ہو کہ انہیں ان کی رہائش گاہ سمیت ختم کر دیا جائے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''ہاں۔ میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ یا تو اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے یا دوسری صورت یہ ہے کہ ہم پہلے انہیں بے ہوش کریں اور پھر ان سے پوچھ گچھ کر کے انہیں ہلاک کر

دیں۔ یہ بہرحال تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ گو یہ ایشیائی ہیں اور ایشیائی پسماندہ لوگ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی یہ ایجنٹ ہیں اور اب تک ایسا ہو بھی چکا ہوتا لیکن تمہاری وجہ سے میں خاموش رہا ورنہ میں تو اپنے دشمنوں کو معمولی سی مہلت دینے کا بھی قائل نہیں ہوں۔ اوور"۔ مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مورس۔ تم صرف ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جبکہ میں وسیع منظر کو سامنے رکھ کر سوچ رہا ہوں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ لوگ آسانی سے مارے جا سکتے ہیں لیکن یہ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ ہیں اور پاکیشیا میں صرف یہی لوگ اس ایجنسی سے متعلق نہ ہو گے۔ ان کے یہاں مارے جانے کا مطلب ہے کہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ یہاں کوبرا میزائل فیکٹری موجود ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے اس ایجنسی کے دوسرے لوگ یہاں پہنچ جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس فیکٹری کو پوری دنیا سے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اوور"...... میکارنو نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تم نے درست بات کی ہے۔ تم واقعی بے حد دور تک سوچتے ہو۔ یہ سارے زاویے تو میرے ذہن میں ہی نہ تھے۔ اوور"...... مورس نے جواب دیا تو میکارنو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک بار یہ لوگ یہاں سے مایوس ہو کر واپس چلے گئے تو پھر یہ جگہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی۔ باقی جہاں بھی یہ ٹکریں مارتے پھریں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بس یہ لوگ

کسی طرح کوبرا میزائل فیکٹری تک نہ پہنچ جائیں اور بس۔
اوور"...... میکارنو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"...... مورس نے کہا۔

"جب یہ چلے جائیں تو پھر تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... میکارنو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں رپورٹ دے دوں گا۔ اوور"...... مورس نے جواب دیا تو میکارنو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں موجود تھا۔ اس نے آتے ہی اپنے ساتھیوں کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق دو ٹارگٹ تھے اور وہ دونوں ہی ایسے ٹارگٹ تھے جن میں سے ایک نقلی اور ایک اصل تھا یا پھر دونوں فیکٹریوں میں پارٹس کی شکل میں کوبرا میزائل ہی تیار ہو رہے تھے۔ یا پھر اس کے خیال کے مطابق شوالا میں کوبرا میزائل فیکٹری تھی اور بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں میزائل اسٹیشن۔ چونکہ یہ ایک ٹاپ سیکرٹ منصوبہ تھا اس لئے اسے جن افراد سے معلومات ملی تھیں وہ حتمی نہ تھیں اور اسے دونوں طرف سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق کوبرا میزائل فیکٹری کا نام ہی سامنے آیا تھا۔

عمران نے کئی گھنٹے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر سنجیدگی سے ڈسکس کی تھی۔ ان سب نے بھی عمران کے خیال کی تائید کی تھی کہ انہیں دونوں ٹارگٹس کو ہی ہٹ کر دینا چاہیئے تھا تاکہ نہ رہے بانس

اور نہ بجے بانسری۔ دونوں ٹارگٹس کے ہٹ ہونے سے اصل اور نقل فیکٹری کا بھی مسئلہ حل ہو جاتا اور وہ اپنے مشن میں یقینی طور پر کامیاب ہو جاتے۔

اس کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں سے یہ مشورہ کیا کہ دونوں مشن پر الگ الگ کام کیا جائے یا پھر ایک ساتھ تو اس کے ساتھیوں نے دونوں ٹارگٹس پر ایک ساتھ ہی حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کی کہ وہ ایک ساتھ رہ کر پہلے ایک اور پھر دوسرے ٹارگٹ کو ہٹ کریں گے۔ ایک ٹارگٹ کے تباہ ہوتے ہی ٹارج ایجنسی اور بلیک اسکائی ایجنسی کو یہ تاثر مل جائے گا کہ ایک فیکٹری تباہ کر کے یہ لوگ واپس چلے گئے ہیں تو دوسری طرف ان کی توجہ کم ہو جائے گی اور وہ جلد سے جلد دوسرے ٹارگٹ تک پہنچ کر اسے بھی ہٹ کر دیں گے۔ انہوں نے باقاعدہ دونوں ٹارگٹس کو ہٹ کرنے کی پلاننگ بنائی اور پھر شام ہوتے ہی فرسٹ ٹارگٹ کے لئے وہ نکل کھڑے ہوئے۔ ان کا فرسٹ ٹارگٹ شوالا کے علاقے میں موجود فیکٹری تھی جس کے بارے میں انہیں ٹرانگا کلب سے ہی پتہ چل سکتا تھا جس کی لوکیشن میکارنو کی ٹرانسمیٹر فریکونسی سے معلوم ہوئی تھی۔

وہ سب رہائش گاہ سے الگ الگ یہاں ٹرانگا کلب کے سامنے پہنچے تھے۔ وہ سب اس وقت مقامی میک اپ میں تھے۔ البتہ انہوں نے خصوصی اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا ہوا تھا۔ ٹرانگا کلب ایک عام

سا کلب تھا۔ البتہ اس کی عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ اس گلی میں ٹرانگا کلب کا کوئی راستہ موجود نہ تھا۔ البتہ گلی کے دوسری طرف دو رہائشی کوٹھیاں تھیں جن میں سے ایک کوٹھی کے گیٹ پر دو مسلح دربان موجود تھے اور گیٹ پر مورس کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

یہ جائزہ صفدر نے لے لیا تھا۔ وہ اس گلی میں اس انداز میں داخل ہوا تھا جیسے اسے کسی نے اس گلی میں وقت دیا ہو لیکن گلی میں داخل ہوتے ہی گیٹ کے سامنے موجود دونوں دربان چوکنا ہو گئے تھے لیکن صفدر کے چہرے پر انتہائی اطمینان اور سکون کے تاثرات تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا جس پر قلم سے ڈی اسکارٹ کا نام اور عقب میں ٹرانگا کلب لکھا ہوا تھا۔ صفدر اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر جب دربانوں نے اسے روکا تو اس نے کارڈ ان کے سامنے کر دیا کہ وہ ان سے ملنے آیا ہے۔ دونوں دربانوں نے اسے بتایا کہ اس نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں رہتا تو صفدر نے اس انداز میں منہ بنایا جیسے اسے شدید مایوسی ہوئی ہو اور پھر وہ واپس پلٹ گیا اور ایک چکر کاٹ کر ٹرانگا کلب کے سامنے پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی اکٹھے ہو رہے تھے۔ اس دوران وہ یہ جائزہ لے آیا تھا۔

''ان دونوں دربانوں کا اس انداز میں خاتمہ کرنا ہے کہ اندر کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور دوسری بات یہ کہ اندر باقاعدہ آپریشن روم

اور اڈہ ہے اس لئے اندر بھی حفاظت کا خاص انتظام ہوگا اور ہوسکتا ہے کافی سے زیادہ لوگ ہوں لیکن ہم نے اس مورس کو اس انداز میں گھیرنا ہے کہ آخری لمحے تک اسے معلوم نہ ہوسکے ورنہ وہ ایک ایجنسی کا چیف ہے اور اس ایجنسی کے ایک ایجنٹ رہوڈس نے اس انداز میں مدافعت کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اور یہ ہمارے حق میں اور اچھا ہوگیا ہے کہ بلیک اسکائی کے چیف مورس کا ہمیں چل گیا ہے کہ وہ بھی یہیں موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر رسک لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اندر ایسا انتظام کیا گیا ہو کہ یہ گیس ان کے خصوصی حصے میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ یا پھر انہوں نے اینٹی گیس ادویہ لی ہوں جیسا کہ ڈارسی نے لے رکھی تھیں۔ ہم نے ریڈ کرنا ہے اور سائیلنسر لگے مشین پسٹل استعمال کرنے ہیں اور سوائے مورس کے اور کسی کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ تو بتاؤ کہ یہ کیسے معلوم ہو گا کہ مورس کہا ہے اور کون ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ان میں سے کسی آدمی سے معلوم کرنا ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ اور الرٹ رہنا''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا

دیئے اور پھر وہ ٹرانگا کلب کی عمارت کی عقبی طرف گلی میں داخل ہو گئے۔ عمران سب سے آگے تھا جبکہ باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ وہاں موجود دربانوں نے جب پانچ افراد کو گلی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

''ارے ارے۔ رکو۔ ہم دوست ہیں دشمن نہیں۔ ہم نے صرف چند باتیں معلوم کرنی ہیں''...... عمران نے دور سے ہی مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''وہیں رک جاؤ۔ آگے مت آؤ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دیں گے''...... ان میں سے ایک دربان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں دربان سنبھلتے ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور دونوں دربان چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے تو عمران نے دوڑ کر ان میں سے ایک آدمی کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا۔

اس آدمی پر اس نے فائرنگ جان بوجھ کر جسم کے نچلے حصے پر کی تھی جبکہ دوسرے آدمی کے دل کو نشانہ بنایا گیا تھا اس لئے وہ نیچے گر کر صرف چند لمحے تڑپ سکا تھا جبکہ یہ آدمی اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''مورس کہاں ہے۔ بولو۔ جلدی بولو''...... عمران نے پیر کو دبا کر دوبارہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ۔ اپنے آفس میں ہے۔ آفس میں ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہچکی سی لی اور اس کے منہ سے خون کا فوارہ سا ابل پڑا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔ ایک گولی اس کے پیٹ کے نچلے حصے میں لگی تھی اور یہی کارگر ثابت ہوئی تھی۔ وہ آدمی ختم ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

''انہیں بھی ساتھ لے آؤ۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر دوڑ پڑا۔ سامنے برآمدے میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ ان کی مشین گنیں بھی ان کے کاندھوں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے وہ ہاتھ جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور اپنے عقب میں کیا ہوا تھا، آگے کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے جبکہ اس دوران عمران کے ساتھی بھی دونوں دربانوں کو گھسیٹ کر اندر لے آئے تھے۔

''ہر جانب پھیل جاؤ اور جو نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔ یہاں کسی ایک کو بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے''...... عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچا اور ان زخمی اور تڑپتے ہوئے دونوں آدمیوں کو پھلانگتا ہوا وہ سامنے موجود راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ سائیڈ پر موجود دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور

ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس پر حملہ کر دیا وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پہلے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کی کنپٹی پر پوری قوت سے ضرب لگی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا۔ عمران نے بغیر کسی توقف کے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار اس آدمی کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھ کر اس کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا عمران سمجھ گیا کہ یہی برآمدے میں پڑا ہوا آدمی مورس ہے اور یہ اس کا آفس ہے۔ وہ شاید برآمدے میں موجود دربانوں کے چیخنے کی آوازیں سن کر باہر نکلا تھا۔

عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے گھسیٹتا ہوا کمرے کے اندر لے آیا۔ دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر واپس دروازے کی طرف بڑھ آیا اور پھر وہ دروازے میں ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر راہداری میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''نیچے ایک بڑا ہال ہے جس میں مشینری نصب ہے۔ وہاں پانچ

افراد تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی یہاں نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال تم سب باہر رکو گے اور خیال رکھو گے۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے اس سے نکلنے والے کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور یقیناً یہی مورس ہے۔ میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ایک کھڑکی سے لٹکا ہوا پردہ ایک جھٹکے سے کھینچ کر اتار لیا اور پھر اسے رسی کے انداز میں لپیٹ کر اس نے اس کی مدد سے بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ آدمی اسے آسانی سے کھول نہ سکے۔

باندھنے کے بعد عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے خنجر نکال لیا۔ عمران نے خنجر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ آدمی اسے ہر لحاظ سے انتہائی تربیت یافتہ نظر آ رہا تھا۔ وہ اچانک حملہ کی وجہ سے مار کھا گیا تھا ورنہ اگر وہ سنبھل جاتا تو شاید اتنی آسانی سے مار نہ کھا سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے خنجر کی نوک اس کی گردن پر رکھ کر اسے زور سے

دبا دیا۔

''تمہارا نام مورس ہے اور تم بلیک اسکائی کے چیف ہو''۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مگر تم کون ہو''...... مورس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

''رہوڈس تمہارا آدمی تھا''...... عمران نے کہا تو مورس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ہاں۔ مگر تم کون ہو''...... مورس نے کہا۔

''ہم وہی ہیں جن کی نگرانی تمہارا آدمی رہوڈس کر رہا تھا اور یہ بھی سن لو کہ یہاں آپریشن روم میں اور باہر موجود تمہارے تمام آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں مجھے تمہارے بارے میں رہوڈس سے معلوم ہوا اور ہم یہاں آ گئے''...... عمران نے کہا۔

''مم۔ مگر۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم۔ اوہ۔ تم تو یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے تھے۔ مجھے پہلے ہی اطلاع ہو جاتی''...... مورس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں رہوڈس سے تمام معاملات کی اطلاع مل گئی تھی۔ کوٹھی کے اندرونی حصے پر تمہارے آلات کی چیکنگ نہ تھی اس لئے ہم نے وہیں میک اپ تبدیل کر لئے اور پھر یہاں آ گئے''...... عمران

نے جواب دیا تو مورس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم اب کیا چاہتے ہو''...... مورس نے اب سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو۔ تم اس میکارنو کے کہنے پر کیوں ہمارے خلاف کام کر رہے تھے''...... عمران نے کہا تو مورس ایک بار پھر چونک پڑا۔

''تم۔ تم میکارنو کو جانتے ہو۔ کیا مطلب۔ پھر تو''...... مورس بات کرتے کرتے رک گیا۔

''میں نے اس کا نام اور اس کی آواز ٹرانسمیٹر پر سن لی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف بھی ہے اور سیکورٹی انچارج بھی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فیکٹری ٹرانگا کلب کے نیچے یا اردگرد زیر زمین موجود ہے لیکن اس فیکٹری کا درست محل وقوع اور اس کا راستہ ہمیں معلوم نہیں ہے جو اب تم بتاؤ گے''۔ عمران نے کہا۔

''ایسی کوئی فیکٹری یہاں موجود نہیں ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے اور نہ میں اس بارے میں کچھ جانتا ہوں''...... مورس نے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اسے صاف محسوس ہو گیا کہ مورس اس سے غلط بیانی کر رہا ہے۔

''میں جانتا تھا کہ تم یہی جواب دو گے۔ تمہارا آدمی رہوڈس

بھی خاصا تربیت یافتہ آدمی تھا اور تم تو بہرحال اس کے انچارج ہو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ جس میں خنجر موجود تھا پیچھے ہٹ کر تیزی سے حرکت میں آیا اور مورس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ مورس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی لیکن ابھی چیخ کی گونج کمرے میں موجود تھی کہ عمران کا ہاتھ دوسری بار حرکت میں آیا اور مورس کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ اس کی پیشانی پر رگ ابھر آئی تھی۔ وہ اب نہ صرف چیخ رہا تھا بلکہ اپنا سر بھی دائیں بائیں اس طرح پٹخ رہا تھا جیسے شدید تکلیف میں مبتلا ہو۔

عمران نے خنجر سائیڈ میز پر رکھا اور پھر ایک ہاتھ اس نے مورس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ کمرہ مورس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ مورس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن عمران نے چند لمحے رک کر دوسری ضرب لگا دی اور مورس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ اب اس کا منہ قدرے کھل رہا تھا لیکن تکلیف کی شدت سے اس کے حلق سے پوری طرح چیخ نہ نکل رہی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں کہ عمران نے تیسری ضرب لگا دی اور مورس کا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا اور مورس کی

آنکھیں پتھرا سی گئیں۔

''اب بتاؤ میکارنو کہاں ہے اور کس روپ میں ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میکارنو ٹرانگا کلب میں ہے۔ وہاں وہ لارڈ ہے۔ لارڈ ہی میکارنو ہے۔ اس کا پورا نام لارڈ میکارنو ہے''...... مورس نے لاشعوری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کوبرا میزائل فیکٹری کہاں ہے اور اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کوبرا میزائل فیکٹری، ٹرانگا کلب کے نیچے ہے اور اس کا راستہ مجھے نہیں معلوم۔ صرف میکارنو جانتا ہے''...... مورس نے جواب دیا۔

''تم اس سے کس طرح بات کرتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹرانسمیٹر پر۔ یہاں صرف ٹرانسمیٹر پر ہی بات ہو سکتی ہے کیونکہ اس قصبے میں فون لائننگ موجود نہیں ہے''...... مورس نے جواب دیا۔

''اس کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتاؤ''...... عمران نے کہا تو مورس نے اسے فریکوئنسی بتا دی۔ عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا کیونکہ یہ وہی فریکوئنسی تھی جو اس سے پہلے وہ فراسگ سے اور پھر رہوڈس سے معلوم کر چکا تھا اور پھر عمران کے سوالات کے جواب میں مورس نے اب تک میکارنو سے ہونے والی تمام گفتگو بھی بتا دی۔

''اگر کوبرا میزائل فیکٹری یہاں ہے تو پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں

میں کیا ہے۔ وہاں اس قدر سخت انتظامات کیوں کئے گئے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''وہاں سپر سٹور ہے۔ میزائل یہاں بنائے جاتے ہیں اور سٹور کرنے کے لئے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے اڈے پر بھیجے جاتے ہیں۔ اسی اڈے میں ہی میزائل اسٹیشن تعمیر کیا گیا ہے''...... موریس نے جواب دیا۔

''اگر وہاں سٹور ہے تو پھر یہ بات کیوں پھیلائی گئی ہے کہ وہاں فیکٹری ہے''...... عمران نے کہا۔

''فیکٹری پہلے تھی وہاں لیکن پھر فیکٹری کے ایک حصے کو خالی کر کے تمام مشینری یہاں پہنچا دی گئی اور فیکٹری یہاں قائم کر کے پہاڑیوں میں سٹور اور میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... موریس نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے موریس سے مزید معلومات لینی شروع کر دیں اور موریس جو لاشعوری کیفیت میں تھا اس نے عمران کی ہر بات کا سچ سچ جواب دیا تھا۔ عمران نے تمام معلومات جب موریس سے حاصل کر لیں تو اس نے میز پر رکھا ہوا خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے خنجر موریس کی شہ رگ میں اتر گیا اور عمران ہاتھ اس کے سر سے اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا۔

چند لمحے تڑپنے کے بعد موریس ساکت ہو گیا تو عمران نے خنجر اس کی گردن سے کھینچ لیا اور پھر اسے اس کے لباس سے اچھی طرح

صاف کر کے اس نے خنجر واپس جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہال میں پہنچ گیا جہاں مشینری نصب تھی۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے تمام مشینری فائرنگ کر کے ناکارہ کر دی۔

''اس مورس نے کیا بتایا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے مورس سے ملنے والی تمام معلومات بتا دیں۔

''اوہ۔ تو وہ لارڈ ہی اصل میں میکارنو تھا۔ حیرت ہے اس نے ذرا سا بھی شک نہیں ہونے دیا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب ہم نے اس میکارنو تک اس انداز میں پہنچنا ہے کہ اسے آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکے ورنہ وہ کلب چھوڑ کر اگر فیکٹری میں شفٹ ہو گیا تو پھر ہمارے لئے اسے واقعی تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اسے اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور پھر اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے اس فیکٹری پر ریڈ کیا جائے ورنہ وہاں کلب میں ہمیں ایک تو قتلِ عام کرنے پڑے گا اور دوسرا شاید پھر بھی اس میکارنو سے وہ تفصیلی معلومات حاصل نہ ہو سکیں''...... صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ بھی تو سوچو کہ وہاں سے اسے اغوا کیسے کیا جائے گا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ایک منٹ۔ میں کوشش کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑے ہوئے طاقتور ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر میکارنو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مورس کالنگ۔ اوور''...... عمران نے مورس کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد میکارنو کی آواز سنائی دی۔

''وکٹری میکارنو۔ ایشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں اوور''۔ عمران نے کہا۔

''مارے جا چکے ہیں۔ کیا مطلب۔ کس نے انہیں ہلاک کیا ہے اوور''...... میکارنو کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تلخی بھی موجود تھی۔

''انہوں نے اچانک میرے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ اگر ہم انہیں ہلاک نہ کرتے تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہم خود مارے جاتے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تمہارے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا تھا انہوں نے۔ وہ کیسے۔ تم تو ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ پھر یہ کیسے ہو گیا۔ اوور''۔

میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے رہوڈس کے ہلاک ہونے اور ایشیائیوں کے میک اپ تبدیل کر کے رہوڈس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات ملنے سے لے کر ہیڈ کوارٹر پر حملے کی تفصیل بتا دی۔

''انہیں اندرونی حفاظتی نظام کا علم نہیں تھا اس لئے انہوں نے اندھا دھند کارروائی کی جس کے نتیجہ میں وہ سب ہلاک ہو گئے۔ البتہ ایک آدمی زخمی ہوا تھا۔ اس سے یہ ساری معلومات ملی ہیں۔ اوور''...... عمران نے مورس کے لہجے اور آواز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ چلو اچھا ہوا ہے جو یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ خواہ مخواہ میں ہمارے سر کا درد بنے ہوئے تھے۔ اب ہم سکون سے تو رہیں گے۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''ہاں۔ اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا کلب میں بھجوا دوں۔ اوور''...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ان کے میک اپ واش کر دیئے ہیں۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو نہیں کئے۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ وہ ماسک میک اپ میں ہوں۔ اوور''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ان کے میک اپ واش کرو۔ میں اپنے خاص آدمی ہیڈلر کو

بھیج دیتا ہوں وہ انہیں لے آئے گا۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”سوری میکارنو۔ ہیڈلر کو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ اجازت صرف تمہارے لئے ہے۔ ویسے تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت بھی نہیں میں اپنے آدمیوں کے ذریعے یہ لاشیں تمہارے کلب پہنچا دیتا ہوں پھر تم جانو اور یہ لاشیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دراصل چاہتا تھا کہ پہلے انہیں پہچان لیا جائے۔ بہرحال ٹھیک ہے تم اپنے آدمیوں کے ذریعے انہیں کلب بھجوا دو۔ یہاں ہیڈلر انہیں وصول کر لے گا۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ان کے میک اپ وغیرہ ختم کر کے انہیں بھجوا دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ وہ تو نہیں آیا یہاں“۔ صدیقی نے کہا۔

”میں نے کوشش تو بہرحال کی تھی اور براہ راست اس لئے نہیں کہا کہ اس طرح وہ مشکوک ہوسکتا تھا۔ بہرحال ہم مورس کے آدمی بن کر وہاں جائیں گے اور اس کے لئے ہمیں میک اپ بدلنے کی بھی ضرورت نہیں ہے“...... عمران نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران

اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ میکارنو کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی میکارنو کی آواز سنائی دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ میکارنو نے یہ کال چیکنگ کرنے کے لئے کی ہے۔

''یس۔ مورس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے مورس کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ مورس کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم یہ لاشیں وہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھو۔ میں چیف سیکرٹری سے بات کر کے انہیں بتا دیتا ہوں۔ پھر تم ان کی لاشیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دینا۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''کیوں تمہیں ڈر ہے کہ کہیں یہ لاشیں پھر سے زندہ انسانوں میں نہ تبدیل ہو جائیں اور تمہارے ساتھ تمہارے کلب کو بھی تباہ کر دیں۔ اوور''...... عمران نے مورس کی آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم جنہیں ہلاک کرتے ہو وہ شیطانی روحیں بھی ہوں تو دوبارہ نہیں جاگ سکتیں۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ یہ لاشیں کلب میں آئیں کیونکہ اب لازماً ان کا دوسرا گروپ یہاں پہنچے گا اور انہیں بہرحال کلب کا کلیو مل

جائے گا کہ لاشیں یہاں آئی تھیں۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''لیکن ان کی چیکنگ کیسے ہو گی۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''تم ہیڈلر کو اجازت دے دو۔ وہ تمہارے پاس پہنچ جاتا ہے اور ان کی چیکنگ کا عمل مکمل کر لیتا ہے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''نہیں سوری۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہیڈلر تمہارے ساتھ آ جائے۔ تم میرے اصول تو جانتے ہو۔ میں کسی کے لئے اپنے اصول نہیں توڑ سکتا۔ رئیلی ویری سوری۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''پہلے تو تم نے کبھی نہ ایسے اصولوں کی بات کی تھی اور نہ ہی اس طرح کبھی ضد کی تھی۔ پھر آج ایسا کیوں کر رہے ہو۔ آج تمہیں اپنے اصولوں کا خیال کیسے آ گیا۔ اوور''...... اس بار میکارنو نے قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

''یہ سرکاری ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے میکارنو۔ جس طرح تم کلب کے سلسلے میں محتاط ہو اسی طرح میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں محتاط ہوں۔ تم تو میرے دوست ہو اس لئے تمہاری آمد کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اکیلے ہیڈلر کے آنے سے ہو سکتا ہے کہ میرا کوئی آدمی کہیں مخبری کر دے ۔ اوور''......عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہ لاشیں یہاں بھجوا دو۔ کلب کی عقبی سائیڈ پر۔ وہاں میرا آدمی جیکب نہیں وصول کر لے گا اور پھر خفیہ راستے سے ہی انہیں کلب میں لے جائے گا۔ اوور''۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ مجھے اس پر بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''او کے۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاں موجود ایک ویگن میں سوار ہو کر ٹرانگا کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ لاشیں نہیں تھیں۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ فرنٹ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا اور صالحہ کو عقبی طرف بٹھا دیا گیا تھا کیونکہ جیکب ان کے ساتھ عورتوں کو دیکھ کر مشکوک ہو سکتا تھا اس لئے عمران نے جولیا اور صالحہ کو عقبی سیٹ پر بٹھا دیا تھا اور ان کو یہ ہدایت بھی کر دی تھی کہ وہ اس وقت تک ویگن سے باہر نہیں آئیں گی جب تک کہ جیکب پر قابو نہیں پا لیا جائے گا۔

تھوڑی دیر بعد ویگن ٹرانگا کلب کے عقبی طرف پہنچ گئی چونکہ عمران اور صفدر پہلے ہی ٹرانگا کلب کے اطراف کا جائزہ لے چکے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ کلب کے عقبی طرف ایک بند چوڑی سی گلی ہے جس کے آخر میں کوڑا کرکٹ کے بڑے بڑے چار پانچ ڈرم بھی پڑے ہوئے تھے لیکن اس گلی میں کلب کی دیوار میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ ہی سامنے والی دیوار میں کوئی دروازہ نظر آ رہا تھا

لیکن اب میکارنو نے جس طرح انہیں وہاں بلوایا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی خفیہ راستہ اس طرف بھی ہے۔ عمران نے ویگن گلی میں موڑی تو سامنے ہی دیوار کے ساتھ پانچ آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

''جولیا اور صالحہ۔ تم دونوں نیچے لیٹ جاؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ تیزی سے سیٹ سے کھسک کر عقبی سیٹوں کے نیچے لیٹ گئیں۔ عمران نے ویگن ان کے قریب لے جا کر روک دی اور دوسرے لمحے ویگن سے اتر آیا جبکہ اس کے ساتھی تیزی سے دروازے سے نیچے اتر آئے۔

''آپ لوگ کون ہیں۔ آپ کو تو پہلے کبھی میں نے نہیں دیکھا''...... ایک لمبے قد اور چوڑے شانوں والے آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چلو اب تو دیکھ لیا ہے مسٹر جیکب''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے جیکب چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا۔ اس کے چہرے پر عمران کا زور دار تھپڑ پڑا تھا اور پھر شاید یہ عمران کی طرف سے اپنے ساتھیوں کو اشارہ تھا کہ دوسرے لمحے اس کے ساتھی باقی چاروں افراد پر ٹوٹ پڑے جو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑے تھے۔ شاید جیکب انہیں لاشیں اٹھا کر اندر لے جانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔

جیکب نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران نے اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر وہ اٹھ نہ سکا کیونکہ عمران کی لات مسلسل حرکت میں رہی اور چند لمحوں بعد ہی جیکب ساکت ہو گیا۔

اس دوران عمران کے ساتھی باقی افراد کی گردنیں توڑ کر نہ صرف انہیں ہلاک کر چکے تھے بلکہ وہ ان کی لاشوں کو گھسیٹ کر کوڑے کرکٹ کے ڈرموں کے پیچھے لے جا چکے تھے۔ جیکب بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگ گیا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر اسے لے کر وہ دوڑتا ہوا ان ڈرموں کے پیچھے لے آیا۔

''تم باہر رکو۔ میں اسے پوچھ گچھ کر لوں۔ خیال رکھنا جو بھی نظر آئے اسے اڑا دینا''...... عمران نے جھک کر جیکب کو نیچے لٹا کر اس کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ کر ویگن کی سائیڈ اور دیوار میں موجود دروازے کی سائیڈوں میں اس طرح کھڑے ہو گئے کہ دور سے دیکھنے والے کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے جبکہ جولیا اور صالحہ بدستور ویگن کے اندر ہی موجود تھیں۔

ان سب نے جیبوں میں ہاتھ ڈال رکھے تھے جن میں مشین پسٹل موجود تھے اور وہ ہر لمحے کسی بھی قسم کے خطرے سے نمٹنے کے

لئے پوری طرح تیار نظر آ رہے تھے۔ ادھر جب جیکب کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

گلی کی طرف سے کوڑے کے چوڑے اور اونچے ڈرم کی اوٹ تھی اس لئے گلی کی طرف سے اسے اس وقت تک نہ دیکھا جا سکتا تھا جب تک کوئی قریب نہ آ جائے اور گلی میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر جیسے ہی جیکب نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹنے لگا تو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور جیکب کے جسم نے بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگ گئیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس کیا تو جیکب کی حالت جس تیزی سے بگڑی تھی اتنی ہی تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گئی لیکن اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات ویسے ہی موجود تھے اور تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں پوری طرح نہ بند ہو رہی تھیں اور نہ ہی پوری طرح کھل رہی تھیں۔ آنکھوں میں سرخی نمایاں نظر آنے لگ گئی تھی۔

"بولو میکارنو کون ہے اور کہاں ہے۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میکارنو لارڈ ہے۔ لارڈ۔ کلب کا لارڈ میکارنو ہی ہے۔ وہ

اپنے خصوصی آفس میں ہے''...... جیکب کے منہ سے رک رک کر لیکن مسلسل الفاظ نکل رہے تھے۔

''کوبرا میزائل فیکٹری کا راستہ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لل۔لل۔ لارڈ کو معلوم ہو گا۔ لارڈ کو۔ مجھے نہیں معلوم کیونکہ راستہ کلب میں نہیں ہے کسی اور جگہ ہے جس کا علم لارڈ کو ہے۔ مجھے نہیں ہے''...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے پیر کر ایک جھٹکے سے موڑا تو جیکب کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور تیزی سے مڑ کر وہ ڈرم کی اوٹ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''جولیا اور صالحہ۔ اب تم دونوں بھی باہر آجاؤ''...... عمران نے کہا تو ویگن میں سے جولیا اور صالحہ بھی باہر آ گئیں۔

''یہ لارڈ ہی اصل میکارنو ہے۔ اس کے دو روپ ہیں اور فیکٹری اس کلب کے نیچے ہے لیکن اس کا راستہ کسی اور جگہ سے ہے۔ اب ہم نے لارڈ یا میکارنو کو پکڑنا ہے اور اس سے تمام معلومات حاصل کرنی ہیں''...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کے سامنے جیکب اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے دروازے کو دبا کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہوئے۔ سب

سے آخر میں صفدر اندر آیا اور پھر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا جب اوپر پہنچا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو ہر قسم کے سازو سامان سے خالی تھا۔ دروازے کی متابل دیوار میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور وہاں بھی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام بھی سیڑھیوں پر ہو رہا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے کو کراس کر کے اس راہداری میں آئے اور پھر عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو سیڑھیوں کے آخر میں بھی دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے لاک ہٹایا اور دروازے کو آہستہ سے کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ دروازہ ایک چوڑی سی راہداری میں کھلتا تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ وہی راہداری ہے جو کلب کے مین ہال سے دائیں طرف کو ہے۔ اس راہداری سے گزر کر وہ لارڈ کے آفس پہنچے تھے۔

راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ ہال کی طرف سے مدھم شور سنائی دے رہا تھا جس میں نسوانی آوازیں بھی شامل تھیں۔ عمران اس راہداری میں آ گیا لیکن جہاں پہلے لارڈ کے آفس کا دروازہ تھا اب وہاں سپاٹ دیوار تھی۔ راہداری خالی تھی۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھا جہاں پہلے اس نے آفس کا دروازہ دیکھا تھا۔ اس نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا لیکن دیوار ٹھوس تھی۔

''حیرت ہے۔ شاید اس دیوار سے ملتی جلتی کوئی دوسری دیوار ہو۔ بہرحال آؤ۔ اب ہال سے معلوم ہو گا کہ لارڈ کہاں ہے''۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے سارے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی وہ ہال کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اچانک ایک نوجوان تیزی سے ہال کی طرف سے چلتا ہوا اس راہداری میں آیا اور سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''لارڈ کہاں ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو''...... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں ہیڈلر نے بھیجا ہے لارڈ کے پاس۔ کہاں ہے لارڈ''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ وہ تو دوسری سمت راہداری میں ہے آؤ میرے ساتھ''...... اس نوجوان نے ہیڈلر کا نام سن کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں ہر شخص اپنی مستی میں غرق تھا۔ کاؤنٹر پر موجود چار آدمی سروس دینے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس نوجوان کے پیچھے چلتے ہوئے ہال کے دوسرے کنارے میں موجود راہداری میں پہنچ گئے تو

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہاں بالکل پہلے جیسی راہداری موجود تھی۔ اس کے آخر میں البتہ دیوار تھی جس میں کوئی دروازہ نہیں تھا اور یہاں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے اور وہاں لارڈ کا آفس کا دروازہ بھی موجود تھا۔ چاروں افراد عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چوکنا ہو گئے۔

''انہیں ہیڈلر نے بھیجا ہے باس لارڈ کے پاس''...... اس نوجوان نے کہا۔

''باس نہیں ہے۔ واپس جاؤ''...... ان میں سے ایک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن عمران اسی طرح آگے بڑھتا رہا جیسے اس نے اس آدمی کی بات ہی نہ سنی ہو۔

''آگے مت آؤ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ واپس جاؤ''...... اس آدمی نے تیزی سے ایک قدم آگے بڑھ کر انتہائی درشت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی راہداری ٹھک ٹھک کی آوازوں اور ان مسلح افراد اور انہیں ساتھ لے کر جانے والے نوجوان کی چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ سب چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

''کسی کو مت آنے دینا۔ جو نظر آئے بھون ڈالو۔ جولیا میرے ساتھ آئے گی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر زور سے لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک وسیع آفس تھا۔

کمرے میں تین مسلح آدمی کھڑے تھے۔ عمران جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کے مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور تینوں مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ادھیڑ عمر مگر مضبوط جسم کا مالک آدمی جس کا ہاتھ تیزی سے کھلی دراز میں موجود مشین پسٹل کی طرف بڑھا تھا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے عقبی دیوار سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

اس کا چہرہ میز کی سطح سے ٹکرا کر جیسے ہی واپس مڑا عمران کی لات ایک بار پھر اس کی تھوڑی پر پوری قوت سے پڑی اور ایک بار پھر لارڈ کا سر کرسی سمیت عقبی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرایا اور پلک جھپکنے میں واپس میز کی سطح سے اس کا چہرہ اور تھوڑی پوری قوت سے ٹکرا گیا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ دوبارہ ٹکرانے سے ہی شدید زخمی ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی مشین نے اس کے چہرے کا بھرتہ بنا دیا ہو۔

عمران اچھل کر میز سے نیچے اترا اور اس نے کرسی میں ڈھیلے انداز میں پڑے ہوئے لارڈ کے جسم کو بازو سے پکڑ کر ایک زور دار جھٹکے سے کرسی سے کھینچا اور بازو گھما کر اس نے بے ہوش لارڈ کے جسم کو میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینک دیا۔ جولیا دروازے کے قریب موجود تھی۔ باہر سے تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں عمران

نے اب سنی تھیں۔

''باہر زبردست مقابلہ ہو رہا ہے عمران۔ اسے اٹھاؤ اور یہاں سے نکل چلو'' ...... جولیا نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اب ان عام سے غنڈوں سے مار نہیں کھاتے۔ باہر کون سی جگہ ہے پوچھ گچھ کی۔ انہیں جا کر کہو کہ بم مار دیں'' ...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اچھل کر دروازے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی ہال کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے جھک کر لارڈ کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور لارڈ کے چہرے پر زور دار تھپڑ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا دوسرا بازو گھوما اور دوسرے گال پر پڑنے والے زور دار تھپڑ نے اس کا گال ہی پھاڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی لارڈ چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔

اس کے ہوش میں آتے ہی عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر کرسی سے لگایا اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں اس نے پوری قوت سے لارڈ کے دونوں نتھوں میں اس طرح اندر ڈال دیں جیسے نیزہ کسی خالی جگہ پر مار دیا جاتا ہے اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہاتھ کو ایک خاص انداز میں حرکت دے کر جب کھینچا تو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں نے لارڈ کے دونوں نتھنوں کو آدھے سے زیادہ کاٹ کر رکھ دیا۔

اس کے ساتھ ہی لارڈ کی پیشانی پر ایک رگ ابھر آئی اور لارڈ

کے حلق سے صرف ایک ہی چیخ نکل سکی۔ اس کے بعد تو اسے شاید چیخنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور چہرہ اور آنکھیں مسلسل اور خوفناک تشدد کی وجہ سے پتھرائی ہوئی سی نظر آ رہی تھیں۔

پیشانی پر رگ ابھرتے ہی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے لارڈ کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا اور لارڈ کا جسم اس انداز میں تڑپا جیسے اس کے جسم سے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزر گیا ہو۔ اس کا منہ چیخنے کے لئے کھلا لیکن اس کے منہ سے چیخ نہ نکل سکی تھی۔

''تمہارا نام میکارنو ہے۔ لارڈ میکارنو۔ بولو۔ بولو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر دوسری ضرب لگا دی۔ وہ لارڈ میکارنو کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے احساس تھا کہ باہر اس کے ساتھیوں کی پوزیشن خاصی نازک ہو گی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ان کی پوزیشن نازک سے نازک تر ہوتی چلی جائے گی اس لئے وہ جلد از جلد اس لارڈ کے اعصابی نظام کو ختم کر کے اسے لاشعوری کیفیت میں لانا چاہتا تھا تاکہ اسے بغیر کسی مزاحمت کے کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات مل سکیں۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں میں میکارنو ہو۔ میں ہی لارڈ میکارنو ہوں۔ میں ہی میکارنو''...... میکارنو کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

''کوبرا میزائل فیکٹری کا راستہ کہاں سے ہے۔ بولو۔ جلدی بولو''...... عمران نے ایک بار پھر اس کی پیشانی پر ضرب لگاتے ہوئے کہا اور میکارنو کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کا چہرہ اب اس قدر بگڑ گیا تھا کہ شاید اس سے زیادہ بگڑنے کی گنجائش ہی باقی نہ رہی تھی۔

''ماسٹر کلب سے۔ ماسٹر کلب سے''...... میکارنو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ شاید تکلیف کی شدت انتہاء تک پہنچنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں میکارنو کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیوار میں ایک سیف موجود تھا جس پر نمبروں والا تالا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال اس تالے کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ چند گولیوں کے بعد ہی تالے کے پرزے ٹوٹ گئے اور عمران نے سیف کھولا تو اس کے ایک خانے میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی جبکہ باقی خانے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔

عمران نے فائل اٹھائی۔ فائل پر جلی حروف میں کوبرا میزائل فیکٹری لکھا تھا۔ عمران نے اسے کھولا اور سرسری سی نظریں ڈالنے

کے بعد اس نے فائل بند کر دی اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور تیزی سے واپس مڑا۔ چند لمحوں بعد وہ آفس سے نکل کر راہداری سے ہوتا ہوا جب ہال میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ وہاں فرش پر ہر طرف عورتوں اور مردوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھی۔ پورے ہال میں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ صفدر اور جولیا ہال کے مین گیٹ کے قریب کھڑے تھے جبکہ باقی ساتھی باہر تھے۔

''جلدی بلاؤ باہر والوں کو بھی۔ ہم اسی خفیہ راستے سے باہر نکلیں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے باہر نکل گئی جبکہ عمران دوڑتا ہوا ہال کراس کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے راہداری میں آ گئے اور پھر جس راستے سے وہ اندر آئے تھے اسی راستے سے ہی واپس کلب کے عقبی طرف پہنچ گئے جہاں ابھی تک ان کی ویگن موجود تھی۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ اس کے باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور عمران نے ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھائی اور پھر سڑک پر پہنچ کر اس نے اسے اس طرف موڑنے کی بجائے جدھر کلب کا مین گیٹ تھا مخالف سمت موڑ دیا اور ویگن انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کی پیشانی پر

موجود سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ اس وقت وہ خاصی الجھن میں مبتلا ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ویگن ایک سائیڈ پر کر کے ایک تنگ سی گلی میں موڑ کر روک دی۔

''چلو نیچے اترو۔ اب ہمیں پیدل آگے بڑھنا ہو گا ورنہ ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ پیدل ہی عمران کی رہنمائی میں تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد ایک سائیڈ پر مڑے تو سامنے ہی ایک ویران سا احاطے نما مکان موجود تھا۔ عمران نے احاطے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

''اب سب نے ماسک میک اپ تبدیل کرنے ہیں اور پھر ہم نے اس کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کرنا ہے''۔ عمران نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تیزی سے دوسرے کمروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران بھی ڈریسنگ روم میں گھس گیا اور لباس بدل کر اپنا میک اپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

کوبرا میزائل فیکٹری کے ایک مخصوص حصے میں لارڈ میکارنو کا خاص آدمی ہیڈلر اور اس کے ساتھ ایک درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا نام جیرم تھا جس کا تعلق بلیک اسکائی ایجنسی کے چیف مورس سے تھا اور یہ ہیڈلر کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ہیڈلر کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ جیرم اپنے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے اسے ٹرانسمیٹر سے آنے والی کال کا انتہائی شدت سے انتظار ہو۔

''یہ لارڈ آخر کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا'' ...... ہیڈلر نے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ میں نے اسی لئے چیف مورس کے لئے پیغام چھوڑا ہے کہ وہ مجھے کال کرے تو پھر میں اسے بتاؤں کہ لارڈ ہماری کال اٹنڈ نہیں کر رہا ہے۔ لیکن چیف مورس بھی کال نہیں کر رہا ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر باہر ہو کیا رہا

ہے۔ لارڈ اور چیف مورس کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہے ہیں''۔ جیرم نے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جیرم نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ سائمن کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک آدمی کی تیز اور متوحش آواز سنائی دی تو ہیڈلر اور وہ آدمی دونوں بے اختیا اچھل پڑے۔

''یس۔ جیرم اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ ٹرانگا کلب میں تباہی مچ چکی ہے۔ ہر طرف قیامت کا سا سماں ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے سہمی ہوئی اور خوفزدہ آواز سنائی دی تو جیرم اور ہیڈلر چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''کیا۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اوور''...... جیرم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سچ ہے باس۔ کلب میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ بے شمار آدمیوں کو جن کی ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں پر قتل عام کیا گیا ہو۔ اوور''...... سائمن نے جواب دیا اس کے لہجے میں بے پناہ خوف اور دہشت جھلک رہی تھی۔

''اور لارڈ۔ لارڈ کہاں ہیں۔ اوور''...... جیرم نے چیختے ہوئے کہا۔

''لارڈ کی بھی لاش اس کے آفس میں پڑی ہوئی ہے اس پر تشدد کیا گیا ہے اور جناب قاتلوں کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ پولیس نے کلب کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ انتظامیہ کے بڑے افسر پہنچ چکے ہیں۔ ہر طرف افراتفری مچی ہوئی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے سائمن نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

''اوہ ،اوہ۔ اس قتل عام کرنے والوں کا کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کرو۔ کچھ نہ کچھ تو معلوم ہو جائے گا۔ اوور''...... جیرم نے کہا۔

''صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کلب میں دو عورتیں اور دس مرد داخل ہوئے تھے۔ ان کے پاس جدید ترین اسلحہ تھا۔ ہال میں داخل ہوتے ہی انہوں نے نہ صرف اندھا دھند فائرنگ کی تھی بلکہ بم بھی پھینکے تھے۔ لوگوں کو مارنے کے لئے انہوں نے کھلے عام فائرنگ کی تھی اور اندرونی حصوں میں بم بلاسٹ کئے گئے تھے اور پھر وہ سارے کلب میں گھس گئے اور انہیں جو بھی دکھائی دیا انہوں نے اسے نہایت بے رحمی سے ہلاک کر دیا تھا۔ ان میں ایک آدمی جو شدید زخمی ہے اسی نے پولیس کو بس یہ بیان دیا ہے مزید معلومات نہیں مل سکیں اور باس کلب میں داخل ہونے سے پہلے ان افراد نے چیف مورس کی رہائش گاہ جو ان کا ہیڈ کوارٹر بھی تھا وہاں بھی

حملہ کیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر کے بھی تمام افراد مارے جا چکے ہیں اور چیف مورس کی لاش بھی وہاں ملی ہے اس پر بھی تشدد کیا گیا ہے اوور“...... سائمن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے لارڈ میکارنو کے ساتھ ساتھ ہماری ایجنسی کا چیف بھی ختم ہو چکا ہے۔ اوور“...... جیرم نے متوحش لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... سائمن نے جواب دیا۔

”اوکے۔ مزید معلومات حاصل کرو اور پھر رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل“...... جیرم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”یہ کیا ہو گیا۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ٹرانگا کلب میں تو کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا“...... جیرم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ہیڈلر خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا اس کا چہرہ پریشانی سے بگڑا ہوا تھا اور وہ انتہائی متوحش دکھائی دے رہا تھا۔ جیرم کا بھی خوف اور پریشانی سے برا حال تھا۔ اس قدر تباہی اور قتل و غارت کا سن کر اس کے بھی ہوش اڑے ہوئے تھے۔ سب سے زیادہ دھچکا اسے بلیک اسکائی کے چیف مورس کی ہلاکت کا سن کر لگا تھا۔

”یہ کارروائی ایشیائی ایجنٹوں کی ہے جیرم اور وہ لوگ اس سے بھی زیادہ بڑی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کوبرا میزائل فیکٹری کو ان کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچانے کے لئے

تمہاری کیا پلاننگ ہے''...... ہیڈلر نے کہا۔

''اس کے لئے مجھے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرنی ہو گی جناب۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ جب تک چیف مورس زندہ تھا۔ اس وقت تک یہ ساری ذمہ داری ان کی تھی لیکن اب یہ ذمہ داری میری ہو گئی ہے لیکن میں اب جب تک چیف سیکرٹری صاحب سے بات نہیں کر لوں گا اس وقت تک میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا''...... جیرم نے کہا تو ہیڈلر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیرم نے تیزی سے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

''پی۔ اے ٹو چیف سیکرٹری''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیرم سیکنڈ چیف آف بلیک اسکائی بول رہا ہوں۔ میری فوراً چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی''...... جیرم نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔آسٹن اٹنڈنگ یو۔اوور''...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری سر آسٹن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جناب جیرم بول رہا ہوں اور میں بلیک اسکائی کے چیف مورس کا نمبر ٹو اور ایجنسی کا سیکنڈ چیف ہوں۔ چیف مورس کے حکم پر میں خصوصی طور پر کوبرا فیکٹری میں لارڈ میکارنو کے نمبر ٹو مسٹر

ہیڈلر کے ساتھ اس کے خصوصی آفس میں موجود ہوں اور اسی آفس سے بول رہا ہوں“...... جیرم نے کہا اور پھر اس نے چیف مورس کی رہائش گاہ اور ٹرانگا کلب پر ہونے والے وحشتناک حملے کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

”مجھے یہ ساری اطلاعات مل چکی ہیں نانسنس۔ یہ سب مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ان حملہ آوروں کا کیا ہوا ہے۔ ان کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں“...... چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ حملہ کرتے ہی یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے سر۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر ان لوگوں کو اس قدر ٹاپ سیکرٹ کا علم کیسے ہو گیا کہ فیکٹری کہاں پر موجود ہے۔ اور جناب جس انداز میں لارڈ میکارنو پر تشدد کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے اس سے صاف لگ رہا ہے کہ ان لوگوں نے لارڈ میکارنو پر شدید تشدد کیا تھا اور لارڈ میکارنو نے انہیں فیکٹری میں داخلے کا راستہ بتا دیا ہے اور کوبرا فیکٹری کو شدید ترین خطرات لاحق ہو گئے ہیں“۔ جیرم نے کہا۔

”تو اب تم کیا چاہتے ہو یہ بتاؤ۔ نانسنس“...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”کوبرا میزائل فیکٹری کو بچانے کی ذمہ داری بلیک اسکائی ایجنسی کی ہے جناب۔ چیف مورس تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں

کہ اب یہ ساری ذمہ داری مجھے سونپ دیں تاکہ میں اپنی پوری قوت لگا کر اس فیکٹری کو غیر ملکی ایجنٹوں سے تباہ ہونے سے بچا سکوں''...... جیرم نے برسر مطلب پر آتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ بلیک اسکائی کا چیف تمہیں مقرر کر دیا جائے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ چیف مورس کے بعد مجھ میں ہی اتنی قوت ہے کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا مقابلہ کر سکوں اور ان سے کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ ہونے سے بچا سکوں''...... جیرم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم آج سے بلکہ ابھی سے بلیک اسکائی کے چیف ہو۔ اب تم نے فوری حرکت میں آنا ہے۔ اس کوبرا میزائل فیکٹری کو کسی صورت بھی تباہ نہیں ہونا چاہئے ورنہ کرانس کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ اگر ایسا ہوا تو بلیک اسکائی ایجنسی کو بھی ختم کر دیا جائے اور تمہارا کورٹ مارشل بھی کر دیا جائے گا۔ سمجھ گئے ہو''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''لیس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے مجھے بلیک اسکائی کا چیف مقرر کر دیا ہے اس کے بعد یہ میری قومی ذمہ داری بن گئی ہے کہ میں اس فیکٹری کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے تحفظ دلاؤں اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا کر ان سے چیف مورس اور لارڈ میکارنو سمیت ان تمام افراد کی ہلاکت کا بدلہ لوں جنہیں انہوں نے اس قدر بے رحمی اور سفاکی سے ہلاک کیا ہے۔ اوور''...... جیرم نے

کہا۔

"لارڈ میکارنو کے آدمی ہیڈلر کو بھی اپنے ساتھ ملا لو اور تم دونوں مل کر کام کرو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیرم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت پھوٹی پڑ رہی تھی۔ مورس کی ہلاکت کے بعد اب وہ بلیک اسکائی کا چیف بن گیا تھا جس کا وہ نجانے کب سے خواب دیکھ رہا تھا اور آخر کار آج اس کا خواب پورا ہو ہی گیا تھا اس لئے اس کی خوشی دیدنی تھی لیکن اس کے سامنے چونکہ ہیڈلر موجود تھا اس لئے وہ خود کو کنٹرول کر رہا تھا تا کہ اسے اس کی اس خوشی کا علم نہ ہو سکے۔

"چیف سیکرٹری صاحب نے تمہیں بھی میرے ساتھ کام کرنے کے لئے کہا ہے"...... جیرم نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سن لیا ہے اور میں تمہارے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... ہیڈلر نے کہا۔

"گڈ شو۔ مجھے بلیک اسکائی کے چیف مورس نے بتایا تھا کہ فیکٹری میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے جو ماسٹر کلب سے آتا ہے۔ ماسٹر کلب سے وہ راستہ کہاں سے نکلتا ہے اور اس کا انٹرس پوائنٹ کہاں ہے اس کے بارے میں مورس کو بھی معلوم نہ تھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہاں سے انٹرس پوائنٹ کہاں پر موجود ہے"۔ جیرم نے ہیڈلر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہو گا تو میں بتاؤں گا''...... ہیڈلر نے جواب دیا تو جیرم بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ راستہ اس کلب سے ہے اور تمہیں نہیں معلوم۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو''...... جیرم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہی تو اصل چکر ہے۔ مجھے بھی چیف میکارنو نے یہی بتایا ہے کہ راستہ اسی ماسٹر کلب سے جاتا ہے۔ میں یہاں مستقل طور پر رہتا ہوں لیکن مجھے آج تک اس راستے کا علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی کبھی کوئی آدمی اس کلب کے ذریعے فیکٹری میں گیا ہے اور نہ باہر آیا ہے اور نہ کبھی مشینری گئی ہے''...... ہیڈلر نے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میکارنو نے یہ بات تم سے بھی چھپائی ہے اور اس نے مورس کو بھی غلط بیانی کی تھی''...... جیرم نے کہا۔

''میں نے ایک بار یہی بات لارڈ سے کی تھی تو لارڈ نے کہا کہ انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ راستہ واقعی ماسٹر کلب سے ہی جاتا ہے لیکن اس کا علم مجھے یا کسی دوسرے کو قطعاً نہیں ہو سکتا اور یہی بات ہے جناب کہ باوجود کوشش کے واقعی مجھے انٹرس پوائنٹ کا آج تک معلوم نہیں ہو سکا ہے''...... ہیڈلر نے کہا۔

''یہ بات بھی تمہیں میکارنو نے بتائی تھی کہ فیکٹری کلوز کر دی گئی ہے''...... جیرم نے کہا۔

''ہاں''...... ہیڈلر نے جواب دیا۔

''لارڈ میکارنو کے علاوہ اور کسے معلوم ہو سکتا ہے اس راستے کے بارے میں''...... جیرم نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... ہیڈلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''افسوس۔ پھر اب میں کیا کر سکتا ہوں''...... جیرم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے ایک بار پھر چیف سیکرٹری سے بات کی اور رابطہ ہونے پر اس نے ہیڈلر سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔ چیف سیکرٹری نے بھی اس پوائنٹ پر ہیڈلر سے تفصیل سے بات کی لیکن ہیڈلر نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے اس سے پہلے جیرم سے کہی تھی۔

''جیرم۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس ماسٹر کلب میں کوئی ٹریپ بچھاؤ تاکہ ان کا خاتمہ کیا جا سکے۔ دوسری طرف ٹارج ایجنسی بھی ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے لیکن ابھی تک وہ بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کا کوئی کلیو حاصل نہیں کر سکی ہے۔ نجانے یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے تو پھر فیکٹری محفوظ رہ جائے گی''...... جیرم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ گڈ بائی''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیرم نے رسیور رکھ دیا۔

''تمہارے پاس کتنے مسلح افراد ہیں''...... جیرم نے کہا۔
''پندرہ آدمی ہیں''...... ہیڈلر نے جواب دیا۔
''صرف پندرہ آدمی۔ کیا اور آدمیوں کا انتظام ہو سکتا ہے''۔ جیرم نے بے چینی سے پوچھا۔
''نہیں۔ فوری طور پر تو نہیں لیکن دوسرے شہر سے آدمیوں کو بلایا جا سکتا ہے''...... ہیڈلر نے کہا۔
''ہونہہ۔ اس میں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ خیر تم جتنے بھی آدمی ہیں انہیں بلا لو۔ میرے آدمی بھی دارالحکومت میں ہیں۔ انہیں بھی بلانے میں وقت لگ جائے گا۔ فی الحال تمہارے پندرہ آدمیوں سے ہی کام چلانا پڑے گا''...... جیرم نے کہا تو ہیڈلر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور آفس سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جیرم وہیں بیٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کے بارے میں سوچنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی ٹھوس سنجیدگی طاری تھی اور اس کے چہرے پر ایسے تاثرات بھی نمایاں تھے کہ وہ ہر قیمت پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے بے تاب ہو۔

عمران اپنے تمام ساتھیوں سمیت ماسٹر کلب کے خاصے بڑے ہال کے ایک کونے میں موجود تھے۔ ان سب نے مقامی افراد کا میک اپ کیا ہوا تھا۔ وہ میک اپ جس میں انہوں نے ٹرانگا کلب میں کارروائی کی تھی وہ انہوں نے تبدیل کر لیا تھا تاکہ پولیس انہیں فوری طور پر چیک نہ کر سکے۔ البتہ ان کے لباس وہی تھے کیونکہ فوری طور پر لباس وہ تبدیل نہ کر سکتے تھے۔

ماسٹر کلب کا فاصلہ ٹرانگا کلب سے زیادہ نہ تھا لیکن درمیان میں تمام علاقہ عمارتوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے عمران کے ذہن میں اب یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ کیا لارڈ میکارنو نے درست بتایا ہے کہ راستہ ماسٹر کلب سے جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر جب انہوں نے ہیڈلر کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے کسی مہمان کے ساتھ خصوصی آفس میں ہے اور جب تک وہ خصوصی آفس میں ہو تب تک اسے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا تو وہ ہال کے

ایک کونے میں خالی میز کے گرد آ کر بیٹھ گئے تھے۔ ویٹر سے انہوں نے کافی طلب کر لی تھی اور پھر ویٹر کو ایک بڑا نوٹ دے کر انہوں نے اسے پابند کر لیا تھا کہ جیسے ہی ہیڈلر اپنے آفس میں پہنچے وہ انہیں اطلاع کر دے اور ویٹر نے اس کا وعدہ کر لیا تھا۔ وہ سب بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے کہ کچھ دیر بعد ویٹر ان کے قریب آ گیا۔

''باس ہیڈلر ہال میں آ رہے ہیں''...... ویٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر برتن اٹھانا شروع کر دیئے۔ اسی لمحے سائیڈ راہداری سے ایک درمیانے قد کا آدمی ہال میں داخل ہوا تو کاؤنٹر پر موجود دونوں افراد چوکنا ہو گئے۔

''کیا یہ ہے تمہارا باس ہیڈلر''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... ویٹر نے برتن اٹھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیڈلر کاؤنٹر پر موجود آدمیوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

''آؤ''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہیڈلر مڑا اور دوسری راہداری میں غائب ہو گیا۔

''ہیڈلر صاحب اب کہاں گئے ہیں''...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کہا۔ اس کے ساتھی بھی عمران کے پاس کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔

"سپیشل آفس میں جناب"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"کہاں ہے سپیشل آفس۔ کیا اسی راہداری میں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ مجھے بتائیں کیا کام ہے آپ کو ان سے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"کام ان سے ہے تو انہیں ہی بتایا جا سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ ہال میں بیٹھیں اور انتظار کریں۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس اپنے جنرل آفس میں جائیں گے تو میں ان سے آپ کی بات کرا دوں گا"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر وہ سب واپس آ کر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں سے راستہ جاتا ہے اور اگر ہم نے یہاں گڑبڑ شروع کر دی تو پھر ہیڈلر تک ہم نہ پہنچ سکیں گے۔ پولیس یہاں فوراً پہنچ جائے گی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب یہ دس گھنٹے سپیشل آفس سے باہر نہ آئے تو ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ مشین گنوں سے مسلح پندرہ

افراد سیڑھیاں اتر کر اوپر والی منزل سے نیچے آئے اور پھر وہ کاؤنٹر کے پاس جا کر رک گئے۔ کاؤنٹر مین سے انہوں نے چند باتیں کیں اور پھر اس راہداری کی طرف بڑھ گئے جس راہداری میں پہلے ہیڈلر گیا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک راہداری سے ایک آدمی باہر آیا تو اس کے پیچھے وہی پندرہ مسلح افراد تھے۔ وہ آدمی ان مسلح افراد کے ساتھ تیزی سے چلتا ہوا مین گیٹ سے باہر نکل گیا۔

''تو انہوں نے اس کلب کی حفاظت کا کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ان پندرہ مسلح افراد کو یہاں بلایا گیا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''ایسا ہی لگ رہا ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ویٹر تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آ کر رک گیا۔

''کاؤنٹر پر آپ کو کال کیا جا رہا ہے جناب''...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب کے ساتھ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

''باس اپنے آفس میں آ گیا ہے۔ آپ ان سے مل سکتے ہیں۔ راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے''...... کاؤنٹر مین نے کہا تو

عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو اندر میز کے پیچھے کرسی پر وہی درمیانے قد والا آدمی جسے ہیڈلر بتایا گیا تھا، بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

''آپ کون ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں''...... ہیڈلر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے اسلحے کے بارے میں ایک بڑی ڈیل کے سلسلے میں تمہاری مدد حاصل کرنی ہے''...... عمران نے کہا تو ہیڈلر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔

''اوہ اچھا۔ بیٹھو''...... ہیڈلر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''کیا ڈیل ہے مجھے بتاؤ اور اس سلسلے میں، میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں اور تمہیں کس قسم کا اسلحہ مطلوب ہے''...... ہیڈلر نے لبوں پر کاروباری مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

''ہم یہاں کلاسٹیم تھری جو کہ اسلحہ میں استعمال ہونے والا کیمیائی مواد ہے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ شوالا میں ایک ایسی فیکٹری موجود ہے جہاں کلاسٹیم تھری سے تیار ہونے والا مخصوص اسلحہ اور میزائل تیار کئے جاتے ہیں اور تم اس

کے بارے میں جانتے ہو''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ہیڈلر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کلاسٹیم تھری۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیا ہے یہ کلاسٹیم تھری اور کیسی فیکٹری''...... ہیڈلر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف کھسک گیا۔

''وہ آدمی جو تمہارے پندرہ مسلح آدمیوں کو باہر لے گیا ہے کہاں گیا ہے''...... عمران نے کہا تو ہیڈلر ایک بار پھر چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم جیرم کو کیسے جانتے ہو''...... ہیڈلر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کیونکہ وہ اس آدمی کو نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کے نام کا اسے پتہ تھا اور ہیڈلر نے بوکھلاہٹ میں اسے خود ہی اس کا نام بتا دیا تھا۔

''میں جانتا ہوں کہ جیرم کون ہے اور اس کا تعلق کس ایجنسی سے ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیڈلر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

''خبردار۔ ہاتھ سر پر رکھ لو ورنہ......'' ہیڈلر نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے سے چیخ سی نکل گئی۔

''تم بہت چھوٹی مچھلی ہو ہیڈلر اور ہم یہاں چھوٹی مچھلیوں کا شکار کرنے نہیں بلکہ مگر مچھوں کو پکڑنے اور انہیں ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ہیڈلر چیختا ہوا واپس کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت گھوم گیا۔ گولی اس کے کاندھے پر لگی تھی۔ کرسی کے گھومنے کی وجہ سے اس کا منہ دیوار کی طرف ہو گیا تھا کہ عمران نے ایک ہاتھ میز پر رکھا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس نے پوری قوت سے ہیڈلر کے سر پر مار دیا۔ ہیڈلر کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی لیکن عمران نے فوراً ہی دوسری ضرب لگا دی اور ہیڈلر کا جسم اچھل کر کرسی میں ہی ڈھیلا پڑ گیا تو عمران نے کرسی کو گھمایا تو ہیڈلر کے کاندھے سے خون بہہ رہا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''ٹائیگر۔ اسے اٹھا کر فرش پر ڈالو''...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے ہیڈلر کو اٹھایا اور پھر میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹا دیا۔

''اب اس کی ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے جھکا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ہیڈلر کو ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس

کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

"تم سب دروازے کا خیال رکھنا۔ وہ آدمی جس کا نام جیرم ہے ان پندرہ مسلح افراد کو لے کر کسی بھی وقت واپس آ سکتا ہے ان کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ہم کسی بھی وقت شدید خطرے کا شکار ہو سکتے ہیں اس لئے میں اس سے جلد از جلد معلومات حاصل کر لینا چاہتا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ہیڈلر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے دباتے ہوئے سر کی طرف موڑ دیا تو اس کا سمٹا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑتا چلا گیا اور منہ سے یکلخت خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا پیچھے ہٹایا اور ساتھ ہی دباؤ بھی کم کر دیا۔

"کہاں ہے راستہ کوبرا میزائل فیکٹری کا۔ بتاؤ۔ جلدی بتاؤ ورنہ......" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا"...... ہیڈلر نے کہا تو عمران نے پیر کو دوبارہ سر کی طرف موڑ دیا تو ہیڈلر کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہونے لگ گئی۔

"بولو جلدی۔ کہاں ہے راستہ۔ بولو ورنہ......" عمران نے تیز

لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا''...... ہیڈلر نے رک رک کر کہا۔

''جیرم کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''چچ چچ۔ چیف۔ وہ بلیک اسکائی کے چیف مورس کی جگہ چیف بن گیا ہے۔ وہ وہ......'' ہیڈلر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور عمران نے چونک کر پیر ہٹا لیا۔ ہیڈلر ختم ہو چکا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اگر راستے کے بارے میں ہیڈلر کو نہیں معلوم تو پھر کسے معلوم ہو گا''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ آدمی مر گیا لیکن اس نے بتایا نہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''اسے واقعی معلوم نہیں تھا ورنہ اس کیفیت میں جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے جیرم کو گھیرنا پڑے گا جو اب بلیک اسکائی ایجنسی کا چیف بن گیا ہے''۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے جیرم تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ برق رفتاری سے حرکت میں آیا اور نزدیک آتا ہوا جیرم یکلخت چیختا

ہوا ہوا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے قالین پر جا گرا۔

عمران نے اس کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اس انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دیا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور جیرم کا جسم بے اختیار پھڑکنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ نیلا پڑ گیا تھا۔ عمران تیزی سے جھکا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں گھمایا تو جیرم کا تیزی سے نیلا پڑتا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا اور عمران سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

''اسے اٹھا کر سامنے صوفے پر ڈالو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو۔ اب یہ ہمیں بتائے گا کہ فیکٹری میں جانے کا انٹرس پوائنٹ کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو اس بار چوہان نے آگے بڑھ کر جیرم کو اٹھایا اور سامنے پڑے صوفے پر ڈال دیا۔ نعمانی نے صوفے کے پیچھے آ کر اس کا کوٹ اس کے عقب میں کافی نیچے کر دیا۔

''اس کی تلاشی لو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر آگے بڑھا اور اس نے جیرم کی تلاشی لینا شروع رک دی۔ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا جو صفدر نے نکال لیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جیرم کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ

کر کھڑا ہو گیا۔

"نعمانی خیال رکھنا۔ اسے اٹھنے نہ دینا"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے جو اس کے عقب میں موجود تھا اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد جیرم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران اب سامنے موجود کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ جیرم نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن نعمانی نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا تو اس نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"تت تت۔ تم۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو"...... جیرم نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں عمران ہوں جیرم نیو چیف آف بلیک اسکائی ایجنسی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ ہیڈلر۔ ہیڈلر کو کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... جیرم نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے مجھے وہ راستہ بتانے سے انکار کر دیا تھا جو یہاں سے کوبرا میزائل فیکٹری کو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو جیرم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اسے معلوم ہی نہ تھا تو یہ بتاتا کیا۔ راستے کا صرف اس لارڈ میکارنو کو معلوم تھا جسے تم نے ہلاک کر دیا ہے"...... جیرم نے کہا۔

''تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ لارڈ میکارنو کو ہم نے ہلاک کیا ہے''...... عمران کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

''ہاں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم لوگوں نے ہی پہلے چیف مورس کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا اور اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ بہرحال مجھے خدشہ تھا کہ تم لوگ یہاں پہنچو گے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہیڈلر کو بھی اس راستے کا علم نہیں ہے اس لئے میں نے تمہیں کور کرنے کے لئے پیش بندی کی اور پندرہ افراد کو کلب کے مین گیٹ کی سائیڈوں میں اس انداز میں چھپا دیا کہ جیسے ہی میں انہیں اشارہ کروں وہ گیٹ میں داخل ہونے والوں پر بیک وقت فائر کھول دیں۔ میرا خیال تھا کہ میں تمہاری تعداد اور تمہارے قدوقامت کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا اس لئے میں بھی وہیں رکا ہوا تھا کہ اچانک مجھے خیال آیا کہ ہیڈلر کو یہ بتا دوں کہ اگر تم لوگ کسی اور راستے سے اس تک پہنچ جاؤ تو وہ مجھے باہر کاشن دے کر مطلع کر دے۔ اب یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم پہلے سے ہی اندر موجود ہو''...... جیرم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ہیڈلر کو بھی اس راستے کا علم نہیں ہے تو پھر ایک ہی حل ہے کہ کرانس کے چیف سیکرٹری کو اس کا علم ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''چیف سیکرٹری کو صرف اس کے محل وقوع کا علم ہے۔ اس سے

زیادہ نہیں۔ انٹرس پوائنٹ کے بارے میں یا تو سیکورٹی چیف لارڈ مکارنو جانتا تھا یا پھر وہ لوگ جو فیکٹری کے اندر کام کرتے ہیں اور نہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا ہو کہ فیکٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور یہ غیر معینہ مدت تک سیلڈ رہے گی''...... جیرم نے جواب دیا۔

''لیکن ہم نے بہرحال اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہے اور اب اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس ماسٹر کلب اور ٹرانگا کلب دونوں میں میگا پاور بم نصب کر کے انہیں فائر کر دیں تا کہ فیکٹری کا راستہ اوپن ہو جائے اور دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ٹرانگا کلب سے لے کر ماسٹر کلب تک جتنی بھی عمارتیں ہیں سب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''یہ تمہاری مرضی ہے جو چاہے کرو لیکن یہ بتا دوں کہ حکام اس قدر احمق نہیں ہیں کہ انہوں نے یہ فیکٹری عام سے انداز میں بنائی ہو گی۔ اس پر یقیناً ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکے گا جب تک کہ تم اندر جا کر بم نہ رکھ آؤ''...... جیرم نے جواب دیا۔

''تو پھر راستہ معلوم کرنا ہی پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کس سے معلوم کرو گے''...... جیرم نے کہا۔

''ٹائیگر۔ تم جا کر کاؤنٹر پر موجود آدمی کو بلا لاؤ۔ اسے کہو کہ ڈلر اسے بلا رہا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''جب ہیڈلر کو معلوم نہیں ہے تو پھر اس کے کسی آدمی کو کیسے معلوم ہو گا''...... جیرم نے کہا۔

''بعض باتیں بڑوں کو معلوم نہیں ہوتیں لیکن چھوٹوں کو معلوم ہو جاتی ہیں۔ کاؤنٹر پر جو آدمی موجود ہے اس کا چہرہ اور آنکھیں بتا رہی ہیں کہ وہ انتہائی شاطر ذہن اور کایاں طبیعت کا مالک ہے اور ایسے لوگ نفسیاتی طور پر معاملے کا کھوج لگاتے رہتے ہیں تاکہ کسی بھی وقت کسی بھی معاملے کو اپنے کسی مفاد میں استعمال کر سکیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بہرحال اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا''...... عمران نے کہا تو جیرم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کاؤنٹر پر موجود آدمی جیسے ہی اندر آیا وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ سی گئی تھیں۔

اس کے عقب میں ٹائیگر اندر آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا صالحہ جو اس کے قریب کھڑی تھی اس کا بازو گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ قریب کھڑی جولیا نے اس کی کنپٹی پر لات جما دی اور دوسرے لمحے اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''اب اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا اور پھر چوہان نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد

جب اس کا جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو چوہان نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ جیرم خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

''سامنے دیکھو تمہارا باس ہیڈلر ہلاک ہو چکا ہے اور یہی انجام تمہارا بھی ہوسکتا ہے''..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ مم مم۔ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو''...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے سے خوف پوری طرح ظاہر ہو رہا تھا۔

''اپنا نام بتاؤ جلدی''..... عمران نے کا۔

''میرا نام ڈی جورٹ ہے۔ ڈی جورٹ''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''یہاں کب سے کام کر رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''مم مم۔ میں پانچ سالوں سے یہاں کام کر رہا ہوں''...... ڈی جورٹ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اس جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا تو میں تمہاری کھوپڑی اُڑا دواں گا۔ تمہارا باس ہیڈلر ہمیں پہلے ہی اس بارے میں بتا چکا ہے اور میں یہ سوال تم سے صرف چیکنگ کے

لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ مجھے مت مارنا۔ مم۔ مم۔ میں سچ بولوں گا۔ بالکل سچ''...... ڈی جورٹ نے کہا۔ وہ صرف کاؤنٹر پر کام کرنے والا آدمی تھا۔ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لئے اس کی حالت اس ماحول میں انتہائی بدتر نظر آ رہی تھی۔

''ٹرانگا کلب کے نیچے جو کوبرا میزائل بنانے والی فیکٹری ہے اس کا راستہ اس ماسٹر کلب سے جاتا ہے۔ بتاؤ کہاں سے جاتا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ۔ ماسٹر کلب سے نہیں جاتا بلکہ گرین ہاؤس کلب سے جاتا ہے۔ مم مم۔ میں پہلے گرین ہاؤس کلب میں ہی کام کرتا تھا۔ اس وقت یہ کلب قائم نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ کلب بنایا گیا اور گرین ہاؤس کلب بند کر دیا گیا۔ تب سے میں یہاں ہوں''...... ڈی جورٹ نے جواب دیا۔

''کہاں ہے گرین ہاؤس کلب''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''ماسٹر کلب کے عقب میں چھوٹی سی عمارت ہے جو بند پڑی ہے۔ وہ پہلے کلب تھا۔ گرین ہاؤس کلب''...... ڈی جورٹ نے جواب دیا۔

''اس کا مالک کیا یہی ہیڈلر تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے اس کا مالک کوئی اور تھا لیکن وہ اسے لارڈ میکارنو کے ہاتھ فروخت کر گیا۔ پھر وہ آدمی لارڈ میکارنو بھی اسے چھوڑ گیا۔ تب سے وہ بند پڑا ہے۔ البتہ یہ کلب بھی اسی لارڈ میکارنو نے تعمیر کرایا تھا۔ پہلے اس کا نام لارڈ کلب تھا پھر کلب کو ہیڈلر نے خرید لیا اور اس کا نام ماسٹر کلب رکھ دیا گیا تھا اور تب سے یہ ماسٹر کلب ہی ہے''...... ڈی جورٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن فیکٹری کے لوگ تو اس راستے سے آتے جاتے رہتے ہیں اور مشینری بھی وہاں پہنچائی جاتی ہے جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ وہ بند پڑا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ کلب پبلک کے لئے بند ہے۔ وہ سپیشل کلب ہے۔ رات کو خاص خاص ممبرز کے لئے کھلتا ہے اور بس''...... ڈی جورٹ نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ اسے سپیشل کلب بنا دیا گیا ہے تاکہ عام آدمی وہاں نہ جا سکیں۔

''پھر تو وہاں کوئی نہ کوئی ہر وقت رہتا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ صرف دو چوکیدار وہاں رہتے ہیں''...... ڈی جورٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں جاؤ اور چیک کر کے آؤ''...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے عمران کا بازو حرکت میں آیا اور ڈی جورٹ کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا

تو کمرہ ڈی جورٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی چیخ اس کے حلق سے پوری طرح نکل ہی رہی تھی کہ دوسری ضرب لگی اور ڈی جورٹ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

''نعمانی اسے ہاف آف کر دو''...... عمران نے جیرم کے پیچھے کھڑے ہوئے نعمانی سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جیرم کچھ سمجھتا اس کے عقب میں کھڑے نعمانی کے دونوں ہاتھ اس طرح تیزی سے اکٹھے ہوئے جیسے تالی بجانے کے لئے ہاتھ اکٹھے کئے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی جیرم کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر وہیں کرسی پر ہی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

''انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن مار کر بھی کیا ملے گا''...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر آ گیا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہاں واقعی دو چوکیدار موجود تھے۔ انہیں ہم نے بے ہوش کر دیا ہے۔ وہاں تہہ خانہ موجود ہے جس میں ایک فولادی دروازہ بھی ہے لیکن وہ بند ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیپٹن شکیل کہاں ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''وہ وہیں موجود ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''او کے۔ آؤ''...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''اس جیرم کو ہوش نہ آ جائے''...... صفدر نے کہا۔

''رسک لینے کا کیا فائدہ۔ کہو تو گولی سے اڑا دوں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی رہنے دو۔ اس سے مزید معلومات بھی لی جا سکتی ہیں۔ آؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے ہوٹل سے باہر نکلے اور پھر عقبی طرف موجود چھوٹی سی عمارت کی طرف بڑھ گئے جہاں کیپٹن شکیل موجود تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس بند کلب کے گیٹ پر پہنچے تو گیٹ بند تھا۔

عمران نے گیٹ کو ہلکا سا دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی دو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ سامنے برآمدہ تھا جس میں ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔ عمران اس راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جن کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا۔

''تو یہ ہے وہ گیٹ جس کے پیچھے کوبرا میزائل فیکٹری میں جانے کا راستہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کے اوپر لگے ہوئے فولادی اسٹیئرنگ کو پکڑ کر دائیں

بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ دائیں طرف گھمانے کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی لیکن اس میں روشنی اس طرح موجود تھی جیسے چھت میں بلب روشن ہوں کیونکہ چھت پر جگہ جگہ ایسے سوراخ تھے جہاں سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر خاصی طویل راہداری طے کرنے کے بعد راہداری کا اختتام ہوا تو وہاں بھی ایسا ہی ایک فولادی دروازہ تھا جیسا راہداری کے آغاز میں تھا اور عمران نے اس دروازے پر موجود فولادی چکر کو گھما کر اسے کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہاں بھی قدرتی روشنی چھت سے آ رہی تھی۔ آفس کی سائیڈ میں دروازہ تھا۔

عمران اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف بھی ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ یہ دروازہ ایک وسیع و عریض ہال کا تھا جس میں چاروں طرف عجیب و غریب چھوٹی بڑی مشینری موجود تھی لیکن یہ تمام مشینری بند تھی۔ کونے میں ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک اور ہال میں پہنچ گیا۔ یہاں پہلے ہال سے بھی زیادہ تعداد میں مشینیں نصب تھیں۔ دونوں ہالز میں نصب تمام مشینری بالکل نئی تھی اور ابھی تک اسے چالو بھی نہیں کیا گیا تھا۔ عمران نے

ان ہالز کے علاوہ دو سٹورز بھی چیک کئے اور یہ دیکھ کر اطمینان حاصل کر لیا کہ فیکٹری کے کسی حصے میں کیمیائی مادہ موجود نہ تھا۔ اگر اس مادے کی موجودگی میں اس فیکٹری کو تباہ کیا جاتا تو اس کیمیائی مادے کے اثرات پورے علاقے میں پھیل جاتے اور ہر طرف خوفناک تباہی مچ جاتی اور ظاہر ہے عمران بے گناہ افراد کی ہلاکتوں سے ہمیشہ اجتناب برتتا آیا تھا۔

"کیا یہی کوبرا میزائل فیکٹری ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اس کے باقی ساتھی بھی حیران دکھائی دے رہے تھے۔

"ہاں۔ یہی کوبرا میزائل فیکٹری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تو ایک آدمی بھی موجود نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہمارے خوف سے فیکٹری کو بند کر دیا گیا تھا اور یہاں کام کرنے والے تمام افراد کو نکال لیا گیا تھا۔ اس لئے یہ فیکٹری خالی بھی ہے اور اس کی تمام مشینری کو بھی بند کر دیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تب تو اسے تباہ کرنا ہمارے لئے آسان ہو گیا ہے۔ اب ہمیں کسی کی مداخلت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ سٹور روم میں میگا بلاسٹر موجودہ ہیں وہ سب اٹھا لاؤ اور

انہیں فیکٹری میں ہر جگہ فکسڈ کر دو۔ انہیں چارج کرنے کے بعد میں یہاں ایک ایکٹیو ڈیوائس لگا دوں گا جس کا چارجر میرے پاس ہوگا اور پھر ہم باہر جا کر جیسے ہی ڈی چارجر کو ایکٹیو کریں گے ایکٹیو ڈیوائس بلاسٹ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ہی میگا بلاسٹر بھی پھٹ پڑیں گے اور یہ پوری فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سب تیزی سے اسلحہ کے سٹور میں چلے گئے اور وہاں سے میگا بلاسٹر لا کر فیکٹری کے مختلف حصوں میں فکسڈ کرنا شروع ہو گئے۔ عمران نے دوسرے سٹور سے ایکٹیو ڈیوائس اور اس کا ڈی چارجر لیا اور اسے ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ انہوں نے ایک گھنٹہ وہاں کام کیا اور پھر اسی راستے سے باہر نکل آئے جس راستے سے وہ اندر آئے تھے۔

جیرم وہاں بدستور بے ہوش پڑا تھا اور چونکہ وہ اندر تھا اس لئے وہاں کوئی نہ آیا تھا۔ اس بار تنویر نے ایک بار پھر جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیرم پر مشین گن سے برسٹ مارا اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا اور عمران طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب ان کے لئے وہاں سے نکلنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہ کلب سے باہر آئے اور پھر الگ الگ ہو کر واپس اس رہائش گاہ میں پہنچ گئے جو ڈگلس نے انہیں فراہم کی تھی۔ وہاں دو جیپیں موجود تھیں۔ ان کا یہاں رکنا خطرناک ہو سکتا تھا اس لئے عمران ان سب کو جیپوں میں

لے کر ٹراسکا کی طرف جانے والے راستے کی طرف روانہ ہو گیا۔
جب وہ ٹراسکا کی سرحد کے قریب پہنچے تو عمران نے جیپ روک کر جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا تو اس پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس بلب کو جلتا دیکھ کر سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ بم ابھی تک نہ صرف وہاں فیکٹری میں موجود ہے بلکہ کام بھی کر رہا ہے۔ عمران نے چند لمحوں بعد دوسرا بٹن پریس کیا تو سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سب کے چہروں پر کامیابی اور مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگیں کیونکہ انتہائی طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد آخر کار وہ اس کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔
فیکٹری میں ہونے والے دھماکے انہیں دور سے سنائی دے رہے تھے اور دور انہیں آگ کا الاؤ سا بھی بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ چونکہ وہاں کیمیکل مواد موجود نہ تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ فیکٹری کی تباہی محدود پیمانے پر ہوئی ہو گی اس سے علاقے کے مکینوں کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو گا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ٹراسکا پہنچ گیا۔ اور پھر یہاں ایک پراپرٹی ڈیلر سے انہوں نے کوٹھی حاصل کی اور اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے۔ اس وقت وہ سب ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔

''ہم نے فیکٹری تباہ کر دی ہے اب ہمیں دوسرے مشن پر کام کرنا ہے اور دوسرا مشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور کی تباہی کا ہے جہاں کوبرا میزائل رکھے جاتے ہیں اور وہیں میزائل اسٹیشن بھی موجود ہے۔ امید ہے کہ ہم اس مشن کی طرح سیکنڈ مشن کو بھی مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''آپ کے پاس کرانس کے چیف سیکرٹری کا فون نمبر یا اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ہے''...... اچانک صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''چیف سیکرٹری سے بات کریں تاکہ صورتحال کا علم ہو سکے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی کا اس پر کیا ردعمل ہوا ہے اور پھر اگر آپ اس سے یہ کہیں کہ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے اور یہاں سے واپس جا رہے ہیں تو ہمارے لئے سیکنڈ ٹارگٹ تک پہنچنا اور اسے تباہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم اسی فیکٹری کے بارے میں جانتے تھے اور اسے تباہ کرنے کے بعد یہاں سے نکل جانا ہی ہماری اول ترجیح ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے بھی سوچا ہے لیکن تھوڑا رک جاؤ تاکہ جب انہیں کال کیا جائے تو انہیں یہ بھی یقین ہو جائے کہ ہم ان کی دسترس سے دور نکل گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ابھی ہم نے ہاف مشن پورا کیا ہے۔ ہمارا فل مشن سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے بعد ہی پورا ہو گا"...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور ہمیں فل مشن پورا کرنے کے لئے فاسٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ فوری طور پر شوالا کے ٹرانگا کلب کے نیچے موجود کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی کے بعد وقتی طور پر ان کا دھیان بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سے ہٹ جائے گا لیکن زیادہ وقت گزرا تو وہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے انتظامات اور سخت کر دیں گے۔ اس لئے ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے فوری طور پر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا رخ کرنا ہے تاکہ ہم اپنا مشن پورا کر سکیں۔ فل مشن"۔ صفدر نے کہا۔

"جو کہنا ہے کہہ لو۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو اس طویل بھاگ دوڑ سے تھک گیا ہوں۔ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں اور بس"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"اگر تم غلط ہوتے تو میں اتنا اہم ترین کام تمہارے ذمے ہی کیوں لگاتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون سا کام۔ میں سمجھا نہیں"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سب ساتھی بھی حیرت بھری

نظروں سے عمران اور صفدر کو دیکھ رہے تھے۔

''ارے کمال ہے۔ خطبہ نکاح یاد کرنا اہم کام نہیں ہے اور جہاں تک غلط بات کرنے کا مسئلہ ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم غلط بات کرنے والے ہوتے اور میں تمہارے ذمے یہ اہم ترین کام لگا دیتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

''فضول بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مشن کی بات کرو''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن تمہیں آخر اتنی جلدی کیوں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے چیف کو کامیابی کی رپورٹ دینی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو دے دو کہ عمران نے ہاف مشن مکمل کر لیا ہے اب یہ تنویر راستے سے ہٹ جائے تو فل مشن مکمل ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ باقی ساتھی مسکرانے لگے۔

''تم کال کرتے ہو یا نہیں''...... یکلخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ ابھی سے آنکھیں دکھانا شروع نہ کرو۔ ابھی تو تنویر نے بھی ہامی نہیں بھری ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں موند لیں۔ اس کے چہرے

پر اطمینان تھا۔ اسے اطمینان میں دیکھ کر جولیا ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ وہ جانتی تھی کہ عمران کے مطمئن ہونے کا مطلب ہے کہ واقعی ہاف مشن پورا ہو چکا ہے اور اب اس طرف سے اسے کوئی فکر نہیں ہے اور جب تک وہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں جا کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تباہ نہیں کر دیتا اس وقت تک اسے کوئی کام نہ تھا۔

چیف سیکرٹری سر آسٹن اپنے آفس میں موجود تھا کہ اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''کرنل الیگزینڈر بول رہا ہوں چیف۔ ابھی ابھی شوالا سے انتہائی ہولناک اطلاع ملی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سر آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا اطلاع ہے جلدی بتاؤ''...... سر آسٹن نے بے چینی کے عالم میں کہا۔ کرنل الیگزینڈر کا لہجہ اور انداز ایسا تھا کہ سر آسٹن کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

''چیف۔ شوالا میں قیامت برپا ہو گئی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد پہلے ٹرانگا کلب کے نیچے واقع کوبرا میزائل فیکٹری میں قیامت خیز دھماکے ہوئے ہیں اور پوری کوبرا میزائل فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو

گئی ہے۔ اردگرد کے کلبوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ یہاں تو ہر طرف قیامت ہی قیامت برپا ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا تو سر آسٹن کی آنکھیں خوف سے ․ ․ی چلی گئی۔

''کیسے۔ کیسے ہو گیا یہ سب کچھ''...... سر آسٹن نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ٹارج ایجنسی کا ایک سیکورٹی ہیلی کاپٹر شوالا میں کوبرا میزائل فیکٹری والے علاقے پر سیکورٹی پرواز کر رہا تھا کہ نیچے دھماکے ہوئے پورے علاقے میں تباہی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے نیچے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا کسی سے رابطہ نہ ہو سکا تو اس نے مجھ سے رابطہ کیا تھا اور اس تباہی کی تفصیلات بتائی تھیں''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''کتنی دیر پہلے یہ دھماکے ہوئے ہیں''...... چیف نے پوچھا۔

''جناب۔ پندرہ منٹ پہلے کی بات ہو گی''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے آخر کار کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کر دی۔ سیڈ نیوز۔ ریئلی ویری سیڈ نیوز''۔ سر آسٹن نے روہانسے سے لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا کہوں چیف۔ میں بات کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔ میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ شوالا میں

موجود کوبرا میزائل فیکٹری کا مکمل کنٹرول بھی آپ ٹارج ایجنسی کے حوالے کر دیں لیکن آپ نے اس فیکٹری کی حفاظت کی ذمہ داری چیف سیکورٹی آفیسر لارڈ میکارنو کو دے دی تھی اور لارڈ میکارنو کے کہنے پر آپ نے وہاں بلیک اسکائی ایجنسی کو تعینات کر دیا تھا۔ اگر شوالا کا کنٹرول بھی ہمارے پاس ہوتا تو ہم کسی بھی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں نہ پہنچنے دیتے۔ لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بہت بڑا پراجیکٹ تھا نانسنس۔ جسے تم اکیلے نہیں سنبھال سکتے تھے۔ اسی لئے میں نے ایک طرف ٹارج ایجنسی اور دوسری طرف بلیک اسکائی ایجنسی کو رکھا تھا تاکہ دونوں اپنے اپنے پوائنٹ سنبھال سکو۔ لیکن افسوس کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ سب کچھ۔ اس فیکٹری کی تباہی سے کرانس کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا ہو گا۔ انتہائی ناقابل تلافی نقصان''...... سر آسٹن نے کہا۔

''یس چیف''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''سنو۔ تم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے سپر سٹور کی نگرانی اور حفاظت کے انتظامات اور زیادہ سخت کر دو۔ عمران کو یقیناً یہ معلومات بھی مل چکی ہوں گی کہ میزائل ہم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے سپر سٹور میں رکھتے ہیں اور وہیں میزائل اسٹیشن بھی ہے۔ میں عمران کی نیچر جانتا ہوں۔ وہ محض اس فیکٹری کو تباہ کرنے سے مطمئن نہیں ہوا ہو گا۔ اب اس کا سیکنڈ ٹارگٹ یقیناً سپر سٹور اور

میزائل اسٹیشن ہو گا''...... سر آسٹن نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی اس طرف اب کسی بھی صورت میں پھٹک بھی نہ سکیں گے۔ میں نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے سارے علاقوں پر ٹائٹ سیکورٹی بٹھا دی ہے اور حفاظت کے ناقابل تسخیر انتظامات کر دیئے ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس طرف آئے تو وہ زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ انہیں سوائے موت کے یہاں کچھ نہیں ملے گا''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''میں تمہاری صلاحتیوں کا معترف ہوں کرنل الیگزینڈر لیکن جس طرح سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے فیکٹری تباہ کی ہے مجھے اب واقعی ان سے خوف آنا شروع ہو گیا ہے۔ وہ واقعی مافوق الفطرت انسان ہیں جو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ میں اب مزید رسک نہیں لے سکتا اور سب کچھ تم پر نہیں چھوڑ سکتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ ساتھ ریڈ رنگ ایجنسی بھی کام کرے گی۔ ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف لیڈی مارتھا ہے اور وہ صلاحیتوں میں کسی بھی طرح آپ سے کم نہیں ہے۔ وہ اور اس کی نمبر ٹو کیتھی بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ میں انہیں فوری طور پر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف بھیج رہا ہوں۔ تم اور وہ مل کر پلاننگ کریں اور سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو اس قدر ناقابل تسخیر بنائیں کہ اس بار عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی بھی طور پر وہاں نہ پہنچ سکے اور اگر وہ

آئے تو پھر وہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکے''...... سر آسٹن نے کہا۔

''لیکن چیف......'' کرنل الیگزینڈر نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ سر آسٹن کو اس ایجنسی کی تعیناتی سے روکنا چاہتا ہو۔

''نو کرنل الیگزینڈر۔ میں نے کہا ہے نا میں اب اور کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ میں نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر آپ کو ہر صورت میں عمل کرنا ہے۔ ایک بار آپ لیڈی مارتھا سے مل لیں اس کے بعد آپ پہاڑیوں میں ایسی سیٹنگ کر لیں کہ پہاڑیوں میں آپ رہیں اور پہاڑیوں کے باہر کا علاقہ لیڈی مارتھا اور اس کی ایجنسی سنبھال سکے۔ آپ دونوں اس سلسلے میں اپنے طور پر جو چاہیں پلاننگ کر سکتے ہیں لیکن سب کچھ آپ اکیلے سنبھال سکتے ہیں یہ بات میں کسی بھی صورت میں نہیں مان سکتا۔ دیٹس آل''...... سر آسٹن نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس نے رسیور رکھ کر کہنیاں میز کے کنارے پر رکھیں اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

''یہ عمران اور اس کے ساتھی تو واقعی وبال جان بن گئے ہیں۔ ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ انہوں نے فیکٹری تباہ کر کے کرانس کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اس کا انہیں خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ہر صورت میں ہر حال میں''...... سر آسٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... رابطہ ملتے ہی اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ریڈ رنگ کی چیف لیڈی مارتھا سے بات کراؤ''...... سر آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سر آسٹن نے کہا۔

''لیڈی مارتھا لائن پر ہیں جناب۔ بات کریں''...... اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''لیڈی مارتھا بول رہی ہوں چیف''...... اسی لمحے دوسری طرف سے ایک مترنم آواز سنائی دی۔

''لیڈی مارتھا۔ اپنی نمبر ٹو کیتھی کو لے کر ابھی اور اسی وقت میرے آفس پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت''...... سر آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور کرب کے تاثرات نمایاں تھے۔ کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی کا سن کر وہ ہل کر رہ گیا تھا اور اسے اب اس بات کا خوف تھا کہ یہ رپورٹ وہ پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کو کیسے دے۔ انہوں نے تو اسے کچا ہی چبا جانا تھا۔ اس کے چہرے پر افسوس اور افسردگی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی میں موجود تھے کہ ریڈ کارٹر اندر داخل ہوا جو کرانس میں مین ایجنٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔ عمران کے سب ساتھی بھی اس کے ساتھ کمرے میں موجود تھے۔

''آؤ ریڈ کارٹر۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... عمران نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ریڈ کارٹر نے مسکراتے ہوئے جولیا اور صالحہ کے سوا سب سے ہاتھ ملایا اور پھر عمران کے پاس آ کر اس کے سامنے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔

''حالات اور زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں عمران صاحب''...... ریڈ کارٹر نے سنجیدگی سے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''کیوں کیا ہوا''...... عمران نے کہا۔

''شوالا میں موجود کوبرا فیکٹری کی تباہی نے پورے کرانس کو ہلاک کر رکھ دیا ہے اور ہر طرف ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔

خاص طور پر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں سیکورٹی کو بے حد ٹائٹ کر دیا گیا ہے۔ وہاں ٹارج ایجنسی پہلے سے ہی موجود تھی اب نئی بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ ٹارج ایجنسی کے ساتھ کرانس کی دوسری بڑی ایجنسی کو بھی وہاں تعینات کر دیا گیا ہے جو کسی بھی طرح ٹارج ایجنسی سے کم صلاحیت نہیں رکھتی"...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

"اس ایجنسی کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ رنگ ایجنسی۔ یہ لیڈی مارتھا کی ایجنسی ہے جس کی ایک اسسٹنٹ ہے کیتھی۔ یہ دونوں انتہائی عیار، شاطر اور خطرناک حد تک ذہین ہیں اور ان کے کریڈٹ میں ٹارج ایجنسی سے زیادہ کامیابیوں کے ریکارڈ ہیں اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایجنسی ایک بار جس کے پیچھے لگ جائے اس وقت تک جان نہیں چھوڑتی جب تک وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں تک جلا کر بھسم نہ کر لیں"...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے ایسی ہی صورتحال کا اندیشہ تھا"...... عمران ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ کیونکہ ریڈ رنگ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک مخبر موجود ہے اور وہ لیڈی مارتھا کی ساتھی مس کیتھی کے کافی قریب ہے"...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

"بالکل اب تو اس سلسلے میں اصل معلومات حاصل کرنا ہی پڑیں

گی“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ پھر میں آپ کو ٹرانسمیٹر کال کروں گا“...... ریڈ کارٹر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

”ریڈ کارٹر نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی جو صورتحال ہے اس کے تحت تو اب ہمارا وہاں جانا اور زیادہ مشکل ہو جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”ظاہر ہے ایک فیکٹری تباہ ہونے کے بعد یہاں بھونچال تو آنا ہی تھا۔ سپر سٹور جہاں کوبرا میزائل رکھے گئے ہیں اور جہاں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے وہاں ایسے ٹائٹ انتظامات کرانا ضروری تھا لیکن اس کے باوجود ہم اپنا کام کریں گے اور جس طرح ہم نے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی ہے اسی طرح ہم سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کریں گے“...... جولیا نے کہا۔

”کیا آپ ریڈ رنگ ایجنسی کے درمیان میں آنے سے پریشان ہیں عمران صاحب“...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ تو صرف ایک ایجنسی آگے آئی ہے۔ چیف سیکرٹری کو تو چاہئے تھا کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے کرانس کی ساری ایجنسیوں کو سامنے لے آتا بلکہ کرانس کی پوری فوج کو وہاں پھیلا دیتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اس بات کا تو علم ہے کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی کہیں موجود ہے۔ ریڈ کارٹر کی معلومات کے مطابق بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ایک ریڈ سرکل بنایا گیا ہے جس میں دس پہاڑیاں آتی ہیں اور ان پہاڑیوں میں ایک ہی بڑی پہاڑی ہے جسے بگ بلیک گھوسٹ کہا جاتا ہے اور اسی پہاڑی کو زیادہ فوکس میں رکھ کر اس کی حفاظت کی جا رہی ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور اسی پہاڑی میں ہو۔ آپ نے اس پہاڑی کو ابھی چیک نہیں کیا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں اس کی چیکنگ ضروری ہے۔ یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا علاقہ تو بے حد وسیع و عریض ہے۔ وہاں سینکڑوں پہاڑیاں موجود ہیں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے انہوں نے جان بوجھ کر یہ ریڈ سرکل بنایا ہو اور ان مخصوص پہاڑیوں کا محاصرہ کر رکھا ہو اور سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن ان پہاڑیوں کے کسی اور طرف موجود ہو۔ کسی وادی میں یا پھر ان پہاڑیوں میں موجود جنگل میں۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ ان پہاڑیوں کی مغربی سائیڈ پر بلیک فورسٹ بھی ہے۔ وہاں کسی سٹور اور میزائل اسٹیشن کو کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے''...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔

''تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ ہم نے اس اہم پوائنٹ پر تو غور ہی نہیں کیا۔ ہم نے کسی ظاہری چیز کو تو تباہ نہیں کرنا تھا۔

فرض کیا ہم وہاں پہنچ بھی جاتے ہیں تو ہم اس سٹور کو کیسے تلاش کریں گے''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''واقعی۔ یہ اہم ترین پہلو ہے اور ہماری نظروں سے اوجھل رہا ہے۔ ویسے میرا خیال تھا کہ وہاں سٹور میں حفاظتی مشینری نصب کی جا رہی ہو گی اس لئے اس کی نشاندہی آسانی سے ہو سکے گی لیکن وہاں تو حفاظتی انتظامات کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آئے گا''۔ عمران نے کہا۔

''تو ہم اسے کیسے تلاش کریں گے''...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''کوئی کام تم بھی کر لیا کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہمارے لیڈر تم ہو۔ اس لئے یہ کام تم نے کرنا ہے''...... تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلو میں اپنی جگہ تمہیں لیڈر بنا دیتا ہوں۔ اب بتاؤ کیسے تلاش کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میں اس پورے پہاڑی سلسلے پر بموں کی بارش کر دوں گا۔ جہاں بھی ہو گا سٹور خود ہی تباہ ہو جائے گا''...... تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق فوراً ہی جواب دیا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی اس بے

ساختہ بات کو سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ ان سب کے ہنسنے پر تنویر خود بھی ہنس پڑا۔

''ویسے عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں ضرور کوئی نہ کوئی آئیڈیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ایک آئیڈیا ہے تو سہی لیکن ابھی میں نے اس پر غور نہیں کیا۔ غور کرنے کے بعد ہی کچھ کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سامنے میز پر پڑے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ریڈ کارٹر بول رہا ہوں پرنس۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ چونکہ شوالا میں موجود کوبرا فیکٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے اس لئے اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ ٹارج ایجنسی کے ساتھ ساتھ ریڈ رنگ ایجنسی اور کرانس تمام ایجنسیاں ان پہاڑیوں کی انتہائی کڑی نگرانی کریں گی اور چاروں طرف پہاڑیوں کو ایجنسیوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے البتہ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور کو ایک ہی جگہ بنایا گیا ہے اور یہ ریڈ سرکل میں موجود بگ بلیک گھوسٹ نام کی پہاڑی میں ہے۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس قدر تفصیل سے یہ اہم رپورٹ کیسے مل گئی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف لیڈی مارتھا کی اسسٹنٹ مس کیتھی کے قریب میرا ایک آدمی ہے۔ اس آدمی کو جب میں نے اس رپورٹ کے حصول پر لگایا تو اس نے کیتھی سے یہ رپورٹ حاصل کی ہے۔ کیتھی کو یہ ساری تفصیل لیڈی مارتھا نے خود بتائی ہے۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ہم کسی طرح اس ریڈ سرکل کی پہاڑیوں میں پہنچ سکتے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''نو پرنس۔ اب ریڈ رنگ ایجنسی کے آدمیوں نے یہ سارا علاقہ سنبھال لیا ہے اب وہاں یہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں۔ وہاں قدم قدم پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اس وقت کی صورت حال کے مطابق ایک پرندہ بھی ان کی نظروں میں آئے بغیر وہاں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے جواب دیا۔

''کیا ٹارج ایجنسی اور ریڈ رنگ ایجنسی ایک ساتھ کام کر رہی ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ٹارج ایجنسی صرف بلیک گھوسٹ تک ہی محدود ہو اور باقی پہاڑیاں ریڈ رنگ ایجنسی کی نگرانی میں ہوں ۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اس اطلاع کا بے حد شکریہ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب کیا اب آپ دوبارہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں جائیں گے۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ہم اپنا مشن ادھورا کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم نے مٹن کی ہاف پلیٹ کھائی ہے۔ مٹن لذیز تھا اس لئے اب فل پلیٹ کا پروگرام ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ریڈ کارٹر ہنس پڑا۔

''مٹن سے مراد آپ کی مشن ہے۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ وہاں کس طرح جائیں گے۔ یہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر آپ اپنا تجویز کردہ لائحہ عمل بتا دیں تو ہوسکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''فی الحال تو میرے ذہن میں کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے۔ اس کے لئے خاصی سوچ بچار کی ضرورت ہے۔ جب سوچ بچار ہو گی تو لائحہ عمل طے کر لیا جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تو اس سلسلے میں آپ کی میں اتنی مدد تو ضرور کروں گا کہ آپ کو بلیک گھوسٹ پہاڑیوں تک پہنچا دوں۔ میں جوگرڈ سے کہہ

دیتا ہوں۔ وہ آپ کے لئے بندوبست کر دے گا۔ آپ اسے بخوبی جانتے بھی ہیں اور وہ ان معاملات میں بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر نے کہا۔

''چلو۔ یہ ٹھیک رہے گا۔اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں بھیجتا ہوں اسے۔اوور''...... ریڈ کارٹر نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

ٹارج ایجنسی کے ہارڈ سیکشن کا انچارج راڈگر تھا جو انتہائی تڑی ہیکل اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے جا بجا پرانے نشان اس بات کے ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری تھی۔

راڈگر کے سیکشن کو کرنل الیگزینڈر نے خاص طور بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل سے مغربی پہاڑیوں کی طرف بھیجا تھا جہاں اس نے اپنے ایک بڑے گروپ کے ساتھ خیمے لگا کر ہر طرف سیکورٹی پھیلا دی تھی۔ اس نے ارد گرد کے تمام علاقے کا گھیراؤ کر رکھا تھا تا کہ اس طرف سے عمران اور اس کے ساتھی اس کی نظروں میں آئے بغیر ریڈ سرکل کی طرف نہ جا سکیں۔

راڈگر اس وقت اپنے خیمے میں تھا۔ خیمے میں کرسی پر بیٹھا وہ بڑے اضطراب بھرے انداز میں پہلو بدل رہا تھا۔ وہ بار بار ہونٹ کو دانتوں سے چباتا۔ بار بار مٹھیاں بند کرتا اور کھول رہا تھا۔ اس

کا انداز انتہائی بے چین اور اضطراب سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے اسے شدت سے کسی کے آنے یا کسی کی کال کا انتظار ہو۔

اس کے سامنے میز پر ایک ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ خیمے کے دروازے کا پردہ گرا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد پردہ ہٹا اور راڈگر چونک کر دروازے کی طرف مڑا۔ دروازے میں سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی جس کے جسم پر چست سیاہ لباس تھا اور اس نے سر پر سرخ رنگ کی کیپ پہن رکھی تھی۔ اس نے اندر آ کر باقاعدہ راڈگر کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

''تمہاری اسی ادا پر تو میں مر مٹا ہوں روزلٹ۔ آؤ بیٹھو''۔ راڈگر نے مسکراتے ہوئے سلیوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور آنے والی نوجوان لڑکی بڑی ادا سے مسکراتی ہوئی سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''بس تم زبان کلامی ہی ایسا کہتے ہو۔ کبھی تم نے مجھے پرپوز کرنے کی تو ہمت نہیں کی''...... روزلٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب سمجھ آیا ہے کہ تم مجھ سے دور کیوں رہتی ہو۔ چلو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس مشن کے بعد میں تمہیں صرف پرپوز ہی نہیں کروں گا بلکہ فوراً شادی بھی کر لوں گا''...... راڈگر نے کہا تو روزلٹ کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے گلاب سے کھل اٹھے۔

''پکا وعدہ''...... روزلٹ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ پکا وعدہ''...... رائیدو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ چلو اب میں تمہارا یہ وعدہ بھی دیکھ لوں گی''۔ روزلٹ ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا اب سنو۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے تمہیں خاص طور پر گریٹ لینڈ سے یہاں اپنے پاس کیوں بلایا ہے''۔ راڈگر نے کہا۔

''میں جانتی ہوں''...... روزلٹ نے کہا تو راڈگر بے اختیار چونک پڑا اور حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے جانتی ہو''...... راڈگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ یہاں کسی خاص اسلحے کا سٹور موجود ہے اور ایک میزائل اسٹیشن بنایا جا رہا ہے اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے اسے خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے حفاظت کی غرض سے یہاں انتظامات کئے گئے ہیں۔ مجھے تمہارے اسسٹنٹ ہیمر نے یہ سب بتا دیا ہے''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی میں ایک بار تمہیں اپنے طور پر ساری باتیں بتانا چاہتا ہوں''...... راڈگر نے کہا۔

''او کے۔ بتاؤ''...... روزلٹ نے کہا اور پھر راڈگر نے اسے بتانا شروع کر دیا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح سے شوالا میں موجود ٹرانگا کلب کے نیچے موجود کوبرا میزائل فیکٹری میں پہنچے تھے

اور کیسے انہوں نے اس فیکٹری کو تباہ کیا تھا اور اب ان کا ٹارگٹ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ مجھے عمران کے بارے کافی معلوم ہے۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا عیار اور سب سے بڑا چالاک آدمی ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی ایک بار جس بات کی ٹھان لیں اسے پورا کر کے ہی دم لیتے ہیں اور انہوں نے جس طریقے سے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی ہے یہ ان کی ذہانت، بہادری اور تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہے''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میرے سامنے ان کی تعریفیں مت کرو۔ میں نے تمہیں اسی لئے یہاں بلوایا ہے اور تمہیں ساری تفصیل اس لئے بتائی ہے کہ مجھے ہیمر نے بتایا تھا کہ تم عمران کے بارے میں کافی جانتی ہو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہر صورت میرے ہاتھوں ہی ہو۔ تم بے حد ذہین ہو۔ مجھے اس بارے میں کوئی ترکیب بتاؤ''...... راڈگر نے کہا تو روزلٹ نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحے وہ خاموش بیٹھی رہی۔ اس کی خوبصورت پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں اور آنکھیں بھی سوچنے کے انداز میں سکڑ گئی تھیں۔

''ایک ترکیب ہے''...... تھوڑی دیر بعد روزلٹ نے کہا تو راڈگر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

''کون سی ترکیب''...... راڈگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران کو اگر پکڑنا ہے تو اس کے لئے ایک ٹریپ کا بندوبست کرنا ہو گا اور اس کو ٹریپ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا ہو گی''...... روزلٹ نے کہا۔

''وہی تو پوچھ رہا ہوں۔ ٹریپ کیا ہو سکتا ہے''...... راڈگر نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

''تمہاری باتیں سن کر مجھے اس بات کا تو پتہ چل گیا ہے کہ عمران کو اور اس کے ساتھیوں کو اس سپر سٹور کا اصل محل وقوع معلوم نہیں ہے۔ جیسا کہ تم نے تفصیل میں بتایا ہے کہ اس کے ساتھیوں نے انتہائی جرأت، بہادری اور بے خوفی سے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کر دی ہے۔ اسی طرح وہ لازماً سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کا محل وقوع بھی ٹریس کر لے گا اور اگر عمران کو کسی نقلی سٹور اور میزائل اسٹیشن کی طرف متوجہ کر دیا جائے تو وہ لازماً اس پر حملہ کرے گا اور وہاں اس کے خلاف ٹریپ بنایا جا سکتا ہے''...... روزلٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن اصل بات تو یہی ہے کہ اس سے رابطے کیسے ہو''...... راڈگر نے چونک کر کہا۔

''عمران یہاں موجود اپنے فارن ایجنٹوں سے یقیناً کسی نہ کسی ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہو گا۔ اگر ہم پورے علاقے میں جنرل فریکوئنسی پر کسی لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر بات کریں گے تو لازماً یہ بات عمران کے کانوں تک پہنچ جائے گی لیکن عمران بے حد ذہین اور عیار

آدمی ہے۔ اس لئے یہ کال اس طرح ہونی چاہئے کہ اسے کسی طرح بھی شک نہ پڑ سکے۔ پھر وہ لازماً ٹریپ میں آجائے گا''۔ روزلٹ نے کہا تو راڈ گر کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ روزلٹ۔تم واقعی انتہائی ذہین ہو۔ ویری گڈ۔ یہ ترکیب واقعی شاندار ہے۔ اب تم خود ہی باقی کام بھی کر دو۔کوئی ایسی فول پروف منصوبہ بندی کرو کہ وہ پھنس جائے۔ اس کا شکار ہونا مجھے کرانس کا سب سے اہم ترین آدمی بنا دے گا''...... راڈ گر نے کہا۔

''بڑا آسان سا کام ہے۔کسی جگہ اپنے آدمیوں کو چھپا دو اور پھر اس جگہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کے ہونے کی بات کر دو۔عمران سیدھا وہیں آئے گا''...... روزلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ٹھیک ہے ۔میں مشرقی پہاڑی کے پیچھے ایک چھوٹی سی وادی میں وہاں اس کا شکار کھیلوں گا''...... راڈ گر نے کہا تو روزلٹ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''کیا ہوا۔ تم اس طرح ہنس کیوں رہی ہو''...... روزلٹ کو اس طرح ہنستے دیکھ کر راڈ گر نے چونک کر کہا۔

''تم نے یا تو بہت زیادہ پی لی ہے یا پھر شاید تم نے عمران کو واقعی احمق سمجھ لیا ہے۔ایسی بات نہیں ڈیئر راڈ گر۔ میں کتنی بار تمہیں سمجھاؤں کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اور بہترین انداز میں تجزیہ کرتا

ہے۔ تم نے ذرا بھی حماقت کی تو نتیجہ الٹ جائے گا۔ بجائے اس کے کہ تم اس کا شکار کرو۔ وہ یقینی طور پر تمہارا ہی شکار کر لے گا''...... روزلٹ نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... راڈگر نے اس بار نے قدرے ترش لہجے میں کہا۔

''میری بات دھیان سے سنو۔ تم نے جو تفصیل بتائی ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عمران کو اس بات کا علم ہے کہ یہ سٹور بلیک گھوسٹ کی پہاڑیوں میں ہے۔ ممکن ہے اسے ریڈ سرکل کا بھی علم ہو اور اس پہاڑی کا بھی جو بگ بلیک گھوسٹ کہلاتی ہے۔ اب اگر اسے کال کے دوران یہ بتایا جائے کہ سٹور اور میزائل اسٹیشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی بجائے کسی اور وادی میں ہے تو وہ یقیناً چونک پڑے گا اور فوراً سمجھ جائے گا کہ اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے تو پھر سوچو وہ ٹریپ میں کیسے آئے گا''...... روزلٹ نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اس طرح تو عمران کسی بھی صورت میں اس طرف نہیں آئے گا۔ لیکن پھر اسے کس طرح ٹریپ کیا جا سکتا ہے۔ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو واقعی بگ بلیک گھوسٹ پہاڑی میں ہی ہے''......راڈگر نے کہا۔

''اسے ٹریپ صرف ایک ذریعے سے کیا جا سکتا ہے کہ اسے کوئی ایسا راستہ بتا دیا جائے جس سے وہ محفوظ طریقے سے بگ بلیک گھوسٹ پہاڑی تک پہنچ سکے''...... روزلٹ نے جواب دیا تو

راڈگر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

''ویری گڈ۔ روزلٹ ویری گڈ۔ تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے۔ ہماری تحویل میں ٹرانگ پہاڑی ہے اور اس کے اندر ایک کریک ایسا ہے جو سیدھا بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل کی طرف جاتا ہے۔ اگر اس کریک کے بارے میں معلومات عمران تک پہنچ جائیں تو وہ یقیناً اسے بلیک گھوسٹ کے ریڈ سرکل تک پہنچنے کے لئے استعمال کرے گا اور ہم اسے آسانی سے ٹریپ کر لیں گے''...... راڈگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری اس قدر شناسی کا بے حد شکریہ ڈیئر۔ لیکن اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ عمران کو کس طرح اس کریک کے بارے میں بتایا جائے کہ اسے پتہ بھی چل جائے اور وہ اسے محفوظ بھی سمجھے اور ہمارا کام بھی آسان ہو جائے''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ترکیب تمہاری ہے تو اس کا حل بھی تمہارے پاس ہی ہونا چاہئے''...... راڈگر نے کہا۔

''رکو۔ مجھے سوچنے دو''...... روزلٹ نے کہا تو راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور روزلٹ ایک بار پھر سوچنے میں مصروف ہو گئی۔ تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد اچانک اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''گڈ شو۔ ایک حل ہے''...... روزلٹ نے مسرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''کیا حل۔ جلدی بتاؤ''...... راڈگر نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''حل یہ ہے کہ ان علاقوں میں اسمگلروں کی کوئی کمی نہیں ہے اور وہ اسمگلرز ایک دوسرے سے یقیناً ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ کرتے ہوں گے۔ اگر دو اسمگلروں کے درمیان جنرل فریکوئنسی پر بات چیت ہو اور اس بات چیت کے دوران اس کریک کا نہ صرف ذکر ہو بلکہ اس کا محل وقوع بھی تفصیل سے بتا دیا جائے۔ اس طرح اسے شک نہ ہو سکے گا''...... روزلٹ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ تو پھر ایک طرف سے میں بات کرتا ہوں اور دوسری طرف سے تم۔ ہم نے کیا بات کرنی ہے اس کی ہم پہلے ہی پریکٹس کر لیتے ہیں''...... راڈگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ تمہاری آواز ہو سکتا ہے عمران نے کسی موقع پر سن رکھی ہو۔ اس لئے تم بات نہ کرو۔ البتہ میرا اس سے کبھی نہ تعارف ہوا ہے اور نہ کبھی آمنا سامنا۔ میں اسمگلنگ ریکٹ کی چیف کی حیثیت سے کسی دوسرے سے بات کر لیتی ہوں۔ تم ایسا کرو کہ کسی اسسٹنٹ کو بلاؤ جو سمجھدار ہو اور مکمل کارروائی کر سکے۔ مطلب ہے کہ نیچرل لہجے میں بات کر سکے۔ میں اسے سب کچھ سمجھا دیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم عمران کو ٹریپ کر کے مار لینے میں

کامیاب ہو جائیں گے“...... روزلٹ نے کہا تو راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ہیمر بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”راڈگر بول رہا ہوں۔تم فوراً میرے خیمے میں آ جاؤ“۔ راڈگر نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے ہیمر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو راڈگر نے کال ڈراپ کر دی اور سیل فون جیب میں ڈال لیا۔اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے تقریباً آغاز میں ایک قدرتی غار میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ جوگرڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان سب کے جسموں پر کرانسی فوج کی یونیفارم تھی۔ عمران کے کاندھے پر سٹار بھی موجود تھے جن کے مطابق اس کا رینک کیپٹن کا تھا جبکہ جوگرڈ سمیت اس کے باقی ساتھی عام فوجی سپاہیوں کی یونیفارمز میں تھے۔ عمران کے پاس مشین پسٹل تھا جبکہ اس کے ساتھیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ان یونیفارمز اور ان کے یہاں تک پہنچانے کے تمام انتظامات جوگرڈ نے کئے تھے۔ جو اب بھی ان کے ساتھ تھا۔

اس وقت عمران ایک بڑا سا نقشہ کھولے اس پر جھکا ہوا تھا۔ وہ جوگرڈ سے بلیک گھوسٹ تک پہنچنے کے مختلف راستوں کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا۔ اس بار عمران نے مشن پر روانہ ہونے سے پہلے ریڈ کارٹر کی مدد سے مخصوص اسلحے کے ساتھ سپیشل بے ہوش

کرنے والی گیس کا پسٹل بھی حاصل کر لیا تھا۔ یہ جدید طرز کا کیپسولوں سے لوڈ پسٹل اس کی جیب میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران نے ایک کال کیچر بھی حاصل کر لیا تھا۔ اس کا نظریہ تھا کہ چونکہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے گرد تمام پہاڑی سلسلے مختلف ایجنسیوں کی تحویل میں ہیں اس لئے وہ لازماً ایک دوسرے سے رابطوں کے لئے ٹرانسمیٹر کالز کا سہارا لیں گے اور اگر ان کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کالز کیچ کر لی جائیں تو اس سے مشن کے بارے میں نہ صرف انتہائی قیمتی معلومات مل جائیں گی بلکہ مشن کی تکمیل میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ کال کیچر اس نے آن کر کے ساتھ رکھا ہوا تھا لیکن ابھی تک اس نے کوئی کال کیچ نہ کی تھی۔

''عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی نشاندہی ہونا ہے۔ فرض کیا ہم کسی نہ کسی طرح بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو پھر آگے کیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''تب پھر اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ان ایجنسیوں کے کسی سیکشن انچارج کو پکڑ لیں۔ اول تو اسے معلوم ہو گا اور فرض کیا معلوم نہ ہوا تو اس سے دوسرے کی مخصوص فریکوئنسی اور سپیشل کوڈ معلوم کر کے دوسرے سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اگر کال کیچر نے ان سیکشنوں کے درمیان کوئی کال کیچ کر لی تو ہمیں

فریکوئنسی اور کوڈ کا علم ہو جائے گا۔ پھر میں کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا دونوں کی آوازوں کی نقل کر کے بھی لیڈی مارتھا یا کرنل الیگزینڈر کسی سے بھی یہ معلوم کر سکتا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ اسے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے''۔ عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کال کیچر میں سے ٹرانسمیٹر کال ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران سمیت سب چونک پڑے۔

''کال کیچر نے ایک کال تو کیچ کی ہے۔ اب سب خاموش رہنا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فوراً کال کیچر کے دو بٹن پریس کیئے اور پھر اس نے جیسے ہی اسپیکر کا بٹن پریس کیا اسے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ روزلٹ کالنگ۔ اوور''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس مادام۔ ہیمر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''سپلائی کی کیا پوزیشن ہے۔ ہارڈ پاؤڈر کی کھیپ نہیں پہنچی۔ جبکہ تمہیں ڈیمانڈ بھجوا دی گئی تھی۔ اوور''۔ روزلٹ نے سخت لہجے میں کہا

''یس مادام۔ ڈیمانڈ تو پہنچ چکی ہے۔ لیکن فوری سپلائی ممکن نہیں ہے کیونکہ سٹور والے سارے علاقے پر کرانسی فوج کا قبضہ ہے اور

ان کی موجودگی میں مال ڈلیور کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اوور“...... ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فوج۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم نے رپورٹ دی تھی کہ فوج ٹرانگ پہاڑی سے جا چکی ہے اور صرف چند مخصوص پہاڑیوں تک محدود ہو گئی ہے۔ اوور“...... روزلٹ کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

”یس مادام۔ پہلے یہی ہوا تھا۔ ٹرانگ پہاڑی کے ارد گرد سے فوج واپس چلی گئی تھی لیکن پھر اگلے ہی روز واپس آ گئی اور اس بار ان کی تعداد بھی زیادہ ہے اور اب تو ان کی نگرانی انتہائی سخت ہے پہلے سے بھی زیادہ سخت۔ اوور“۔ ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تو بہت مشکل ہو جائے گی ہیمر۔ کچھ کرو۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے پارٹی سے رقم بھی لے لی ہے۔ اگر وقت پر انہیں مال نہ ملا تو نہ صرف میرا نام خراب ہو جائے گا بلکہ وقت پر مال سپلائی نہ کرنے پر مجھے جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ میں بہت مشکل میں آ جاؤں گی“...... روزلٹ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ ہارڈ پاؤڈر کی سپلائی تو ناممکن ہے۔ آپ پارٹی کو رقم واپس کر دیں اور ان سے معذرت کر لیں تو بہتر ہو گا کیونکہ ٹرانگ پہاڑی کے علاوہ ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جہاں سے مال آپ تک پہنچایا جا سکے اور اس وقت وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا ہے۔

اوور''...... ہیمر نے جواب دیا۔

''احمق ہو گئے ہو نانسنس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں رقم کیسے واپس کرسکتی ہوں۔ تم جانتے ہو کہ ہم پارٹی سے رقم لینے کے بعد ادھر سے ادھر کر دیتے ہیں اب اس پارٹی کو رقم واپس دینے کا مطلب ہو گا کہ میں ان کے سامنے اپنی ساکھ خراب کر لوں اور یہ میں نہیں کرسکتی ہوں۔ اوور''...... مادام نے کہا۔

''تو پھر بتائیں۔ میں کیا کرسکتا ہوں''...... ہیمر نے کہا۔

''یہ بتاؤ تمہارے پاس مال تیار ہے یا نہیں۔ اوور''...... مادام روزلٹ نے کہا۔

''مال تو ریڈی ہے بس اس کی سپلائی ہی رکی ہوئی ہے اور کوئی بات نہیں ہے۔ اوور''...... ہیمر نے جواب دیا۔

''تو سنو۔ تم مال سپلائی کرنے کے لئے وہ سپیشل کریک کیوں استعمال نہیں کرتے۔ اوور''۔ روزلٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سپیشل کریک۔ کیا مطلب۔ کون سا سپیشل کریک مادام۔ اوور''...... ہیمر کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے یہ ساری باتیں سن رہے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم تو اس سپاٹ کے بارے میں جانتے ہی نہیں ہو۔ تم سے پہلے جارج تھا۔ وہ اس کریک کے بارے میں جانتا تھا۔ وہ کافی عرصے سے اس سپاٹ پر کام کر رہا تھا۔ بہرحال میں تمہیں تفصیل بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ اوور''...... روزلٹ

نے کہا۔

"یس بتائیں مادام۔ میں غور سے سن رہا ہوں۔ اوور"...... ہیمر نے کہا اور اس بار مادام روزلٹ نے اسے اس سپیشل کریک کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی جو ٹرانگ پہاڑی کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک چلا جاتا تھا اور انتہائی محفوظ تھا۔

"اوہ مادام۔ یہ تو واقعی کافی محفوظ راستہ ہے۔ اس کریک کا مجھے علم ہی نہیں تھا۔ اس کریک میں فوج سے واقعی ٹکراؤ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مادام ٹرانگ پہاڑی کی دوسری طرف بلیک گھوسٹ پہاڑیاں ہیں کہیں یہ کریک ادھر تو نہیں جا نکلتا۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں فوجی پہلے سے ہی اس کی نگرانی کر رہے ہوں اور ہم پکڑے یا مارے جائیں۔ اوور"...... ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاتا تو انہی پہاڑیوں کی طرف ہے جو ریڈ سرکل میں آتی ہیں۔ لیکن اگر رائٹ وے کا استعمال کیا جائے تو تم وہاں سے آسانی سے نکل کر ویلی تک پہنچ سکتے ہو۔ ہم نے خصوصی طور پر ایک راستہ بنایا ہوا ہے۔ مال وہاں سے نکال کر ویلی میں لانا تمہارے لئے مشکل نہیں ہو گا اور پھر تم اسی کریک سے واپس نکل سکتے ہو۔ یہ راستہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل سے کافی الگ ہے اور درمیان میں راستہ اس قدر تنگ ہو جاتا ہے کہ ایک آدمی رینگ کر گزر سکتا ہے۔ اس لئے اگر فوجیوں نے اسے چیک بھی کیا ہو گا تو چیک کر کے چھوڑ دیا ہو گا یا زیادہ سے زیادہ ریڈ سرکل کی طرف سے

نگرانی ہو رہی ہو گی۔ ان کی نظروں میں کریک کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس لئے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ اوور''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے مادام۔ میں آج رات ہی مال سپلائی کر دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور''...... ہیمر نے کہا۔

''گو یہ کریک مکمل طور پر محفوظ ہے لیکن پھر بھی محتاط رہنا۔ اوور''...... روزلٹ نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... ہیمر نے جواب دیا۔

''اچھی طرح سمجھ گئے ہو نا۔ اوور''...... روزلٹ نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اب سپلائی ڈیمانڈ کے مطابق درست طور پر ہو جائے گی اور کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا۔ اوور''...... ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کال ختم ہو گئی اور عمران نے بھی کال کیچر آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کی چمک ابھر آئی تھی۔

''عمران صاحب۔ یہ کال کس فریکوئنسی پر کی گئی ہے''۔ اچانک صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''جنرل فریکوئنسی پر۔ کیوں''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ شاید بھول رہے ہیں کہ عام طور پر اسمگلر ان حالات

میں ٹرانسمیٹر کال کرنے کا رسک نہیں لے سکتے کیونکہ فوج یہاں موجود ہے اور کال کیچ بھی ہوسکتی ہے اور پھر جنرل فریکوئنسی پر کال کرنا۔ یہ کچھ عجیب نہیں ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ تمہارا خیال ہے کہ شاید اس طرح ہمیں ٹریپ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ہو تو سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح اس کریک کی تفصیل بتائی گئی ہے اگر یہ کال کیچ ہو جائے تو نہ صرف ان کا سٹور بلکہ ان کے آدمی بھی انتہائی آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں اس لئے مجھے تو یہ ٹریپ ہی معلوم ہو رہا ہے بلکہ اس کال کو اگر آپ ڈاجنگ کال کہیں تو غلط نہ ہوگا''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ مجھے اس میں ٹریپ کرنے اور ڈاجنگ کال والی کوئی بات محسوس نہیں ہوئی ہے۔ کال جنرل فریکوئنسی پر ہوئی ہے۔ اگر یہ کال کسی مخصوص فریکوئنسی پر ہوتی تو پھر یہ ٹریپ ہوسکتی تھی۔ جنرل فریکوئنسی صرف اس وقت کیچ کی جاسکتی ہے جب کال کیچر کو جنرل فریکوئنسی پر کال کیچ کرنے کے لئے خصوصی طور پر فکسڈ کیا جائے۔ ہمیں چونکہ کسی بھی فریکوئنسی کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی جبکہ عام طور پر مخصوص فریکوئنسز کو چیک کرنے کے لئے کال کیچر کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کال مشکوک نہیں ہوسکتی۔ اس کے باوجود بہرحال احتیاط کرنا

ہی پڑے گی لیکن ایک محفوظ راستے کا علم ہو گیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں ملا دیا۔

”لیکن بات تو پھر وہیں آجاتی ہے عمران صاحب۔ اگر ہم اس کریک کی مدد سے ریڈ سرکل تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو پھر“۔ صفدر نے کہا۔

”میں کرنل الیگزینڈر کی نفسیات جانتا ہوں۔ وہی ریڈ سرکل میں سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے موجود ہے۔ کافرستان کے چیف شاگل اور اسرائیلی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی طرح اس کے دماغ کے بھی پیچ ڈھیلے ہیں۔ وہ بھی ان دونوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے اور جذبات سے فیصلے کرنے کا عادی ہے اور بعض اوقات وہ ایسی حماقتیں کرتا ہے جو خود ہی اس کے گلے کا پھندہ بن جاتی ہیں مجھے یقین ہے کہ کرنل الیگزینڈر حماقتوں سے خود ہی سٹور کی نشاندہی کر دے گا۔ ہمارے لئے اصل مسئلہ وہاں تک پہنچنے کا تھا وہ حل ہو گیا ہے“...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب تم اس نقشے پر مجھے اس کریک کے بارے میں سمجھاؤ تفصیل تو تم نے بھی سن لی ہے“...... عمران نے جوگرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی ہاں۔ نہ صرف سن لی ہے بلکہ میں نے اسے دیکھا بھی ہوا

ہے۔ البتہ میرے ذہن میں تھا کہ وہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں یہاں سے بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا یہ کریک کراچ قصبے میں ہے اور یہ کراچ قصبہ زیادہ بڑا نہیں ہے یہ نواحی علاقہ ہے''...... جوگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے ہم اس ٹرانگ پہاڑی کی بالکل مخالف سمت میں ہیں اور ریڈ سرکل کی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کو کراس کر کے وہاں تک نہیں جا سکتے۔ اس لئے چکر تو بہرحال کاٹنا پڑے گا۔ لیکن اس میں کتنا وقت لگ جائے گا۔ یہ تم بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''اگر جیپ پر سفر کیا جائے تو ہم اٹھارہ گھنٹوں میں کراچ قصبہ پہنچ جائیں گے۔ کراچ قصبے سے تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر اس کریک کا آغاز ہوتا ہے اور اس کریک کو سنیک لائن کہتے ہیں کیونکہ یہ کٹاؤ سیدھا نہیں ہے۔ سانپ کی طرح بل کھایا ہوا ہے''...... جوگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر کوئی بات نہیں۔ اتنا مارجن بہرحال ہمارے پاس موجود ہے اب یہاں نقشے پر مجھے سمجھا دو تاکہ اس کے بعد ہم روانہ ہو جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوگرڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ نقشے پر جھک گیا اور عمران کو پہاڑی راستوں اور سنیک لائن کریک کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ عمران کی نظریں اس ٹرانگ پہاڑی پر جمی ہوئی تھیں جس میں واقعی ایک لائن ایسی تھی جیسے سانپ بل کھاتا ہوا گزر رہا ہو۔

''بس تو پھر طے ہو گیا۔ ہم اسی سنیک لائن سے ہی گزر کر ریڈ سرکل کی طرف جائیں گے''...... عمران نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا تو جوگرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ جوگرڈ کے ساتھ چل پڑے اور پھر کئی گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ کراچ قصبے میں پہنچ گئے۔ کراچ قصبہ ایک عام سی پہاڑی علاقہ تھا۔ کراچ پہنچے سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں نے راستے میں ہی لباس تبدیل کر لئے تھے اور اب وہ عام لباس میں موجود تھے۔ وہ سب مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے خاصے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تم واقعی ایک مضبوط نوجوان ہو اور مجھے خوشی ہے کہ ریڈ کارٹر کو تم جیسے باہمت نوجوان کی مدد حاصل ہے''...... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''جناب آپ کے متعلق چیف نے جو کچھ کہا ہے اسے سننے کے بعد تو آپ کے ساتھ ایک لمحہ گزارنا بھی ہم جیسے لوگوں کے لئے قابل فخر ہے اور یہ حقیقت ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ رہ کر بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں اپنی عمر سے کم از کم بیس سال بڑا ہو گیا ہوں''...... جوگرڈ نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

''بس پھر تم بھی گئے کام سے۔ اب باقی عمر ہماری طرح تم بھی بس عقل کے گرداب میں ہی پھنسے رہ جاؤ گے''...... عمران نے ہنستے

ہوئے کہا اور جوگرڈ بھی بے اختیار ہنس دیا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ انسان زیادہ عقلمند ہو کر چونکہ عام سطح کے لوگوں سے ذہنی طور پر بلند ہو جاتا ہے اس لئے وہ عام دنیاوی دلچسپیوں سے بھی لطف اندوز ہونے سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ قصبے میں داخل ہو کر جوگرڈ جیپ کو ایک طرف بنے ہوئے بڑے مگر پرانے سے ایک پیلس کے قریب لے گیا۔ پیلس کا بڑا پھاٹک بند تھا۔ جوگرڈ نے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تھکے تھکے انداز میں چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ پھاٹک تک نہ پہنچا تھا کہ پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔ جوگرڈ اس سے کچھ دیر باتیں کرتا رہا پھر واپس جیپ کی طرف مڑ آیا۔

''یہ لارڈ میکارٹ کا پیلس ہے۔ جو یہاں کا لارڈ ہے۔ اس کا بیٹا میرا دوست ہے۔ اس کا نام پرنس ٹام ہے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ میرے ساتھ مہمان ہیں جو یہاں سیر و سیاحت کے آئے ہیں۔ میں پہلے بھی کئی بات یہاں آ چکا ہوں۔ اس لئے اسے شک نہ پڑے گا''...... جوگرڈ نے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور جوگرڈ جیپ کو موڑ کر کھلے پھاٹک کے اندر لے گیا۔ پیلس کا صحن کافی بڑا تھا۔ ایک طرف ایک قطار کی صورت میں چھ سات کمرے بنے ہوئے تھے جن کے آگے ایک تنگ سا برآمدہ تھا۔ جوگرڈ نے جیپ برآمدے کے سامنے لا کھڑی کر دی۔

"آئیں"...... جوگرڈ نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی نیچے اترے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جوگرڈ کا دوست اور لارڈ میکارٹ کا بیٹا پرنس ٹام ڈاکٹر تھا جس کا دارالحکومت میں ایک بڑا نجی ہسپتال تھا لیکن ان دنوں وہ اپنے باپ کے ساتھ رہنے یہاں آیا ہوں تھا۔ وہ جوگرڈ کی طرح نوجوان ہی تھا۔ جوگرڈ انہیں یہاں بٹھا کر پرنس ٹام کے ساتھ باہر چلا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس سنیک لائن میں رات کے وقت سفر کرنا زیادہ بہتر رہے گا"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"فی الحال تو میں بہت تھک گیا ہوں اس لئے ابھی تو آرام کروں گا سیر کا پروگرام پھر بنائیں گے"...... عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ جوگرڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

"آئیں جناب۔ آپ کے لئے بڑے کمرے میں بستروں کا انتظام ہو گیا ہے کچھ دیر آرام کر لیں۔ پرنس ٹام میرا بے حد اچھا دوست ہے۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپ مسلمان ہیں اس لئے قصبے سے اس نے کسی مسلمان باورچی کو بلانے کے لئے اپنے آدمی بھیجے ہیں تاکہ آپ کے لئے کھانا تیار کرا سکے"...... جوگرڈ نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارے دوست کو تکلیف ہو گی''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور ویسے بھی دوستی نام ہی اس کا ہے کہ دوست کی خاطر تکلیف اٹھائی جائے''...... جوگرڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بھی مسکرا دیا ایک بڑے کمرے میں واقعی ان کے لئے بستر لگا دیئے گئے تھے چونکہ وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے بستروں پر لیٹتے ہی وہ گہری نیند سو گئے۔ پھر جوگرڈ نے آ کر انہیں نیند سے بیدار کیا۔ وہ خود کسی دوسرے کمرے میں سویا ہوا تھا کیونکہ وہ بھی تازہ دم اور فریش دکھائی دے رہا تھا۔

''ساتھ والے کمرے میں کھانے کا سامان موجود ہے۔ آپ لوگ نہا دھو لیں تاکہ پوری طرح فریش ہو جائیں''...... جوگرڈ نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر نہانے سے ان کی ساری کسلمندی غائب ہو گئی۔ اب وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو گئے تھے۔ کھانا بھی خاصا لذیذ تھا۔ انہوں نے ڈٹ کر کھانا کھایا۔

''آپ صاحبان کب سیر پر جانا پسند کریں گے''...... پرنس ٹام نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جب میری ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر سیر کرنے پر رضا مند ہو جائے''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور

جوگرڈ اور پرنس ٹام دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے ساتھی بھی مسکرا رہے تھے جبکہ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

''دراصل یہاں سے کچھ آگے پہاڑیوں پر فوج کا قبضہ ہے اور اصل تفریح کا مزہ تو ان پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جا کر آتا ہے مگر انہوں نے تمام راستے بند کر رکھے ہیں۔ نجانے ان پہاڑیوں میں ایسا کون سا خزانہ نکل آیا ہے کہ کرانس کی فوج نے وہاں قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے اب ان پہاڑیوں کی طرف تو ہم جا نہیں سکتے اس لئے بس ویسے ہی ادھر ادھر گھومنا پڑے گا''...... پرنس ٹام نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم فکر نہ کرو پرنس ٹام۔ یہ علاقہ بھی خوبصورتی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔ یہاں بھی فوٹو شوٹ کے بہترین اسپاٹس موجود ہیں۔ ہمارے لئے اس خوبصورت علاقے کی سیر ہی کافی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو پرنس ٹام کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اب تک اس لئے پریشان تھا کہ اس کے دوست کے مہمانوں کو جب سیر و تفریح کے بہترین مقامات دیکھنے کو نہ ملیں گا تو ظاہر ہے پرنس ٹام کی ہی بے عزتی ہو گی لیکن عمران کی بات نے اس کے ذہن پر موجود پریشانی دور کر دی تھی اس لئے اب اس کے چہرے پر اطمینان ابھر آیا تھا۔

''اوہ۔ جب سے جوگرڈ آپ کو لے آیا ہے مجھے یہی فکر کھائے

جا رہی تھی کہ فوج کی موجودگی میں آپ کو کہاں کی سیر کرائی جائے اور کون سے اسپاٹس پر لے جایا جائے“...... پرنس ٹام نے کہا اور عمران ان لوگوں کے خلوص اور مہمان نوازی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

”مجھے جوگرڈ نے بتایا ہے کہ یہاں ایک ایسی پہاڑی ہے جس میں ایک طویل کریک ہے جو تنگ و تاریک ہونے کے ساتھ کسی سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا پہاڑی کی دوسری طرف جاتا ہے اور اسے سنیک لائن کہتے ہیں جو بہت طویل بھی ہے۔ مجھے ایسے قدرتی کریک دیکھنے کا بے حد شوق ہے“...... عمران نے کہا تو پرنس ٹام چونک پڑا۔

”اوہ۔ ہاں۔ ایک کریک ہے تو سہی اور اسے واقعی سنیک لائن ہی کہا جاتا ہے۔ فوج وہاں بھی موجود ہے۔ اب فوج اس کے اندر نہ جانے دے گی“...... پرنس ٹام نے کہا۔

”کیا فوج نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس بات کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ ہم اس طرف جاتے ہی نہیں ہیں۔ میرے آدمیوں نے بتایا تھا کہ وہ ایک دو بار ٹرانگ پہاڑی کی طرف گئے تھے۔ شاید فوج وہاں سے کافی دور ہے اس لئے سنیک لائن پر ان کا قبضہ نہ ہوگا لیکن اس پر یقیناً ان کی نظر رہتی ہوگی اور وہ اس طرف آنے والوں سے پوچھ گچھ کرتے ہوں گے اور اندر جانے سے روکتے بھی ہوں گے“...... پرنس ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

کھانا کھانے کے بعد عمران، جوگرڈ اور اپنے ساتھیوں سمیت واپس اس بڑے کمرے میں آ گیا۔ پرنس ٹام اب ان کے ساتھ نہ تھا۔

''اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ شاید جان بوجھ کو وقت گزار رہے ہیں۔ کیا رات کو وہاں جانے کا ارادہ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''جوگرڈ۔ کیا یہاں ہماری قدوقامت کے آدمی مل جائیں گے ایسے آدمی جن پر میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کر سکوں اور وہ ایک بار ٹرانگ پہاڑی کے پاس جا کر اور اس سنیک لائن سے گزر کر اسے چیک کر آئیں''...... عمران نے جوگرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں۔ کیا آپ کو کسی ٹریپنگ کا شک ہے''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''صدیقی کی بات میرے ذہن میں ہے اور ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اس لئے میں رسک نہیں لینا چاہتا۔ اس مشن میں ہمارا محتاط رہنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اگر واقعی ٹریپنگ وغیرہ ہو گی تو ہم سنیک لائن کے اندر بے بس چوہوں کی طرح مارے جا سکتے ہیں۔ وہاں ہمارے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ بھی نہ ہو گا''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہاں کے آدمی لئے جائیں تو پھر اس کے لئے ہمیں پرنس ٹام کو ساری بات بتانی ہو گی۔ پرنس ٹام

اور اس کا والد لارڈ میکارٹ دونوں حکومت پرور لوگ ہیں۔ اس لئے صورتحال ہمارے خلاف بھی ہوسکتی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اکیلا وہاں جا کر چیک کر آتا ہوں۔ مجھے تو وہاں کوئی نہیں جانتا اور اگر مجھے چیک بھی کر کیا گیا تو پرنس ٹام مجھے آسانی سے چھڑوا سکتا ہے"...... جوگرڈ نے کہا۔

"لیکن تمہارے جانے سے بات نہیں بن سکتی پھر تمہارا قدوقامت ہم میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ اس لئے اگر واقعی ٹریپنگ ہوئی تو وہ لوگ خاموش رہیں گے۔ اس لئے چیکنگ نہ ہو سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"پھر آپ جیسے حکم دیں"...... جوگرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ الجھن پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو وہاں۔ اگر ٹریپ بھی ہو گا تو دیکھا جائے گا"...... تنویر نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے چلو۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں ہر احتیاط بالائے طاق رکھنی ہو گی ورنہ واقعی اسی طرح الجھتے اور سوچتے ہی رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تنویر اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ عمران نے اتنی آسانی سے اس کی بات مان لی ہے اور عمران مسکرا دیا۔

"میں آپ کے ساتھ چلوں"...... جوگرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ تم نے اب تک ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے وہی بہت ہے۔ آگے موت کا کھیل شروع ہونا ہے اور میں تمہیں اب مزید کسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوگرڈ خاموش ہو گیا۔

''میں آپ کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری فکر نہ کریں''...... جوگرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میری بات مانو اور ہمارے ساتھ نہ آؤ۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے''...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو جوگرڈ کا چہرہ بجھ سا گیا۔

''چلیں ٹھیک ہے۔ لیکن میں آپ کو اس ٹرانگ پہاڑی تک تو پہنچا سکتا ہوں''...... جوگرڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اس کمرے سے باہر آ گئے۔ پیلس سے باہر نکل کر وہ سب اس طرح چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جیسے وہیں کے رہنے والے ہوں اور ویسے ہی ادھر ادھر گھومتے پھر رہے ہوں۔ مشین گنیں انہوں نے بغلوں کے نیچے چھپا رکھی تھیں اور کاندھوں پر چادریں ڈالی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے مشین گنیں نظر نہ آ سکتی تھیں۔ عمران کی آنکھیں بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح چوکنا تھے۔ لیکن ہر طرف خاموشی اور سکونت تھا۔ عام لوگ ادھر ادھر آ جا رہے تھے اور وہ بھی

تھوڑا سا آگے جانے کے بعد نظر آنے بند ہو گئے۔ پھر تقریباً تین کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ٹرانگ پہاڑی تک پہنچ گئے جس کے کریک کا دہانہ انہیں دور سے ہی دکھائی دے گیا تھا۔ یہاں بھی دور دور تک کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک لمبا سانس لے کر وہ دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''بس جوگرڈ۔ اب تم یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ آگے کا سفر ہم خود طے کریں گے''...... عمران نے جوگرڈ سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی''...... جوگرڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر اس نے ان سب سے ہاتھ ملائے اور جولیا اور صالحہ کو سر کے اشارے سے الوداع کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ بے حد زیادہ محتاط دکھائی دے رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''صدیقی نے جب سے ٹریپ کا کہا ہے تب سے نجانے کیوں میری چھٹی حس مسلسل سائرن بجا رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ہمارے لئے کہیں نہ کہیں پھندہ لگا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ سب تمہارا وہم ہے۔ یہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا اور نہ کسی کو ہمارے یہاں آنے کا علم ہے''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب سنیک لائن میں داخل ہو گئے۔

سنیک لائن تنگ سا کریک تھا اس لئے وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ کریک کے اندر خاصا اندھیرا تھا لیکن اس کے باوجود کہیں کہیں سے روشنی کے دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ شاید پہاڑی کے رخنوں میں سے روشنی کی کرنیں یہاں پہنچ رہی تھیں اس لئے اندھیرے کے باوجود بھی انہیں بہرحال آسانی سے نظر آ رہا تھا وہ سب ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور عمران جو سنیک لائن کے آغاز میں خاصا محتاط تھا اب کافی آگے جانے کے بعد وہ اطمینان سے چل رہا تھا۔

چلتے چلتے وہ کافی آگے بڑھ آئے تھے کہ اچانک جیسے کوئی پٹاخہ سا چھوٹتا ہے اس طرح چھت سے پٹاخہ چھوٹنے کی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی اس پٹاخے کی آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑے اور بوکھلائے ہوئے انداز میں ایک طرف ہٹے ہی تھے کہ یکلخت ان کے ذہن تیز رفتار لٹوؤں کی طرح گھومے اور پھر وہ سب اس طرح زمین پر ڈھیر ہوتے چلے گئے جیسے کسی نے ان کے جسموں سے اچانک طاقت سلب کر لی ہو۔ عمران کا ذہن بھی انتہائی تیز رفتاری سے گھوما تھا وہ لہرا کر گرا اور پھر اس کے دماغ پر یکلخت دبیز تاریکی کا پردہ پڑ گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے دھندلکے سائے بھی لہرا کر گرتے ہوئے صاف دیکھے تھے۔

راڈگر بدستور خیمے میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور وہ نہایت بے چینی کے ساتھ روزلٹ کی واپسی یا اس کی کال کا منتظر تھا لیکن اسے گئے کافی دیر ہو چکی تھی نہ وہ لوٹ کر آئی تھی اور نہ ہی اس نے کال کیا تھا۔

''ہونہہ۔ آخر یہ روزلٹ کر کیا رہی ہے اور یہ ابھی تک واپس کیوں نہیں آئی ہے۔ اگر وہ دور ہے تو کم از کم مجھے ایک کال تو کر ہی سکتی تھی''...... راڈگر نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے خیمے کا پردہ ہٹا اور روزلٹ انتہائی مسرت بھرے انداز میں مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس موجود تھا۔

''کیا ہوا روزلٹ۔ کوئی بات بنی''...... راڈگر نے چونک کر پوچھا۔

''مکمل کامیابی راڈگر ڈیئر۔ ہماری کال شروع سے ہی کیچ کر لی

گئی ہے اور اس مشین نے کال کے بعد ہونے والی ان لوگوں کی گفتگو بھی کیچ کر لی ہے''...... روزلٹ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کال کے بعد ان کی گفتگو کیچ ہو''...... راڈگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سپیشل مشین ہے۔ اسے لانگ لنک مشین کہتے ہیں۔ یہ مشین نہ صرف دور دور تک جنرل فریکوئنسی پر پیغام پہنچاتی ہے بلکہ اس مشین میں یہ بھی سہولت موجود ہے کہ اگر کوئی ٹرانسمیٹر جنرل فریکوئنسی پر ایڈجسٹ ہو تو اس پر کال کیچ ہونے کی صورت میں اس ٹرانسمیٹر کو مارک بھی کرتی ہے چاہے وہ ایک ٹرانسمیٹر ہو یا اس سے زائد۔ اسی طرح اس مشین میں ایسی سیٹنگ بھی کی گئی ہے کہ جن جن ٹرانسمیٹرز پر اس مشین سے کی گئی کال کیچ کی گئی ہو اس کا مائیک بھی خود بخود آن ہو جاتا ہے اور پھر دوسری طرف کی بھی آوازیں سنائی دینا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی نہیں اگر ہم اپنی کال ختم بھی کر لیں تو بھی ہم اس ٹرانسمیٹر سے اپنا لنک بحال رکھ سکتے ہیں جس ٹرانسمیٹر پر کال کیچ کی جا رہی ہو چاہے وہ انتہائی طاقتور کال کیچر ہی کیوں نہ ہو پھر بھی ہم اس مشین کے ذریعے دوسری طرف کی آوازیں سن سکتے ہیں۔ جو گفتگو وہاں ہوتی ہے وہ اس مشین کے رسیونگ سسٹم تک پہنچتی رہتی ہے اور وہاں سے یہ مشین انہیں کیچ کر کے ٹیپ کر لیتی ہے''...... روزلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ انتہائی تعجب انگیز ہے یہ مشین۔ میں سچ کہوں تو ایسی مشین کا تو میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا''...... راڈگر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا تعلق گریٹ لینڈ کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور یہ مشین ابھی حال ہی میں گریٹ لینڈ کے سائنس دانوں نے ایجاد کی ہے جو میں اپنے ساتھ لے آئی تھی''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ تو پھر مجھے بتاؤ کیا باتیں ہوئی ہیں''...... راڈگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''بتاؤں کیا۔ میں تمہیں کال اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کی ٹیپ سنوا دیتی ہوں''...... روزلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین کو کھول کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد روزلٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ کال دے رہی تھی۔ پھر ہیمر کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان دونوں کی گفتگو شروع ہو گئی۔ راڈگر خاموش بیٹھا ساری گفتگو سنتا رہا۔ پھر کال ختم ہو گئی اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ گو یہ آواز پہلی آوازوں کی نسبت ہلکی تھی لیکن پھر بھی واضح طور پر سنی جا سکتی تھی۔

''عمران صاحب۔ یہ کال کس فریکوئنسی پر کی گئی ہیں''۔ بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا اور عمران کا نام سن کر راڈگر کے چہرے پر

یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''جنرل فریکوئنسی پر کیوں''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتی ہوں''...... روزلٹ نے کہا اور راڈ گر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گفتگو ابھی تک جاری تھی اس لئے راگرڈ خاموش بیٹھا ساری گفتگو سنتا رہا اور جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے اس کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھلتے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد گفتگو بند ہو گئی اور روزلٹ نے مشین آف کر دی۔

''بس اتنا ہی ہے۔ جب وہ لوگ روانہ ہو گئے تو میں نے مشین آف کر دی تھی''...... روزلٹ نے کہا۔

''تو کیا یہ مشین بدستور کام کر رہی ہے اور اس کا عمران کے پاس موجود کال کیچر سے اب بھی لنک ہے اور کیا اب دوبارہ ان لوگوں کے درمیان ہونے والی گفتگو اس مشین پر سنی جا سکتی ہے''...... راگرڈ نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ جب اس مشین کو آف کر دیا جائے تو اس کا ٹرانسمیٹر اور کال کیچر سے لنک ختم ہو جاتا ہے۔ اب اگر وہ دوبارہ کال کیچ کریں تو پھر ان کی گفتگو سنی جا سکتی ہے ویسے نہیں اور اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ ان کا سارا پلان اب ہمارے سامنے ہے اور ہم جہاں چاہیں آسانی سے انہیں پکڑ بھی سکتے ہیں اور ہلاک بھی کر سکتے ہیں''...... روزلٹ نے کہا اور راگرڈ نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر کیا پروگرام بنایا ہے تم نے"...... راگرڈ نے پوچھا۔

"پروگرام کے مطابق یہ لوگ جیپ میں سوار ہو کر کراچ قصبہ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے اس سنیک لائن کے دہانے پر۔ ہم انہیں کراچ قصبہ پہنچنے سے پہلے بھی گرفتار کر سکتے ہیں اور سنیک لائن کے دہانے پر بھی یا سنیک لائن کے اندر بھی۔ اب بہرحال یہ ہمارے جال سے نکل کر نہیں جا سکتے"...... روزلٹ نے جواب دیا۔

"تمہارا اپنا کیا خیال ہے۔ کیونکہ یہ سارا کارنامہ تم نے ہی سرانجام دیا ہے اس لئے تم خود ہی ساری پلاننگ بتاؤ"...... راڈگر نے کہا۔

"میں بھی تم سے یہی کہنا چاہتی تھی کہ تم براہ راست اس مہم میں مداخلت نہ کرو اور اسے مجھ پر چھوڑ دو۔ بس اپنے گروپ کے دس بارہ آدمی ایسے مجھے دے دو جو کام کرنے والے ہوں۔ پھر دیکھو کہ میں انہیں کیسے پکڑتی ہوں"...... روزلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پلاننگ تم بناؤ لیکن بہرحال میں ساتھ رہوں گا۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"......راڈگر نے کہا۔

"دیکھو ڈیئر راڈگر۔ عمران بے حد کایاں آدمی ہے۔ وہ اس آسانی سے اس ٹریپ میں آ کر نہ پھنسے گا جیسے ہم محسوس کر رہے ہیں تم نے اس کے ساتھی کی گفتگو سنی تھی۔ وہ فوراً ہی چونک اٹھا تھا

اور اس نے عمران سے ٹریپ کی بات کی تھی اس لئے وہ بے حد محتاط ہوں گے اور ہزار آنکھیں رکھ کر وہ آگے بڑھیں گے اس لئے اگر انہیں ایک بھی شناسا چہرہ نظر آ گیا یا کہیں سے کسی شناسا آواز کی بھنک ان کے کانوں میں پڑ گئی تو وہ الٹا ہمارے خلاف ایسا ٹریپ بنا دے گا کہ ہم خود اس کے ہاتھوں میں پھڑپھڑا رہے ہوں گے۔ اس لئے تم یہاں بالکل اسی طرح کام کرتے رہو جس طرح کر رہے ہو۔ میں اس کے خلاف ٹریپ بناؤں گی۔ جب وہ لوگ گرفتار ہو جائیں گے تو پھر تمہیں کال کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد تم انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے اڑا دینا"...... روزلٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتی ہو تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں اس لئے میں نے اس سارے معاملے کی باگ دوڑ تمہارے ہاتھ میں دے دی ہے۔ لیکن مجھے بتاؤ تو سہی کہ تم کیا پلاننگ بناؤ گی"...... راڈگر نے کہا۔

"میں بالکل سادگی سے کام کروں گی۔ اس سنیک لائن میں کسی بھی جگہ میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کرنے والی مشین نصب کر دوں گی اور اس طرح یہ خوفناک لوگ فوراً بے ہوش ہو جائیں گے اور اس کے بعد انہیں گرفتار کر کے تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے گا"...... روزلٹ نے کہا۔

''کیا تم اس سنیک لائن کے اندر ان کا انتظار کرو گی''۔ راڈگر نے کہا۔

''ارے نہیں۔ ہماری وہاں موجودگی سے سنیک لائن کی گھٹن آلود فضا میں تبدیلی آجائے گی اور عمران کی چھٹی حس اسے چیک کر لے گی تنگ موڑ کے بعد میں اس مشین کو سنیک لائن کی چھت کے کسی رخنے کے اندر نصب کر دوں گی اور اس کا سسٹم نیچے زمین میں چھپا دوں گی۔ اچانک موڑ کاٹتے ہوئے وہ اسے چیک نہ کر سکیں گے اور جیسے ہی ان کے پیر اس مخصوص حصے پر پڑیں گے گیس فائر ہو جائے گی اور اس کے اثرات اس تنگ سے سنیک لائن کے اندر انتہائی تیز رفتاری سے پھیل جائیں گے اور مشن مکمل ہو جائے گا''...... روزلٹ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی انتہائی ذہین ہو روزلٹ۔ بہرحال تم نے انہیں زندہ پکڑنا ہے۔ مارنا نہیں ہے کیونکہ میں پہلے انہیں اچھی طرح چیک کروں گا اور پھر ان کی گرفتاری کا اعلان کروں گا تاکہ مجھے دوبارہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے''...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم فکر نہ کرو۔ ہر کام اپنے پروگرام کے مطابق ہی ہو گا اور اس میں کامیابی ہماری ہو گی۔ صرف ہماری''...... روزلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راڈگر نے بھی مسرت بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا اور پھر اس کے دماغ پر پڑے تاریک پردے پر روشنی پھیلنے لگی۔ چند ہی لمحوں میں اسے ہوش آ گیا اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں ایک مرد کی آواز سنائی دی۔

''ویل ڈن روزلٹ۔ ویل ڈن۔ تم نے آج یہ مشن مکمل کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے۔ اب میں چیف کرنل الیگزینڈر کو بتاؤں گا کہ مشن کس طرح مکمل ہوتے ہیں۔ اب انہیں معلوم ہو گا کہ راڈگر میں کتنی صلاحیتیں ہیں''...... مردانہ آواز کے لہجے میں بے پناہ مسرت موجود تھی اور عمران پوری طرح شعور میں نہ آنے کے باوجود سمجھ گیا کہ بولنے والا راڈگر ہے۔ جس سے وہ پہلے بھی ٹکرا چکا ہے۔ اس وقت اس کا تعلق ٹارج ایجنسی سے نہیں تھا۔

''مجھے خوشی ہے کہ تم نے میری صلاحیتوں کا لوہا مان لیا ہے اب مجھ سے شادی کا وعدہ یاد رکھنا''...... نسوانی آواز سنائی دی اور اس

کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔ حالانکہ پہلے اس نے روزلٹ کا نام سنا تھا لیکن اس وقت اس کے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی کہ یہ وہی روزلٹ ہے جس کی ٹرانسمیٹر کال اس نے سنی تھی لیکن اب آواز سننے کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بولنے والی وہی روزلٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس سارے ٹریپ کو سمجھ گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بے فکر رہو روزلٹ۔ مجھے یہ ساری کامیابی تمہاری وجہ سے ملی ہے۔ تم نے اپنا وعدہ نبھایا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تم سے کیا ہوا وعدہ نہ نبھاؤں۔ اگر تمہاری ذہانت میرے کام نہ آتی تو میں اتنا بڑا مشن کیسے مکمل کر سکتا تھا۔ اس لئے اب تو تم سے شادی کرنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے تاکہ تمہاری اس بے پناہ ذہانت کو میں ہمیشہ کے لئے اپنے حق میں محفوظ کر لوں"...... راڈگر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے قہقہے سنائی دیئے۔

"ہمیں اب انہیں زیادہ موقع نہیں دینا چاہئے روزلٹ۔ میں نے تو تم سے کہا تھا کہ انہیں اسی حالت میں ہی گولیاں مار دو تاکہ ان کا قصہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے لیکن تم کہہ رہی ہو کہ تم عمران سے چند باتیں کرنا چاہتی ہو۔ آخر کیا بات کرنا چاہتی ہو تم عمران سے اور کیوں"...... راڈگر نے کہا۔

"میرا کبھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراؤ نہیں ہوا راڈگر۔ میں نے اس کی بہت تعریفیں سنی ہیں اور پھر انہیں زندہ رکھ

کر اور ہوش میں لا کر انہیں یہ بھی تو بتانا ہے کہ ان کا شکار کیسے اور کس نے کھیلا ہے‘‘...... روزلٹ نے کہا۔

’’جو بھی ہے دیکھ لو۔ میں ان سب کو بخوبی جانتا ہوں۔ انہیں ہوش میں لانا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اور میں ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا لیکن چونکہ انہیں پکڑنے کا کریڈٹ تمہارا ہے اس لئے میں تمہیں منع بھی نہیں کرسکتا‘‘...... راڈگر نے کہا۔

’’تم بے فکر رہو۔ میں ان سے زیادہ باتیں نہیں کروں گی اور میں نے انہیں انجکشن لگا دیئے ہیں۔ یہ ابھی ہوش میں آجائیں گے‘‘...... روزلٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے ایک نظر میں ماحول کا جائزہ لے لیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک تہہ خانے نما کمرے میں موجود تھا۔ ایک طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

عمران کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ستون کے ساتھ ایک موٹی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ رسی کا ایک سرا اس کے سر کے اوپر سے آکر اس کے جسم کے گرد لپٹ کر نیچے جا رہا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی انداز میں بندھے ہوئے تھے۔

’’تمہیں ہوش آگیا عمران‘‘...... سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوبصورت عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک مرد بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ گردن موڑ کر اس

کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عورت کی آواز سن کر اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ ایسی فاتحانہ چمک جو شکاری کی آنکھوں میں کوئی بڑا شکار کر لینے کے بعد ابھرتی ہے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''عمران۔ کون عمران''...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے سب ساتھی اصل چہروں میں تھے۔

''اوہ۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ ابھی تک تم میک اپ میں ہو۔ اپنے ساتھیوں کے چہروں کی طرف دیکھو۔ کیا وہ میک اپ میں ہیں''...... روزلٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''عمران بیچارے کی تو لاش بھی اب تک گل سڑ چکی ہو گی۔ میرا نام تو عبداللہ ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار راڈگر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

''تم پھر وہی چکر مجھے دینا چاہتے ہو۔ جو ایک بار پہلے تم نے اپنا مستقل میک اپ کسی آدمی کے چہرے پر کر کے دیا تھا بے فکر رہو۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ اب تم اپنی اصل شکل میں ہی ہو۔ ویسے تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہیں کس آسانی سے شکار کر لیا ہے اور یہ سب کچھ روزلٹ کی ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے اور اب جلد ہی یہ میری وائف بننے والی ہے۔ تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم نے مجھے اور روزلٹ کو پہچان لیا ہے''...... راڈگر نے

مسکراتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں عمران سے کہا۔

''تمہیں بہت بہت مبارک ہو روزلٹ۔ تم نے واقعی اپنے مطلب کا شوہر تلاش کر لیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزلٹ کے ساتھ ساتھ راڈگر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... راڈگر کے لہجے میں غصے کی بجائے حیرت تھی۔

''ہر عقلمند خاتون ہمیشہ احمق شوہر ہی پسند کرتی ہے تاکہ اس کی عقلمندی کا رعب اور دبدبہ قائم رہے اور تم نے جس طرح روزلٹ کی عقلمندی اور اپنی حماقت کا اعتراف کیا ہے اس کی وجہ سے ہی میں نے روزلٹ کو مبارک باد دی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہیں اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... راڈگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران نے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈ نکال لئے تھے اور اس کی انگلیاں تیزی سے اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے میں مصروف تھیں۔

''جوتیاں کھانے والے شوہر کا معاملہ واقعی ذاتی ہی ہوتا ہے راڈگر اور اگر عقلمند خاتون، احمق شوہر کے سر پر جوتیاں مارے تو سر گنجا ہونے میں دیر بھی نہیں لگتی۔ کیوں روزلٹ''...... عمران نے جان بوجھ کر راڈگر کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی بات کرتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلائیوں کی رسی کاٹ لی۔ اب اس کی کلائیاں آزاد ہو چکی تھیں لیکن ظاہر ہے صرف کلائیاں آزاد ہونے سے کیا ہوتا تھا اس کے جسم کے گرد رسی ابھی تک موجود تھی۔

''تم جان بوجھ کر راڈگر کو غصہ دلانے کی کوشش کر رہے ہو عمران۔ لیکن جو مرضی کرو اس سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا''...... راڈگر کے بولنے سے پہلے روزلٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ راڈگر کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''چلو نہیں دلاتا اسے غصہ۔ اب بتاؤ ہمارے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے۔ کیا تم ہمیں اس طرح حکومت کے حوالے کرو گے یا پھر ہمیں پہلے لاشوں میں تبدیل کرو گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

''اس کا فیصلہ روزلٹ کرے گی۔ تمہیں ٹریپ کرنے کی ساری پلاننگ روزلٹ نے کی ہے۔ اس لئے آخری فیصلہ بھی یہی کرے گی''...... راڈگر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

''گڈ۔ واقعی مس روزلٹ قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے صنف نسواں کے خیالات کے عین مطابق بہترین شوہر کا انتخاب کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''راڈگر ڈیئر۔ میں نے اپنی تمنا پوری کر لی۔ عمران سے باتیں ہو گئی ہیں اس لئے اب ہمیں اب مزید وقت ضائع کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسی کوشش میں ہے کہ ہم دونوں آپس میں لڑ پڑیں اور وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا لے۔ یہ آدمی اس قدر عیار ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ اس طرح فائدہ اٹھا جائے گا کہ ہمیں اس کا تصور تک نہ ہو گا اس لئے اب مزید رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... روزلٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... راڈگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ایک منٹ۔ ہم مکمل طور پر بے بس ہیں اس لئے اس قدر خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور ہمیں اب زندہ بچ نکلنے کی بھی کوئی خوش فہمی نہیں ہے اور موت تو بہرحال ایک روز آنی ہی ہے لیکن اچھے اخلاق کے تحت تم گولی مارنے سے پہلے ہماری آخری خواہش پوری کر دو تو اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی خواہش"...... روزلٹ اور راڈگر دونوں نے چونک کر پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ میں رہائی کی خواہش نہیں کروں گا۔ صرف اتنا پوچھوں گا کہ جس سپر سٹور کے لئے ہم اپنی جانیں دے رہے ہیں اس کا محل وقوع کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں اس بات کے جاننے سے کیا فائدہ ملے گا"...... راڈگر

کے لہجے میں حیرت تھی۔

''اسے تم ذہنی تسلی کہہ لو۔ بہرحال یہ میری آخری خواہش ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم چند لمحوں بعد مرنے والے آدمی سے جھوٹ نہ بولو گے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے خود بھی اس سپر سٹور کے بارے میں معلومات نہیں ہیں''...... راڈگر نے کہا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... روزلٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے وہ عمران کے ذہن کو ٹٹولنا چاہتی ہو۔

''ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ چاہے اسے کسی بھی انداز میں کریں۔ تم میری آخری خواہش پوری کر دو اور اس کے بعد اطمینان سے ٹریگر دبا دو۔ مجھے کوئی گلہ نہ ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''سوری ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... راڈگر نے غراتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران غیر شعوری طور پر اپنے جسم کو بار بار آگے دباؤ ڈال کر پیچھے کر رہا تھا۔ ویسے بظاہر یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ تھک گیا ہے اور اپنے جسم کو حرکت دے کر تھکاوٹ کو کم کرنا چاہتا ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس کی دونوں کلائیاں بھی آسانی سے حرکت کر رہی تھیں۔ کیونکہ رسی اس کے بازو کے گرد گھوم کر پشت کی طرف سے ہو کر آگے سینے پر اور پھر پیچھے پشت کی طرف جا رہی تھی۔ اس لئے وہ صرف بازوؤں کے اگلے حصوں

کو ذرا سی حرکت دے سکتا تھا۔ جسم کو مخصوص انداز میں حرکت دینے سے اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسی بھی ڈھیلی ہوتی چلی جا رہی تھی۔

''تم اس طرح فضول اپنے جسم کو تھکا رہے ہو عمران۔ یہ انتہائی مضبوط رسی ہے۔ تم صرف اپنے جسم کے دباؤ سے اسے توڑ نہیں سکتے''...... اچانک روزلٹ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مرنے کے بعد تو میں نے ہمیشہ کے لئے ساکت ہو جانا ہے۔ اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ چلو اپنی حرکت کا کوٹہ تو پورا کر لوں۔ ویسے ذہین عورت سے ملاقات ہی اس وقت ہوئی ہے جبکہ موت قریب آ گئی ہے ورنہ میں یقیناً تمہاری ذہانت کی بھرپور قدر کرتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اس تعریف کا شکریہ عمران۔ میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور میں یہاں دوست ہونے کی حیثیت سے راگرڈ کی مدد کرنے آئی ہوں۔ اس لئے تمہارا میرا کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ لیکن میں تمہارے متعلق بہت کچھ جانتی ہوں''...... روزلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر زندگی نے ساتھ دیا تو تمہاری قابلیت کا عملی امتحان بھی لے لوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزلٹ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''تو کیا تمہیں اب بھی اس بات کی امید ہے کہ تم زندہ رہ جاؤ گے''......روزلٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے تو امید اس سے آگے کی بھی ہے لیکن اب کیا کہوں

راڈگر درمیان میں ظالم سماج بن چکا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور روزلٹ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''زیادہ دانت نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اتنی بھی خوبصورت نہیں ہو جتنی تم خود کو سمجھتی ہو''...... اچانک تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور روزلٹ بے اختیار چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگی اس کے چہرے پر غصے کا الاؤ سا جل اٹھا تھا۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گی''...... روزلٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے یکلخت بدل سا گیا تھا۔ وہ یکلخت کرسی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور تیزی سے تنویر کی طرف بڑھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی جا کر دونوں ہاتھوں سے تنویر کی گردن دبا دے گی۔

''ارے ارے اتنے غصے کی ضرورت نہیں مس روزلٹ۔ یہ اپنی جگہ سچا ہے۔ اس کے پاس حسن ناپنے کا جو پیمانہ ہے وہ ہم جیسے حسن پرستوں سے مختلف ہے''...... اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزلٹ یکلخت رکی اور پھر واپس آئی لیکن اس کا چہرہ اسی طرح آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

''یہ طے ہے کہ میں تمہارے جسم میں اپنے ہاتھوں سے گولیاں اتاروں گی''...... روزلٹ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس وقت تک عمران نے اپنی رسیاں واقعی اس قدر ڈھیلی کر لی تھیں کہ

اب بس اسے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی دیر تھی اور وہ رسیوں سے آزاد ہو جاتا۔

''بس کرو روزلٹ۔ اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اب ان کی ہلاکت کا وقت آ گیا ہے''...... راڈگر نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ یہ کون آ رہا ہے سیڑھیوں پر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور راڈگر اور روزلٹ بے اختیار پیچھے موجود سیڑھیوں کی طرف مڑے ہی تھے کہ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے جسم پر ڈھیلی ہونے والی رسی کھلتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں صورتحال سمجھتے۔ عمران بھوکے چیتے کی طرح اچھل کر راڈگر سے ٹکرایا اور کمرہ راڈگر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ راڈگر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور اس کے حلق سے اچانک چیخ نکل گئی تھی۔

روزلٹ لاشعوری طور پر مڑی ہی تھی کہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور روزلٹ بھی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات گھومی اور روزلٹ کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی اور پھر ساکت ہو گئی۔ راڈگر کا سر دیوار سے اس بری طرح ٹکرایا تھا کہ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن پھر وہیں دیوار کی جڑ میں ہی ریت کے خالی بورے کی طرح ڈھیر

ہو چکا تھا۔ عمران نے دوڑ کر وہ مشین پسٹل اٹھایا جو راڈگر کے ہاتھوں سے گرا تھا اور دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ ایک ہی چھلانگ میں دو دو سیڑھیاں طے کرتا ہوا وہ اوپر بنی ہوئی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے میں کوئی آدمی نہ تھا۔ صرف ایک میز پر بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

عمران تیزی سے اس کمرے کے دروازے پر پہنچا اور اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو باہر ایک برآمدہ اور صحن تھا۔ برآمدے میں سے اسے دو افراد کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تو اس نے دروازہ کھولا اور مشین پسٹل اٹھائے وہ باہر آ گیا لیکن برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا بلکہ برآمدے کے ساتھ ہی ایک کمرے کے کھلے دروازے سے یہ آوازیں آ رہی تھیں۔ صحن میں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران تیزی سے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اچھل کر وہ کمرے کے اندر پہنچ گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں کرسیوں پر دو مسلح آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر وہ بوکھلا کر اٹھے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران نے ایک نظر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر تیزی سے واپس مڑا اور بیرونی گیٹ کی طرف گیا اور پھر

اس نے باہر احتیاط سے جھانکا اور یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ کراچ قصبے سے الگ تھلگ ایک پرانی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ درختوں کے جھنڈ میں بنی ہوئی تھی۔ دائیں طرف پہاڑیاں تھیں لیکن ان پہاڑیوں کو دیکھ کر وہ اس بات کا اندازہ نہ لگا سکتا تھا کہ وہ پہاڑیوں کے کس حصے میں موجود ہیں۔ عمران نے ارد گرد کا جائزہ لیا وہاں کوئی نہ تھا۔ وہ واپس مڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس پہلے کمرے میں پہنچ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ راڈگر اور روزلٹ دونوں اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے کس طرح آزادی حاصل کر لی''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عقلمندوں کے سامنے عقلمندی کا مظاہرہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اب تنویر کی طرح جذباتی ہونے سے تو سوائے عورتوں سے تھپڑ کھانے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر اس نے ایک کرسی پر رکھ دیا۔

''میں اس بدصورت عورت کے منہ پر تھپڑ جڑ دیتا وہ قریب تو آتی''...... تنویر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔ اس نے صفدر کو رسیوں سے آزاد کیا اور پھر چند لمحوں بعد سارے ساتھی رسیوں سے آزاد ہو گئے۔

''اب ان دونوں کو اٹھا کر ان رسیوں میں جکڑ دو''...... عمران نے کہا اور صدیقی، چوہان اور کیپٹن شکیل نے مل کر ان دونوں کو رسیوں میں جکڑ دیا۔

''کیا ضرورت ہے انہیں جکڑنے کی۔ گولی مار کر ختم کرو''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ ہمارے کام کا آدمی ہو سکتا ہے۔ تھوڑی سی اس سے معلومات حاصل کر لینے دو پھر تم اپنی خواہش پوری کر لینا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب باہر جا کر نگرانی کریں۔ یہ آبادی سے ہٹ کر کوئی علیحدہ جگہ ہے اس کے باوجود نگرانی کی ضرورت ہے''...... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر نیچے رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اب اس راڈگر کو ہوش میں لے آؤ تنویر۔ لیکن خیال رکھنا کہ میں نے اس سے سوال جواب کرنے ہیں۔ اس کا جبڑا ہی نہ توڑ دینا''...... عمران نے تنویر سے کہا۔

''اور اس بدبخت روزلٹ کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''چلو تم اسے بھی ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو جولیا، روزلٹ کی طرف اور تنویر راڈگر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر روزلٹ کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب روزلٹ کے جسم میں

حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگے تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ تنویر نے بھی راڈگر کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارے تو اس کے جسم میں بھی حرکت آ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی روزلٹ کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔

''جلدی ہوش میں آ جاؤ۔ ورنہ شکل بگاڑ دوں گی''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور روزلٹ نے اس کی آواز سنتے ہی ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ راڈگر ابھی ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہا تھا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم۔ تم۔ یہ۔ سب۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم تو رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے''...... روزلٹ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں رک رک کر کہا۔

''ایک ہی رسی ایسی ہے جس سے آج تک میں اور تنویر دونوں بندھے ہوئے پھڑپھڑا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کوئی رسی ہمیں نہیں روک سکتی مس روزلٹ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تمہارے تو ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے''۔ روزلٹ ابھی تک حیرت سے پاگل ہو رہی تھی۔

''ہاتھ باندھنے کو تو ادب و احترام کہا جاتا ہے اور ادب و احترام کے بغیر دنیاوی رسیاں ٹوٹتی ہی نہیں ہیں۔ جو لوگ دنیا کی رسیاں توڑ کر روحانیت حاصل کرتے ہیں ادب و احترام سے ہی

حاصل کرتے ہیں''...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا پیچھے ہٹی اور پھر آ کر عمران کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ تنویر، راڈگر کے پاس ہی کھڑا تھا۔ روزلٹ کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔ اس پر بے بسی کے ساتھ حیرت بھی موجود تھی۔

''مس روزلٹ۔ دماغ پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے کہا تھا نا کہ اگر زندگی نے ساتھ دیا تو تمہاری ذہانت کا عملی امتحان لوں گا اور تم نے دیکھا کہ تم چند لمحوں پہلے ہماری موت کے بارے میں کتنی پریقین تھیں لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو موت خود زندگی کی حفاظت کرتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے راڈگر نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ۔ تم اچانک۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... حیرت کی شدت کی وجہ سے راڈگر کی حالت روزلٹ سے بھی زیادہ خراب ہو رہی تھی۔

''یہ سب کچھ روزلٹ کی عقلمندی کی وجہ سے ہوا ہے۔ بعض اوقات زیادہ عقلمندی ہی انسان کو نقصان پہنچاتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم یقیناً کوئی جادو جانتے ہو۔ ورنہ اس طرح رسیوں میں جکڑا ہوا کوئی انسان اچانک آزاد نہیں ہو سکتا''...... روزلٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم نے پوچھا تھا کہ حرکت کیوں کر رہا ہوں تو اب بتا دوں کہ رسی تو میں آسانی سے کاٹ لیتا ہوں لیکن جسم پر بندھی ہوئی رسیوں کو جسم کو ہلانے سے ہی ڈھیلا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزلٹ اور راڈگر دونوں اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

''کاش۔ میں اس وقت تمہاری گرہیں چیک کر لیتی''۔ روزلٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ زیادہ عقلمندی نقصان دیتی ہے۔ عقلمند آدمی اپنی عقل کی بنیاد پر پراعتماد ہوتا ہے اور اس لئے چیکنگ کے بکھیڑے میں نہیں پڑتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم اب ہم سے کیا سلوک کرو گے''...... راڈگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہی سلوک جو تم نے ہم سے کرنے کی کوشش کی تھی''۔ اس بار تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

''راڈگر۔ ہم اس وقت اس سنیک لائن سے کتنی دور ہیں اور یہ جگہ کس علاقے میں ہے''...... عمران نے راڈگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ۔ یہ علیحدہ جگہ ہے۔ علیحدہ مکان ہے۔ کراچ قصبہ سے شمال کی طرف تقریباً سات کلو میٹر دور۔ یہ مکان میں نے خصوصی طور پر

خالی کرایا تھا۔ تاکہ یہاں اپنا ہیڈکوارٹر بنا سکوں۔ لیکن پھر میرا ارادہ بدل گیا۔ اس لئے یہ ابھی تک خالی پڑا ہوا تھا''...... راڈگر نے جواب دیا۔

''تم نے ہمیں سنیک لائن میں کیسے چیک کیا اور کیسے ہمیں بے ہوش کیا گیا۔ پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس کی ساری پلاننگ روزلٹ نے بنائی تھی''...... راڈگر نے کہا اور پھر جنرل فریکوئنسی پر خصوصی طور پر کال کرنے اور مشین کے ذریعے بعد میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو سے لے کر سنیک لائن میں کئے جانے والے انتظامات سب کی تفصیل بتا دی۔

''ہم اس سنیک لائن سے ڈیڑھ کلو میٹر دور ایک غار میں بیٹھے تمہیں سنیک لائن کی طرف بڑھتے اور پھر اس میں داخل ہوتے اسکرین پر دیکھتے رہے اور پھر جب تمہارے اصل چہرے اسکرین پر ابھرے تو ہم خوش ہو گئے اور پھر وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے تم پر گیس فائر ہوئی اور تمہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد تمہیں اٹھوا کر یہاں لایا گیا''...... اس بار روزلٹ نے کہا۔

''اس ساری پلاننگ اور ہمارے یہاں تک لانے کے بارے میں تمہارے گروپ کے کتنے آدمی واقف ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''صرف چھ آدمی۔ جن میں سے دو تو یہاں اوپر موجود ہیں جبکہ

باقی چار افراد ہیمر کا گروپ ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ راڈ گر نے کہا۔

"ہیمر اور اس کا گروپ کہاں ڈیوٹی دے رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹرانگ پہاڑی پر۔ جہاں ان کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ وہ تمہیں یہاں پہنچا کر واپس چلے گئے تھے"...... راڈ گر نے کہا۔

"کیا ہیمر سے تمہارا رابطہ ٹرانسمیٹر سے ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے پاس فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے اور میرے پاس بھی"...... راڈ گر نے کہا۔

"تنویر۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لو اور ٹرانسمیٹر نکال لو"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اس کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر برآمد کر لیا۔

"دیکھو راڈ گر۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اور روزلٹ کو ہلاک نہ کیا جائے کیونکہ تم نے بھی ہمیں پکڑ لینے کے باوجود ہلاک نہ کیا تھا۔ لیکن میں تمہیں فوری طور پر آزاد بھی نہیں کر سکتا اور اگر تم اس طرح بندھے رہے تو پھر تم دونوں یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم ہیمر اور اس کے گروپ کو یہاں کال کرو لیکن انہیں کہہ دو کہ وہ نصف گھنٹے بعد

یہاں پہنچیں تاکہ ہم اس دوران یہاں سے دور نکل جائیں۔ یہ میری طرف سے تمہارے ساتھ ایک رعایت ہے۔ بولو۔ تم تیار ہو یا پھر"...... عمران نے اپنا فقرہ جان بوجھ کر مکمل نہ کیا تھا۔

"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے"...... راڈگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم جس پوزیشن میں اس وقت ہو راڈگر۔ اس پوزیشن میں مجھے تم سے کسی قسم کی سودے بازی کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ میں تم سے غلط بات کروں گا"...... عمران نے کہا تو راڈگر کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ روزلٹ کا ستا ہوا چہرہ بھی کھل اٹھا۔

"تم۔ تم واقعی شریف دشمن ہو۔ میں اس بات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا"...... راڈگر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اب تم اس ہیمر اور اس کے گروپ کو یہاں کال کر دو۔ انہیں بتا دینا کہ وہ سیدھے اندر آ جائیں کیونکہ ہم تو یہاں سے جا چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا اور راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا تو تنویر نے فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کو اس کے چہرے کے قریب لے جا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راڈگر کالنگ۔ اوور"...... راڈگر نے کال دینا شروع کر دی۔

''یس باس۔ ہیمر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ وہی ہیمر ہے جس کی روزلٹ کے ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو سنی تھی۔

''ہیمر۔ تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر آدھے گھنٹے بعد اس عمارت میں آجانا جہاں تم سنیک لائن سے ملنے والے افراد کو پہنچا گئے تھے۔ گروپ سمیت سیدھے تہہ خانے میں آجانا۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور''...... راڈگر نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''آدھے گھنٹے بعد۔ اوور اینڈ آل''...... راڈگر نے کہا اور تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اوکے۔ راڈگر اور مس روزلٹ۔ پھر کبھی موقع ملا تو تم دونوں سے تفصیلی ملاقات ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اوپر برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دوسرے ساتھی موجود تھے۔

''تمہاری یہ چکر بازی میری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ ان دونوں کو زندہ چھوڑ دینا۔ اس گروپ کو بلوانا۔ یہ سب کیا چکر ہے''۔ برآمدے میں آتے ہی جولیا نے کہا۔

''میں نے پلاننگ کی ہے کہ راڈگر اور اس کے ساتھیوں کے

میک اپ میں ہم سب اس سنیک لائن کے ذریعے ریڈ سرکل کی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں پہنچیں گے۔ اب سپر سٹور کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ اس طرح ہم کم از کم اس سپر سٹور تک آسانی سے پہنچ جائیں گے۔ اگر کرنل الیگزینڈر یا اس کے آدمیوں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو راڈگر کے روپ میں اس سے بھی نمٹا جا سکتا ہے اور اب مسئلہ یہ تھا کہ راڈگر کا میک اپ تو میں کر سکتا ہوں لیکن تم لوگوں پر کس کا میک اپ کیا جائے۔ اس لئے میں نے ہیمر اور اس کے ساتھیوں کو کال کیا ہے اب ان کے میک اپ میں تم سب میرے ساتھ جاؤ گے آدھے گھنٹے والی بات اس لئے کی ہے تاکہ راڈگر یا اس عقلمند خاتون روزلٹ کو کوئی شک نہ پڑے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن کیا یہاں میک اپ کا سامان ہو گا''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہاں تو نہیں ہے۔ ہم نے ساری چیکنگ کر لی ہے''۔ صفدر نے جواب دیا۔

''ہیمر سے اصل اڈے کے بارے میں معلومات مل جائیں گی یہ راڈگر کا خاص آدمی لگتا ہے اور اصل اڈے میں یقیناً میک اپ کا سامان موجود ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہیمر اور اس کے گروپ کو یہاں آنے پر کور کرنے کے بارے میں ہدایات دینی شروع کر دیں۔

کرنل الیگزینڈر پہاڑیوں کے پاس لکڑی کے بنے ہوئے ایک کیبن میں موجود تھا۔ وہ گہرے خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑا۔

''یس۔ کم اِن''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا تو دروازہ کھلا اوردروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہوا تھا۔ یہ سموئیل تھا جسے کرنل الیگزینڈر نے چارلس کے بعد اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا۔

''کیوں آئے ہو''...... کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں سختی تھی۔

''چیف۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے لیکن یہ اطلاع غلط بھی ہو سکتی ہے''...... سموئیل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو سموئیل''...... کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کی جھلک ابھر آئی تھی۔

''باس۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بارہ مقامی افراد کو ٹرانگ پہاڑی میں واقع ایک ایسے کریک سے گرفتار کیا گیا ہے جس کا دوسرا سرا

براہ راست بلیک گھوسٹ کے ریڈ سرکل کی طرف نکلتا ہے''۔ سموئیل نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر کیا ہوا''...... کرنل الیگزینڈر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر سموئیل کو بیٹھنے کا اشارہ بھی کر دیا۔

''چیف۔ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی بھی تو ہو سکتے ہیں''...... سموئیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تو سموئیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ ایسا ممکن ہے''...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''پوری تفصیل سے بات کرو نانسنس۔ پوری تفصیل سے''۔ کرنل الیگزینڈر نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ میرا ایک ساتھی راڈگر کے ساتھی ہیمر گروپ میں موجود ہے۔ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی ہے کہ راڈگر نے اپنی گرل فرینڈ روزلٹ کو خاص طور پر گریٹ لینڈ سے بلایا ہے اور جس کا تعلق گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی سے بھی ہے۔ راڈگر نے روزلٹ سے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ایک ٹریپ تیار کیا اور روزلٹ اور ہیمر کے درمیان جنرل

فریکوئنسی پر منشیات کے اسمگلر کے طور پر بات چیت ہوئی۔ اس بات چیت کے دوران انہوں نے ٹرانگ پہاڑی میں واقع اس قدرتی سنیک لائن کریک کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کر دیں۔ روزلٹ نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ کال عمران کیچ کرتا ہے یا نہیں ایک خصوصی مشین استعمال کی اور اس مشین کی مدد سے اسے معلوم ہو گیا کسی کال کیچر کی مدد سے یہ کال کیچ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس مشین کے ذریعے ہی کال کے ختم ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو بھی سن لی گئی اور ان کی گفتگو سے روزلٹ کو معلوم ہو گیا کہ اس کی چال کامیاب رہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں تک پہنچنے کے لئے اس سنیک لائن کو استعمال کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ انہیں پکڑنے کے لئے روزلٹ نے اس سنیک لائن میں چیکنگ کی کوئی خفیہ مشین استعمال کی اور ساتھ ہی وہاں کسی جگہ بے ہوش کر دینے والی گیس کا نظام بھی جو وائرلیس کی مدد سے آپریٹ ہو سکتا تھا نصب کر دیا اور خود وہ مشین کے ذریعے اس آپریشن کو چیک کرتے رہے۔ پھر بارہ مقامی افراد اس سنیک لائن میں داخل ہوئے۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہیمر اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے ان بارہ بے ہوش افراد کو ٹرانگ پہاڑی سے کچھ دور ایک خالی مکان میں لے جا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ ہیمر اور اس کے ساتھی واپس آ گئے جبکہ راڈگر اور روزلٹ دو مسلح افراد کے ساتھ وہاں پہنچ

گئے“...... سموئیل نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ سو فیصد عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ لیکن وہ اتنی اسانی سے کیسے ان کے جال میں پھنس سکتے ہیں اور اس بات کی اطلاع مجھے راڈگر نے کیوں نہیں دی“...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اسی بات پر تو مجھے بھی شک ہے کہ کہیں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے جناب کہ یہ اطلاع درست بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی“...... سموئیل نے کہا۔

”اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ بتاؤ“...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”میں نے اطلاع ملتے ہی اپنے گروپ کے بلوٹن کو سپیشل ٹی ایس سمیت وہاں بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس مکان میں ہونے والی تمام کارروائی کو دیکھ بھی سکے اور ٹیپ بھی کر سکے اور پھر ہمیں اطلاع بھی دے دے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی“...... سموئیل نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ لیکن راڈگر نے مجھے اس سب کے بارے میں بتایا کیوں نہیں۔ وہ میری ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ کریڈٹ لے جانے کے لئے مجھ سے غداری کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار اور ہلاک کر کے کریڈٹ حاصل کر کے چیف

سیکرٹری صاحب کے سامنے اپنے پوائنٹ اسکور کر کے میری جگہ خود ٹارج ایجنسی کا چیف بننے کا خواب دیکھ رہا ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔ اسی لئے اس نے آپ کی اجازت کے بغیر گریٹ لینڈ سے لیڈی ایجنٹ روزلٹ کو یہاں بلایا تھا اور اس نے اپنے علاقے میں دشمنوں کو پکڑنے یا انہیں مار گرانے کے لئے کیا پلاننگ کر رکھی ہے اس کے بارے میں بھی اس نے آپ کو کچھ نہیں بتایا ہے جبکہ آپ کی ہدایات کے مطابق سارے سیکشنوں کا ایک دوسرے سے مواصلاتی رابطہ ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکیں لیکن راڈگر نے کسی بھی سیکشن انچارج سے بات نہیں کی ہے اور نہ ہی وہ کسی کی کال کا جواب دیتا ہے''...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''مجھے اس راڈگر پر ہمیشہ سے ہی شک رہا ہے۔ وہ بظاہر تو میرے لئے کام کرتا ہے لیکن اس کے ارادے کچھ اور ہی ہیں۔ اگر اس نے میرے ساتھ غداری کرنے کی کوشش کی تو میں اسے اس قدر عبرتناک سزا دوں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیکن چیف۔ بہرحال وہ کرانس کے ہی دشمن ہیں''...... سموئیل نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق آدمی۔ تمہیں علم ہی نہیں کہ اعلیٰ سطح پر کیا ہو رہا ہے۔ سنو۔ میری بات غور سے سنو۔ چیف سیکرٹری میرے سخت دشمن ہو رہے ہیں۔ اب وہ مجھے کسی حالت میں بھی ٹارج ایجنسی کے چیف کی سیٹ پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ میری معلومات کے مطابق راڈگر کا چیف سیکرٹری سے میل جول بڑھ رہا ہے اور اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ راڈگر کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اگر بالا ہی بالا راڈگر، عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو چیف سیکرٹری یقیناً اسے ٹارج ایجنسی کا چیف بنا دیں گے اور پھر مجھے اس کی ماتحتی میں کام کرنا پڑے گا۔ میں دارالحکومت یہی سب معلوم کرنے گیا تھا۔ اب سمجھے تم۔ یہ کھچڑی پک رہی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ دشمن تو وہ کرانس کے ہی ہیں''...... کرنل الیگزینڈر نے میز پر مکا مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''اوہ یس چیف۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ تو چیف پھر اگر راڈگر یہ کام کر لیتا ہے تو ہمیں ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس سے چھیننی ہوں گی۔ چاہے اس کے لئے ہمیں راڈگر کا ہی خاتمہ کیوں نہ کرنا پڑے''...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''گڈ شو۔ گڈ شو۔ تم۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ عقلمند آدمی ہو۔ گڈ شو۔ تم ہی میرے نمبر ٹو بننے کے لائق تھے۔ ویری گڈ۔ میں بس یہی چاہتا ہوں۔ لیکن کس طرح ہو گا۔ یہ سب کچھ کس طرح ہو گا کہ کسی

کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میرے آدمی کی طرف سے جیسے ہی مجھے اطلاع ملے گا۔ میں چند افراد کو ساتھ لے کر ہیلی کاپٹر پر چکر کاٹ کر وہاں پہنچ جاؤں گا ہم ٹرانگ پہاڑی کے قریب واقع کراچ قصبہ میں ہیلی کاپٹر لینڈ کریں گے۔ اس کے بعد ہم جا کر اس مکان پر حملہ کر دیں گے اور راڈگر اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اٹھا کر واپس اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں آ جائیں گے اس طرح کس کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے گی اور یہ کریڈٹ آپ کے کھاتے میں پڑ جائے گا''۔ سموئیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اطلاع آتی رہے گی۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر تیار کراؤ اور خاص دستے کو ساتھ لو۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ ہم ابھی روانہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہی اطلاع ملے گی ہم فوراً ان پر حملہ کر دیں گے۔ ورنہ یہ راڈگر، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے چیف سیکرٹری کو اطلاع دے دے گا۔ جلدی کرو۔ فوراً ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ جلدی''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... سموئیل نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ کرنل الیگزینڈر نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب کیا اور پھر اس کا بٹن

دبا دیا۔

''ہیلو ہیلو کرنل الیگزینڈر کالنگ۔ اوور''..... بٹن آن کرتے ہی اس نے تیزی سے کال دینی شروع کر دی۔

''یس باس۔ ٹیلر بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

''ٹیلر۔ میں سموئیل کے ساتھ ایک انتہائی ضروری کام کے لئے یہاں سے دور جا رہا ہوں۔ ہم ہیلی کاپٹر پر جائیں گے۔ تم نے میری عدم موجودگی میں پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤں گا۔ کوئی خاص بات ہو تو میری سپیشل فریکوئنسی پر تم مجھ سے بات کر سکتے ہو۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم پوری طرح ہوشیار ہیں۔ اوور''...... ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں سموئیل کے ساتھ بیٹھا کراچ قصبہ کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ سموئیل کے ساتھ چھ مسلح افراد تھے اور وہ سب سموئیل سمیت عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر کرنل الیگزینڈر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اس نے اسے سیٹ پر رکھ دیا تھا۔

''چیف۔ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ پھر آپ یہ ٹرانسمیٹر ساتھ کیوں لے آئے ہیں''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے سموئیل نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے میں نے باقی ساری عمر ہیلی کاپٹر میں ہی گزارنی ہے۔ نانسنس''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا تو سموئیل بے اختیار سہم گیا جبکہ اس کے عقب میں بیٹھے ہوئے مسلح افراد بے اختیار مسکرا دیئے۔

''مزید کتنا سفر ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جناب۔ صرف ایک گھنٹے میں ہم پہنچ جائیں گے''...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر اڑ رہا تھا اور اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی لیکن چونکہ انہوں نے ایک لمبا چکر کاٹ کر جانا تھا تاکہ ٹرانگ پہاڑی پر موجود راڈ گر کے آدمیوں کو اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اس لئے انہیں ایک گھنٹہ لگ سکتا تھا پھر واقعی ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک قصبے کی سرحد کے قریب ایک مسطح چٹان پر اتر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نیچے اترتے۔سیٹ کی سائیڈ پر پڑے ہوئے اس ٹرانسمیٹر سے جو کرنل الیگزینڈر ساتھ لایا تھا کال آنی شروع ہو گئی تو وہ سب چونک پڑے۔ کرنل الیگزینڈر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے اپنے

گھٹنوں پر رکھ لیا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن کافی دیر پہلے بند ہو چکا تھا اس لئے پنکھے کی آواز اندر سنائی دی نہ دے رہی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کرنل الیگزینڈر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ تھی۔

''یہ۔ یہ ٹیلر کی کال اتنی جلدی کیوں آ گئی لیکن اس مشن کو مکمل کرنے سے پہلے میں کوئی کال اٹنڈ نہیں کروں گا ''...... کرنل الیگزینڈر نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر کال منقطع کر دی۔

''اپنے احمق آدمی کو کال کرو۔ اس نے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی''...... کرنل الیگزینڈر نے مڑ کر سموئیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس چیف''...... سموئیل نے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی۔

''میرے آدمی کی کال آ گئی ہے جناب''...... سموئیل نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دو''...... کرنل الیگزینڈر نے پائلٹ سے کہا اور پائلٹ اس کے حکم کی تعمیل میں لگ گیا۔ سموئیل نے ڈبے کے ایک کونے میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ایس فائیو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... ڈبے میں سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

''لیس۔ ایس ون اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''۔ سموئیل نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ راڈگر اور روزلٹ نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا ہے مگر......" دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل الیگزینڈر جو پیچھے مڑ کر بات چیت سن رہا تھا اس نے جھپٹ کر رسیور سموئیل کے ہاتھ سے لے لیا۔

"کرنل الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ راڈگر نے عمران کو پکڑ لیا تھا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ جلدی بتاؤ۔ نانسنس۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے جب اس مکان میں ٹیلی ویو نصب کیا تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نیچے تہہ خانے میں رسیوں سے جکڑ کر رکھا گیا ہے اس مکان میں راڈگر کے دو مسلح آدمی اوپر ایک کمرے میں موجود تھے جبکہ راڈگر اور روزلٹ نیچے تہہ خانے میں تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ صاف ہو چکے تھے پھر جناب اچانک عمران نے وہ رسیاں کھول لیں اور راڈگر اور روزلٹ دونوں کو بے ہوش کر دیا پھر اوپر جا کر اس نے ان دونوں مسلح افراد کو بھی ختم کر دیا۔ پھر واپس تہہ خانے میں آ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو رسیوں سے آزاد کرایا اور راڈگر اور روزلٹ دونوں کو رسیوں سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد راڈگر سے عمران نے پوچھ گچھ کی اور پھر اس نے راڈگر سے کہا کہ وہ اپنے خاص آدمی ہیمر اور اس کے گروپ کو اس مکان میں بلائے تو وہ اسے اور روزلٹ کو

زندہ چھوڑ دے گا۔ چنانچہ راڈگر نے کال کی تو عمران اور اس کے ساتھی راڈگر اور روزلٹ کو وہیں مکان میں چھوڑ کر باہر آ گئے ہیں اور میں نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی ہے وہ اب راڈگر، ہیمر اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں اس سنیک لائن کریک کے ذریعے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں پہنچ کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو اڑانا چاہتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے تفصیل بتائی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس وقت وہ مکان میں موجود ہیں۔ اوور"۔ کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم وہیں رکو۔ ہم ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں اور اس مکان کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کا بٹن آف کر دیا۔

"چلو جلدی۔ اب ان کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا۔ ہمارے پاس میزائل ہیں۔ اس مکان کو ہی اڑا دیں گے"......کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فضا میں معلق ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔

"چیف۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کروں"۔ اچانک

سمویئل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر چونک پڑا۔

''کون سی بات۔ جلدی بتاؤ۔ تم جھجک کیوں رہے ہو۔ کیا میں پاگل ہوں یا احمق ہوں کہ تمہاری بات سمجھ نہ سکوں گا۔ نانسنس''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ اس مکان میں راڈگر اور اس کے ساتھ گریٹ لینڈ کی لیڈی ایجنٹ روزلٹ بھی ہوں گے۔ میزائل فائر کرنے کی صورت میں وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے اور چونکہ یہ علاقہ ہمارا نہیں ہے اس لئے چیف سیکرٹری صاحب لامحالہ الزام آپ پر لگا دیں گے کہ اصل میں تو راڈگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا تھا لیکن آپ نے مداخلت کر کے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے''...... سمویئل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چیف سیکرٹری نے یہی کہنا ہے۔ اوہ۔ مگر۔ پھر اب کیا کریں۔ ٹھیک ہے ہم اوپر سے فائرنگ نہیں کرتے۔ انہیں اندر جا کر ہلاک کرتے ہیں اور پھر ان کی لاشیں لے جائیں گے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے پھسل جائیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ایس فائیو کی رپورٹ کے مطابق عمران اور اس کے

ساتھیوں نے راڈگر اور اس کے آدمیوں کے روپ میں اس قدرتی سنیک لائن کے ذریعے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل میں پہنچنے کی پلاننگ کر لی ہے تو کیوں نہ ہم وہاں ان کا شکار کھیلیں۔ اس طرح سارا کریڈٹ ہمیں مل جائے گا''...... سموئیل نے کہا۔

''نہیں۔ میں ان لوگوں کو اتنی ڈھیل نہیں دے سکتا کہ یہ وہاں تک پہنچ جائیں۔ یہ شیطان ہیں۔ ان سے کچھ بعید نہیں کہ پہلے یہ اصل راڈگر اور اس کے ساتھیوں کو کوئی چکر دے کر وہاں بھیج دیں اور جب ہم انہیں پکڑ کر مطمئن ہو جائیں تو پھر یہ اچانک آ کر وار کر جائیں۔ اس طرح ہم دونوں طرف سے ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔ ہم انہیں یہیں پکڑیں گے۔ بس ٹھیک ہے صرف میزائل فائر نہیں ہوں گے۔ ہم اندر جا کر ان کا خاتمہ کریں گے۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور اب اسی پر عمل ہو گا سمجھے تم''...... کرنل الیگزینڈر نے تیز لہجے میں کہا اور سموئیل خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر اسی جگہ پر اتر گیا جہاں پہلے تھا اور اس بار کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

''کہاں ہے وہ مکان۔ چلو بتاؤ''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس باس۔ آئیں''...... سموئیل نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کے پاس صرف پائلٹ کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ پہاڑی راستوں پر تیزی سے چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک علیحدہ بنے ہوئے مکان کے قریب پہنچ گئے۔ مکان بالکل علیحدہ بنا ہوا تھا اور دور دور

تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"کہاں ہے تمہارا آدمی۔ ایس فائیو"...... کرنل الیگزینڈر نے ایک چٹان کی اوٹ سے مکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور سموئیل نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس نے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا کیپسول پسٹل کی نال سے نکل کر اوپر فضا میں اٹھتا چلا گیا کافی بلندی پر پہنچ کر وہ بغیر کسی آواز کے پھٹا اور اس کے ساتھ ہی دھواں سا پھیلنے لگا اور چند لمحوں بعد اس ڈبے میں سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور سموئیل نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ایس فائیو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ایس ون اٹنڈنگ یو۔ کہاں ہو تم۔ اوور"...... سموئیل نے کہا۔

"میں نے آپ کا ٹرنچ فائر مارک کر لیا ہے۔ میں آپ سے رائٹ سائیڈ کی طرف اونچی چٹان کے پیچھے ہوں۔ پانچ فوجیوں کا ایک گروپ بھی مکان میں داخل ہوا ہے۔ وہ ٹرانگ پہاڑی کی طرف سے آئے ہیں"...... ایس فائیو نے کہا۔

"یہ یقیناً وہی ہیمر اور اس کا گروپ ہو گا۔ اب اندر کتنے آدمی ہیں"...... سموئیل نے کہا۔

"جناب۔ بارہ تو وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ پانچ یہ فوجی

ہیں۔ راڈگر اور روزلٹ ان کے علاوہ ہیں۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ جناب۔ اوہ۔ اوہ۔ ان پانچوں فوجیوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ میں ایس ٹی اسکرین پر دیکھ رہا ہوں جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"اوکے۔ ہم اس مکان پر ریڈ کر رہے ہیں۔ تم خیال رکھنا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی باہر نکلیں تو تم نے ہمیں گائیڈ کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور"...... سموئیل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایس فائیو نے کہا اور سموئیل نے بٹن آف کر دیا۔

"اب کیا حکم ہے چیف"...... سموئیل نے مڑ کر کرنل الیگزینڈر سے کہا۔

"حکم کیا ہونا ہے۔ میں یہاں رہوں گا۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت اس مکان کو گھیر لو اور پھر جو نظر آئے اڑا دو"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"پھر کیوں نہ چیف۔ ہم میزائل ہی فائر کر دیں۔ بعد میں ہم راڈگر اور روزلٹ کی لاشیں لے جائیں گے اور انہیں راستے میں کہیں پھینک دیں گے"...... سموئیل نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ میزائل فائرنگ کی آوازیں دور دور تک جائیں گے۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول تو ہوں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف۔ موجود ہیں''...... سمویئل نے کہا۔

''تو پہلے قریب جا کر انہیں استعمال کرو جتنے کیپسول ہوں فائر کر دو تاکہ یہ شیطان بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد اندر جاؤ جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دو''...... کرنل الیگزینڈر نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''ایسی صورت میں آپ بھی ساتھ چلیں''...... سمویئل نے کہا۔

''شٹ اپ یو۔ نانسنس۔ میں یہاں تمہیں کور کروں گا۔ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ عفریت بے ہوش ہو جانے کے باوجود بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔ جاؤ فوراً اور جیسا میں نے کہا ہے ویسے کرو''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا اور سمویئل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا مکان کی طرف بڑھتا چلا گیا کرنل الیگزینڈر چٹان کی اوٹ سے انہیں جاتا دیکھتا رہا پھر سمویئل اور اس کے ساتھی مکان کے گرد پھیل گئے اور اس کے بعد اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنا شروع کر دیئے گئے۔

کافی دیر تک فائرنگ ہوتی رہی چاروں طرف سے کیپسول مکان میں گرتے رہے۔ پھر کیپسول فائرنگ روک دی گئی کرنل الیگزینڈر کا دل خوشی کی وجہ سے تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی نہ بچ سکیں گے۔ اس کے باوجود وہ اس وقت تک وہاں نہ جانا چاہتا تھا جب تک سمویئل اندر جا کر انہیں

ہلاک نہ کر دے۔ سموئیل اور اس کے ساتھی باہر تھے کیونکہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھیلی ہوئی تھی۔ پھر کافی دیر بعد سموئیل کا ایک آدمی اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔

کچھ دیر بعد سموئیل اور اس کے باقی ساتھی بھی اندر چلے گئے اور کرنل الیگزینڈر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اضطراب اور اشتیاق تھا۔ تھوڑی دیر بعد سموئیل مکان سے باہر آیا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنایا تو کرنل الیگزینڈر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نشان کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ وہ بے تحاشا انداز میں مکان کی طرف دوڑنے لگا۔ اس وقت اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ورلڈ ریس میں حصہ لے رہا ہو۔۔ اسے یہ بھی پرواہ نہ رہی تھی کہ کسی بھی لمحے اس کا پیر پھسل سکتا ہے اور پھر چٹانوں سے نیچے گرنے سے اس کی ساری ہڈیاں بھی چکنا چور ہو سکتی ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے کا واقعہ ہی ایسا تھا کہ اسے اس وقت کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا اور پھر جب وہ مکان کے پاس پہنچا تو وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ کیا وہ مر گئے۔ مر گئے وہ''...... کرنل الیگزینڈر نے بڑی طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آئیں''...... سموئیل نے کہا اور تیزی سے مکان کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اندر

پہنچا تو اس نے ایک کمرے میں کئی افراد کو فرش پر مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا۔ ان کے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ مقامی لوگ تھے۔

''یہ۔ یہ کون ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں''۔ کرنل الیگزینڈر نے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں جناب۔ ایس فائیو نے بتایا تھا کہ یہ ہیمر اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ کر رہے تھے''۔ سموئیل نے کہا۔

''تو پھر وہ ہیمر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ وہ راڈگر اور اس کی عورت''...... کرنل الیگزینڈر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''راڈگر اور اس کی عورت روزلٹ نیچے تہہ خانے میں ہیں جناب''...... سموئیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ان میں عمران تو نہیں ہے۔ عمران کے قدوقامت کا کوئی آدمی بھی ان میں نہیں ہے۔ سارا مکان چیک کرو احمق آدمی۔ جلدی کرو اور اپنے ساتھیوں کو ہر طرف پھیلا دو۔ ہری اپ''...... کرنل الیگزینڈر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ نو چیف۔ یہاں مزید کوئی آدمی نہیں ہے''...... سموئیل نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ عمران اور اس کے ساتھی نکل گئے۔ مم۔ مگر مجھے تو وہ نکلتے نظر نہیں آئے۔ اوہ۔ اوہ۔

ویری بیڈ۔ وہ اپنے ساتھی ایس فائیو سے پوچھو۔ جلدی کرو"۔ کرنل الیگزینڈر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا چیف"...... سموئیل نے کہا۔

"نانسنس۔ احمق۔ چلو باہر۔ ہم خطرے میں ہیں۔ چلو نکلو یہاں سے۔ ہری اپ۔ ہری اپ"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگا۔ سموئیل اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب مکان سے باہر آ چکے تھے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر پاگلوں کی طرح دوڑتا ہوا اوپر چڑھنے لگا لیکن اس بار چونکہ چڑھائی تھی اس لئے تھوڑی دیر بعد ہی وہ بری طرح ہانپتا ہوا رک گیا۔

"ہیلی کاپٹر یہاں لے آؤ۔ اب مجھ سے بھاگا نہیں جا سکتا۔ جاؤ اس ہیلی کاپٹر کو یہاں لے آؤ"...... کرنل الیگزینڈر نے رک کر ہانپتے ہوئے کہا اور سموئیل نے ایک آدمی کو بھیج دیا اور وہ خود بھی کرنل الیگزینڈر کے ساتھ ہی رک گیا تھا۔ باقی ساتھی بھی رک گئے تھے۔

"وہ۔ وہ تمہارا ایس فائیو کہاں ہے۔ اس کا پتہ کرو۔ جاؤ"۔ کرنل الیگزینڈر نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا تو سموئیل نے ایک دوسرے آدمی کو اس طرف بھیج دیا جس طرف اپنی موجودگی کا

ایس فائیو نے بتایا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں آدمیوں کی واپسی اکٹھی ہی ہوئی۔

''چچ چچ۔ چیف ہیلی کاپٹر غائب ہے۔ پائلٹ کی وہاں لاش پڑی ہے''...... ہیلی کاپٹر کی طرف سے آنے والے نے آ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''چچ۔ چچ۔ چیف۔ چٹان کے پیچھے ایس فائیو مردہ پڑا ہوا ہے''...... دوسرے آدمی نے کہا اور کرنل الیگزینڈر کا منہ حیرت اور خوف کی شدت سے کھل گیا اور اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

''یہ۔ یہ۔ کیا ہوا۔ یہ۔ یہ۔ اب۔ اب کیا ہو گا''...... چند لمحے رک کر کرنل الیگزینڈر نے احمقوں کے سے انداز میں کہا۔

''چیف۔ اب ہم پیدل تو نہ جا سکیں گے اور وہ عمران اور اس کے ساتھی اس ہیلی کاپٹر میں ہمارے اڈے پر پہنچ جائیں گے''۔ سموئیل نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وہ ٹرانسمیٹر ۔ وہ۔ وہ وہاں چٹان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... کرنل الیگزینڈر نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس چٹان کی طرف دوڑ پڑا جہاں وہ سموئیل اور اس کے ساتھیوں کو بھیج کر بیٹھا رہا تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر جو وہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ لے آیا تھا اور جس وقت اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع سموئیل نے دی تھی اس وقت وہ

اس قدر جوش میں وہاں سے بھاگا کہ اسے ٹرانسمیٹر کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان تک پہنچ گئے۔ ٹرانسمیٹر وہاں موجود تھا۔ کرنل الیگزینڈر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ٹیلر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل الیگزینڈر کالنگ۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے چیخ چیخ کر کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ٹیلر بول رہا ہوں۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر نے ٹیلر کی آواز سنائی دی۔

''ٹیلر۔ سپیشل ہیلی کاپٹر دشمنوں کے قبضے میں چلا گیا ہے اور وہ اس ہیلی کاپٹر پر اڈے پر پہنچیں گے۔ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ چاہے وہ میرے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف ٹیلر نے کہا۔

''اور سنو۔ تم اب فوری طور پر فری ٹائپ ہیلی کاپٹر کو یہاں ٹرانگ پہاڑی کے پیچھے قصبے کراچ کے قریب بھیجو۔ ہم وہاں موجود ہیں تاکہ وہ ہمیں لے جائے۔ سمجھ گئے۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹیلر نے جواب دیا

اور کرنل الیگزینڈر نے ایک بار پھر ہدایات کو دوہرایا اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ۔ اب واپس چلیں۔ ہیلی کاپٹر کو آتے آتے دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور سموئیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ خاص طور پر کرنل الیگزینڈر کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھ آتے آتے رہ گئے تھے۔ ورنہ اس بار وہ یقیناً اس کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے۔

لیڈی مارتھا تیس بتیس سال کی ایک نہایت سلجھی ہوئی عورت تھی۔ اس کا تعلق کرانس کی ایک باوسائل ایجنسی ریڈ رنگ سے تھا جسے اس نے اپنی ذہانت اور بہترین کارکردگی سے سنبھالا ہوا تھا اور ٹارج ایجنسی کی طرح اپنا اور اپنی ایجنسی کا شہرہ حاصل کر رکھا تھا۔ چیف سیکرٹری نے اسے اور اس کی ساتھی کیتھی کو اپنے پاس بلا کر شوالا میں موجود ٹرانگا کلب کے نیچے موجود کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دی تھیں اور پھر اس نے لیڈی مارتھا اور کیتھی کو بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کی ذمہ داری سونپ دی تھی کہ وہ ٹارج ایجنسی کے ساتھ مل کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کریں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر وہاں پہنچیں تو وہ کوبرا میزائل فیکٹری کی طرح اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

لیڈی مارتھا اور کیتھی نے چیف سیکرٹری سر آسٹن کے حکم پر ٹارج ایجنسی کے چیف کرنل الیگزینڈر کے ساتھ کام کرنے کی حامی تو بھر لی تھی لیکن لیڈی مارتھا نے چیف سیکرٹری کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہاں جا کر وہ اپنے طور پر الگ کام کرے گی اور اپنے انداز میں ان پہاڑی علاقوں کا محاصرہ کرے گی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھنے سے نہ صرف روکے گی بلکہ انہیں ہر ممکن طریقے سے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی۔

ڈارسی کی طرح لیڈی مارتھا کی بھی ٹارج ایجنسی کے کرنل الیگزینڈر سے نہ بنتی تھی اور وہ ہمیشہ اس سے خار رکھتی تھی۔ اسی طرح کرنل الیگزینڈر کے دل میں بھی اس کے لئے کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ وہ اسے خود سے کمتر سمجھتا تھا اور اسے منہ تک نہ لگانا پسند کرتا تھا لیکن چونکہ لیڈی مارتھا کی بھی کرانس میں ایک حیثیت تھی اس لئے وہ مجبوراً ہی سہی اس سے نہ صرف بات کرتا تھا بلکہ اس سے ملکی مفادات میں بات کرنے کا بھی پابند تھا۔

لیڈی مارتھا نے کرنل الیگزینڈر سے ملاقات کر کے انہیں پہاڑیوں کے اندر ہی رہنے کا کہا تھا اور اپنی فورس لے کر وہ ریڈ سرکل سے الگ دوسری پہاڑیوں میں آ گئی تھی۔ جہاں اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر الگ کیمپ لگوا لئے تھے۔ لیڈی مارتھا کا یہ خیمہ ایک پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ اس پہاڑی پر جس کی دوسری طرف بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا ریڈ سرکل تھا اور اس جنوبی پہاڑی کا

چارج ریڈ رنگ ایجنسی کے پاس تھا۔ وہ اس وقت اپنے الگ سے بنے ہوئے خوبصورت اور ضروری سامان سے آراستہ خیمے میں موجود تھی۔ اس کے ساتھ اس کی نمبر ٹو مارتھا بھی موجود تھی جو ابھی ابھی وہاں آئی تھی اور دونوں لائم جوس پینے میں مصروف تھیں۔

''مادام اس بار تو عجیب وغریب حالات بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کرنے کے لئے چار پانچ ایجنسیاں بیک وقت کام کر رہی ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی نجانے کہاں ہیں''...... کرسی پر بیٹھی ہوئی کیتھی نے لیڈی مارتھا سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اس لئے تو اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن والی پہاڑی کے عقبی حصے میں اپنے آدمیوں کو پہنچا دیا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں آئے تو اسی راستے سے آئیں گے اور میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ کرنل الیگزینڈر اور اس کے آدمیوں تک پہنچیں ہمیں اطلاع مل جائے میں چاہتی ہوں کہ ان سب ایجنسیوں کے مقابلے پر میدان ریڈ رنگ ایجنسی کے ہاتھ رہے لیکن ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کسی اطلاع نہ ملنے کا تو یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ فیکٹری تباہ کر کے مطمئن ہو گئے ہیں اور ان کی نظر میں سٹور اور میزائل اسٹیشن کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور وہ اپنا مشن مکمل کر کے یہاں سے واپس چلے گئے ہیں''...... لیڈی مارتھا نے لائم

جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیتھی مزید کوئی بات کرتی۔ ساتھ ہی موجود میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو لیڈی مارتھا اور کیتھی دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔ لیڈی مارتھا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کو اپنے پاس کیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مارجر کالنگ مادام۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی اور لیڈی مارتھا بے اختیار اچھل پڑی۔

''اوہ۔ یہ مارجر تو ٹارج ایجنسی کے سپیشل سیکشن میں ہمارا مخبر ہے۔ اوہ پھر تو یہ کوئی اہم اطلاع ہو گی''...... لیڈی مارتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا وائس بٹن دبا دیا۔

''یس۔ لیڈی مارتھا اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... لیڈی مارتھا کے لہجے میں حیرت تھی۔

''مادام۔ ایک اہم اطلاع ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا اطلاع ہے۔ بتاؤ۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

''ٹارج ایجنسی کا ایک ماسٹر سیکشن ہے جس کا انچارج راڈگر ہے اور اس راڈگر کی ایک گرل فرینڈ روزلٹ ہے جو گریٹ لینڈ میں ایک سرکاری ایجنسی میں کام کرتی ہے۔ راڈگر نے گریٹ لینڈ سے خاص طور پر اسے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف

سے مارجر نے کہا تو لیڈی مارتھا کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''اس میں خاص بات کیا ہے۔ نانسنس۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''خاص بات یہ ہے مادام کہ اس روزلٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ایک جال پھینکا اور عمران اور اس کے ساتھی اس جال میں پھنس چکے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے مارجر کی آواز سنائی دی اور لیڈی مارتھا یکلخت چونک پڑی۔ کیتھی کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور مارجر نے روزلٹ اور ہیمر کی جنرل فریکوئنسی پر کی جانے والی کال اور اس میں بتائی جانے والی سنیک لائن کریک کی تفصیل اور پھر مشین سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان وانے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ روزلٹ کی طرف سے اس سنیک لائن میں کئے جانے والے تمام انتظامات کے بارے میں بتا دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بازی ٹارج ایجنسی کے ہاتھ لگے گی۔ رئیلی ویری سیڈ۔ اب موجودہ صورتحال کیا ہے۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے غصے اور پریشانی سے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی جال میں پھنس چکے ہیں اور راڈگر اور روزلٹ نے ہیمر اور اس کے گروپ کی مدد سے انہیں کراچ قصبہ سے کچھ دور پہاڑیوں میں بنے ہوئے علیحدہ مکان میں پہنچایا ہے اور اب وہ خود وہاں گئے ہیں۔ راڈگر اور روزلت کا خیال ہے کہ پہلے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل طور پر شناخت کرے گا۔ اس کے بعد انہیں گولیاں مار دی جائیں گی۔ مجھے جیسے ہی موقع ملا ہے میں آپ کو کال کرنے سائیڈ پر آ گیا ہوں۔ اوور''...... مارجر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر اب مزید کچھ کرنا ہی فضول ہے۔ جب تک ہم وہاں پہنچیں گے وہ انہیں ہلاک کر چکا ہوگا۔ اوکے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل''...... لیڈی مارتھا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم''...... کیتھی نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ ٹارج ایجنسی پر واقعی قسمت مہربان دکھائی دے رہی ہے''...... لیڈی مارتھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر بڑی مایوسی کے عالم میں کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا تو لیڈی مارتھا چونک پڑی۔

''اب کس کی کال آ گئی''...... لیڈی مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ لاسٹر کالنگ مادام۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور لیڈی مارتھا ایک بار پھر اچھل پڑی۔

''کرنل الیگزینڈر کے گروپ کا مخبر''...... لیڈی مارتھا نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا وائس بٹن آن کر دیا۔

''یس لیڈی مارتھا اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے تیز لہجے میں کہا۔

''مادام ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ چیف کرنل الیگزینڈر اپنے نمبر ٹو سموئیل اور اس کے چند مسلح آدمیوں کے ساتھ اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں ٹرانگ پہاڑی کے عقب میں واقعی کراچ قصبہ کی طرف گئے ہیں وہاں راڈگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا ہے اور چیف کرنل الیگزینڈر انہیں راڈگر سے چھین کر اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لیڈی مارتھا کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ یہ راڈگر تو اسی کی ایجنسی کا آدمی ہے پھر کرنل الیگزینڈر اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیوں چھیننا چاہتا ہے اور تمہیں کیسے پتہ چلا۔ کیا کرنل الیگزینڈر نے بتایا ہے۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں مادام۔ میں ٹرانسمیٹر کے کال کیچر پر کام کرتا ہوں۔ کرنل الیگزینڈر کو راڈگر کے گروپ میں موجود اس کے خاص مخبر نے اطلاع دی ہے اور مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ کرنل الیگزینڈر

اور راڈگر میں کون سا اختلاف چل رہا ہے جو کرنل الیگزینڈر کو راڈگر کے خلاف انتہائی اقدام اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اوور“...... لاسٹر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ لیکن وہ کس طرح اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھینے گا۔ کیا پلاننگ ہے اس کی۔ اوور“...... لیڈی مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ تو مجھے نہیں معلوم مادام لیکن بہرحال وہ وہیں گئے ہیں اور انہوں نے انچارج ٹیلر کو بھی کچھ نہیں بتایا۔ یہ تو میں نے چونکہ کال کیچ کر لی تھی اس لئے مجھے اصل بات کا علم ہو گیا ہے۔ اوور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”او کے۔ اوور اینڈ آل“...... لیڈی مارتھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ لیڈی مارتھا کالنگ۔ اوور“...... لیڈی مارتھا نے کال دینا شروع کر دی اس کے انداز میں تیزی تھی۔

”لیس مادام۔ رابن اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”رابن۔ فوراً بڑا ہیلی کاپٹر مع چار مسلح افراد کے جن کے پاس میزائل گنیں، بم، مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ ہو۔ یہاں بھیج دو فوراً۔ دیر مت کرنا پائلٹ کو بتا دینا کہ ہم نے ٹرانگ پہاڑی کے عقب

میں کراچ قصبہ کے پاس پہنچنا ہے۔ سمجھ گئے۔ اوور''...... لیڈی مارتھا نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ میں ابھی بھجواتا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے رابن نے جواب دیا اور لیڈی مارتھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آؤ کیتھی۔ اگر کرنل الیگزینڈر اپنے ہی سیکشن کے آدمی کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے تو ضرور کوئی اہم بات ہو گی۔ اس سے پہلے کہ وہ راگرڈ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی تحویل میں لے لے۔ ہم بھی کریڈٹ اس سے چھین لیں گے۔ آؤ''...... لیڈی مارتھا نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیتھی بھی سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے لپکی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک سرخ رنگ کے بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار تیزی سے کراچ قصبہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ، لیڈی مارتھا اور کیتھی کے علاوہ چار مسلح افراد موجود تھے اور ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں دو بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے بھی موجود تھے۔

''وہ مکان جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا ہے اس کی نشاندہی کس طرح ہو گی''...... کیتھی نے لیڈی مارتھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ کراچ قصبہ سے ہٹ کر علیحدہ بنا ہوا ہے۔ ہیلی کاپٹر سے

اسے آسانی سے چیک کیا جا سکے گا“...... لیڈی مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر ایک لمبا چکر کاٹ کر کراچ قصبہ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ وہ پہاڑیوں کے اوپر سے نہ گزر سکتے تھے ورنہ ہدایات کے مطابق ان کا ہیلی کاپٹر کسی بھی پہاڑی پر بنی ہوئی ائیر چیک پوسٹ سے کسی وارننگ کے بغیر مار گرایا جاتا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ٹرانگ پہاڑی کے عقب میں واقع کراچ قصبہ کے پاس پہنچ گئے۔

”ہیلی کاپٹر اور زیادہ بلندی پر لے جاؤ تاکہ میں اس مکان کو مارک کر سکوں“...... لیڈی مارتھا نے پائلٹ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہیلی کاپٹر کو اور زیادہ بلندی پر لے جانے لگا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے ہیلی کاپٹر کو معلق کر دیا اور لیڈی مارتھا نے ایک بار پھر طاقتور دور بین آنکھوں سے لگائی اور غور سے نیچے کی طرف جھک کر اس مکان کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔

”ارے یہ کیا۔ اوہ۔ اوہ یہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ بالکل یہ عمران کا ہی قد وقامت ہے“...... اچانک لیڈی مارتھا کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”عمران اور اس کے ساتھی“...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں نے مختلف سمتوں سے آدمیوں کو اس مکان کی

طرف بڑھتے دیکھا ہے اور جو آدمی خاص طور پر فوکس میں تھا اس کا قدوقامت بالکل عمران جیسا تھا اگرچہ شکل فاصلے کی وجہ سے صاف نظر نہیں آرہی لیکن میں اس کے چلنے کا انداز پہچانتی ہوں۔ وہ یقیناً عمران تھا''...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

''تو وہ اس مکان میں اب گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل الیگزینڈر کو انہوں نے چکر دے کر واپس بھیج دیا ہے اور راڈگر بھی ان کے قبضے میں ہے۔ ورنہ یہ اس طرح آزادی سے نہ گھوم پھر رہے ہوتے''...... اس بار کیتھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''تو پھر مادام''...... پائلٹ نے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سب میزائل گنیں تھیلوں سے نکال لو اور پوزیشنیں لے لو۔ تمہارا ٹارگٹ یہ مکان ہو گا۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے اس مکان پر میزائل فائر کر دینے ہیں''...... لیڈی مارتھا نے تیز لہجے میں عقبی طرف بیٹھے ہوئے چاروں افراد سے کہا اور وہ سب اس کی ہدایات پر عمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

''تم ہیلی کاپٹر کو آگے لے جاؤ اور اتنی بلندی پر رکھو کہ اس مکان کے اوپر سے گزرو تو مکان میزائل گن کی رینج میں آجائے لیکن نیچے سے ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جا سکے''...... لیڈی مارتھا نے اس بار پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... پائلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور پھر اسے غوطہ دیتے ہوئے پہاڑی چٹانوں کے درمیان بنے ہوئے بالکل الگ تھلگ مکان کی طرف لے جانے لگا۔ چاروں افراد نے میزائل گنیں ہاتھوں میں لے لیں اور ان میں میگزین لوڈ کر لئے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اس مکان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ اس کی بلندی کم ہوتی جا رہی تھی۔ چاروں افراد ہیلی کاپٹر کی عقبی کھڑکیوں میں میزائل گنیں لے کر جم گئے تھے۔ لیڈی مارتھا اور کیتھی دونوں کے چہروں پر عجیب سا جوش تھا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر اس مکان سے ذرا سے فاصلے پر رہ گیا اور بلندی بھی اتنی رہ گئی کہ میزائل فائر ہو سکیں۔

''فائر''...... لیڈی مارتھا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سٹک سٹک کی آوازیں ابھریں اور میزائل گنوں سے نکلنے والے میزائل بجلی کی سی تیزی سے سیدھے اس مکان کی طرف بڑھے۔ ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے چار میزائل اس مکان سے جا کر ٹکرائے اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ مکان کے پرزے اڑ گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر اب مکان سے کافی آگے نکل گیا تھا۔

''ہیلی کاپٹر کو واپس لے چلو اور دوبارہ میزائل فائر کرو''۔ لیڈی مارتھا نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو ٹارنا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک دور سے ایک شعلہ چمکا اور اس کے ساتھ ہی پائلٹ نے بجلی کی سی تیزی سے ایک جھٹکے

سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے ایک میزائل ہیلی کاپٹر کے بالکل نیچے سے گزر گیا۔ اگر پائلٹ کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہیلی کاپٹر اس میزائل سے ٹکرا کر فضا میں ہی تباہ ہو چکا ہوتا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... لیڈی مارتھا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہم پر ایئر چیک پوسٹ سے میزائل فائرنگ ہو رہی ہے''۔ پائلٹ نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کو اچانک ایک جھٹکے سے غوطہ دیا اور دوسرے لمحے ایک اور میزائل ہیلی کاپٹر کے اوپر سے نکل گیا۔ اس بار وہ بال بال بچے تھے۔

''نکلو۔ نکل چلو۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا اور ہم مارے جائیں گے''...... لیڈی مارتھا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اس بار انتہائی مہارت سے ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے کی طرف ایک لمبا غوطہ دیا اور پھر پہاڑیوں کے بالکل قریب لے جا کر وہ اسے انتہائی ماہرانہ انداز میں اڑاتا ہوا واپس اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ لیڈی مارتھا اور کیتھی دونوں کے چہرے خوف سے زرد پڑے ہوئے تھے اور وہ بار بار مڑ کر خوفزدہ انداز میں اس طرف دیکھ رہی تھیں جدھر سے میزائل ان پر فائر ہو رہے تھے۔

''اب ہم پر میزائل فائر نہیں ہو سکتے مادام۔ ہم انتہائی نیچی پرواز کر رہے ہیں''...... پائلٹ نے کہا تو مادام کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم واقعی ماہر ہو۔ اگر تم مہارت کا مظاہرہ نہ کرتے تو ہمارا خاتمہ یقینی تھا''...... لیڈی مارتھا نے کہا تو پائلٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

''مادام۔ میں جنگی پائلٹ ہوں اور یہ ہیلی کاپٹر گو جنگی ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔ لیکن ہے اسی انداز کا۔ اس لئے ہم بچ نکلے ہیں ورنہ ان میزائلوں سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے''...... پائلٹ نے جواب دیا اور لیڈی مارتھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مادام۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا کیا ہو گا۔ وہ تو اس مکان کی تباہی کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہوں گے۔ کیوں نہ ہم ہیلی کاپٹر یہیں اتار کر ان لاشوں کو اٹھا لیں''...... کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ اب یہ ممکن نہیں رہا۔ اب اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمارا کورٹ مارشل ہو جائے گا۔ یہ علاقہ راڈگر کی تحویل میں ہے اور ان کی ائیر چیک پوسٹ نے ہمیں مارک کر لیا ہے۔ اب ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ بعد میں انکار کیا جا سکتا ہے لیکن اگر انہوں نے ہمیں یہاں پکڑ لیا تو پھر ہمیں کورٹ مارشل سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ چیف سیکرٹری اور صدر دونوں نے اس

بار سب کو انتہائی سختی سے تنبیہہ کی تھی کہ کوئی ایجنسی دوسرے کے علاقے میں مداخلت نہ کرے۔ ورنہ اس کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا۔ کرنل الیگزینڈر بھی شاید اسی لئے واپس چلا گیا ہے کہ اسے چیک کر لیا گیا ہو گا۔ اب مجبوری ہے کہ کریڈٹ بہرحال راڈگر کو ہی ملے گا۔ اصل بات تو اس خطرناک ایجنٹ کا خاتمہ اور کرانس کا مفاد ہے۔ کریڈٹ کوئی بھی لے جائے''..... لیڈی مارتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے ایک سرنگ نما تنگ سے کریک سنیک لائن میں سے گزرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت وہ اس مقامی لباس اور اسی پہلے والے میک اپ میں ہی تھے یہ سرنگ اس مکان کے ایک خفیہ کمرے سے نکل کر پہاڑی علاقے کی طرف جاتی تھی اور اس کا پتہ ہیمر نے بتایا تھا اور عمران کو اس سرنگ کو استعمال اس لئے کرنا پڑا تھا کہ صفدر نے اچانک ایک انتہائی طاقتور ٹیلی ویو بٹن برآمدے کے ایک کونے میں پڑا چیک کر لیا تھا اس بٹن کو دیکھتے ہی عمران چونک پڑا تھا کیونکہ وہ اس کی ساخت کو سمجھتا تھا۔

اس کی رینج کافی دور تک تھی اور نجانے کہاں سے نہ صرف انہیں دیکھا جا رہا تھا بلکہ ان کی گفتگو بھی سنی جا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ خطرے میں تھے پھر اس مکان میں چونکہ میک اپ باکس بھی نہ تھا اس لئے عمران نے بجائے عام راستے سے باہر

جانے کے اس سرنگ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ہیمر اور اس کے ساتھیوں کو گولی مار کر وہ سب اس سرنگ کی طرف بڑھ گئے تھے۔

"یہ چیکنگ کون لوگ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ راڈگر کے آدمی ہوتے تو پھر اب تک وہ مکان پر حملہ کر چکے ہوتے اور ہیمر بھی اس طرح آسانی سے کال کے مطابق اندر نہ آ جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ضرور کوئی دوسری ایجنسی ہے۔ وہ خفیہ طور پر راڈگر کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ اس لئے تو مجھے وہاں سے اس طرح نکلنا پڑا ہے۔ کسی بھی وقت پورے مکان پر میزائل فائر ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ نے کرنل الیگزینڈر کی طرح اس راڈگر اور روزلٹ کو بھی زندہ چھوڑ دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سربراہوں کو مار کر کیا مل سکتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا لے لیتا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک غار سے باہر آ گئے۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ سامنے چٹان کے پیچھے ایک آدمی موجود ہے"...... عمران نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک پڑے کیونکہ واقعی ایک چٹان کے پیچھے ایک آدمی ایک مشین سمیت موجود تھا۔ اس کا رخ مخالف سمت میں تھا جہاں وہ مکان تھا۔ عمران چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس کی طرف بڑھتا گیا۔

''خبردار''...... عمران نے اس کے عقب میں پہنچ کر کہا تو وہ آدمی یکلخت اچھلا اور مڑنے کی کوشش میں نیچے گر گیا۔ پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کا چہرہ بری طرح بگڑتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو پیچھے کی طرف کیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ جلدی بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا چونکہ جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے سامنے ایک اونچی چٹان تھی اس لئے وہ دیکھ لئے جانے کے خطرے سے محفوظ تھے۔

''ہڈسن۔ ہڈسن۔ میرا نام ہڈسن ہے''...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کس ایجنسی سے تعلق ہے''...... عمران نے پیر کو ذرا سی حرکت دیتے ہوئے کہا۔

''ٹٹ ٹٹ۔ ٹارج ایجنسی سے۔ ٹارج ایجنسی سے''...... ہڈسن نے گھٹے گھٹے لہجے میں رک رک کر کہا۔

''پوری تفصیل بتاؤ۔ تم نے ٹیلی ویر کیوں اس مکان میں لگایا تھا پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ہڈسن سے تفصیل سن کر عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بال بال بچے تھے ورنہ کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے ان کا خاتمہ کر دیتے۔ ہڈسن نے

انہیں ہیلی کاپٹر کے بارے میں بھی بتایا تھا اس لئے عمران نے جلدی سے پیر کو پوری طرح موڑا اور ہڈسن کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

''یہ ہیلی کاپٹر کراچ قصبہ کے قریب ہی ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے آسانی سے کرنل الیگزینڈر کے اڈے پر پہنچ سکتے ہیں۔ آؤ جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے کراچ قصبہ کی طرف دوڑتے چلے گئے اور پھر واقعی انہیں دور سے ایک چٹان کے اوپر موجود بڑا سا ہیلی کاپٹر نظر آ گیا۔ جس کے ساتھ ایک آدمی بھی کھڑا تھا۔

''ٹائیگر۔ چکر کاٹ کر جاؤ اور اس آدمی کا خاتمہ کر دو۔ جلدی کرو یہ مسلح ہو گا۔ خیال رکھنا''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے دوڑتا چلا گیا جبکہ عمران اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا تھا۔

ٹائیگر چٹانوں کی اوٹ میں ہو جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا پھر وہ اچانک ہیلی کاپٹر کے عقب سے نکلتا نظر آیا ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے آدمی کی پشت اس کی طرف تھی اور چند لمحوں بعد ٹائیگر نے اسے چھاپ لیا اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچے تو ٹائیگر اس آدمی کو ختم کر چکا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر پر سوار

ہو کر اس کا جائزہ لیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اوپر آنے کا اشارہ کیا اور خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور عمران نے اسے تیزی سے واپس اسی روٹ کی طرف بڑھانا شروع کر دیا جس روٹ پر وہ جیپ کے ذریعے جوگرڈ کے ساتھ آئے تھے اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر کو جنرل فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر دیا تھا تاکہ کرنل الیگزینڈر اگر کسی کو کال کرے تو یہ کال یہاں بھی سنائی دے سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی ایک کال رسیور ہونی شروع ہو گئی۔ کال کرنل الیگزینڈر ہی کر رہا تھا اور اس کا مخاطب کوئی ٹیلر تھا۔ جب کال ختم ہوئی تو عمران نے ایک لمبا سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اب کرنل الیگزینڈر کے اڈے پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب ہمیں واپس جا کر اس دوسرے ہیلی کاپٹر کے پہنچنے سے پہلے کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھیوں پر قابو پانا ہو گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس میک اپ باکس نہیں ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کو واپس موڑنا شروع کر دیا۔

''کرنل الیگزینڈر سے اب حتمی طور پر اس سپر سٹور کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد ہم اس سنیک لائن کے ذریعے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں تک پہنچ کر آپریشن کر سکتے ہیں''۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہیلی

کاپٹر پہلی والی جگہ پر دوبارہ اتار دیا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کی لاش ابھی تک وہیں پڑی ہوئی تھی۔

"کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی یقیناً مکان کے اندر ہوں گے۔ ہمیں چکر کاٹ کر جانا ہو گا"...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور ایک بار پھر وہ اس مکان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار عمران کی ہدایت پر وہ پھیل کر چاروں طرف سے مکان کی طرف بڑھ رہے تھے تاکہ اگر کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی مکان سے باہر موجود ہوں تو انہیں چیک کیا جا سکے لیکن مکان تک پہنچنے کے باوجود کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی انہیں نظر نہ آئے تو جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر وہ سب ریڈ کرنے کے سے انداز میں مکان کے اندر داخل ہو گئے لیکن اندر جا کر انہیں حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا کیونکہ مکان خالی پڑا ہوا تھا وہاں کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے البتہ ہیمر اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے لیکن اب ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے یوں لگتا تھا کہ لاشوں پر کسی نے جان بوجھ کر گولیاں چلائی ہوں عمران تیزی سے تہہ خانے کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچے اندر راڈگر اور روزلٹ اسی طرح بندھے ہوئے لیکن بے ہوش نظر آ رہے تھے۔

"میں نے یہاں ایک طویل سرنگ دریافت کی ہے باس"۔

ٹائیگر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اسے لے کر دوسرے کمرے میں آیا تو تہہ خانے کی سامنے والی دیوار کا ایک بڑا حصہ کھلا ہوا تھا اور وہاں دور تک جاتی ہوئی ایک طویل سرنگ دکھائی دے رہی تھی جو خاصی وسیع و عریض تھی۔ اسی لمحے تنویر جو باہر موجود تھا دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔

''سرخ رنگ کا ایک اور ہیلی کاپٹر آیا ہے اور وہ جس طرح سے اس عمارت کے اوپر چکرا رہا ہے اس کے انداز سے لگ رہا ہے کہ وہ جلد ہی ہم پر حملہ کرنے والے ہیں''...... تنویر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم عمارت سے باہر نہیں جا سکتے۔ ٹائیگر کو قدرت نے اس راستے تک پہنچایا ہے۔ چلو جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں سروں پر انتہائی خوفناک دھماکے ہوتے سنائی دیئے۔

''اوہ اوہ۔ انہوں نے عمارت پر میزائل برسائے ہیں۔ دیواروں سے لگ جاؤ۔ دھماکوں کے دھمک سے یہ سرنگ بھی گر سکتی ہے۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور فوراً دیوار کی سائیڈ سے لگ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی دیوارں سے لگنے میں دیر نہ لگائی۔ باہر

دور یکے بعد دیگرے چار دھماکے ہوئے اور پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ سرنگ کی زمین اور دیواریں چند لمحے بری طرح سے لرزتی رہیں پھر پرسکون ہوگئیں۔ سرنگ میں تاریکی تھی اس لئے انہیں پتھر اور مٹی کے گرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے جیب سے ایک طاقتور ٹارچ نکال کر روشن کی تو اسے سرنگ میں جگہ جگہ مٹی اور پتھر گرتے دکھائی دیئے۔

''ہم محفوظ ہیں۔ چلو جلدی''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ ایک گھنٹہ مسلسل سرنگ میں دوڑتے رہنے کے بعد وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے۔ سرنگ کا دہانہ بند تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس دیوار کا جائزہ لیا تو انہیں وہاں ایک ابھار دکھائی دیا۔ عمران نے اس ابھار کو دبایا تو سرنگ کا دہانہ کھلتا چلا گیا اور سرنگ یکلخت روشنی سے بھر گئی۔ باہر ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

''ٹائیگر۔ باہر جا کر چیک کرو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ جھاڑیاں ہٹاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''سب کلیئر ہے باس۔ یہ شاید مغربی علاقے کا جنگل ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ بلیک فورسٹ یہاں قریب ہی تھا۔ شاید ہم وہیں آ گئے

ہیں۔ چلو نکلو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سرنگ سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر واقعی ایک جنگل تھا جہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''یہاں تو ہر طرف خاموشی ہے۔ لگتا ہے یہاں کسی ایجنسی کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''بلیک فورسٹ میں حسن ہمیشہ ماند ہی ہوتا ہے اس لئے یہاں بھلا کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ یہاں حسن کی چمک پیدا ہونے والی ہے تو وہ لوگ یقیناً یہاں بھی پہنچ جاتے''...... عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔ وہ ایک چٹان پر کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور یہ بات کہتے ہوئے وہ چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا تھا۔

''تم پھر بکواس پر اتر آئے''...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں تو چٹان سے اترا ہوں۔ ویسے اگر تم چٹان کو بکواس کہتی ہو تو اب پھر بکواس پر چڑھ رہا ہوں اور یہاں تو ہر طرف بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے''...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکتی تھی۔

''عمران صاحب''...... اچانک صفدر کی آواز ان کے عقب سے سنائی دی۔

''ارے شیطان آ گیا۔ بس شیطان میں یہی بڑی خامی ہے کہ جہاں ذرا جنت ملنے کا امکان ہو وہاں پہنچ گیا۔ کہ چلو آدم زاد

صاحب اپنی دنیا میں جہاں ہر طرف بقول جولیا بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے۔ جی فرمایئے۔ اب کیا حکم ہے''...... عمران نے مڑے بغیر کہا۔

''میرا تو قافیہ شیطان سے نہیں ملتا۔ آپ کا البتہ ملتا ہے۔ عمران اور شیطان ہم قافیہ ہی ہیں''...... صفدر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کبھی ہم قافیہ ہوتے تھے۔ مگر اب تو صف در صف کا فرق ہے۔ عمران اور شیطان میں''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار نہ صرف صفدر بے اختیار ہنس پڑا بلکہ جولیا بھی عمران کے اس خوبصورت جواب پر ہنس پڑی۔

''آپ جیسی حاضر جوابی میں کہاں سے لاؤں عمران صاحب''۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''غیر حاضر سوالی کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ بے چارہ غیر حاضر ہونے کی وجہ سے سوال ہی نہیں کر سکتا۔ بس عمران صاحب عمران صاحب ہی کرتا رہ جاتا ہے''...... عمران نے حاضر جوابی کے مقابلے میں غیر حاضر سوالی کی ترکیب گھڑتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ سوال کرنے بھی تو دیں۔ سوال سے پہلے ہی جواب شروع کر دیتے ہیں''...... صفدر نے عمران کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

''اچھا پوچھو۔ کیا ہے سوال''...... عمران نے کہا۔

''میں یہ پوچھنا چاہتا تھا ہم اس بلیک فورسٹ سے بھی تو ریڈ سرکل میں موجود بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف جا سکتے ہیں۔ ہمارے لئے تو یہ اچھا ہو گیا ہے کہ ہم بغیر کسی کی نظروں میں آئے اس جنگل میں پہنچ گئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''یہ تو تم نے اپنا تجزیہ پیش کیا ہے۔ کوئی سوال تو نہیں ہے اور بہر حال ہم نے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنا ہے اس کے بعد سوال کرنے والوں کو سب کچھ مل جائے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ صفدر اور جولیا نے اس بار کوئی حجت کرنے کے بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جنگل میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ جنگل گھنا تھا۔ مسلسل آگے بڑھتے ہوئے رات کی تاریکی میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی رکے بغیر آگے بڑھ رہے تھے۔

جنگل میں اس وقت دور دور تک کوئی انسان نظر نہ آ رہا تھا البتہ جانوروں اور دوسرے حشرات الارض کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ شاید یہ جنگل بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سے ہٹ کر تھا اس لئے اسے نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ درخت اس جنگل کا سب سے اونچا درخت ہو گا''...... اچانک جوزف نے ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جس کا تنا کافی چوڑا اور پھیلا ہوا تھا۔

''یہاں ہمیں ریڈ ٹریپ لگانا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب

چونک پڑے۔

''ریڈ ٹریپ۔ آپ کا مطلب ہے جنگل کے درختوں پر مشین گنیں باندھی ہیں اور ان کے ٹریگروں پر رسیاں لپٹی ہیں تاکہ جیسے ہی رسیاں کھینچی جائیں مشین گنیں چل پڑیں اور دشمنوں کو ایسا معلوم ہو جیسے یہاں مسلح گروپ موجود ہے''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تم اوپر جا کر مشین گن فٹ کر دو''...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا اتارا۔ اس میں سے ایک مشین گن باہر نکالی اور اس نے تھیلے میں سے پٹی نما میگزین کھولا اور اس میں ایڈجسٹ کر کے اس نے باقی پٹی کو مخصوص انداز میں پھیلا دیا۔ عمران نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اسے مشین گن کے ٹریگر والے حلقے میں جوڑ کر اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

''اب اسے لے جاؤ''...... عمران نے کہا اور صدیقی مشین گن کاندھے پر لٹکا کر کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ باقی سب ساتھی وہاں خاموش کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی نیچے اتر آیا۔

''میں نے اسے اچھی طرح ایڈجسٹ کر دیا ہے''...... صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دور چلنے کے بعد عمران رک گیا۔

''نعمانی اب تم دوسری مشین گن یہاں ایڈجسٹ کر دو''۔ عمران

نے کہا اور اس بار نعمانی نے اپنے کاندھے سے تھیلا اتارا اور اس میں سے مشین گن نکالی۔ چند لمحوں بعد جب پہلی مشین گن کی طرح یہ بھی تیار ہو گئی تو صدیقی، نعمانی کے ہاتھ سے یہ مشین گن لے کر ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹوں کے اندر اس جنگل میں انہوں نے مختلف جگہوں پر دس مشین گنیں درختوں کے اوپر نصب کر دیں۔

''آؤ۔ اب اس سنیک لائن کی طرف چلیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ ٹرانگ پہاڑی کے کریک کی طرف بڑھنے لگے جو سنیک لائن کہلاتا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کریک کے تنگ سے دہانے میں داخل ہو گئے۔ آگے ٹائیگر تھا اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال کر جلائی تھی۔ ٹارچ گو چھوٹی تھی لیکن اس کی روشنی کافی تیز تھی۔ کریک خاصا تنگ سا تھا۔

وہ ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی دیر تک کریک میں چلنے کے بعد اچانک وہ کھلی جگہ پر آ گئے۔ سامنے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا طویل سلسلہ نظر آ رہا تھا۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پہاڑی سلسلے کا آغاز ہوتے ہی وہ ایک بار پھر کریک میں داخل ہو گئے اور اس بار یہ کریک کافی دور تک چلا گیا تھا لیکن ایک بار پھر وہ کھلی جگہ پر پہنچ گئے اور اس بار بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے اندر وہ پہنچ گئے تھے۔ وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے۔

''اس بار جس راستے سے ہم گزریں گے اس کا اختتام بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل میں ہی ہو گا اور وہاں چپے چپے پر مسلح افراد ہیں۔ اب ہمیں ایکشن میں آنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم چلو تو سہی''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کریک میں داخل ہو گئے۔ یہ کریک پہلے سے بھی زیادہ طویل ثابت ہوا۔ لیکن پھر اچانک وہ ایک کھلی جگہ پر آ گئے۔ اب اوپر مسلسل چڑھائی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ نیچے سے اوپر تک جگہ جگہ سرچ لائٹیں لگی ہوئی تھیں اور تیز روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

''حیرت ہے۔ انہوں نے واقعی زبردست انتظامات کر رکھے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''یہ ائیر چیک پوسٹ کہاں ہے''...... عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب یہاں سے تو وہ دکھائی نہیں دے سکتی''...... اس بار صفدر نے کہا کیونکہ اوپر جنگل تھا اور ظاہر ہے اونچے درختوں کی وجہ سے سب سے اوپر بنی ہوئی چیک پوسٹ نظر نہ آ سکتی تھی۔

''چلو اوپر جا کر دیکھ لیں گے لیکن اب میری بات غور سے سن

لو۔ اب جس مہم کا آغاز ہو رہا ہے یہ یقینی طور پر موت کا کھیل ہو گا۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں گے۔ کسی کی ذرا سی غفلت اور کوتاہی ہم سب کا خاتمہ کر دے گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر انہوں نے جیبوں سے مخصوص قسم کے مشین پسٹل نکال لئے جن کی نالوں پر انتہائی نفیس سائیلنسر چڑھے ہوئے تھے۔ یہ سارا اسلحہ انہیں اسی مکان کے تہہ خانے سے ملا تھا جو شاید راڈگر اور روزلٹ نے وہاں جمع کیا تھا۔ وہ سب اوپر چڑھنے لگے۔

عمران ان کی رہنمائی کر رہا تھا اور وہ بڑے محتاط انداز میں اوپر چڑھ رہے تھے۔ عمران خاص طور پر ایسے راستے کا انتخاب کر رہا تھا جو ان سرچ لائٹوں کے درمیان کا وہ راستہ تھا جہاں روشنی قدرے کم تھی۔ کافی اوپر آنے کے بعد اچانک عمران ٹھٹک کر رک گیا اور سب ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی ٹھٹک کر رک گئے۔ عمران نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ان سب کی گردنیں اس طرف کو گھوم گئیں جہاں ایک مسلح آدمی زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا سر ایک چٹان سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک مشین گن پڑی ہوئی تھی۔ وہ گہری نیند سو رہا تھا۔

''ٹائیگر۔ اس کی آواز نہیں نکلنی چاہئے۔ یہاں لازماً اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں گے''...... عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا

دیا اور پھر جھک کر وہ انتہائی محتاط انداز میں اس سوئے ہوئے آدمی کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کے قریب پہنچ گیا۔ اچانک اس کا پیر کسی ایسے پتھر پر پڑا جو شاید پہلے ہی اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا کہ اس کا پیر پڑتے ہی وہ کھڑکھڑا کر نیچے گرنے لگا اور سویا ہوا آدمی بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھا ہی تھا کہ ٹائیگر کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ ٹائیگر نے انہیں کاشن دیا تو وہ سب اس کے پاس پہنچ گئے۔ ابھی وہ سب ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک عمران کی نظر سامنے پڑے ایک باکس پر پڑی۔ وہ اس باکس کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"ریڈ بلاسٹر۔ اوہ۔ یہاں ہم پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے"...... عمران نے بوکھلا کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر بھاگتے اسی لمحے باکس سے تیز روشنی نکلی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے بجلی کی سی تیز رفتاری سے سیاہ چادر پھیلا دی ہو۔ اس کے بعد ذہن پر پھیلنے والی سیاہ چادر نے سب احساسات کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اسے ہر چیز دھندلی دھندلی سی نظر آئی لیکن پھر شعور کے بیدار ہونے کے ساتھ ہی منظر واضح ہوتا گیا اور عمران نے جس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے یہ احساس موجود تھا کہ وہ ریڈ باکس کے اچانک بلاسٹ ہونے کے جھماکے کے بعد بے ہوش ہو گیا تھا۔ ہوش میں آنے

کے بعد ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ ہوش میں آتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت ایک بیرک کے بڑے کمرے میں کرسیوں پر بندھا ہوا موجود ہے اور سامنے لیڈی مارتھا، اپنی ساتھی کیتھی اور تین مسلح افراد کے ساتھ کھڑی تھی۔ ان میں سے دو کے پاس مشین گنیں تھیں۔

''تمہیں ہوش آ گیا عمران''...... لیڈی مارتھا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہاری موجودگی میں اور ہوش۔ یہ کیسے ممکن ہے لیڈی مارتھا۔ یقین کرو۔ تمہارا حسن دیکھ کر ایک بار پھر بے ہوش ہونے کو دل چاہ رہا ہے۔ اگر اجازت دو تو تھوڑی دیر کے لئے اور بے ہوش ہو جاؤں''...... عمران نے کہا۔

''ویری گڈ۔ تو میرا اندازہ درست نکلا کہ تم ہی عمران ہو سکتے ہو کیونکہ سب سے پہلے تم ہی ہوش میں آئے تھے۔ اچھا ہوا تم نے خود تسلیم کر لیا ورنہ تمہیں عمران ثابت کرنے کے لئے مجھے خواہ مخواہ وقت ضائع کرنا پڑتا''...... لیڈی مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کو پہلی بار اس بات کا احساس ہوا کہ روانی میں اپنے آپ کو جلدی ظاہر کر لینا اس کی حماقت تھی۔ اس طرح اس نے کچھ وقت جو اسے مل سکتا تھا خود ہی ضائع کر دیا ہے۔

''تمہارے اندازے کا کیا کہنا۔ اسی لئے تو دوبارہ بے ہوش ہونے کی اجازت مانگ رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو لیڈی مارتھا

بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے عمران نے جولیا اور پھر اپنے باقی ساتھیوں کو ہوش میں آتے دیکھا۔

''یہ کون ہے اور تم دوبارہ بے ہوش ہونے کی بات کیوں کر رہے ہو''...... اچانک جولیا کی کرخت آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھ دوسرے سارے ساتھیوں کو ہوش آچکا ہے اور اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا البتہ لیڈی مارتھا چونک کر جولیا کو دیکھنے لگی۔

''یہ تمہاری بیوی ہے شاید''...... لیڈی مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے نہیں۔ اسی شاید کے گھپلے میں تو اب تک پھنسا ہوا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیڈی مارتھا بے اختیار چونک پڑی۔

''تم ہو کون''...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرا نام لیڈی مارتھا ہے اور میں کرانس کی ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف ہوں۔ اب میری بات سن لو۔ اب اگر تم نے اس لہجے میں ایک لفظ بھی کہا تو گولیوں سے جسم چھلنی کر دوں گی''...... لیڈی مارتھا کا لہجہ فقرے کے آخر میں بے حد کرخت ہو گیا تھا۔

''یو شٹ اپ۔ میں تم جیسی تھرڈ کلاس عورتوں کو منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتی''...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تمہاری یہ جرأت۔ کیتھی اسے گولیوں سے اڑا دو''۔ لیڈی

مارتھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سنو لیڈی مارتھا۔ اس حکم کی تعمیل ہونے سے پہلے میری بات سن لو''...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو لیڈی مارتھا تیزی سے اس کی طرف مڑ گئی۔

''کیا بات ہے''...... لیڈی مارتھا نے غرا کر کہا۔

''میرا ان میں سے کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہے اور ان کا چیف ایک نقاب پوش ہے۔ وہی ان کے تحفظ کا بھی ذمہ دار ہے۔ میں تو صرف معاوضے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں ساری زندگی تمہارے ساتھ اور تمہاری ایجنسی کے لئے کام کروں گا اور کبھی لوٹ کر پاکیشیا بھی نہیں جاؤں گا۔ پلیز۔ مجھے چھوڑ دو''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ کیا تم غداری پر اتر آئے ہو''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ غداری نہیں ہے مسٹر۔ معاوضے اور پسند کی بات ہے''۔ عمران نے روکھے سے لہجے میں کہا اور اسی لمحے لیڈی مارتھا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

''اوہ تو اس طرح کی باتوں سے تم دوسروں کو بیوقوف بنا لیتے ہو۔ بہت خوب۔ لیکن سنو۔ میرا نام لیڈی مارتھا ہے۔ مجھے اس

طرح بچگانہ باتوں سے احمق نہیں بنایا جا سکتا''...... لیڈی مارتھا نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔

''تو تم خود ہی بالغانہ باتیں کرنی شروع کر دو۔ مجھے تو شرم آتی ہے ایسی باتیں کرتے ہوئے اس لئے مجبوراً بچگانہ باتیں کرتا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لیڈی مارتھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''گڈ شو۔ واقعی تم بے حد ذہین ہو۔ یہ دوسرا حربہ اختیار کیا ہے تم نے۔ واقعی اگر میری جگہ کوئی اور عورت ہوتی تو ضرور تمہارے اس جال میں پھنس جاتی۔ لیکن میرا نام لیڈی مارتھا ہے''...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

''میں نے یاد کر لیا ہے تمہارا نام۔ اگر کہو تو ہجے کر کے بھی سنا دوں۔ اس لئے بار بار اپنے نام کی گردان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا ہے تو جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ لیکن بعد میں نہ پچھتانا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لیڈی مارتھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی باتوں سے واقعی محفوظ ہو رہی ہو۔

''تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ تمہاری ہر بات میں نیا حربہ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے باتیں بہت ہو چکیں۔ اب مجھے کارروائی شروع کر دینی چاہئے''...... لیڈی مارتھا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اگر میری موت سے تمہاری ترقی ہو سکتی ہے تو میں مرنے کے

لئے تیار ہوں کم از کم مجھے یہ تسلی تو ہو گی کہ میں کرنل الیگزینڈر کے ہاتھوں نہیں مر رہا۔ ویسے اب میں نے مر تو جانا ہے لیکن کیا اس سے پہلے تم میرے چند سوالوں کے جواب دینا گوارا کر لو گی"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے مرنا تو ہے ہی۔ اس لئے تمہارے سوالوں کے جواب بھی دیئے جا سکتے ہیں لیکن اگر تم کوئی شعبدہ دکھانے کے لئے وقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا میں بندوبست کر دیتی ہوں"...... لیڈی مارتھا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"تم سوال پوچھنا چاہتے تھے۔ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں جتنے سوال مرضی آئے پوچھ لو"۔ لیڈی مارتھا واقعی بے حد خوش اور مطمئن نظر آ رہی تھی۔

"شکریہ۔ پہلے تو یہ بتا دو کہ تمہیں ہماری یہاں آمد کا کیسے پتہ چلا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بلیک فورسٹ کی طرف سے آنے والے راستوں پر مسلح افراد کو بٹھانے کی بجائے ویژنل ڈیوائسز لگائیں تھیں اور یہاں ایک کنٹرول روم تیار کیا تھا جہاں بیٹھ کر میں اس طرف سے آنے والوں کو آسانی سے چیک کر سکتی تھی۔ میں نے اپنے طور پر تمہیں اس عمارت میں میزائل مار کر ہلاک کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود میرا دل مطمئن نہ ہو رہا تھا اور چونکہ اس عمارت کا رخ بلیک

فورسٹ کی طرف تھا اس لئے میرے خیال میں اگر تم آتے تو اسی طرف سے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف آتے اس لئے میں نے ویژنل ڈیوائس سے اس علاقے کی نگرانی شروع کرا دی۔ وہاں چند آدمیوں کو بھی تعینات کر دیا تا کہ تم انہیں دیکھو تو انہیں قابو کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ میں نے ان آدمیوں کو زیرو باکس بھی دے دیئے تھے جنہیں یہاں سے کنٹرول کر کے کومبا ریز فائر کی جا سکتی تھی اور اس ریز سے کوئی بھی جاندار ایک لمحے میں بے ہوش ہو سکتا تھا۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے اگر بے ہوشی سے بچنے والی ادویہ بھی لی ہوتیں یا انجکشن بھی لگائے ہوتے تو کومبا ریز سے بچنا تمہارے لئے ناممکن تھا اور پھر مجھے جیسے ہی اطلاع ملی کہ ویژنل ڈیوائسز میں تم بلیک فورسٹ کے راستے اس طرف آتے دکھائی دیئے ہو تو اس مشن کی نگرانی کرنے میں خود پہنچ گئی اور پھر تم جب میرے آدمی تک پہنچے تو میں نے زیرو باکس بلاسٹ کر دیا جس سے تیز کومبا ریز پھوٹی اور تم سب بے ہوش ہو گئے''...... لیڈی مارتھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے بڑی ذہانت سے جال بچھایا اور ہم احمقوں کی طرح خود ہی تمہارے جال میں آ پھنسے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور دیکھ لو میں تم سب کو ٹریپ میں پھنسانے میں

کامیاب بھی ہو چکی ہوں''...... لیڈی مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو کیا تم واقعی میری جان نہیں بخش سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ سنو میرا آرڈر ہے فائر کھول دو''...... لیڈی مارتھا نے پہلے عمران سے کہا اور ساتھ ہی مڑ کر پیچھے کھڑے دونوں محافظوں کو فائرنگ کا حکم دے دیا لیکن اس سے پہلے کہ مسلح افراد مشین گنوں سے فائرنگ کرتے اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ جوزف اور جوانا کی رسیاں ٹوٹیں اور دوسرے لمحے عمران نے جوزف کو کسی پرندے کی طرح ایک مشین گن بردار سے ٹکراتے دیکھا۔ وہ آدمی یکلخت چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پوری قوت سے لیڈی مارتھا سے جا ٹکرایا اور لیڈی مارتھا اور اس کے ساتھ کھڑی کیتھی اچھل کر پیچھے جا گریں۔ اسی لمحے جوانا نے لانگ جمپ لگایا اور وہ دوسرے مسلح افراد سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے ماحول ان کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف اور جوانا نے اپنی طاقت کا استعمال کر کے رسیاں توڑ دی تھیں اور پھر وقت ضائع کئے بغیر چھلانگیں لگا کر ان پر حملہ کر دیا تھا۔ عمران نے بھی اس دوران لیڈی مارتھا سے باتیں کر کے اتنا وقت حاصل کر لیا تھا کہ وہ اپنی کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیاں ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے کاٹ سکے اور پھر رسیاں کٹتے ہی اس نے بھی ہاتھ سیدھے

کرنے اور اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں الگ کرنے میں دیر نہ لگائی۔

کیتھی اور لیڈی مارتھا ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر گر گئی تھیں جبکہ ان دونوں مسلح محافظوں میں سے ایک کو جوانا نے اٹھا کر دیوار پر دے مارا جب کہ دوسرے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا سر جوانا کے زوردار مکے کی وجہ سے کسی تربوز کی طرح پھٹ گیا۔ پھر کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے یکلخت گونج اٹھا اور کیتھی اور دیوار سے ٹکر کر نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی چیختا ہوا دوبارہ فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا جبکہ لیڈی مارتھا کے حلق سے بھی زور دار چیخیں نکلنے لگیں۔ جوانا نے اسے اس طرح اپنے بازوں میں جکڑ لیا تھا جیسے کوئی چھوٹی سی چڑیا کسی عقاب کے پنجوں میں پھنس کر پھڑپھڑاتی رہ جاتی ہے۔ جوزف نے فوراً ایک آدمی کی گری ہوئی مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے ماحول مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور بچ جانے والے ایک آدمی اور کیتھی کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوانا لیڈی مارتھا کو اٹھا کر پوری قوت سے دیوار پر مارنے ہی لگا تھا کہ عمران چیخ اٹھا۔

''اسے چھوڑ دو جوانا اور باقی ساتھیوں کو کھولو''...... عمران چیخ کر کہا تو جوانا نے لیڈی مارتھا کو ایک طرف پھینک دیا۔ لیڈی مارتھا کے منہ سے پھر چیخ نکلی اور وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ عمران نے جھپٹ کر دوسری مشین گن اٹھائی اور اسے لے کر لیڈی مارتھا کے قریب آ

گیا اور اس نے مشین گن اس کے سر سے لگا دی۔

''کوئی غلط حرکت نہ کرنا لیڈی مارتھا ورنہ مشین گن کی ساری گولیاں تمہیں چھلنی کر دیں گی''...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور لیڈی مارتھا کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے کوئی جواری جیتی ہوئی بازی اچانک آخری پتے پر ہار جاتا ہے۔

''اب تم خود ہمیں اپنی رہنمائی میں اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک لے جاؤ گی۔ سمجھیں۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو جولیا تم جیسی عورتوں کو سیدھا کرنا خوب جانتی ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ کوئی غلط حرکت کرے تو سہی''...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور صرف عمران ہی نہیں باقی بھی جولیا کے اس فقرے پر بے اختیار زیر لب مسکرانے پر مجبور ہو گئے۔ جوزف اور جوانا نے ان سب کی رسیاں کھول کر انہیں آزاد کر دیا تھا۔

''تم جو چاہے کرو لیکن میں تمہیں سپر سٹور تک اس لئے نہیں لے جا سکتی کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ سپر سٹور کا راستہ کہاں ہے''...... لیڈی مارتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جب تم راستہ ہی نہیں جانتی لیڈی مارتھا تو پھر تمہارے زندہ رہنے کا ہمیں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے تم چھٹی کرو''۔

عمران نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا اور مشین گن کا رخ لیڈی مارتھا کی طرف کر کے ٹریگر پر موجود انگلی کو حرکت دینے لگا۔

''رکو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں تمہیں راستہ بتا دیتی ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو''...... لیڈی مارتھا نے یکلخت خوف کی شدت سے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ وہ شدید عمران کی آنکھوں میں اتر آنے والی سرد مہری اور چہرے پر چھا جانے والی سفاکی سے بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔

''صالحہ۔ اس کی تلاشی لے لو''...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور لیڈی مارتھا کے عقب میں آ کر اس کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گئی۔

''کاش میں تمہاری شناخت کے چکر میں نہ پڑتی اور جیسے ہی تم بے ہوش ہوئے تھے تمہیں اسی عالم میں گولیوں سے اڑا دیتی''۔ لیڈی مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس کاش کی وجہ سے تو میں اب تک زندہ چلا آ رہا ہوں لیڈی مارتھا۔ اور یہ کاش دراصل انسانی ذہن کی ایک نفسیاتی گرہ کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔ جب انسان اپنے طور پر یہ سمجھ لے کر دوسرا ہر لحاظ سے مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے تو پھر نفسیاتی طور پر وہ فوری اقدام کرنے کی بجائے لطف لینے اور اپنے کارنامے کو اپنی مرضی کے مطابق انجام دینے کے لئے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ کاش سامنے آتا ہے۔ لیکن مجھ میں ایسی کوئی نفسیاتی گرہ

موجود نہیں ہے اس لئے مجھے کبھی بعد میں کاش کے لفظ کا سہارا نہیں لینا پڑتا۔ اب اگر تم راستہ بتاتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا۔ راستہ میں خود بھی تلاش کر سکتا ہوں''...... عمران نے خشک لہجے میں اور انتہائی سرد مہرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس بار تم مجھے شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہو لیکن اگر میری زندگی رہی تو ایک روز میں تمہیں شکست دے کر رہوں گی''...... لیڈی مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم کیوں اس حرافہ کو زندہ رکھے ہوئے ہو۔ گولی مار کر ایک طرف کرو۔ کیا ہم خود راستہ نہیں ڈھونڈھ سکتے''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا۔ یہ عام مجرم نہیں ہے۔ کرانس کی ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف ہے۔ اس لئے میں اسے تعاون کرنے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ تاکہ میرا ضمیر مطمئن رہے اور اگر اس نے تعاون نہ کیا تو پھر یہی ہو گا جو تم کہہ رہی ہو۔ مشین تو بہرحال ہم نے پورا کرنا ہے''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں بتاتی ہوں راستہ''...... لیڈی مارتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں پہنچے۔ اس کمرے میں ان کا سامان بھی موجود تھا۔

''اپنا سامان اٹھا لو''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے

دوبارہ تھیلے اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لئے۔ عمران نے بھی اپنا تھیلا پشت پر باندھا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر اس نے وہیں پڑی ہوئی اپنی ریز گن اٹھا کر ہاتھ میں لے لی۔ اس کمرے کا فولادی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیڈی مارتھا انہیں اس دروازے سے گزر کر دوسرے ملحقہ کمرے میں لے گئی۔

''سامنے والی دیوار کی جڑ میں ایک پتھر ابھرا ہوا ہے۔ اس پر پیر مارو تو دیوار درمیان سے کھل جائے گی آگے ایک اور سرنگ ہے جو ایک اور کمرے میں ختم ہوتی ہے وہاں سپر سٹور کا اصل دروازہ موجود ہے اور اسی سپر سٹور کے عین اوپر میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... لیڈی مارتھا نے خشک لہجے میں کہا۔ عمران کے اشارے پر صفدر نے آگے بڑھ کر اس ابھرے ہوئے پتھر پر پیر کی ضرب لگائی تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ آگے واقعی ایک انتہائی وسیع و عریض سرنگ نظر آ رہی تھی۔ اس سرنگ سے گزرنے کے بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔

''یہ دروازہ ہے سپر سٹور کا لیکن اسے اندر سے کھولا جا سکتا ہے اور طے شدہ منصوبہ کے تحت ایک ماہ سے پہلے یہ کسی بھی صورت بھی نہیں کھل سکتا۔ چاہے چیف سیکرٹری، پرائم منسٹر یا صدر ہی کیوں نہ کہیں اور یہ دروازہ اس قسم کا ہے کہ اس پر تم ایٹم بم بھی مارو تب بھی نہ کھل سکے گا''...... لیڈی مارتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اس دروازے کی خصوصیت جانتا ہوں۔ ایسے دروازوں

میں بنک لاکرز کی طرح فولادی چکر لگے ہوتے ہیں یقیناً اس کے اندر بھی فولادی چکر ہو گا۔ جس کے گھمانے سے دروازہ کھل سکتا ہو گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ میں نے اسے اندر سے نہیں دیکھا ہمارے یہاں اڈے پر آنے سے پہلے ہی اسے اندر سے بند کر دیا گیا تھا''...... لیڈی مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ریز گن ایک دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی اور پھر پشت سے تھیلا اتارنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے تھیلے کو پشت سے اتار کر نیچے زمین پر رکھا اور اس کی زپ کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈالا۔

چند لمحوں کے بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی ایک پتلی لیکن لمبی سی پتری موجود تھی۔ عمران آگے بڑھ کر اس فولادی دروازے کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا اور غور سے دروازے کے نیچے زمین کو دیکھنے لگا۔ یہ جگہ پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد وہ دروازے کے عین نیچے دو پتھروں کے درمیان ایک معمولی سی جھری دریافت کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہ پتری اس جھری کے اندر ڈالی اور جب اس کا تھوڑا سا حصہ باہر رہ گیا تو اس نے اس حصے کو تیزی سے مخصوص انداز میں موڑا اور پھر اچھل کر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی ہلکی سی آوازیں دروازے سے نکلیں اور اس کے ساتھ ہی فولادی

دروازہ بے آواز طریقے سے اس طرح کھلتا گیا جیسے کسی نے اسے اندر سے کھولا ہو اور لیڈی مارتھا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہوگئیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ اسے تم نے کس طرح کھول لیا۔ یہ تو ناممکن تھا۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے''...... لیڈی مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے جانے کے باوجود اسے دروازہ کھلنے پر یقین نہ آرہا ہو۔

''لیڈی مارتھا۔ یہ سائنس بھی بالکل جادوگروں کے شعبدے کی طرح ہوتی ہے۔ جب تک اس کا اصل راز معلوم نہ ہو تو یہ حیرت انگیز اور ناممکن نظر آتی ہے لیکن اس کا اصل راز معلوم ہو جائے تو پھر یہ بچوں کے کھیل کی طرح آسان اور سادہ دکھائی دینے لگتی ہے۔ ایسے دروازے تھرٹی ریز الیکٹرانک سسٹم پر تیار کئے جاتے ہیں۔ اس پٹری میں یہ خاصیت ہے کہ یہ تھرٹی ریز الیکٹرونک سسٹم تو قطعی طور پر ختم کر دیتی ہے۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ ویسے واقعی یہ ایٹم بم سے بھی نہ کھلتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ ریز گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک پتلی سے سرنگ تھی جس کا اختتام ایک راہداری کے آغاز پر ہوتا نظر آرہا تھا۔

''اس کے منہ میں کپڑا ڈال دو۔ اب اس کا بولنا ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہوسکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر

سے مخاطب ہو کر لیڈی مارتھا کی طرف اشارے کرتے ہوئے کہا۔

''اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اندر صرف سائنس دان ہیں۔ ڈاکٹر بھاکر اور اس کے ساتھی''...... لیڈی مارتھا نے مایوسی بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن صفدر نے عمران کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے منہ میں رومال ٹھونس دیا۔

عمران گن لئے محتاط انداز میں دروازہ کراس کر کے سرنگ میں داخل ہوا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ سرنگ کراس کر کے ایک راہداری میں داخل ہو گئے۔ جس کے درمیان ایک بڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے مشینیں چلنے کی آوازیں راہداری میں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دیوار کے ساتھ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اسی انداز میں اس کی پیروی کر رہے تھے۔ لیڈی مارتھا کو جوانا نے بازو سے پکڑا ہوا تھا۔

دروازے کے قریب رک کر عمران نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھری آئی۔ یہ اس سپر سٹور کا مین ہال تھا اور یہاں دیواروں کے ساتھ سائنسی مشینیں نصب تھیں جن کے سامنے سفید کوٹ پہنے ہوئے افراد سٹولوں پر بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ہال کے درمیان میں ایک طویل میز تھی۔ جس پر قسم قسم کی سائنسی مشینری بکھری ہوئی تھی۔ میز کی ایک سائیڈ پر ایک مشین فرش میں

نصب تھی۔ جس کی مدد سے میز پر موجود آلات کو جوڑا جا رہا تھا۔ ایک طرف شفاف شیشے کا کیبن تھا۔ لیکن وہ خالی تھا۔ عمران ہاتھ میں گن لئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''خبردار ہاتھ اٹھا دو۔ کوئی غلط حرکت نہ کرے۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈالوں گا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور عمران کی آواز کے ساتھ ہی جیسے ہال میں یکلخت بھونچال سا آ گیا۔ سب تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر شدید حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کون ہو تم اور یہاں کیسے آ گئے۔ دروازہ تو لاکڈ تھا''...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس بات کو چھوڑو اور ہاتھ اٹھا کر ادھر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''مم۔ مگر''...... اسی ادھیڑ عمر آدمی نے کچھ کہنا چاہا۔

''جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو۔ سمجھے ورنہ میں ایک لمحے میں سب کو اڑا دوں گا''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر اس بوڑھے سمیت سب لوگ تیزی سے ایک خالی دیوار کی طرف بڑھ گئے۔ اتنی دیر عمران کے باقی ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔

''مم۔ مم میں ایڈورڈ اس سپر سٹور کا چیف سیکورٹی آفیسر اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ تم ہمیں کیوں مارنا چاہتے ہو''...... ادھیڑ عمر آدمی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

یکلخت ہال کمرے میں تیز سرخ رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا اور اس جھماکے کے ساتھ ہی عمران کا گن والا اٹھتا ہوا ہاتھ یکلخت ساکت ہو گیا۔ عمران کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کا جسم بے حس ہو گیا ہو۔ وہ سننے، دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ یہی حالت اس کے ساتھیوں کی تھی۔ وہ بھی پتھروں کے بتوں کی طرح ساکت ہو کر رہ گئے تھے جیسے ان میں جان نام کی کوئی چیز باقی نہ ہو۔

سیاہ پہاڑی کے نیچے بنا ہوا یہ ایک بہت بڑا سا گول ہال نما کمرہ تھا جہاں سائنسی مشینوں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا دوسرا سامان بھی موجود تھا۔ اس ہال نما کمرے میں کرنل الیگزینڈر کے ساتھ ساتھ ڈارمن، پراڈ اور سموئیل بھی موجود تھے۔ یہ وہی پراڈ تھا جس نے کرنل الیگزیندر کو پرانی فیکٹری کو ری نیو کر کے پھر سے اصل فیکٹری جیسا بنانے کی پیشکش کی تھی اور پھر کرنل الیگزینڈر کی منظوری کے بعد وہ ڈارمن کے ساتھ مل کر اسے ری نیو کرنے اور اس فیکٹری کی سیٹنگ کرنے کے لئے چلا گیا تھا۔

وہ شہر سے ضروری سامان لے آیا تھا اور یہاں موجود پہلے سے پرانی مشینری کو ٹھیک کر کے اسے فیکٹری کی شکل دینے میں لگ گیا تھا اس نے ڈارمن کے ساتھ بے شمار افراد کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا اور بہت کم عرصے میں سیٹنگ بدل کر اسے ایک چھوٹی مگر اصل کو برا میزائل فیکٹری کی شکل دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کا خیال تھا

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو شوالا میں موجود اصل کوبرا میزائل فیکٹری کی لوکیشن کا علم نہ ہو گا اور وہ یہی سمجھ رہے ہوں کہ فیکٹری ان بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی موجود ہے۔ اسی لئے انہوں نے متعدد بار اس علاقے میں آنے کی کوشش کی تھی۔ جب اس نے سارا کام مکمل کر لیا تو اس نے کرنل الیگزینڈر کو بلایا اور اسے اپنا کام دکھایا لیکن یہ سن کر اس کے ارمانوں پر جیسے اوس سی پڑ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو شوالا میں کوبرا میزائل فیکٹری کا علم ہو گیا تھا اور انہوں نے اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے۔

پراڈ کو اپنی ساری محنت رائیگاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی لیکن کرنل الیگزینڈر نے اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابھی مشن مکمل نہیں ہوا ہے۔ کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ کرنا ان کا فرسٹ مشن تھا اور اب ان کا سیکنڈ اور لاسٹ مشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا ہے۔ اس لئے اگر وہ مزید کام کرے اور اس فیکٹری کو بدل کر میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور جیسا بنا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ٹریپ لگائے تو وہ یقیناً اس کے ٹریپ میں آ سکتے تھے۔ چنانچہ پراڈ نے ایک بار پھر کام کرنا شروع کر دیا۔ پرانی مشینری تو پہلے سے ہی وہاں موجود تھی اور وہ دارالحکومت سے جو سامان لایا تھا اس کی مدد سے اس نے فیکٹری کو میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اس کام میں اسے زیادہ وقت نہ لگا تھا۔ ساری تیاری

مکمل کر کے اس نے کرنل الیگزینڈر کو بلایا اور اسے اپنے انتظامات دکھائے تو کرنل الیگزینڈر اس کی کارکردگی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے ایک چھوٹا کنٹرول روم بھی بنایا تھا۔ اس کنٹرول روم میں اس نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سمیت پورے علاقے کی چیکنگ کا انتظام کر رکھا تھا۔

وہ چاروں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ سامنے میز پر ایک مستطیل سی مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان موجود ایک چوڑی سی اسکرین پر ان تینوں کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ اسکرین پر انہیں عمران اور اس کے ساتھی لیڈی مارتھا کے قبضے میں صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی اسکرین پر لیڈی مارتھا کی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہونے والی کارروائی واضح طور پر دیکھ رہے تھے۔ اسکرین پر کرنل الیگزینڈر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا جو بلیک فورسٹ کے راستے ریڈ سرکل میں داخل ہوئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے اچانک ایک باکس بلاسٹ ہوا اور وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد وہاں لیڈی مارتھا، کیتھی اور اپنے دس مسلح افراد کے ساتھ پہنچی اور وہ ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر وہاں سے لے گئے۔ کرنل الیگزینڈر کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا کہ اس کی بجائے لیڈی مارتھا نے میدان مار لیا تھا اور ان کے خلاف ٹریپ بچھا کر انہیں اپنے قابو میں کر لیا تھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے

تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس بار لیڈی مارتھا، عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً ہلاک کر کے اس سے بازی لے جائے گی اور وہ یہاں بے بسی سے بیٹھا لیڈی مارتھا کو کامیاب ہوتے دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکے گا۔

''یہ انہیں مار دیں گے کچھ کرو ان کا''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں لیڈی مارتھا کی نفسیات جانتا ہوں وہ اب ان سے بات چیت کرے گی خاص طور پر عمران سے۔ نفسیاتی طور پر اسے یقین ہو چکا ہے کہ وہ جس وقت چاہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ اس لئے وہ انہیں فوری طور پر ہلاک نہ کرے گی اور اس کے چکر میں لازماً یہ عمران اور اس کے ساتھی کوئی نہ کوئی حرکت کر کے لیڈی مارتھا اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر لیں گے۔ اس طرح لیڈی مارتھا مکمل طور پر شکست کھا جائے گی۔ اس مشین میں لیڈی مارتھا کی ساری کارروائی کی فلم بھی تیار ہو رہی ہے۔ اس طرح اسے ہر صورت میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اگر ہم نے فوری طور پر کوئی انتہائی قدم اٹھایا تو پھر لیڈی مارتھا کو یقیناً آپ کو نیچا دکھانے کا موقع مل جائے گا۔ وہ لازماً چیف سیکرٹری صاحب سے یہی کہے گی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر چکی تھی لیکن ہم نے جان بوجھ کر اس پر دھاوا بول دیا''...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے سر ہلا دیا

لیکن اس کے چہرے کی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ اپنے اضطراب اور بے چینی کو بڑے جبر سے کنٹرول کئے ہوئے ہے۔ شاید چیف سیکرٹری کی وجہ سے وہ اپنے آپ پر کنٹرول کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

وہ خاموشی سے دیکھتا رہا اور پھر یہ دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑا کہ لیڈی مارتھا کے اشارے پر مسلح افراد نے یکلخت مشین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں پر تان لیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ ان پر فائرنگ کرتے اسی لمحے عمران کے دو دیو نما ساتھیوں نے اپنی رسیاں توڑیں اور وہ بجلی کی سی تیزی سے مسلح افراد سے ٹکرائے اور پھر وہاں میدان جنگ کا منظر دکھائی دینے لگا۔ کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھ یکلخت ساری سچویشن بدل کر رکھ دیں گے اور اب وہاں سوائے لیڈی مارتھا کے کوئی زندہ نہ تھا اور لیڈی مارتھا عمران کے رحم و کرم پر نظر آ رہی تھی۔

''دیکھا چیف۔ میں نہ کہتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی لازماً کوئی ایسا چکر چلائیں گے کہ لیڈی مارتھا لاکھ ذہین اور چالاک سہی لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے یقیناً مار کھا جائیں گی۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح انہوں نے لیڈی مارتھا کو چکر دے ہی دیا اور اب وہ کس طرح عمران کے رحم و کرم پر دکھائی

دے رہی ہے''...... پراڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور کرنل الیگزینڈر کا چہرہ فرط مسرت سے کانپنے لگ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم نے واقعی مجھ پر احسان کیا ہے پراڈ۔ بس آج سے تم میرے نائب ہو۔ تم ہو سیکنڈ چیف۔ میں تمہیں ٹارج ایجنسی کا سیکنڈ چیف بنوا کر ہی رہوں گا اور اب واقعی لطف آئے گا۔ جب عمران اور اس کے ساتھی ہماری ہاتھوں مارے جائیں گے اور لیڈی مارتھا کچھ بھی نہ کر سکے گی۔ ویل ڈن۔ ویری ویل ڈن''۔ کرنل الیگزینڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹارج ایجنسی کا سیکنڈ چیف بننے کا سن کر پراڈ کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔

''تھینک یو چیف''...... پراڈ نے مسرت سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''لیکن اب کیا کرنا ہے۔ ہمیں اب انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ واقعی وہاں سے نکل کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن میں گھس جائیں اور ہم یہاں بیٹھے خوش ہی ہوتے رہ جائیں''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ چیف ایسا نہیں ہو گا۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود دیکھیں گے کہ پراڈ ان کا کس قدر عبرتناک حشر کرتا ہے۔ اصل سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن یہاں سے دور کارمک پہاڑی میں ہے۔ جس کے بارے میں یہ سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ اس طرف عام سی سیکورٹی ہے اور

یہاں ہر طرف اس قدر ٹائٹ سیکورٹی ارینج کی گئی ہے کہ وہ لوگ یقیناً یہی سمجھیں گے کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن یہاں پر ہی موجود ہے۔ اس لئے وہ کارمک پہاڑیوں میں نہیں جائیں گے اور یہاں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تباہ کرنے پہنچیں گے اور ہم یہاں ان کا شکار کھیلیں گے اور اگر وہ کارمک پہاڑی تک پہنچ بھی جائیں تو ان کے لئے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنا ناممکن ہو گا کیونکہ سپر سٹور کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ اس پر اگر باہر سے ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی نہیں کھل سکتا اور پھر وہاں پر ایئر چیک پوسٹ بھی موجود ہے جس کی نظروں میں آئے بغیر ان کا وہاں پہنچنا ناممکن ہے۔ اس لئے چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے یہ لوگ اصل سپر سٹور میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر انہیں سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی معلومات مل چکی ہیں تو انہیں یقیناً یہی علم ہو گا کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کا سیکورٹی انچارج میں ایڈورڈ ہوں۔ اسی لئے میں نے ایڈورڈ کا میک اپ کر رکھا ہے اور سموئیل اور ڈارمن بھی میک اپ میں ہیں۔ اگر وہ لوگ تصدیق کے لئے لیڈی مارتھا کو بھی لے کر یہاں آئے تو ہمیں دیکھ کر لیڈی مارتھا بھی نہیں پہچان سکے گی کیونکہ ہمارے قدوقامت بھی ان سے ملتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً یہاں قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم معمولی سی رکاوٹ ڈالیں گے اور پھر بے بس ہو جائیں گے۔ آپ اس دوران زیرو روم میں موجود رہیں گے۔ وہاں سے ساری بات چیت بھی سنتے رہیں گے

اور ساری کارروائی بھی مشین پر چیک رہیں گے۔ جب یہ لوگ ہم پر قابو پر لیں تو آپ نے اس مشین کا ایک بٹن دبانا ہے اور اس بٹن کے دبتے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی مع لیڈی مارتھا کے مفلوج ہو جائیں گے جبکہ ہم پر اور ہمارے ساتھیوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا کیونکہ ہم ان ریز کے اینٹی انجکشن لگا چکے ہیں۔ اس طرح اس پلاننگ مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد ہم آسانی سے انہیں ہلاک کر دیں گے اور پھر پوری دنیا میں آپ کی ذہانت کا ڈنکا بجنے لگے گا''...... پراڈ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مگر یہ لوگ کتنی دیر کے لئے مفلوج ہوں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے پوچھا۔

'' جب تک ان ریز کا اینٹی انجکشن نہ لگایا جائے''۔ پراڈ نے جواب دیا اور کرنل الیگزینڈر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو میں چیف سیکرٹری کو یہاں کال کروں گا اور ان کے سامنے ان کو گولیوں سے اڑاؤں گا۔ پھر چیف سیکرٹری کو پتہ چلے گا کہ کرنل الیگزینڈر کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ویری گڈ پراڈ۔ تم تو ڈائمنڈ ہو۔ چمکتے ہوئے اور انتہائی قیمتی ڈائمنڈ اور تم قطعی بے فکر رہو۔ اب آئندہ تمہاری بالکل اسی طرح قدر ہو گی جس طرح ایک قیمتی ڈائمنڈ کی، کی جاتی ہے۔ میں چیف سیکرٹری کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں کرانس ٹارج ایجنسی کے سیکنڈ چیف کا

عہدہ دینے کے آرڈر پر دستخط کر کے ہی واپس جائیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک لمحہ ہچکچائے بغیر ایسا کریں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب۔ آئیں میں آپ کو زیرو روم میں لے چلوں تاکہ اس گیم کو ہم فائنل کر سکیں۔ جو ہماری مرضی کے عین مطابق ہو گی"...... پراڈ نے کہا اور پھر کرنل الیگزینڈر کو ساتھ لے کر اس ہال سے نکل کر راہداری میں آیا اور پھر وہاں سے ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کے اندر پہنچ کر اس نے ایک دیوار کی جڑ میں پیر کی ٹھوکر ماری تو کمرے کے فرش کا ایک حصہ سائیڈ سے کھل گیا۔ اب سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی رہی تھی۔ کرنل الیگزینڈر پراڈ کی رہنمائی میں سیڑھیاں اتر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی لیکن یہ بات صاف دکھائی دے رہی تھی کہ اسے حال ہی میں نصب کیا گیا ہے۔ کیونکہ دیوار میں جہاں اسے نصب کیا گیا تھا۔ تنصیب کے آثار ابھی تک دیوار سے علیحدہ ہی نظر آ رہے تھے۔

"یہ سپر کنٹرول مشین ہے چیف"...... پراڈ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے درمیان موجود بڑی سی اسکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا۔ منظر اسی ہال کا تھا جہاں وہ پہلے موجود تھے۔ سموئیل ابھی تک وہیں موجود تھا۔ وہ وہاں موجود

دوسرے افراد سے باتیں کر رہا تھا پراڈ نے ایک اور بٹن دبایا تو سموئیل کی آواز مشین سے نکلنے لگی۔ وہ مختلف مشینوں کے سامنے کھڑے افراد کو ہدایات دے رہا تھا کہ جب عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں تو انہیں کیا کرنا ہے۔

''واپسی کا راستہ کھولنے کے لئے چیف سیڑھیوں کے اختتام کے قریب دیوار کے ساتھ سرخ رنگ کا ہینڈل موجود ہے۔ آپ نے اس ہینڈل کو پکڑ کر کھینچنا ہے تو چھت ہٹ جائے گی اور آپ چھوٹے کمرے سے نکل کر آسانی سے اوپر ہال میں پہنچ جائیں گے اور چیف یہ ہے وہ سرخ رنگ کا بٹن جیسے ہی آپ اسے پریس کریں گے تو ہال میں موجود ایک مشین جو چھت میں نصب ہے اس میں سے مخصوص ریز نکل کر ہال میں پھیل جائیں گی اور عمران اور اس کے ساتھی ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں مکمل طور پر مفلوج ہو کر رہ جائیں گے''...... پراڈ نے پوری تفصیل سے کرنل الیگزینڈر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اس ریز کا اثر کتنی دیر تک رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جب میں وہاں پہنچوں تو میں بھی مفلوج ہو جاؤں کیونکہ مجھے تو تم نے اس ریز سے بچنے کا کوئی انجکشن نہیں لگایا ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''آپ کو انجکشن لگانے کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ اس ریز کا اثر اس وقت ہوتا ہے جب اسے فائر کیا جاتا ہے۔ یہ ریز عام سے

فلیش کی طرح چمکتی ہے اور اس کا اثر صرف چند سیکنڈ کے لئے ہوتا ہے۔ یہ گیس تو نہیں ہے کہ وہاں موجود رہے گی''...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے انتہائی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اب میں چلتا ہوں باس۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ میرے یہاں ہوتے ہوئے آ جائیں اور ہمارا سارا کھیل بگڑ جائے''...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے سر ہلا کر اسے جانے کی اجازت دے دی۔ وہ اب پوری طرح مطمئن تھا کہ اس بار وہ لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا اور یہ اس کے نقطہ نظر سے اس کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہوگا۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح مفلوج حالت میں کھڑے تھے۔ ان کی حالت واقعی ایسی تھی جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں پتھروں کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ وہ سانس لے سکتے تھے۔ دیکھ اور سن سکتے تھے لیکن نہ وہ زبان کو حرکت دے سکتے تھے اور نہ ہی اپنے جسم کے کسی حصے کو جنبش دے سکتے تھے۔ عین آخری لمحات میں جب وہ کامیابی تک پہنچ گئے تھے ایک بار پھر دھر لئے گئے تھے۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ ذہین سمجھتے تھے۔ لیکن اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ذہانت صرف تمہارے پاس ہی نہیں ہے''...... اچانک اس ادھیڑ عمر آدمی نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا جس نے اسے اپنا نام ایڈورڈ بتاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ سپر سٹور کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔ وہ آگے بڑھا اور پھر اس نے یکلخت اپنے چہرے سے ایک جھلی اتار دی۔ اب وہ ایک

عام سا نوجوان نظر آ رہا تھا جس کی ابھری ہوئی پیشانی اور آنکھوں سے نکلنے والی چمک بتا رہی تھی کہ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔

''ہرا۔ ہرا۔ ہرا۔ میرا نام پراڈ ہے اور دیکھ لو پراڈ کی پلاننگ آخر کامیاب ہو ہی گئی''...... اس نوجوان نے جھلی ایک طرف پھینکتے ہوئے زور زور سے نعرے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''ویل ڈن پراڈ ویل ڈن۔ تم نے واقعی میری ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ تمہاری فائنل گیم واقعی کامیاب رہی ہے اور مجھے یہ ساری کامیابی صرف تمہاری وجہ سے ملی ہے۔ تم واقعی گریٹ ہو۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویری ویل ڈن''...... اچانک عقب سے کرنل الیگزینڈر کی فاتحانہ آواز سنائی دی اور چند لمحوں کے بعد کرنل الیگزینڈر عمران کے سامنے بھی آ گیا۔ عمران اسی طرح بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اس کے سارے ساتھی حتیٰ کہ لیڈی مارتھا تک بتوں کی طرح ساکت کھڑے تھے۔

''دیکھا عمران۔ یہ ہوتی ہے شکست۔ فائنل گیم کی فائنل پلاننگ کی ساری کامیابی ہمارے ہاتھ آ گئی ہے۔ اب تم قطعی بے بس ہو کر میرے سامنے کھڑے ہو اور یہ لیڈی مارتھا یہ اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی۔ اب چیف سیکرٹری جب یہاں آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر اب تک کی فلم دیکھیں گے تو انہیں صحیح معنوں میں احساس ہو گا کہ

عقلمند کون ہے۔ کرنل الیگزینڈر یا لیڈی مارتھا''...... کرنل الیگزینڈر نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اس کے نہ صرف چہرے کے عضلات فرطِ مسرت سے کانپ رہے تھے بلکہ مسرت کی شدت سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

''اب ان کا کیا کرنا ہے چیف۔ کیا انہیں اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے''...... پراڈ کے ساتھ کھڑے دوسرے نوجوان نے کہا۔

''نہیں۔ اب یہ بے جان بتوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ پراڈ نے مجھے بتایا تھا کہ جب تک انہیں اینٹی انجکشن نہیں لگائے جاتے یہ حرکت میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے ہمیں ان سے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم جب چاہیں انہیں ہلاک کر سکتے ہیں''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس چیف''...... اس نوجوان نے کہا۔

''ڈارمن''...... کرنل الیگزینڈر نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان سب کو سموئیل کی مدد سے اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ میں تب تک چیف سیکرٹری صاحب کو فون کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب وہ آئیں تو ان کے سامنے انہیں ہلاک کیا جائے۔ چیف سیکرٹری صاحب جب خود انہیں اپنی آنکھوں سے ہلاک ہوتا

دیکھیں گے تو انہیں ہماری کامیابی کا یقین بھی ہو جائے گا اور انہیں اس بات کا ثبوت بھی مل جائے گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹارج ایجنسی نے ہی شکار کیا ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ لیکن مادام مارتھا کا کیا کرنا ہے''...... ڈارمن نے پوچھا۔

''یہ ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف ہے۔ اس کی عزت کرو اور اسے ان سے الگ کر کے کرسی پر بٹھا دو''...... کرنل الیگزینڈر نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا اسے اینٹی انجکشن لگا دیا جائے''...... سموئیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ چیف سیکرٹری صاحب کے آنے تک اسے ایسا ہی رہنے دو۔ وہ خود آ کر اس کی قسمت کا فیصلہ کریں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے فاتحانہ انداز میں کہا اور پراڈ کے اشارے پر ہال میں موجود افراد تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بالکل اس طرح گھسیٹ کر ایک قطار کی صورت میں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ جیسے مجسموں کو گھسیٹ کر کہیں ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ لیڈی مارتھا کو ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا لیکن وہ بھی ساکت تھی۔

''پراڈ''...... کرنل الیگزینڈر نے پراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... پراڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم اس عمران کو اینٹی انجکشن کی ہلکی سی ڈوز دو تاکہ یہ اپنی زبان ہلا سکے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ اس کے جسم میں حرکت نہ ہو۔ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ بے بسی کی حالت میں اس کے کیا تاثرات ہیں"...... کرنل الیگزینڈر نے پراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف۔ اس کی زبان کو حرکت دینے کے لئے میں اسے وائٹا تھری کا انجکشن لگا دیتا ہوں۔ اس انجکشن سے اس کا نچلا جسم اسی طرح بے حرکت رہے گا لیکن یہ بول ضرور سکے گا"...... پراڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تو جاؤ اور لے آؤ وائٹا تھری کا انجکشن"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا تو پراڈ تیزی سے ملحقہ کمرے طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ اس نے عمران کے پاس آ کر سرنج کی سوئی اس کے ایک گال میں بڑی بے دردی سے گھونپی اور پھر سرنج میں موجود تھوڑے سے زرد محلول کو انجکٹ کر کے اس نے سوئی واپس کھینچ لی۔

"اس انجکشن کے لگنے سے ایسا نہ ہو کہ یہ پوری طرح سے حرکت میں آ جائے"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"نو چیف۔ میں نے اسی لئے اسے وائٹا تھری کا انجکشن لگایا ہے جو صرف گردن سے سر تک کے حصے کو ایکٹو کرتا ہے۔ اس انجکشن سے اس کا نچلا دھڑ کسی بھی صورت میں حرکت نہ کر سکے گا"۔ پراڈ

نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا اور وہ عمران کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اسے بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر فتح و کامرانی کے تاثرات بدستور نمایاں تھے جس کے باعث اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

''گڈ شو کرنل الیگزینڈر۔ تم نے واقعی ہمیں اپنی فائنل گیم میں پھنسا کر آخر کار بے بس کر ہی دیا ہے۔ ریئلی گڈ شو''...... چند لمحوں بعد اچانک عمران کے حلق سے آواز نکلی۔ اور کرنل الیگزینڈر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ہاں۔ یہ واقعی ہماری فائنل گیم کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ تم سب کو ٹریپ میں لانے کے لئے یہ ساری فائنل گیم میرے اس ساتھی پراڈ نے کھیلی تھی اور دیکھ لو اس کی گیم آخر کار کامیاب ہو گئی اور آج تم حقیر اور بے بس انسان کی طرح سامنے کھڑے ہو۔ اس حالت میں اب تم کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہاری کوئی چالاکی، کوئی عیاری اور کوئی ذہانت کام نہیں آئے گی''...... کرنل الیگزینڈر نے آگے بڑھ کر عمران کے قریب آتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری اس فائنل گیم بلکہ فائنل ٹریپ پر یقین کر لیتا ہوں کہ اس میں تم کامیاب رہے ہو۔ اب جبکہ تمہیں اور تمہارے فائنل گیم کے ماسٹر مائنڈ پراڈ کو اس بات کا یقین ہے کہ اس نے ہمیں جس ریز سے بے بس کیا ہے اس ریز کا اثر اینٹی

انجکشن لگائے بغیر ختم نہیں ہو سکتا تو پھر تمہیں مجھے یہ بتانے میں یقیناً کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہو گی کہ کیا یہ واقعی وہی سپر سٹور ہے۔ جس میں کوبرا میزائل رکھے جاتے ہیں اور جس کے اوپر والے حصے میں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔ اس انجکشن کی وجہ سے گردن سے اوپر والا حصہ نارمل انداز میں حرکت کرنے لگ گیا تھا جب کہ گردن سے نیچے اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

''نہیں۔ یہی تو ہماری فائنل گیم تھی کہ تمہیں ایسی جگہ پر ٹریپ کیا جائے جو سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن سے ملتی جلتی ہو۔ یہ سپر سٹور نہیں ہے اور نہ ہی اوپر کوئی میزائل اسٹیشن موجود ہے۔ اصل سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو ابھی تک خفیہ ہے۔ پہلے کوبرا میزائل فیکٹری یہاں بنائی گئی تھی لیکن پھر اس حصے کو خالی کر کے فیکٹری کو شوالا میں منتقل کر دیا گیا تھا البتہ غیر ملکی ایجنٹوں کو یہ باور کرانے کے لئے کہ فیکٹری اسی علاقے میں موجود ہے یہاں کی سیکورٹی کو ویسا ہی ٹائٹ رکھا گیا تھا تاکہ اگر کوئی بھی ایجنٹ یہاں آئے تو اس کا شکار کیا جا سکے اور اگر ایجنٹ یہاں پہنچ بھی جائے تو اسے سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہو اور دیکھ لو۔ تمہارے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ تمہیں کوبرا میزائل فیکٹری کی اصل جگہ کا علم ہو گیا اور تم اسے تباہ کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے لیکن سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنا تمہارے

لئے ناممکن بنا دیا گیا اور تمہیں ڈاج دینے اور یہاں تک لانے کے لئے ہی ہم نے یہ فائنل گیم کھیلی تھی جو تمہارے لئے موت کا جال ثابت ہوئی ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"ہونہہ۔ واقعی اس بار ہمارے ستارے گردش میں ہیں جو ہم بار بار کامیابی کے نزدیک پہنچ کر بھی ناکام ہو جاتے ہیں۔ تمہارے ساتھی پراڈ کی ریڈی میڈ کھوپڑی کے مقابلے میں میری بھی کھوپڑی فیل ہو گئی۔ اب میں کس سے امید کر سکتا ہوں۔ میرے دیو جیسے ساتھی بھی شاید اب میرے کسی کام کے نہیں ہیں جو اس طرح سیاہ بتوں کی طرح ایستادہ ہیں"...... عمران نے ایسے بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے خود کلامی کر رہا ہو۔

"تمہارے دیو جیسے سیاہ فام ساتھیوں کا تو کیا یہاں تمہارا بھی کوئی حربہ کام نہیں آ سکتا۔ تم سب کی موت طے ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"میں باہر جا کر چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں اور انہیں یہاں آنے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ وہ یہاں آ کر پاکیشیائی ایجنٹوں کی موت کا کھیل دیکھ سکیں۔ تم میرے ساتھ آؤ پراڈ اور ڈارمن، سموئیل یہاں رک کر ان کا خیال رکھے گا۔ ویسے بھی یہ حرکت تو نہیں کر سکتے"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"یس چیف"...... پراڈ اور ڈارمن نے ایک ساتھ کہا اور پراڈ،

ڈارمن اور کرنل الیگزینڈر تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس ہال کمرے سے باہر نکلتے گئے۔

''تو تمہارا نام سموئیل ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سموئیل چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ جیسے عمران نے اس کو مخاطب کر کے اسے الرٹ کر دیا ہو کہ وہ کسی بھی وقت اس پر حملہ کر سکتا ہے اس لئے اس نے حفاظت کے طور پر فوراً مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''ارے ارے۔ ہم ساکت ہیں۔ تمہیں مشین پسٹل نکالنے کی کیا ضرورت آن پڑی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کرنل الیگزینڈر کی غیر موجودگی میں تم ہمیں ہلاک کر کے کریڈٹ حاصل کرنا چاہتے ہو اور چیف سیکرٹری کو اپنی کامیابی کا بتا کر کرنل الیگزینڈر کی جگہ ٹارج ایجنسی کا چیف بننے کا خواب دیکھ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے''...... سموئیل نے منہ بنا کر کہا اور ان کے سامنے اس طرح ٹہلنے لگا جیسے وہ واقعی ان کا خاص طور پر خیال رکھ رہا ہو۔ چونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ لوگ معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا انداز البتہ بے حد ڈھیلا ڈھالا سا تھا۔ پھر وہ جیسے ہی عمران کے نزدیک سے گزرنے لگا۔ اسی لمحے عمران یکلخت کسی عقاب کی طرح سموئیل پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سموئیل بری طرح چیختا ہوا اچھل کر درمیان میں موجود میز پر جا گرا۔ جبکہ اس کا مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں دکھائی دیا

اور دوسرے لمحے ہال کمرہ مشین پسٹل کی خوفناک تڑتڑاہٹ اور وہاں موجود دوسرے افراد اور سموئیل کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گھومتے ہوئے ان سب پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ عمران کے سارے ساتھی جو بت بنے ہوئے تھے حیرت سے دیکھتے ہی رہ گئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جوزف کی گردن پر انگلیاں رکھ دیں۔ اس کی انگلیاں حرکت میں آئیں اور پھر اس نے یکلخت جوزف کی گردن کی ایک رگ پر چٹکی سی بھری تو جوزف نے یکلخت جھرجھری سی لی اور اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔

''باس۔ میرے جسم میں یکلخت حرکت آ گئی ہے''...... جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود بھی اپنے حرکت میں آ جانے پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''جانتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جوانا کی گردن کی کسی خاص رگ پر بھی ایسی ہی چٹکی بھری تو جوانا کے جسم نے بھی جھرجھری سی لی اور وہ بھی حرکت میں آ گیا۔

''مم۔ مم۔ میں بھی ٹھیک ہو گیا ہوں ماسٹر''...... جوانا نے اپنے ہاتھوں پیروں کو ہلاتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے تم دونوں کی گردنوں کی مخصوص رگوں پر چٹکی بھری ہے۔ اس رگ کی بدولت ہی تمہارے جسم کی شریانوں میں خون کی گردش تیز ہوئی اور تم حرکت میں آ گئے۔ ریز کا اثر ختم کرنے کے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

لئے بس خون کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے جھٹکا دینے کی ضرورت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ کیسے ٹھیک ہو گئے ماسٹر''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پراڈ نے میرے گال پر جو انجکشن لگایا تھا۔ وہ وائکا تھری کا انجکشن تھا جو سب سے پہلے تو گردن تک کا حصہ متحرک کرنے میں مدد دیتا ہے لیکن اگر تیزی سے اپنا تھوک نگلا جائے تو اس انجکشن کا اثر جسم میں بھی پہنچ جاتا ہے اور پھر کچھ ہی دیر میں سارا جسم متحرک ہو جاتا ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا تھا۔ مجھے بس چند منٹ چاہئیں تھے جو کرنل الیگزینڈر نے چیف سیکرٹری کو کال کرنے کے بہانے خود ہی مجھے دے دیئے تھے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے سب کی گردن کی مخصوص رگوں پر چٹکیاں بھریں تو وہ سب حرکت میں آ گئے۔ لیڈی مارتھا اسی طرح کرسی پر ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے متحرک کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔

''جوانا تم جا کر دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور جیسے ہی کرنل الیگزینڈر اور اس کے دونوں ساتھی اندر آئیں انہیں گرفت میں لے لینا۔ انہیں زندہ رکھنا ہے۔ ہلاک نہیں کرنا''...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کھلے دروازے کی اوٹ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف بھی اس کے

ساتھ دروازے کی دوسری سائیڈ پر پہنچ گیا۔

''تم سب ابھی اسی حالت میں کھڑے رہو تاکہ وہ اندر آئیں تو تمہاری بدلی ہوئی پوزیشن دیکھ کر چونک نہ پڑیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز ابھری اور جوانا چوکنا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے آگے کرنل الیگزینڈر اور اس کے پیچھے پراڈ اور ڈارمن دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے اسی لمحے جوزف کا بھرپور مکہ پراڈ کی گردن کی پشت پر پڑا اور پراڈ بری طرح چیختا ہوا کرنل الیگزینڈر سے ٹکرایا اور پھر کرنل الیگزینڈر سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ ڈارمن جو آخر میں اندر آیا تھا اس پر جوانا جھپٹ پڑا اس نے بجلی کی سی تیزی سے ڈارمن کی گردن پکڑی اور اسے اٹھا کر پوری قوت سے عمران کی طرف اچھال دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کے قریب گرتا عمران نے مشین پسٹل سے اس پر فائرنگ کی اور ڈرامن کا جسم ہوا میں ہی تڑپتا ہوا رول ہوا اور پیچھے جا گرا۔ جوزف نے جھپٹ کر پراڈ کو اٹھایا اور اس کی گردن پکڑ لی جبکہ عمران اچھل کر کرنل الیگزینڈر کے پاس آ گیا اور پھر اس کی زوردار ٹھوکر کرنل الیگزینڈر کے سر پر پڑی۔ کرنل الیگزیندر کے حلق سے اس قدر زوردار چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ پراڈ ابھی تک جوزف کے ہاتھوں میں تڑپ رہا تھا۔ جوزف نے پراڈ کی گردن کی ایک رگ پریس کی تو اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ

جوزف کے ہاتھوں میں ہی ساکت ہوتا چلا گیا۔ ادھر کرنل الیگزینڈر نے عمران کی ٹھوکر کھانے کے باوجود اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران تیار تھا۔ جیسے ہی کرنل الیگزینڈر اٹھا عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ کرنل الیگزینڈر کے حلق سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکلی۔ وہ منہ کے بل گرا اور ساکت ہو گیا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں تین شکاری اور تین شکار''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارا جسم واقعی اس وائٹا تھری انجکشن لگنے سے حرکت میں آیا تھا لیکن کیسے۔ پراڈ تو کرنل الیگزینڈر کے سامنے بڑے دعوے سے کہہ رہا تھا کہ اس انجکشن سے صرف تمہاری زبان حرکت کرے گی جسم نہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

''قدرت کے ہر کام میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ انجکشن کے بارے میں پراڈ نے خود بتایا تھا کہ وہ مجھے وائٹا تھری لگائے گا۔ اس انجکشن کے لگنے سے فوری طور پر زبان ہی حرکت کرتی ہے لیکن اگر اس انجکشن کے بارے میں معلومات ہوں اور اس کے لگتے ہی تیزی سے تھوک نگلا جائے تو انجکشن کا اثر پورے خون میں پہنچ جاتا ہے اور خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے اور ایسا ہی ہوا تھا اور شاید یہ بات پراڈ کو معلوم نہ تھی اس لئے وہ مطمئن تھا

لیکن اس بار واقعی ہمیں انتہائی ذہانت سے ایک ایسے جال میں پھنسا لیا گیا تھا جس سے نکلنا تقریباً ناممکن تھا اور کرنل الیگزینڈر نے ہمیں ہر صورت میں ہلاک کر دینا تھا۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی اور قدرت بھی ہماری مددگار تھی جو ہم ایک بار پھر یقینی موت سے بچ گئے ہیں ورنہ ہم سب کی آنکھیں قبر میں ہی کھلنی تھیں وہ بھی منکر اور نکیر کو حساب کتاب دینے کے لئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"اس پراڈ کو ہوش میں لے آؤ۔ یہی اس ڈرامے کا اصل کردار ہے۔ اس سے اصل سپر سٹور کا راستہ معلوم ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر تیزی سے پراڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے اسے فرش سے اٹھایا اور ایک کرسی پر بے دردی سے پھینک دیا۔ دوسرے لمحے تنویر کا زوردار تھپڑ پراڈ کی جبڑے پر پڑا اور پھر تو جیسے تنویر کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے چلنے لگے۔ چار پانچ تھپڑوں کے ساتھ ہی پراڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور تنویر پیچھے ہٹ گیا۔ پراڈ کے منہ کے دونوں کونوں سے خون کی لکیریں نکلنے لگی تھیں اور چہرے پر تکلیف اور کرب کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"مسٹر ماسٹر مائنڈ۔ اب شرافت سے وہ راستہ بتا دو جو سپر سٹور تک یہاں سے جاتا ہو ورنہ میرے ساتھی ایک لمحے میں تمہاری ساری ذہانت تمہاری ناک کے راستے باہر نکالنے پر تلے ہوئے

ہیں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں پراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تت۔ تت۔ تم سب ٹھیک کیسے ہو گئے۔ کک۔ کک۔ کیسے ہو گئے۔ نہیں یہ ناممکن ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... پراڈ نے کراہتے ہوئے کہا وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

''ابھی تمہاری ذہانت سن بلوغت تک نہیں پہنچی ہے۔ اس لئے ایسے سوال نہ پوچھو ورنہ میرے ساتھی شرما جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب''...... پراڈ اس قدر حیرت زدہ تھا کہ اسے اپنی تکلیف بھی بھول گئی تھی۔

''مطلب کی بات تم کرو۔ اور بتاؤ کہ یہاں سے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کا راستہ کس طرف ہے اور یہ بھی سن لو اگر اب تم نے ذہانت کا استعمال کرنے کی کوشش کی تو پھر راستہ تو ہم ڈھونڈھ ہی لیں گے لیکن تمہاری ایک ایک ہڈی ہزار جگہوں سے شکستہ ہو جائے گی''...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''ادھر سے کوئی راستہ نہیں جاتا۔ یقین کرو یہ حصہ بالکل علیحدہ ہے''...... پراڈ نے کہنا شروع کیا۔

''تنویر۔ اس کا دماغ درست کرو''...... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے''...... تنویر نے جواب دیا اور تیزی سے پراڈ کی طرف

بڑھا۔

''رک جاؤ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں دل کا مریض ہوں۔ میں تشدد برداشت نہیں کر سکتا ہوں''...... پراڈ نے بری طرح دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روک دیا اور پھر پراڈ اس طرح شروع ہو گیا جیسے بٹن دبتے ہی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ اس کی باتیں سن کر عمران اور اس کے ساتھی ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''یہ تو نئے سرے سے مشن مکمل کرنے والی بات ہو گئی ہے۔ اتنی مشکلوں سے ہم یہاں پہنچے ہیں اب اس پراڈ کے کہنے کے مطابق ہمیں کارمک پہاڑیوں میں جا کر مشن مکمل کرنا پڑے گا جہاں ایک ایئر چیک پوسٹ بھی موجود ہے''...... پراڈ کی ساری باتیں سننے کے بعد جولیا نے کہا۔

''مشن تو ہم نے مکمل کرنا ہے۔ جب تک مشن مکمل نہیں ہوتا اس وقت تک ہماری کوششیں جاری رہیں گے اور جس طرح ہم نے شوالا کی کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی ہے اور یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اسی طرح ہم کارمک پہاڑی تک بھی پہنچ ہی جائیں گے جس میں اصل سپر سٹور اور اس کے اوپر میزائل اسٹیشن ہے''...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کے لئے ہمیں پھر سے تگ و دو کرنی پڑے گی''۔ چوہان نے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ بغیر تگ و دو کیئے ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ اب یہ ہماری قسمت ہے کہ ہماری یہ تگ و دو بھی کامیاب ہوتی ہے یا نہیں یا پھر ہم دشمنوں کے کسی اور ٹریپ میں پھنس جائیں گے''...... خاور نے کہا۔

''کوئی بھی ٹریپ ہو عمران صاحب کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ یہ ہر ٹریپ کو توڑنے اور اس سے بچ نکلنے کا فن جانتے ہیں''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سارے فن جانتا ہوں بس ایک ہی فن ایسا ہے جس میں مجھے ہمیشہ ناکامی کا ہی سامنا کرنا پڑا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کون سا فن ہے جس میں آپ کو ناکامی ہوتی ہے عمران صاحب''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''یہی کہ میں کسی طرح سے جولیا کے لئے تنویر کے ٹریپ کو ناکام کر سکوں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''موقع محل دیکھتے نہیں اور شروع ہو جاتے ہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ان ویران اور بے آباد پہاڑیوں میں موقع اور محل کہاں سے تلاش کروں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اب کیا کرنا ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''صفدر کو خطبہ نکاح یاد ہو تو کچھ کروں۔ جب تک یہ خطبہ یاد نہیں کر لیتا اس وقت تک ظاہر ہے ٹھنڈی سانسیں بھرنے کے اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''میں مشن کی بات کر رہا ہوں باس''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شادی کرنا بھی تو مشن ہی ہے۔ بگ مشن جو قسمت سے ہی پورا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کے ذہن میں مشن مکمل کرنے کا کوئی لائحہ عمل نہ تھا اسی لئے وہ ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا اور اس کی بات کا جواب نہ دے رہا تھا۔ اچانک عمران چونک پڑا۔

''صدیقی، یہ سموئیل تمہارے قد و قامت کا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''جی ہاں۔ کیوں''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''کرنل الیگزینڈر نے باہر جا کر چیف سیکرٹری سر آسٹن کو کال کیا تھا۔ اس نے یقیناً چیف سیکرٹری کو یہاں بلایا ہو گا اور وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتا ہے تم اس کا میک اپ کر لو پھر تم باہر جا کر چیف سیکرٹری کا استقبال کرنا اور اسے لے کر یہاں آ جانا۔ اب ہم اس کے ذریعے اپنا مشن مکمل کریں گے''...... عمران نے کہا تو وہ

سب چونک پڑے۔

''چیف سیکرٹری کے ذریعے مشن مکمل کریں گے۔ کیا مطلب''۔

جولیا نے کہا۔

''یہ وقت تفصیل بتانے کا نہیں ہے۔ سموئیل کے چہرے پر مجھے ماسک میک اپ دکھائی دے رہا ہے۔ اس کے چہرے پر سے ماسک اتار کر اپنے چہرے پر لگاؤ۔ میں تمہارا چہرا تھپتھپا کر تمہیں سموئیل بنا دیتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چیف سیکرٹری کرانس کا خصوصی ہیلی کاپٹر جب بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل میں سپیشل ہیلی پیڈ پر لینڈ ہوا تو وہاں پہاڑی پر پانچ چھ مسلح افراد جن کا تعلق ٹارج ایجنسی سے تھا بڑے مستعد اور چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ چیف سیکرٹری کے ساتھ ہی ان کے خصوصی محافظوں کا ایک ہیلی کاپٹر بھی ساتھ ہی اترا تھا جس میں سے دس مسلح گارڈز باہر نکل کر چیف سیکرٹری کے گرد پھیل گئے۔ اسی لمحے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے چیف سیکرٹری کی طرف بڑھا۔

"جناب میرا نام سموئیل ہے اور میں چیف کرنل الیگزینڈر کا نائب ہوں"...... اس نوجوان نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں چیف سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونہہ۔ مگر تمہارا چیف یہاں ہمارے استقبال کے لئے خود کیوں نہیں آیا"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا ان

کے چہرے پر ناراضگی کے واضح آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

''جناب وہ بے حد مصروف ہیں اس لئے انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے بھیجا ہے''...... سموئیل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو اس نانسنس کے پاس چیف سیکرٹری کا استقبال کرنے کا وقت نہیں ہے میں اس کے خلاف انتہائی سخت ایکشن لوں گا''...... چیف سیکرٹری کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

''تشریف لائیں جناب تاکہ آپ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک ہوتے دیکھ سکیں''...... سموئیل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور پھر وہ سموئیل کی رہنمائی میں آگے بڑھ گیا۔

''یہ انہونی کیسے ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آج تک کوئی اس طرح گرفتار نہیں کر سکا تو یہ کارنامہ کرنل الیگزینڈر نے کیسے سرانجام دے دیا''...... چیف سیکرٹری نے سموئیل کے ساتھ سرنگ میں چلتے ہوئے کہا۔

''جناب تفصیل تو آپ کو چیف کرنل الیگزینڈر صاحب ہی بتائیں گے''...... سموئیل نے جواب دیا اور چیف۔ سیکرٹری ہونٹ بھینچے آگے بڑھ گئے۔ سموئیل انہیں ان سرنگوں سے گزار کر ایک بڑے ہال میں لے آیا اور چیف سیکرٹری اندر داخل ہوتے ہی بری طرح

ٹھٹھک گئے۔

''خوش آمدید چیف سیکرٹری صاحب''...... اچانک ہال کے ایک کونے سے ایک نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ کک کک۔ کیا مطلب اور یہ کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا دونوں اس حالت میں۔ کیا ہوا ہے انہیں''...... چیف سیکرٹری نے بری طرح گھبرائے ہوئے کہا ان کی ساری اکڑفوں غائب ہو گئی تھی۔ کیونکہ سامنے ہی کرسیوں پر کرنل الیگزینڈر، پراڈ اور لیڈی مارتھا رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

''مجھ ناچیز کو علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ شاید آپ نے کبھی میرا نام سنا ہو''...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور چیف سیکرٹری یہ تعارف سن کر اس بری طرح اچھلے کہ گرتے گرتے بچے۔

''تت۔ تت۔ تم علی عمران اور یہاں۔ مم۔ مگر مجھے کرنل الیگزینڈر نے کہا تھا کہ تمہیں بے بس کر لیا گیا ہے''...... چیف سیکرٹری کا چہرہ پسینے میں ڈوب سا گیا۔

''کرنل الیگزینڈر نے آپ کو درست رپورٹ دی تھی لیکن بعد کی صورت حال آپ کے سامنے ہے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو چیف سیکرٹری کا رنگ بدل گیا۔

''تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے ہو عمران۔ میں اپنے ساتھ

مسلح افراد لایا ہوں اور باہر ٹارج ایجنسی کے مسلح افراد بھی موجود ہیں''...... چیف سیکرٹری نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''باہر ٹارج ایجنسی کے افراد نہیں میرے ساتھی ہیں جناب۔ آپ کو اپنے ساتھ آئے گارڈز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں نے اب تک انہیں گہری اور ہمیشہ کی نیند سلا دیا ہو گا''۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔لل لل۔لیکن یہ سب ہوا کیسے۔کاش میں اس کرنل الیگزینڈر کی کال پر یہاں نہ آتا''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سب تفصیلات آپ کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا سے معلوم کر لیں۔ان بہادروں نے واقعی اس بار بڑی محنت کی تھی لیکن اب ان کی قسمت نے ہی ان سے وفا نہ کی تو یہ بے چارے بھلا کیا کر سکتے تھے''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اب تم کیا چاہتے ہو''...... چیف سیکرٹری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''مجھے اور میرے ساتھیوں کو تم نے کارمک پہاڑی تک پہنچانا ہے جہاں کوبرا میزائل فیکٹری کے بنے ہوئے کوبرا میزائل موجود ہیں اور اس سٹور کے اوپر میزائل اسٹیشن ہے۔ یہ کام آپ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر سے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کام کر دیا تو میں آپ کو کرنل الیگزیندر اور لیڈی مارتھا کو زندہ چھوڑ

دوں گا تاکہ آئندہ بھی ملاقات کا سکوپ باقی رہے''...... عمران نے کہا اور چیف سیکرٹری بری طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

''نہیں۔ میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں کارمک پہاڑی تک نہیں لے جاؤں گا۔ کبھی نہیں''...... چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر آپ کے ساتھ لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر بھی زندہ نہیں رہیں گے''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے مرنا منظور ہے لیکن میں تمہیں کارمک پہاڑی تک نہیں لے جاؤں گا''...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تو پھر پہلے آپ کے سامنے میں لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر کو ہلاک کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کی باری آئے گی''...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ اس نے کرنل الیگزینڈر کی طرف کر دیا۔ چیف سیکرٹری نے بے بسی اور انتہائی پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچ لئے۔

''سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو ہم تباہ کر کے ہی رہیں گے آپ ہمارا ساتھ دیں یا نہ دیں''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ وہ آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ چیف سیکرٹری سر آسٹن کچھ سمجھتے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چیف سیکرٹری چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گرے۔ عمران کی لات بجلی کی سی

تیزی سے گھومی اور گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چیف سیکرٹری ایک بار پھر چیختے ہوئے زمین پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

''یہ کیا۔تم نے اسے بے ہوش کیوں کیا ہے۔تم نے تو کہا تھا کہ ہم اس کی مدد سے اپنا مشن مکمل کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ آسانی سے ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔ کارمک پہاڑی تک لے جانے کی بجائے اس نے مرنا قبول کر لیا تھا اس لئے اس سے مزید بات کرنا بے کار تھا البتہ ہمارے لئے ایک آسانی ہو گئی ہے۔ یہ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر آیا ہے۔ ہم اس کے ہیلی کاپٹر پر کارمک پہاڑی کی طرف جائیں گے اور اپنا مشن مکمل کریں گے''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا اس کے ہیلی کاپٹر کو پہاڑی کے قریب جانے دیا جائے گا۔ پراڈ نے بتایا تھا کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ وہاں ایئر چیک پوسٹ بھی ہے اور سوائے ٹارج ایجنسی یا فوج کے ہیلی کاپٹروں کے وہاں کسی دوسرے ہیلی کاپٹروں کو نہیں آنے دیا جاتا چاہے وہ اس ملک کے پرائم منسٹر کا ہی ہیلی کاپٹر کیوں نہ ہو اور یہ تو محض چیف سیکرٹری کا ہیلی کاپٹر ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم کارمک پہاڑی تک نہیں لیکن اس کے قریب تو پہنچ ہی سکتے ہیں۔ ہمارے لئے سب سے پہلے اس

ایئر بیس پر قبضہ کرنا ہے جہاں جنگی طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ اس پر قبضہ کئے بغیر ہمارے لئے سپر سٹور تک پہنچنا ناممکن ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ایئر چیک پوسٹ پر تم اور صالحہ جا کر قبضہ کرو گی اور اس کے بعد ہم اپنا مشن پورا کریں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان تینوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں گولیاں مار کر یہیں چھوڑ دیا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی انہیں زندہ رہنے دو۔ ہم احتیاطاً چیف سیکرٹری، کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ضرورت کے وقت ہو سکتا ہے یہ ہمارے کام آ جائیں۔ جوانا تم چیف سیکرٹری کو اٹھاؤ اور اوپر لے چلو۔ جوزف کرنل الیگزینڈر کو اٹھا لے گا اور جولیا تم لیڈی مارتھا کو اٹھا لو۔ یہ ہلکی پھلکی سی ہے۔ اسے اٹھانے میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہوگا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان چاروں کے سوا باقی سب باہر موجود تھے۔ ان کا اسلحہ اور تھیلے وہیں مل گئے تھے جو اب ان کی کمروں پر دکھائی دے رہے تھے۔ اس لئے عمران بے حد مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ جوانا نے چیف سیکرٹری کو اور جوزف نے کرنل الیگزینڈر کو اٹھا لیا جب کہ جولیا نے لیڈی مارتھا کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا

اور پھر وہ سب وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران خالی ہاتھ تھا۔ پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے جہاں ان کے ساتھی موجود تھے اور انہوں نے چیف سیکرٹری کے ساتھ آئے ہوئے مسلح گارڈز کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں اندر غار میں پہنچا دی تھیں۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو اپنا پلان بتایا اور پھر انہوں نے چیف سیکرٹری، لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر کو ہیلی کاپٹر میں ڈالا اور پھر سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے چلے گئے۔ صفدر نے پائلٹ کو بھی ہیلی کاپٹر سے نکال کر گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا اور خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تو اس کے اشارے پر صفدر نے ہیلی کاپٹر کا انجن اسٹارٹ کیا تو اس کے پنکھے آہستہ آہستہ گردش کرنا شروع ہو گئے۔ جب پنکھوں کی گردش تیز ہوئی تو صفدر نے ہیلی کاپٹر کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کچھ ہی دیر میں مخصوص پہاڑیوں تک پہنچ گیا جس کی تفصیل انہیں پراڈ سے معلوم ہوئی تھی۔

''بس۔ ہیلی کاپٹر کو یہاں نیچے کسی صاف جگہ پر اتار لو۔ اس سے آگے جانا ہمارے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ یہاں سے ہم آگے پیدل مارچ کریں گے''...... ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچ کر عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایک خالی جگہ دیکھ کر ہیلی کاپٹر وہاں اتارنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر لینڈ کر گیا۔ عمران نے بلندی سے دیکھ لیا تھا

کہ کارمک پہاڑی اس علاقے سے ایک کلومیٹر دور تھی جس کا رنگ خاکی تھا۔ اس پہاڑی کی طرف دشوار گزار راستہ تھا اس لئے یہاں کوئی نفری موجود نہ تھی۔ ہیلی کاپٹر کے لینڈ کرتے ہی وہ سب نیچے اتر آئے۔ چیف سیکرٹری، کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا کو انہوں نے ہیلی کاپٹر میں ہی پڑا رہنے دیا اور وہ خود تیزی سے آگے بڑھنے لگے پھر کچھ سوچ کر عمران رک گیا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے رکتے دیکھ کر کہا۔

''تم سب آگے چلو۔ میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔

''کیا کرنے گئے تھے کیا ان تینوں کو گولیاں مار آئے ہو''۔ جولیا نے اسے واپس آتے دیکھ کر کہا۔

''نہیں۔ عمران صاحب نے انہیں ہلاک کرنا ہوتا تو پہلے ہی کر دیتے۔ مجھے لگ رہا ہے عمران صاحب ہیلی کاپٹر میں کچھ گڑبڑ کر آئے ہیں تاکہ اگر ان تینوں میں سے کسی کو ہوش آ جائے تو وہ ہیلی کاپٹر کو لے کر یہاں سے فرار نہ ہو جائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے۔ وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ کھائیوں اور چٹانوں سے اٹے دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگے۔

راستے میں انہیں تقریباً چار پانچ مسلح افراد سے واسطہ پڑا۔ ان میں صرف ایک جاگ رہا تھا لیکن اس کا رخ دوسری طرف ہی تھا۔ اس جاگتے ہوئے فوجی پر حملہ کرنے میں ٹائیگر کا ساتھ تنویر نے بھی دیا تھا اور پھر وہ اس پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ رات چونکہ آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی اور شاید جگہ جگہ لگائی ہوئی تیز سرچ لائٹوں کی وجہ سے تمام فوجیوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ان تیز روشنیوں کی وجہ سے کوئی اوپر آنے کی ہمت ہی نہیں کر سکتا اس لئے وہ راتوں کو سوتے جاگتے وقت گزارتے تھے اور وہ پوری طرح ہوشیار نہ تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار ہو گئے۔

"یہ ہے ائیر چیک پوسٹ۔ جولیا اور صالحہ۔ اب تم دونوں نے اوپر جانا ہے اور جب تک میرا کاشن نہ ملے تم نے کام کا آغاز نہیں کرنا۔ باقی جو کچھ کرنا ہے وہ میں نے تمہیں اچھی طرح سمجھا دیا ہے"...... عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ انتہائی محتاط اور آہستگی سے دیواروں سے چمٹ کر آہستہ آہستہ اوپر چڑھتی چلی گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں چٹانوں میں ہی دبک کر بیٹھ گئے کیونکہ اس سارے مشن میں سب سے کٹھن مرحلہ ہی یہی تھا کہ جولیا اور صالحہ ائیر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیں۔

اگر وہ اس میں ناکام ہو جاتی تو پھر عمران کو کچھ اور سوچنا پڑتا

اس لئے وہ ان کی طرف سے کاشن کے انتظار میں تھا۔ جولیا اور صالحہ انتہائی احتیاط سے کام لے رہی تھیں تاکہ ان کے اوپر چڑھنے کی وجہ سے اوپر کوئی پتھر نہ لڑھک جائے جس سے اوپر موجود مسلح افراد چونک پڑیں اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے جولیا کو سانپ کی طرح رینگ کر چیک پوسٹ کے چاروں طرف سے کھلے ہوئے حصے میں غائب ہوتے دیکھا تو انہوں نے سانس روک لئے۔ دوسرے لمحے صالحہ بھی اوپر جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی اور پھر دس منٹ بعد عمران کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے ونڈ بٹن کو انگلی سے دبا دیا اور جلتا بجھتا ہوا ہندسہ تاریک ہو گیا۔ یہ مخصوص کاشن تھا کہ جولیا اور صالحہ نے ائیر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے بعد وہ جھکے جھکے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ وہ سب انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ یہاں نسبتاً کم روشنی تھی کیونکہ روشنی کا سب سے زیادہ انتظام نچلے حصے میں کیا گیا تھا۔ ان کے خیال کے مطابق شاید یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ سب سے زیادہ فوجی پہاڑی کے اس حصے کی طرف تعینات کئے گئے ہوں گے جہاں سے اوپر جانے کے لئے باقاعدہ راستے تھے۔ اس لئے عمران اس چیف سیکرٹری کے سپیشل ہیلی کاپٹر کے ذریعے

اس پہاڑی تک پہنچا تھا جہاں سے وہ پیدل اس طرف آیا تھا۔ یہ ساری جگہ ایسی تھی جہاں کہیں کہیں کوئی فوجی تعینات تھا اور نہ ہی اس علاقے کو زیادہ کور کیا گیا تھا۔ آگے کارمک پہاڑی تھی جہاں اس پہاڑی سلسلے کے چپے چپے پر فوجی پھیلے ہوئے تھے۔

تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد وہ اب ڈھلوان پر پہنچ گئے تھے۔ آگے جھاڑیاں تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس کے ساتھی فوراً جھاڑیوں میں دبک گئے جبکہ عمران زمین پر لیٹ کر اور کرالنگ کرتا ہوا آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔ چونکہ یہ ڈھلوان تھی اس لئے یہاں بے حد احتیاط کی ضرورت تھی کیونکہ پتھر اگر کھسک کر نیچے گرتے تو یقیناً نیچے وادی میں دھماکے سے جا گرتے اور اس قدر آواز پیدا ہوتی کہ شاید سارے فوجی ہی ادھر متوجہ ہو جاتے۔ آدھی ڈھلوان تک درخت بھی موجود تھے اس کے بعد خالی جگہ تھی۔ وادی میں درخت اور جھاڑیاں اس طرح صاف کر دی گئی تھیں کہ وہاں صرف چھوٹی چھوٹی گھاس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عمران کے ساتھی بھی انتہائی احتیاط سے اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یہاں فوجی موجود نہ تھے شاید یہاں فوجیوں کو رکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی اور واقعی موجودہ حالات میں اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ عمران جانتا تھا کہ ائیر چیک پوسٹس پر موجود تمام افراد کی نظریں وادی پر جمی ہوئی ہوں گی اور وادی کی جو پوزیشن تھی آدمی تو آدمی وہاں اگر خرگوش بھی دوڑتا تو وہ بھی ادور سے صاف نظر آ سکتا

تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ تک پہنچ گئے جہاں سے آگے خالی ڈھلوان جگہ تھی۔

''عمران صاحب۔ اس بار ٹارج ایجنسی واقعی فول پروف اور ناقابل تسخیر انتظامات کیے ہیں''...... صفدر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ انتظامات واقعی ناقابل تسخیر ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی نعمانی۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ انتظامات جس قدر سخت ہوں۔ اس قدر ہی ان کے اندر خلاء بھی موجود ہوتے ہیں اور میں کوئی ایسا خلاء تلاش کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیوں نہ ہم گھوم کر سامنے والے حصے پر چلے جائیں اور وہاں سے نیچے اتریں۔ اس طرح وادی کو کراس نہ کرنا پڑے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ اس میں کافی وقت لگ جائے گا۔ بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا اور کسی بھی جگہ پر ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے یہیں سے کرنا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ دیر تک مکمل خاموشی طاری رہی۔

''او کے۔ اب واقعی ڈائریکٹ ایکشن کے سوا اور کوئی چارہ نہیں

ہے۔ ہم لوگ تیزی سے نیچے اتریں گے اور پھر وادی میں جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے سامنے والی پہاڑی کے دامن میں پہنچ جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ہم پر فوری طور پر فائر نہ کھولیں گے۔ وہ پہلے چیک کریں گے۔ سوچیں گے اور پھر کوئی فیصلہ کریں گے اور جب تک وہ کوئی فیصلہ کریں گے ہم سامنے والی پہاڑی میں واقع اس سپر سٹور کے سامنے پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچتے ہی ایکشن شروع ہو جائے گا اور اس ایکشن کے تحت ٹائیگر، جولیا اور صالحہ کو ایکشن کو کاشن دے گا۔ جوزف جنگل میں نصب کی گئیں مشین گنوں کو ڈی چارجر کر کے فائر کھول دے گا جبکہ تنویر اور چوہان وادی میں موجود تمام سرچ لائٹوں کو فائر کر کے تباہ کر دیں گے اور میں سٹور کے دروازے کو کھولنے کے لئے کام شروع کر دوں گا۔ یہ سب کام اکٹھے شروع ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی تم سب نے سائیڈوں پر موجود چٹانوں پر بم مار کر چٹانوں کو لرزا دینا ہے تاکہ وہاں ایسے رخنے وجود میں آ جائیں جن کی تم سب لوگ اوٹ لے کر اوپر سے ہونے والی فائرنگ سے وقتی طور پر بچ سکو''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''واپسی کے بارے میں آپ نے کیا پلاننگ کی ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ہماری واپسی اسی راستے سے ہو گی جس راستے سے ہم آئے تھے۔ اس کے لئے میں نے صدیقی کو تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔

جیسے ہی میں سپر سٹور کی تباہی کا اعلان کروں گا صدیقی سکیورٹی کی توجہ ہٹانے کے لئے بلیک میگا بم فائر کر دے گا اور ہم فوری طور پر اس راستے میں داخل ہو جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی کلائی سے ریسٹ واچ اتار کر ٹائیگر کو دے دی۔

''یہ واچ ٹرانسمیٹر تم سنبھال لو۔ تم نے اس سے جولیا اور صالحہ کو کاشن دینا ہے''...... عمران نے ریسٹ واچ ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے گھڑی عمران سے لے کر اپنی کلائی پر باندھ لی۔

''تم اسے سنبھالو جوزف۔ تم نے اس سے جنگل میں فائرنگ آن کرنی ہے تاکہ سب لوگوں کی توجہ اس طرف ہو جائے''۔ عمران نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آلہ پکڑ لیا۔

''تم سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہو گے۔ اگر فائرنگ سے کوئی زخمی ہو جائے تو اسے بھی سنبھالنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی پشت پر بندھا ہوا سیاہ رنگ کا تھیلا اتارا اس کی زپ کھول کر اس نے اس میں سے ایک نیلے رنگ

کے پسٹل کے مختلف پارٹس باہر نکالے اور پھر انہیں جوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تھیلے کے اندر موجود ایک بند لفافہ نکال کر اس کو پھاڑا اور اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کیپسول نکال کر اس نے اسے نیلے رنگ کے پسٹل کے ایک خانے میں ڈال کر اسے بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا سپرے پمپ نکالا جس کے اندر سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں نے اپنی اپنی پشت پر موجود تھیلے اتار کر ان میں سے مخصوص نوعیت کے بم نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔

''اوکے۔ اب اللہ کا نام لے کر مشن کا آغاز کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کریں گے''...... عمران نے سامان سمیٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اس ڈھلوان پر دوڑ کر ہم نے نیچے اترنا ہے۔ یہاں چونکہ درخت کاٹے گئے ہیں اس لئے ان کے کچھ نہ کچھ حصے ابھی موجود ہیں اگر ہم احتیاط سے کام لیں تو ان حصوں کی وجہ سے ہم نیچے گرنے سے بچ بھی جائیں گے اور ہماری نیچے اترنے کی رفتاری بھی تیز ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کیوں نہ رولنگ پوزیشن میں نیچے جایا جائے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ انہی کٹے ہوئے درختوں کے باقی حصوں نے ہمارے

جسموں کے پرخچے اڑا دیتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے اس ڈھلوان پر اترتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے باقی ساتھی بھی اسی انداز میں نیچے اترنے لگے اور پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی وہ سب ڈھلوان کے آخری حصے سے چھلانگیں لگا کر نیچے وادی میں اتر گئے۔

''تیز بھاگو زگ زیگ انداز میں''...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے تحاشہ انداز میں وادی کی مخالف پہاڑی کی طرف دوڑ پڑے۔ ان کے بھاگنے کا انداز بالکل پہاڑی خرگوشوں جیسا تھا لیکن ابھی وہ درمیان میں ہی پہنچے تھے کہ یکلخت فضا میں تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی چوہان کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ وہ ایک جھٹکا کھا کر لڑکھڑایا دوسرے لمحے سنبھل کر ایک بار پھر دوڑ پڑا جبکہ باقی ساتھی اسی رفتار سے دوڑتے چلے گئے۔ دوسری بار تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس بار جوانا کی چیخ سنائی دی۔ جوانا کے بعد صفدر اور پھر جولیا کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ عمران سب کچھ سن رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ یہ اس کے ساتھیوں کی چیخیں تھیں لیکن اس نے اپنے کان بند کر لئے تھے۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کئی گرم سلاخیں اس کی رانوں اور پنڈلیوں میں اتر گئی ہوں۔ اس کے جسم نے جھٹکے کھائے لیکن وہ رکا نہیں آگے

دوڑتا چلا گیا۔ فائرنگ تین اطراف سے مسلسل ہو رہی تھی لیکن وہ اب قدرے محفوظ ہو چکے تھے کیونکہ وہ چٹانوں کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے اور پھر اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے ایکشن کا آغاز ہو گیا۔

سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی دھماکوں سے یکے بعد دیگرے تمام سرچ لائٹیں بجھتی چلی گئیں اور وادی میں اندھیرا چھا گیا۔ پھر بموں کے خوفناک دھماکے شروع ہوئے اور چٹانیں ہوا میں اڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس لڑ پڑی ہوں۔ چند سیکنڈ بعد اوپر آسمان پر میزائل چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر تین اطراف میں انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور ان دھماکوں کے ساتھ ہی وادی میں ہونے والی فائرنگ بند ہو گئی۔ عمران نے اس دوران نیلے رنگ کے پسٹل کی نال اس تکونی چٹان کے درمیان رکھ کر اس کا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اس نے پسٹل ایک طرف پھینکا اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے وہ سپرے پمپ نکالا اور اس کا باریک منہ چٹان میں نیلے پسٹل کے فائر سے ہونے والے سوراخ میں رکھ کر اس نے پمپ کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور یہ تکونی چٹان اڑ کر سالم کی سالم اس وادی میں آ گری۔ عمران نے

جیب سے ایک سیاہ رنگ کا چپٹا پسٹل نکالا اور اس کا رخ دہانے کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دہانے پر ایک لمحے کے لئے تیز شعلے سے ابھرے اور دوسرے لمحے شعلے بجھ گئے اور فضا میں ایسی بدبو سی پھیل گئی جیسے کچا چمڑا جلایا جا رہا ہو۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بنڈل نکالا اور کسی ماہر باؤلر کی طرح ہاتھ گھما کر اس نے وہ بنڈل اندر پھینک دیا۔

''راستہ کھولو''...... عمران نے بنڈل پھینکتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ان سے کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب اس طرف کو دوڑ پڑے۔ دوسرے لمحے ایک ایک کر کے وہ اچھل اچھل کر غار کے دہانے میں داخل ہوئے اور تیزی سے آگے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ صرف چند منٹوں میں ہی ہو گیا تھا۔ اس راستے میں گھپ اندھیرا تھا لیکن وہ سب اس طرح دوڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جیسے وہ اس جگہ سے واقف ہوں۔ کچھ دور آگے بڑھنے کے بعد عمران رک گیا۔

''جولیا اور صالحہ کو کامیابی کا کاشن دے دو جوزف''...... عمران نے مڑ کر کہا۔

''جوزف زخمی ہو گیا ہے عمران صاحب۔ انہیں کاشن میں دیتا ہوں''...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ اب گھپ اندھیرے میں انہیں ایک دوسرے کے ہیولے نظر آ رہے تھے۔

''اور کون کون زخمی ہوا ہے''...... عمران نے تیزی سے واپس

مڑتے ہوئے کہا۔

''چوہان بھی زخمی ہے''...... تنویر کی آواز سنائی دی۔ اس دوران کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر جوزف کی کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ اتارنی شروع کر دی۔

''یہ میں کر دیتا ہوں۔ تم باہر دہانے کا خیال رکھو''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تنویر نے چوہان کو نیچے لٹایا اور پھر وہ بھی کیپٹن شکیل کے پیچھے واپس مڑ گیا۔ عمران نے سب سے پہلے تو گھڑی کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر مخصوص انداز میں کاش دیا اور پھر اس نے ٹٹول کر جوزف کی حالت کو چیک کرنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ جوزف کی حالت انتہائی تشویشناک تھی۔ اسے کئی گولیاں لگی تھیں اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ اس نے کان اس کے سینے سے لگا دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکوں میں تیزی سے کمی آنا شروع ہو گئی۔ جوزف کا دل دھڑک رہا تھا۔ گو اس کی دھڑکن خاصی سست تھی لیکن بہرحال وہ دھڑک رہا تھا۔ جوزف زندہ تھا اور عمران کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسی لمحے کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔

''عمران صاحب۔ بے شمار فوجی ہر طرف سے وادی میں اتر رہے ہیں اور انہوں نے غار کے دہانے کو چیک کر لیا ہے''۔ کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

''چلو جلدی کرو۔ تنویر کو بلاؤ اور ان دونوں کو لے کر اس سرنگ میں دوڑو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے تنویر بھی دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔

''عمران ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ ان کی تعداد بے شمار ہے''...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم جوزف اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو اٹھا کر دوڑو۔ میں ان کا بندوبست کرتا ہوں۔ جلدی کرو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ''...... کیپٹن شکیل نے احتجاج بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

''جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر واپس دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے دہانے میں آ کر ایک لمحے کے لئے باہر کا جائزہ لیا۔ باہر واقعی بے شمار فوجی اکٹھے ہو رہے تھے اور چاروں طرف سے مسلسل وادی میں اترتے چلے آ رہے تھے۔ اسی لمحے اسے دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں فوراً ایک خیال آیا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی دوڑ گئی۔ اب ان لوگوں کو روکنے کی ایک ترکیب اس کے ذہن میں آ گئی تھی۔ اس نے تیزی سے اپنے تھیلے سے ایک میگا پاور بم نکالا۔ میگا پاور بم کے ساتھ اس نے ایک ہینڈ گرنیڈ نکال لیا اور پھر اس نے اپنی قمیض کا دامن پھاڑا اور اس کی پٹی سی

بنا کر دونوں بموں کو ایک دوسرے سے جوڑنا شروع کر دیا۔ اس نے بموں کو پٹی سے اچھی طرح سے باندھا اور پھر اس نے ہینڈ گرنیڈ کی سیفٹی پن دانتوں سے کھینچی اور پھر اس نے بموں کو پوری قوت سے دہانے سے باہر اچھال کر وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پیچھے بڑھ گیا۔

اسی لمحے باہر وادی میں ایک کان پھاڑ دھماکہ سنائی دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ ہینڈ گرینڈ کے ساتھ بندھے ہوئے میگا بم نے وہاں بڑے پیمانے پر تباہی مچانے کے ساتھ ساری پہاڑیوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ مسلح فوجیوں کی بڑی تعداد کی ہلاکت دیکھ کر باقی فوجی آگے بڑھنے سے رک گئے۔ اندھیرے میں بھاگتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ اس قدر تیزی سے بھاگ رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔ اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو چکی تھیں اس لئے اب اسے راستہ نظر آ رہا تھا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

''جلدی چلو۔ جلدی''...... عمران نے ان کے قریب پہنچ کر تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر کیپٹن شکیل کے کاندھے پر لدے ہوئے جوزف کو لے کر خود اٹھا لیا کیونکہ کیپٹن شکیل جس انداز میں چل رہا تھا اس سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ خود بھی زخمی ہے اور وہ دیو قامت اور بھاری بھرکم جوزف کا

وزن اٹھا کر شاید مزید دس بارہ قدم بھی نہ چل سکے گا۔ تنویر بھی زخمی ہو کر گر چکا تھا۔ جوزف، جوانا اور فور سٹارز پہلے ہی ہٹ ہو چکے تھے۔ عمران اور کیپٹن شکیل ہی تھے جو ابھی تک تگ و دو کر رہے تھے۔ کیپٹن شکیل زخمی تھا لیکن عمران ابھی تک زخمی ہونے سے بچا ہوا تھا۔

''ہمت کرو کیپٹن شکیل۔ ہمت کرو۔ ہم پاکیشیا کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے اس فقرے نے جیسے کیپٹن شکیل کے جسم میں نئی روح پھونک دی۔ اس کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی۔ عمران اور کیپٹن شکیل نے سامنے نظر آنے والی پہاڑی کی طرف مسلسل میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے۔ پراڈ کے کہنے کے مطابق یہی وہ پہاڑی تھی جس میں میزائل اسٹیشن تھا اور جس کے نیچے کوبرا میزائل کا سپر سٹور تھا۔ عمران اور کیپٹن شکیل نے میزائل گنوں سے پہاڑی کے نچلے حصے کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا اور اس پہاڑی کے پرخچے اُڑتے جا رہے تھے۔ پھر پہاڑی میں ایک غار کا دہانہ دکھائی دیا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''مجھے دہانہ مل گیا ہے۔ تم باہر سنبھالو میں اندر جا رہا ہوں''۔ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ مشین گن سے غار میں مسلسل فائرنگ کرتا ہوا اندر بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے فوراً ایک چٹان کی آڑ لی اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔ وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ غار سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی

دے رہی تھیں۔ شاید اندر موجود مسلح افراد اور عمران کے درمیان ٹھن گئی تھی۔ کیپٹن شکیل کو بے چینی سی ہو رہی تھی کیونکہ عمران غار میں اکیلا گیا تھا اور اس کے مقابلے میں نجانے کتنے مسلح افراد موجود تھے۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ عمران کی مدد کے لئے اس کے پیچھے اندر چلا جائے لیکن اس کا باہر رہنا بھی ضروری تھا۔

اسی لمحے اسے عقب میں ایک آواز سنائی دی۔ وہ زخمی شیر کی طرح پلٹا۔ اس نے مشین گن سیدھی کی اور انگلی ٹریگر پر جما دی۔ اسے عقب میں موجود چٹانوں کے پیچھے سے آواز سنائی دی تھی۔ اس کی نظریں اس چٹان کے پیچھے جم گئیں۔ اسی لمحے اس نے چٹان کے عقب سے ایک سر ابھرتے دیکھا تو اس کی نظریں اس سر پر جم گئیں اور اس نے مشین گن کی نال کا رخ اس سر کی طرف کر دیا۔ وہ ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے سر اوپر ہوا تو یہ دیکھ کر کیپٹن شکیل کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ چٹان کے پیچھے سے تنویر نے سر نکالا تھا جو شاید زخمی ہونے کے باوجود جھاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف آ گیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے ارد گرد کا جائزہ لیا اور تیزی سے اٹھا اور جنگلی خرگوش کی طرح دوڑتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھا جس کے پیچھے تنویر موجود تھا۔ تنویر نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو"...... کیپٹن شکیل نے چٹان کے قریب پہنچ کر تنویر سے پوچھا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ تنویر کی دونوں ٹانگیں زخمی تھیں اور اس کے دائیں کاندھے سے بھی

خون بہہ رہا تھا۔

''میں ٹھیک ہوں''...... تنویر نے کہا اور چٹان کے ساتھ کمر لگا کر بیٹھ گیا۔

''تمہیں شاید تین گولیاں لگی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے اس کے زخموں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... تنویر نے جواب دیا۔ خون کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اس کی حالت کافی خراب ہو رہی تھی۔

''باقی ساتھی کہاں ہیں''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''میں نے انہیں گھسیٹ کر ایک غار میں چھپا دیا ہے۔ اس طرف کافی تعداد میں مسلح افراد ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ کسی کا اس غار کی طرف دھیان نہیں جائے گا وہ چٹانوں کے پیچھے اور خاص طور پر پہاڑیوں کے گرد ہمیں تلاش کر رہے ہیں۔ میں موقع ملتے ہی وہاں سے نکل آیا تھا''...... تنویر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں چاروں طرف دھیان رکھنا ہے۔ عمران صاحب غار میں گئے ہیں۔ شاید یہ غار سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔ عمران صاحب اندر کارروائی کر رہے ہیں ہمیں باہر رہ کر ان کی حفاظت کرنی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ غار سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں انہیں عمران غار سے نکلتا دکھائی دیا۔

''چلو۔ نکل چلو یہاں سے''...... عمران نے غار سے باہر آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔ اس نے چٹان کے پیچھے کیپٹن شکیل اور تنویر کی جھلک دیکھ لی تھی۔ وہ دوڑتا ہوا چٹان کی طرف آیا تو تنویر اور کیپٹن شکیل اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تیزی سے سامنے کی جانب دوڑتے چلے گئے۔ تنویر کی ٹانگ میں بھی گولی لگی تھی لیکن اس کے باوجود وہ بھاگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری پہاڑی کے غار میں داخل ہو رہے تھے۔

''یہ وہی غار ہے جہاں میں نے دوسرے زخمی ساتھیوں کو پہنچایا ہے''...... تنویر نے کہا۔ اسی لمحے ان کے عقب میں خوفناک دھماکے ہوئے۔ اس قدر خوفناک دھماکے کہ ان کے جسم بے اختیار اس طرح آگے کی طرف ہوئے جیسے کسی دیو نے انہیں پیچھے سے دھکیل دیا ہو۔ وہ بری طرح لڑکھڑائے لیکن پھر سنبھل گئے۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔ انتہائی خوفناک دھماکے۔ شاید اس طرف مسلح افراد موجود تھے اور انہوں نے انہیں اس غار کی طرف آتے دیکھ لیا تھا اور انہوں نے غار میں بم پھینکنے اور میزائل برسانے شروع کر دیئے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پہاڑی میں کوئی خفیہ آتش فشاں موجود تھا جو یکلخت پھٹ پڑا ہوا۔ وہ مسلسل بھاگے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک آگے جاتا ہوا کیپٹن شکیل رک گیا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے جھولا اور پھر وہ زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

''اوہ۔ اسے کیا ہوا''...... عمران نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

''کیپٹن شکیل بھی زخمی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا تم اس کو اٹھا لو گے تنویر''...... عمران نے تنویر سے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں اٹھا لوں گا''...... تنویر نے کہا اور جھک کر کیپٹن شکیل کو اٹھانے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی گھٹنوں کے بل گرا اور پھر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ بھی ساکت ہو چکا تھا اور عمران اپنے زخمی اور بے ہوش ساتھیوں کے اس ڈھیر کے ساتھ حیرت سے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کا ذہن اس سچوئیشن کی وجہ سے جیسے یکلخت ماؤف سا ہو گیا تھا۔ اسے بس اپنے عقب میں ہونے والے دھماکے سنائی دے رہے تھے اور پھر اسے اپنے جسم میں جیسے بے شمار گرم سلاخیں گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ شاید غار کے دہانے سے اندر فائرنگ کی گئی تھی اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا وزن انتہائی تیزی سے بڑھنے لگ گیا ہو۔ پھر یہ وزن اس قدر بڑھ گیا کہ بے اختیار اس کے گھٹنے ٹیڑھے ہوئے اور دوسرے لمحے وہ زمین پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں پر ڈھیر ہوتا چلا گیا اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

جولیا اور صالحہ دونوں ائیر چیک پوسٹ سے نیچے اتر کر دوڑتی ہوئیں ایک کیبن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ان کے دوڑنے کی رفتار کافی تیز تھی۔ انہوں نے اوپر پہنچتے ہی منی میزائل گنوں سے وہاں موجود ائیر چیک پوسٹ کو تباہ کر دیا تھا اور انہیں واپسی کا کاشن بھی مل گیا تھا اور اس کاشن کے ملتے ہی وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اس چیک پوسٹ سے نیچے اتریں۔ نیچے ایک قیامت سی برپا تھی۔ ہر طرف فوجی اور دوسرے مسلح افراد بے تحاشہ دوڑتے ہوئے وادی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہاں اس قدر سنگین حالات تھے کہ ان دونوں کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ کی تھی۔ وادی سے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان پہاڑیوں اور اس کے اردگرد کے علاقے پر کسی فوج نے ایٹمی میزائلوں سے حملہ کر دیا ہو۔

''اب ہم کیا کریں۔ کس طرف جائیں''...... صالحہ نے دوڑتے

ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''رکو نہیں۔ بس دوڑتی رہو۔ میں جس طرف دوڑ رہی ہوں تم میرے پیچھے آتی جاؤ''...... جولیا نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ بڑے لکڑی کے بنے ہوئے ایک کیبن کے قریب پہنچ گئیں جس کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا اور فوجی اس کیبن سے نکل کر اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے اور ایک ہیلی کاپٹر کی آواز درختوں کے اوپر سے سنائی دے رہی تھی۔

''اگر ہم نے مشن مکمل کرنا ہے تو ہمیں ہر صورت میں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہوگا۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کی مدد سے ہم پہاڑیوں اور وادی میں موجود مسلح افراد کا آسانی سے صفایا کر سکتے ہیں''...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہی تھی''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو پھر دیر کس بات کی۔ آؤ''...... جولیا نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں جھاڑیوں میں کرالنگ کرتی ہوئیں تیزی سے اس طرف بڑھ رہی تھیں جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا اور جس کے پنکھے تیزی سے گردش کر رہے تھے۔ ابھی تک ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا ہوا تھا جہاں سے اندر مسلح افراد بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

''تم گھوم کر سامنے کی طرف جا کر پائلٹ کو نشانہ بناؤ میں اس طرف سے مسلح افراد کو نشانہ بناتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو صالحہ

نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے رینگتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ وہ نیم دائرے کی شکل میں رینگتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ رہی تھی جبکہ جولیا سیدھے رخ پر آگے جا رہی تھی اور پھر جولیا نے مشین گن سیدھی کی اور اس نے کھلے ہوئے دروازے سے نظر آنے والے مسلح افراد پر یکلخت لیٹے لیٹے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ہیلی کاپٹر میں چھ افراد سوار تھے۔ جولیا نے اس انداز میں فائرنگ کی تھی کہ وہ چھ کے چھ افراد ایک ہی برسٹ میں ڈھیر ہو گئے۔ ادھر جیسے ہی جولیا نے فائرنگ کی صالحہ نے بھی ہیلی کاپٹر کے سامنے پہنچ کر پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے مسلح آدمی کو گولیاں مار دیں جو شاید ان کا کمانڈر تھا۔ پائلٹ نے گولیاں لگنے سے پہلے ہیلی کاپٹر اٹھانے والا لیور کھینچ لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پیڈ اوپر اٹھ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر جولیا تیزی سے اٹھی اور تیز رفتار ہرنی کی طرح دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھی۔ صالحہ بھی اٹھ کر ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑی۔ اتنی دیر میں ہیلی کاپٹر زمین سے چار سے پانچ فٹ بلند ہو چکا تھا۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچتے ہی یکلخت چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کے کھلے ہوئے حصے سے ہوتی ہوئی مسلح افراد کی لاشوں پر جا گری۔ ادھر جیسے ہی جولیا ہیلی کاپٹر میں داخل ہوئی۔ ادھر کیبن کے عقب سے چار مسلح افراد نکلے اور انہوں نے صالحہ کو دوڑتے دیکھ کر اس پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔

صالحہ نے فوراً چھلانگ لگائی اور زمین پر تیزی سے رول ہوتی چلی گئی۔ گولیاں اس کے ارد گرد سے گزرتی چلی گئیں۔ صالحہ نے خود کو سنبھالا اور رول ہوتے ہوئے کیبن کے پیچھے سے آنے والے افراد پر فائرنگ کرنے لگی۔ ماحول مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ تیز انسانی چیخوں سے بھی گونج اٹھا۔

صالحہ نے ان چاروں کو مار گرایا تھا لیکن مسلح افراد کی تعداد کم نہ ہوئی تھی۔ کیبن کے پیچھے سے جیسے بے شمار مسلح افراد نکل نکل کر اس طرف آنے لگے۔ صالحہ چونکہ جھاڑیوں میں تھی اور زمین سے لگی ہوئی تھی اس لئے کیبن کے پیچھے سے آنے والے مسلح آدمیوں نے اسے نہ دیکھا تھا اس لئے کیبن کے عقب سے نکلتے ہی انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ صالحہ اتنی تعداد میں مسلح افراد کو دیکھ کر اور زیادہ دبک گئی۔ ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ مسلح آدمیوں میں سے کسی نے بھی جولیا کو ہیلی کاپٹر میں موجود افراد پر فائرنگ کرتے اور اسے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے نہ دیکھا تھا۔

اس لئے جولیا اٹھی اور اس نے پائلٹ کو پکڑ کر پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے ان لاشوں پر گرا دیا جو ہیلی کاپٹر کے عقب میں تھیں۔ چونکہ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنے والا لیور کھینچا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر بغیر ڈگمگائے اوپر کی طرف ہی بلند ہوتا جا رہا تھا۔ سیٹ خالی ہوتے ہی جولیا تیزی سے پائلٹ سیٹ پر پہنچ

گئی۔ اس نے عقبی حصے میں موجود لاشوں میں سے کسی کو باہر نہیں پھینکا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتی تو نیچے موجود افراد کو یقیناً شک پڑ جاتا کہ ہیلی کاپٹر دشمنوں کے قبضے میں ہے تو وہ یقیناً ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کرنا شروع کر دیتے۔ پائلٹ سیٹ پر پہنچتے ہی جولیا نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھالا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھایا اور اسے قدرے ترچھا کر کے اس طرف دیکھنے لگی جہاں اس نے صالحہ کو دیکھا تھا۔ صالحہ جھاڑیوں میں ہی تھی جبکہ کیبن کے عقب سے نکلنے والے مسلح افراد اٹھ کر فائرنگ کر رہے تھے۔

مسلح افراد کو دیکھ کر جولیا کے لبوں پر سفاکانہ مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو سیدھا کیا اور یوٹرن لیتی ہوئی واپس پلٹی۔ پلٹ کر واپس آتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور ساتھ ہی اس نے لیور کے ساتھ لگے ہوئے سرخ بٹن کو انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے دو ہیوی مشین گنیں نصب تھیں۔ سرخ بٹن پریس ہوتے ہی دونوں مشین گنوں کے دہانے کھل گئے اور دوسرے لمحے گولیوں کی بوچھاڑ مسلح افراد پر پڑی اور وہ اچھل اچھل کر گرتے نظر آئے۔ مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں نے کیبن کو بھی ادھیڑنا شروع کر دیا۔ اپنے ہیلی کاپٹر سے اس طرح فائرنگ ہوتے دیکھ کر مسلح افراد میں کھلبلی سی مچ گئی۔ انہوں نے چیختے ہوئے ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر سے مسلح افراد پر فائرنگ ہوتے دیکھ کر صالحہ سمجھ گئی کہ ہیلی کاپٹر پر جولیا کا قبضہ ہو چکا ہے چنانچہ وہ

اٹھی اور اس نے جھاڑیوں کی طرف آنے والے افراد پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ اسی لمحے جولیا نے ہیلی کاپٹر سے ایک میزائل فائر کیا جو کیبن کے قریب موجود مسلح افراد کے قریب گرا اور دوسرے لمحے زور دار دھماکے کے ساتھ ان افراد کے ٹکڑے اُڑتے دکھائی دیئے۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کو گھما کر اور غوطے دے دے کر وہاں موجود مسلح افراد کا خاتمہ کرنا شروع کر دیا تھا اور جو افراد صالحہ کی طرف آ رہے تھے صالحہ انہیں نشانہ بنا رہی تھی۔

جب وہاں کوئی ایک آدمی زندہ نہ بچا تو جولیا نے ہیلی کاپٹر کو ایک لمبا ٹرن دیتے ہوئے اس طرف بڑھانا شروع کر دیا جس طرف صالحہ موجود تھی۔ جولیا ہیلی کاپٹر نیچے لے آئی۔ جب ہیلی کاپٹر پانچ فٹ کی بلندی پر آیا تو صالحہ جھاڑیوں سے نکلی اور وہ بھی جولیا کی طرح لمبی چھلانگ لگا کر ہیلی کاپٹر میں پہنچ گئی۔

''لاشیں اٹھا کر نیچے پھینک دو''...... جولیا نے چیخ کر کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے عقب میں پڑی ہوئی لاشوں کو کھینچ کھینچ کر ہیلی کاپٹر سے باہر پھینکنا شروع کر دیا۔ جولیا کی عقابی نظریں کیبن کے عقب کی طرف تھیں۔ لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ صالحہ نے تمام افراد کو نیچے پھینکا اور پھر اس نے جولیا کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کو کھینچ کر اپنی طرف گرایا اور اسے بھی نیچے دھکیل دیا۔

''بس ٹھیک ہے۔ اب تم آگے والی سیٹ پر آ جاؤ''...... جولیا

نے کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنا شروع کر دیا۔ صالحہ درمیان سے سرکتی ہوئی اگلی سیٹ پر پہنچ گئی۔ اسی لمحے نیچے انہیں خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ جولیا اور صالحہ بے اختیار چونک پڑیں۔ انہیں سامنے وادی میں پہاڑیوں کے قریب آگ کے شعلے اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسے دھماکے ہیں''...... جولیا کے لہجے میں خوف کی لرزش تھی۔

''ہمارے ساتھیوں نے وادی میں موجود مسلح افراد کو میگا بم سے نشانہ بنایا ہے''...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہیلی کاپٹر کو وادی پر لے آئی۔ وہاں واقعی قیامت مچی ہوئی تھی۔ ہر طرف کٹی پھٹی لاشیں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہاں بے شمار میزائل فائر ہوئے ہوں جن سے مسلح افراد کے پرخچے اُڑ گئے ہوں۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے اور نیچے ان دھماکوں کی وجہ سے تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی پتھر فضا میں اڑتے نظر آ رہے تھے۔ جولیا کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر وادی کو کراس کر کے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جولیا نے وہاں موجود مسلح افراد کو دیکھ کر ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ جہاں زیادہ تعداد

میں افراد دکھائی دیتے وہاں وہ ان پر میزائل فائر کر دیتی۔ کچھ ہی دیر میں وہاں خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو درختوں کے درمیان خالی جگہ پر اتار دیا۔

''آؤ نیچے اترو۔ جلدی آؤ''...... جولیا نے انجن بند کر کے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور صالحہ اچھل کر دوسری طرف سے نیچے اتر آئی اور پھر وہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں۔ سامنے ایک چٹان تھی جس میں ایک بڑا سا کھائی نما غار کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔

''آؤ۔ اس کے اندر اترنا ہے۔ جلدی کرو''...... جولیا نے دہانے میں اترتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکالی اور ہلکی سی ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہی اس سرنگ نما راستے میں روشنی سی پھیل گئی۔ بائیں طرف دھماکے ابھی تک سنائی دے رہے تھے لیکن اب ان میں وہ پہلے جیسی شدت نہ رہی تھی۔ جولیا ہاتھ میں ٹارچ پکڑے اس طرف کو واپس دوڑنے لگی۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔

''ارے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ پڑے ہیں''...... یکلخت جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں انسانوں کے ایک ڈھیر کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے جو ایک دوسرے کے اوپر گرے ہوئے تھے اور سب کے سب زخمی تھے۔

''جلدی کرو صالحہ۔ ہمیں ان سب کو ہیلی کاپٹر میں پہنچانا ہے۔ جلدی کرو۔ ورنہ فوج اندر آ گئی تو سب کا خاتمہ ہو جائے گا''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر عمران کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن عمران کا وزن کافی تھا۔

''ٹھہرو۔ مل کر اٹھاتی ہیں۔ تم اکیلے نہ اٹھا سکو گی''...... صالحہ نے کہا اور پھر ان دونوں نے مل کر عمران کو اٹھایا اور واپس اس کے دہانے کی طرف دوڑ پڑیں۔ عمران کو اس دہانے کے قریب چھوڑ کر وہ دونوں ہی ایک بار پھر واپس دوڑیں اور اس بار وہ چوہان کو اٹھا کر لے گئیں۔ اس طرح کئی چکر لگانے کے بعد وہ ان سب کو اس دہانے کے قریب اکٹھے کر لینے میں کامیاب ہو گئیں۔

''اب انہیں اوپر لے جانا ہے۔ میں اوپر جاتی ہوں۔ تم ایک ایک کو اٹھا کر اوپر کی طرف بڑھانا۔ میں انہیں باہر کھینچ لوں گی''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہائی جمپ کے انداز میں اچھلی اور اس کے دونوں ہاتھ دہانے کے کنارے پر جم گئے اور چند لمحوں بعد اس کا جسم بازوؤں کے زور پر اٹھتا ہوا دہانے سے باہر آ گیا۔ پھر صالحہ عمران کو کاندھے پر اٹھا کر سیدھی کھڑی ہوئی تو جولیا نے جھک کر ہاتھ نیچے کئے اور عمران کا بازو پکڑ لیا۔ پھر نیچے سے صالحہ نے اوپر اٹھایا اور اوپر سے جولیا نے کھینچا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد جولیا، عمران کو باہر کھینچ لینے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھیوں کو بھی باہر کھینچ لیا گیا۔ سب سے

آخر میں صفدر کو اٹھایا گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن رہی ہوں''...... یکلخت صالحہ نے چیختے ہوئے کہا اور صالحہ کے یہ الفاظ سنتے ہی جولیا کے جسم میں جیسے بجلیاں سی بھر گئیں اور اس نے ایک ہی جھٹکے سے صفدر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔

''باہر آجاؤ جلدی''...... جولیا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اسے بھی قریب آتی سنائی دینے لگی تھیں۔ یہ فوجی بوٹوں کی بھاری آوازیں تھیں اور چند لمحوں بعد صالحہ باہر آ گیا۔

''دہانے پر جھاڑیاں ڈال کر اسے چھپا دو۔ جلدی کرو۔ ورنہ ہم سب مارے جائیں گے''...... جولیا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر صالحہ اور جولیا نے مل کر دہانے پر جھاڑیاں توڑ توڑ کر ڈالنا شروع کر دیں۔ دہانہ بند ہوتے ہی جولیا نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

''شکر ہے۔ بال بال بچے ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ فوجی یہاں بھی تو بکھرے ہوئے ہوں گے اور انہوں نے ہیلی کاپٹر بھی اترتے دیکھ لیا ہو گا لیکن ابھی تک کوئی بھی ادھر نہیں آیا''...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''سب ادھر وادی کی طرف گئے ہیں اور ہیلی کاپٹر ان کا ہی ہے

بہرحال اب ہمیں جلدی یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ آؤ اب ان سب کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں بھی پہنچانا ہے''...... جولیا نے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں اس کام میں مصروف ہو گئیں۔

''لیکن ان زخمیوں کو ہم لے کر کہاں جائیں گے۔ ان سب کی حالت بے حد خراب ہے''...... سب کو ہیلی کاپٹر میں پہنچانے کے بعد صالحہ نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے تو نکلیں پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو تیزی سے اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان تھا۔ جوزف اور جوانا جیسے بھاری بھرکم افراد کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر تک پہنچاتے ہوئے انہیں واقعی دانتوں پسینہ آ گیا تھا۔

کرنل الیگزینڈر کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اپنے مخصوص کیبن کے ایک صوفے پر پڑا ہوا پایا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے جان سا ہو گیا ہو۔

''تھینک گاڈ۔ آپ کو ہوش آ گیا''...... اسی لمحے اسے ایک شناسا سی آواز سنائی دی تو اس کی آنکھیں پوری طرح سے کھل گئیں اور اس نے ایک آدمی کو اپنے اوپر جھکے ہوئے پایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جو خالی تھی۔ شاید اس آدمی نے کرنل الیگزینڈر کو انجکشن لگایا تھا اور اسی انجکشن کی وجہ سے اسے ہوش آیا تھا۔ کرنل الیگزینڈر جیسے ہی مکمل طور پر ہوش میں آیا اس کی آنکھوں کے سامنے سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ سموئیل کے حوالے کر کے پراڈ اور ڈارمن کے ہمراہ

چیف سیکرٹری کو کال کرنے باہر چلا گیا تھا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واپس آیا تو اس پر اچانک حملہ ہو گیا۔ حملہ اس قدر شدید اور اچانک تھا کہ اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ اسے اپنے سر پر بس دو بار پہاڑ سے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اور اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہ جانتا تھا اور اب اسے یہاں اپنے کیبن میں ہوش آ رہا تھا۔ کیبن میں بیٹری سے چلنے والی لائٹ جل رہی تھی۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں یہاں کیسے آ گیا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ کہاں ہیں''...... کرنل الیگزینڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کون سے ایجنٹ چیف۔ آپ تو مجھے چیف سیکرٹری اور لیڈی مارتھا کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں پڑے ملے تھے۔ آپ بے ہوش تھے۔ میری ڈیوٹی اس طرف تھی اور میں نے ہیلی کاپٹر کو اس طرف لینڈ ہوتے دیکھا تھا۔ پہلے تو میں نے کوئی دھیان نہ دیا لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے آ کر ہیلی کاپٹر کو چیک کیا تو اس میں آپ، چیف سیکرٹری صاحب اور لیڈی مارتھا صاحبہ بے ہوش تھے۔ میں نے فوراً سپیشل سیکشن کو کال کیا اور وہاں سے آدمیوں کو بلا لیا اور پھر ہم آپ کو وہاں سے لے آئے۔ لیڈی مارتھا اور جناب چیف سیکرٹری صاحب کو سپیشل ہیلی کاپٹر میں واپس بھجوا دیا گیا ہے۔ آپ کی حالت ٹھیک تھی۔ صرف آپ بے ہوش تھے اس لئے آپ کو یہاں

لے آیا گیا اور جب آپ کو ہوش میں آنے میں دیر ہوگئی تو میں نے آپ کو مارئل ایس کا انجکشن لگا دیا تاکہ آپ کے جسم کی توانائی بحال ہو اور آپ کو ہوش آ سکے“...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن ابھی محفوظ ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... اس آدمی نے جواب دیا۔

”تمہارا نام کیا ہے اور تم کس سیکشن سے تعلق رکھتے ہو“۔ کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”میرا تعلق گروپ بی ایس سے ہے اور میں بی ایس کے انچارج شمراک کا نمبر تو ہوں اور میرا نام ٹائس ہے“...... اس آدمی نے جواب دیا۔

”کیا شمراک مجھے، لیڈی مارتھا اور چیف سیکرٹری کو لینے آیا تھا“...... کرنل الیگزینڈر نے پوچھا۔

”یس چیف۔ میں نے ہی باس شمراک کو اطلاع دی تھی“۔ ٹائس نے جواب دیا تو کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہونہہ۔ تو وہ لوگ ہیلی کاپٹر میں ہمیں اپنے ساتھ لے گئے تھے“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔ اسی لمحے اچانک کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز سن کر وہ بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

''باس۔ باس۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹرانگ پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے چیک کر لئے گئے ہیں۔ وہ سپر سٹور پر حملہ کرنے والے ہیں''...... دروازے سے اندر آتے ہوئے ایک نوجوان نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے حملہ کیا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ کیا۔ کیا''...... کرنل الیگزینڈر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم شمراک تم یہاں۔ تم کب آئے ہو۔ وہ۔ وہ عمران کہاں ہے۔ تم شاید کہہ رہے تھے کہ وہ حملہ کر دیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے احمقوں کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا گیا ہے۔ ویسے فکر کی کوئی بات نہیں وہ کسی طرح بھی سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن پر حملے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک وہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوں''...... شمراک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ۔ اچھا۔ کاش اس بار ایسا ہی ہو۔ مجھے ان کی لاشیں مل جائیں۔ میں جانتا تھا کہ وہ ضرور حملہ کریں گے۔ کم بخت ہر طرف سے وار کرتے ہیں۔ نانسنس''...... کرنل الیگزینڈر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی جلدی جوتے پہننے شروع کر

دیئے۔ ٹائس اس دوران کیبن سے باہر نکل گیا تھا۔ چند لمحوں بعد کرنل الیگزینڈر دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکلا اور تیزی سے بھاگتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ کافی دور جانے کے بعد وہ درختوں کے اندر گھرے ہوئے ایک اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک کافی بڑی مشین نصب تھی اور یہاں چار افراد بھی موجود تھے جن میں ٹائس بھی شامل تھا۔

''باس۔ یہ دیکھیں عمران اور اس کے ساتھی۔ ٹرانگ پہاڑی کی طرف چھپے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپ کہیں تو میں وہاں موجود اپنے آدمیوں کو ان کی وہاں موجودگی کی اطلاع کر دوں''...... شمراک نے کہا اور کرنل الیگزینڈر تیزی سے اس مشین کی طرف دوڑ پڑا۔ جس کے درمیان ایک اسکرین روشن تھی اور اس اسکرین پر ایک پہاڑی کا درمیانی حصہ نظر آ رہا تھا جہاں درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان کئی افراد موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ مگر یہ یہاں تک کیسے پہنچ گئے''...... کرنل الیگزینڈر نے حیران ہو کر کہا۔

''یہ پتہ نہیں کیسے پہنچے ہیں۔ ہم نے یہاں پاور سرچر لگایا ہوا تھا جس سے ہم ہر طرف کی چیکنگ کر رہے تھے تو اچانک یہ نظر آ گئے۔ نجانے یہ یہاں تک کیسے صحیح سلامت پہنچ گئے ہیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت بھی نہیں ہو رہی۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی کو بھی ان کی وہاں تک آمد کا علم نہیں ہے''......

شمراک نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے اب ہم ان کا شکار کھیلیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ آدمی سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"چیف۔ مجھے تو یقین ہے کہ یہ کسی صورت بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ کیونکہ جیسے ہی یہ آگے بڑھے چاروں ایئر چیک پوسٹ سے ان پر فائر کھول دیا جائے گا اور یہ لوگ ایک لمحے میں لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... ٹائس نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر بے تحاشہ انداز میں دوڑتے ہوئے نیچے وادی کی طرف دوڑنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ احمق موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ صریحاً موت کی طرف"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ جیسے ہی وادی میں اتریں گے فائر کھل جائے گا"...... ٹائس نے کہا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایک کر کے وہ سب وادی میں اتر گئے جہاں سرچ لائٹوں کی وجہ سے تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب زگ زیگ انداز میں ٹرانگ پہاڑی کی طرف انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ فائرنگ کیوں نہیں ہو رہی"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب تک وادی کے

درمیان میں پہنچ گئے تھے اور پھر فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ شروع ہو گئی اور پھر ایک آدمی لڑکھڑایا مگر پھر سنبھل کر بھاگ پڑا۔ پھر دوسرا لڑکھڑا کر نیچے گرا مگر پھر اٹھ کر بھاگ پڑا۔ سب سے آگے عمران تھا۔ گو اس کا چہرہ مختلف تھا لیکن اس کا قدوقامت اور انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ عمران ہے۔ کرنل الیگزینڈر کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اس بے تحاشہ انداز میں دوڑ رہا تھا کہ اسے اپنے ساتھیوں کو بھی ہوش نہ تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب سٹور والی پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ ان میں سے پانچ زخمی تھے لیکن وہ بھی سنبھلے گئے تھے۔ اچانک وادی میں موجود سرچ لائٹیں ایک ایک کر کے بجھتی چلی گئیں اور اسکرین پر روشنی ہلکی ہوتی چلی گئی۔

''الفرا ریڈ آن کر دو۔ جلدی کرو۔ یہ سرچ لائٹیں تباہ کر رہے ہیں''...... کرنل الیگزینڈر نے چیخ کر کہا اور ایک آدمی نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور تاریک پڑتی ہوئی اسکرین ایک بار پھر جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اسی لمحے دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور ساتھ ہی خوفناک دھماکے شروع ہو گئے اور پھر کان پھاڑ دھماکے ان کے کیبن کے باہر سنائی دیئے اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''چیف۔ چیف۔ ایئر چیک پوسٹ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور باس یہ میزائل چیک پوسٹ سے فائر کیئے گئے ہیں۔ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر پر شاید ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ وہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر سے ہر طرف تباہی پھیلا رہے ہیں''...... اسی لمحے ایک آدمی نے دوڑ کر کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''چیف۔ وہ سٹور کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں''۔ اچانک شمراک نے چیختے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو سٹور کے اردگرد چٹانیں دھماکوں کے ساتھ فضا میں اڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''احمق۔ سٹور اس طرح تباہ نہیں ہو سکتا۔ فوراً سپیشل گروپ کو حکم دو کہ وہ وادی میں اتر کر ان کا خاتمہ کرے۔ فوراً''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور ایئر چیک پوسٹ کی تباہی کی اطلاع لے آنے والا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ باس۔ سٹور کا چٹانی دروازہ اڑ گیا ہے''...... اچانک ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے حیرت بھرے انداز میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں اسکرین پر نظر آنے والے منظر کو دیکھ کر حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس کا منہ کھل گیا تھا۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی جادوگر

نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے انسان سے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ سٹور تباہ ہو گیا۔ اوہ۔ سب انتظامات تباہ ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ''...... کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سائیڈ پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹانیں اڑتی دکھائی دیں۔

''یہ۔ یہ۔ ارے یہ تو غار کا دہانہ ہے۔ اوہ۔ یہ وہی راستہ ہے جسے ہم تلاش نہیں کر سکے۔ اوہ۔ یہ نکل جائیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکل آیا۔ باہر آ کر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا شمال کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کے پیچھے شمراک بھی باہر آ گیا تھا اور اب وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دوڑتے ہوئے ایک درخت کے قریب پہنچے۔ ٹائس نے آگے بڑھ کر اس درخت کے تنے پر جڑ کے قریب زور سے ٹھوکر ماری تو زمین کا ایک ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی نیچے روشنی ہو گئی۔ نیچے ایک کچا راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ کرنل الیگزینڈر اور ٹائس اس راستے پر دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے اور پھر تقریباً دس منٹ تک مسلسل دوڑنے کے بعد وہ اچانک ایک کھلے دہانے سے وادی میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دس مسلح افراد کو

احمقوں کی ادھر ادھر بھاگتے دیکھا۔

”وہ ادھر گئے ہیں۔ ادھر آؤ احمقو“...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس نے خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ایک غار کا دہانہ کھلتے ہوئے دیکھا تھا اور جس طرف اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جاتے دیکھا تھا ان میں سے دو افراد شدید زخمی تھے یا مر چکے تھے۔ کیونکہ دو افراد نے انہیں کاندھوں پر لادا ہوا تھا۔ کرنل الیگزینڈر کے چیخنے اور اس طرف دوڑنے کی وجہ سے اس کے مسلح ساتھی بھی اس طرف دوڑ پڑے لیکن ابھی وہ اس دہانے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک کوئی چیز اس دہانے سے اڑتی ہوئی ان کی طرف آئی اور کرنل الیگزینڈر نے یکلخت سائیڈ پر چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ کرنل الیگزینڈر بال بال بچا تھا۔ اگر وہ ایک لمحہ بھی چھلانگ لگانے میں دیر کر دیتا تو یہ بم جو اس دہانے سے پھینکا گیا تھا ٹھیک اس کے قدموں میں پھٹتا۔

”فائر کرو۔ یہ اس دہانے میں چھپے ہوئے ہیں“...... کرنل الیگزینڈر نے ایک چٹان کی اوٹ لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دہانے کی طرف فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس کے آدمی ادھر ادھر پڑے بڑے بڑے پتھروں کی اوٹ لیتے ہوئے دہانے پر فائر کر رہے تھے جبکہ چھ افراد اس بم کے دھماکے سے ہلاک ہو چکے تھے

اور ابھی کرنل الیگزینڈر اور اس کے باقی ماندہ ساتھی سنبھلے ہی نہ تھے کہ اچانک سامنے سے ان پر تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ یہ فائرنگ سامنے اور سائیڈوں پر موجود پہاڑی سمتوں سے ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کرنل الیگزینڈر کے ساتھیوں کی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ احمق۔ ہم پر فائر کھول رہے ہیں''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھر کی اوٹ سے نکلا اور چیتے کی سی رفتار سے دوڑتا ہوا واپس اس دہانے میں داخل ہو گیا جس سے نکل کر وہ وادی میں پہنچا تھا۔ اسی لمحے ٹائس بھی اس کے پیچھے آ گیا۔ ان کے دس کے دس آدمی باہر ختم ہو گئے تھے۔ چھ آدمی تو بم سے ہلاک ہوئے تھے جبکہ باقی چار کو سامنے سے ہونے والی فائرنگ نے بھون ڈالا تھا۔ صرف کرنل الیگزینڈر اور ٹائس اس لئے بچ گئے تھے کہ وہ اس فائرنگ کی براہ راست زد میں نہ تھے ورنہ اس اچانک فائرنگ سے ان کا خاتمہ بھی یقینی تھا۔ اب باہر انتہائی خوفناک انداز میں تین اطراف سے بے تحاشہ فائرنگ ہو رہی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ احمق ہیں وہ بھاگ جائیں گے۔ اوہ۔ انہیں روکو ٹائس۔ ان احمقوں کو روکو۔ اوہ۔ اوہ''...... کرنل الیگزینڈر نے غصے اور بے بسی سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور ٹائس نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا

ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائس کالنگ۔ اوور''...... ٹائس نے چیخ چیخ کر کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ہیرس اٹنڈنگ۔ اوور''۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہیرس۔ فوراً تمام سیکشنوں کے انچارجوں کو کال کر کے چیف کرنل الیگزینڈر کی طرف سے اطلاع دو کہ وادی میں فائرنگ بند کر دیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک غار میں چھپ گئے ہیں اور فائرنگ کی وجہ سے ہمارے دس افراد بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور ہم ان کے پیچھے بھی نہیں جا سکتے۔ جلدی بند کراؤ یہ فائرنگ۔ اوور''۔ ٹائس نے چیختے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کرنل الیگزینڈر دہانے کی سائیڈ پر چھپا یک ٹک باہر دیکھے چلا جا رہا تھا۔ باہر جیسے گولیوں کی مسلسل بارش سی ہو رہی تھی۔

''یہ۔ یہ احمق۔ نانسنس۔ یہ۔ یہ اب اتنی فائرنگ کر کے انہیں کور دے رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ کاش یہ احمق فائرنگ نہ کرتے۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ انہیں مرنا ہو گا۔ ہر صورت میں۔ ہر حال میں''...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... ٹائس نے جواب دیا۔

”جلدی کرو۔ جتنے بھی مسلح افراد ہیں سب کو یہاں وادی میں کال کر لو۔ سب کو۔ فوجیوں کو بھی۔ سب کو کال کر لو۔ سب کو۔ وہ آ کر یہاں سارے علاقے کو گھیر لیں اور جو بھی یہاں غیر متعلق آدمی دکھائی دے اسے ہلاک کر دیں۔ کرو کال جلدی“...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور ٹاکس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فائرنگ آہستہ آہستہ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کرنل الیگزینڈر تیزی سے دوڑ کر اس دہانے سے باہر نکلا تو اس نے ہر طرف سے فوجیوں کو دوڑ دوڑ کر وادی میں اترتے ہوئے دیکھا۔ اس کے اپنے ساتھی اور فوجی بھی اس سائیڈ سے کود کود کر نیچے اترنے لگے تھے۔

”ادھر ادھر۔ دہانے کی طرف۔ ادھر“...... کرنل الیگزینڈر نے چیخ کر اس دہانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے ان پر بم پھینکے گئے تھے۔

اب پہاڑی کے چاروں اطراف سے فوجی چیونٹیوں کی طرح نیچے اترتے چلے آ رہے تھے۔ ہر طرف نئی سرچ لائٹیں لگا دی گئی تھیں جس کی وجہ سے سارا علاقہ روشن ہو گیا تھا۔ ابھی کرنل الیگزینڈر چیخ چیخ کر فوجیوں کو اس غار کے دہانے کی طرف متوجہ کر رہا تھا جس میں اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جاتے ہوئے دیکھا تھا کہ یکلخت آسمان پر ہیلی کاپٹروں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر بجلی کی سی تیزی سے

وادی کے اندر اتر گئے۔ ایک ہیلی کاپٹر میں لیڈی مارتھا اور اس کی اسسٹنٹ کیتھی تھی جبکہ دوسرے دو ہیلی کاپٹر فوجیوں کے تھے اور یہ تینوں گن شپ ہیلی کاپٹر تھے۔ سب فوجی اور ان سے متعلق افراد اپنے اپنے لیڈروں کے ہیلی کاپٹروں کی طرف اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن کرنل الیگزینڈر ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر اپنے آدمیوں کو اس غار کی طرف بڑھنے کا حکم دیتا رہا اور اس کے حکم پر اس کے دس بارہ افراد اور تقریباً پچاس کے قریب فوجی تیزی سے اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔

"بم مار کر اڑا دو۔ بم مارو"...... کرنل الیگزینڈر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس چٹان پر جہاں غار کا دہانہ تھا انتہائی طاقتور بم بارش کی طرح برسنے لگے اور پھر جیسے کوئی خفیہ آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اس طرح اچانک پہاڑی کو وہ حصہ پھٹ پڑا اور دوسرے لمحے پوری وادی انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ پوری پہاڑی پر چٹانوں اور پتھروں کی جیسے بارش سی شروع ہو گئی اور ان چٹانوں اور پتھروں کے ساتھ انسانی ہیولے بھی اچھل رہے تھے۔ گر رہے تھے۔ چیخ رہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔ اسی لمحے ایک بھاری پتھر کرنل الیگزینڈر کے عین سر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی کرنل الیگزینڈر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ یہ احساس بھی اسے صرف ایک لمحے تک رہا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات فنا ہو کر رہ گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا۔ لیکن پھر جیسے جیسے اس کا شعور بیدار ہوتا گیا اس کے ذہن پر وہ سارے مناظر یکے بعد دیگرے فلم کی طرح آتے چلے گئے۔ جب سرنگ میں دھماکہ اور پھر فائرنگ ہوئی اور اسے اپنے جسم میں لوہے کی سلاخیں سی گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اور وہ سرنگ میں پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں پر گر کر ڈھیر ہو گیا تھا۔

وہ چونکہ خود بھی اس مشن کے دوران زخمی ہو گیا تھا اس لئے اچانک ہی اس کے ذہن پر بھی تاریکی نے جھپٹا مار دیا تھا۔ جس وقت وہ بے ہوش ہوا تھا تو اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ اس بار وہ اپنی زندگی ہار گیا ہے کیونکہ وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت بھی ممکن نہ تھی لیکن اب اس ہسپتال نما کمرے کو دیکھ کر اس کے ذہن میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو بستر پر لیٹے ہوئے دیکھا تھا اور اس پر سرخ

رنگ کا کمبل تھا اور اس کے ساتھ ہی گلوکوز اور خون کی بوتلوں کے سٹینڈ موجود تھے لیکن وہ کمرے میں اکیلا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو عمران نے گردن گھمائی اور دروازے سے پاکیشیا کے فارن ایجنٹ ریڈ کارٹر کو اندر آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''آپ کو ہوش آ گیا عمران صاحب۔ شکر ہے۔ مگر آپ اٹھ کر کیوں بیٹھ گئے ہیں لیٹے رہیں۔ آپ یقینی موت کے منہ سے نکلے ہیں''...... ریڈ کارٹر نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میں تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا اور وہ میرے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں''...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''سب ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ لیٹ جائیں۔ آپ کو اور باقی سب کو مس جولیا اور مس صالحہ لے کر آئی ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر میں تھیں اور انہوں نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ساری صورتحال بتا دی تھی۔ میں فوراً آپ لوگوں کی مدد کے لئے پہنچ گیا اور آپ اس وقت لارڈ میکارٹ کے ایک خصوصی ہسپتال میں ہیں''...... ریڈ کارٹر نے جواب دیا۔

''جولیا اور صالحہ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ دونوں وہاں سرنگ میں کیسے پہنچ گئیں۔ وہ تو چیک پوسٹ پر گئی تھیں۔ میرے ساتھی کہاں ہیں۔ تم

نے مجھے یہاں اکیلا کیوں رکھا ہے''...... عمران کے لہجے میں بے حد پریشانی تھی۔

''آپ کے پانچ ساتھیوں کی حالت ابھی تک تشویش ناک ہے۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم لگی ہوئی ہے آپ دعا کریں۔ میں مس جولیا کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ آپ کو ساری تفصیل بتا دیں گی''...... ریڈ کارٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر بستر سے نیچے اترنے لگا۔

''میرے ساتھیوں کی حالت تشویش ناک ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں۔ کیا ہوا ہے انہیں''...... عمران کے لہجے میں یکلخت بے پناہ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ارے۔ ارے نیچے مت اتریں۔ پلیز۔ آپ زخمی ہیں''۔ ریڈ کارٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ مجھے اپنے ساتھیوں کے پاس جانا ہے۔ انہیں دیکھنا ہے۔ وہ کس حال میں ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ارے اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قدرت ضرور مہربانی کرے گی۔ آپ سب نے پاکیشیا کے کروڑوں انسانوں کو ہلاک ہونے سے بچایا ہے اور اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جدوجہد کرتے رہے ہیں ایسے لوگوں پر قدرت کی خاص نظر کرم ہوتی ہے''...... ریڈ کارٹر نے عمران کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں ریڈ کارٹر۔ میں اب ایک لمحے کے لئے بھی یہاں نہیں رک سکتا مجھے میرے ساتھیوں کے پاس لے چلو۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ وہی میرے لئے سب کچھ ہیں۔ ان کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں پلیز مجھے ایک نظر انہیں دیکھنا ہے۔ پلیز''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے آئیں۔ میں آپ کو سہارا دے کر اپنے ساتھ لے چلتا ہوں''...... ریڈ کارٹر نے کہا اور عمران کو سہارا دے کر دروازے کی طرف لے جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان میں خاور، صدیقی، نعمانی، جوزف اور جوانا کی حالت بہتر تھی۔ ان کے جسموں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں لیکن ٹائیگر، تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل، اور چوہان بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان پانچوں کی آنکھیں بند تھیں۔ ان کے چہرے زرد پڑے ہوئے تھے اور ان پانچوں کے بستروں کے ساتھ ڈاکٹر اور نرسیں موجود تھیں جو مسلسل ان تینوں کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔ عمران کو ریڈ کارٹر کے ساتھ اندر آتے دیکھ کر خاور، صدیقی، نعمانی، جوزف اور جوانا اٹھ کر بیٹھ گئے۔

''باس۔ ہمارے ان پانچوں ساتھیوں کی حالت کافی خراب ہے''...... جوزف کا لہجہ گلوگیر تھا۔

''تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اپنا فضل کرے گا''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خود بھی ان پانچوں کو چیک کرنا

شروع کر دیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ ان کی نبضیں بحال تھیں اور ان کے دل بھی دھڑک رہے تھے۔

آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ان کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم بس ان کے ہوش میں آنے کے منتظر ہیں۔ ایک بار انہیں ہوش آ گیا تو پھر سارا خطرہ ٹل جائے گا''۔ ایک ڈاکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کچھ نہیں ہو گا انہیں۔ جلد ہوش آ جائے گا۔ مجھے قادر مطلق سے پوری امید ہے۔ وہ ان پر ضرور اپنا کرم کرے گا اور یہ جلد ہوش میں آ جائیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس دوران جولیا اور صالحہ وہاں پہنچ گئیں اور پھر وہ ان سے چیک پوسٹ سے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے اور اس سرنگ میں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکالنے سے لے کر یہاں ہسپتال تک پہنچانے کی تفصیل سن رہا تھا۔

''گڈ شو۔ جولیا اور صالحہ۔ ریئلی گڈ شو۔ تم دونوں نے واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لیا ہے۔ اگر تم یہ سب کچھ نہ کرتی تو ہم وہیں سرنگ میں ہی پڑے رہ جاتے اور یقیناً فوجیوں کے ہاتھ لگ جاتے۔ تم نے جس طرح ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا ہے میں اس کے لئے تمہارا بے حد مشکور ہوں''...... عمران نے جولیا اور صالحہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران۔ اصل کام تو تم نے اور ہمارے باقی ساتھیوں نے کیا ہے۔ ہم دونوں تو اب یہی سوچ سوچ کر کانپ اٹھتی ہیں کہ تم سب نے کس طرح اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس مشن کو مکمل کیا ہے۔ یہ تمہارا ہی کام تھا۔ کوئی دوسرا تو ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا"...... جولیا نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے عمران صاحب۔ اس بار آپ نے اور ہمارے ساتھیوں نے مشن پورا کرنے کے لئے اپنی پوری جان لڑا دی تھی اور آپ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو شدید زخمی نہ ہوا ہو۔ یہ تو اللہ کا کرم ہو گیا ہے کہ سب کے سب صرف زخمی ہوئے ہیں ورنہ جس طرح سے گولیوں کی بوچھاڑیں ہو رہی تھیں، بم پھینکے اور میزائل برسائے جا رہے تھے ہم دونوں واقعی سہم گئی تھیں کہ نجانے کیا ہو"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اسی طرح سے باتیں کرتے رہے پھر ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا ہے تو عمران، جولیا اور صالحہ کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔

"اللہ تیرا شکر ہے۔ لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے۔ تو ہی گناہ گاروں کی دعائیں سننے والا اور انہیں قبول کرنے والا ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ جولیا اور صالحہ کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا جنہیں ہوش تو آ گیا تھا لیکن وہ ابھی تک بے سدھ پڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان پانچوں کے زرد چہروں

پر تیزی سے پھیلتی ہوئی سرخی دیکھ کر وہ اس کا دل اطمینان اور مسرت سے بھر گیا۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اب خطرے کی حدود سے باہر آ گئے ہیں۔

''کیا تم نے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دیا ہے''۔ اچانک جولیا نے پوچھا۔

''میں نے اسے تباہ کرنے کے انتظامات کر دیئے ہیں۔ میں سٹور اور میزائل اسٹیشن میں تو داخل نہ ہو سکا تھا لیکن میں نے غار کے ان حصوں میں ایسے میگا پاور بم لگا دیئے ہیں جو بڑی سے بڑی پہاڑی کو تباہ کر سکتے ہیں۔ یہ میگا پاور بم چارجڈ ہیں اور غار کی دیوارں کے اندر چھپے ہوئے ہیں جنہیں وہ لاکھ کوششوں کے باوجود ٹریس نہیں کر سکیں گے۔ میں نے بم سائنسی آلات سے بچانے کے لئے کوٹنڈ کور میں لپیٹ دیئے تھے۔ ان کا لنک ایک ڈی چارجر کے ساتھ ہے۔ بس ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے اس کے بعد سمجھو کہ اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی تباہی کسی بھی طرح نہ رک سکے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے وہ ڈی چارجر''...... جولیا نے پوچھا۔

''تم نے ساری باتیں ابھی پوچھنی ہیں۔ کچھ نکاح کے بعد کے لئے بھی تو رکھ لو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ زخمی ہو پھر بھی اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے اور تم نے پھر سے چیف سیکرٹری، لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر کو زندہ

چھوڑ دیا ہے۔ جس طرح ہم قابو آئے تھے کیا یہ ہمیں زندہ چھوڑ دیتے''...... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر تم بے بس ہو جانے والوں پر گولیاں چلا سکتی ہو تو میری طرف سے اجازت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ ایک سرکاری اداروں کے سرکردہ افراد ہیں مجرم تنظیموں کے آدمی نہیں ہیں ۔ ان کے مرنے کے بعد لامحالہ اور لوگ ان عہدوں پر کام شروع کر دیں گے اور نجانے وہ کیسے لوگ ہوں کم از کم یہ دیکھے بھالے تو ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تم واقعی دور کی بات سوچتے ہو''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال لیا۔ اس نے باکس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے بٹن کے اوپر موجود چھوٹا سا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا اور عمران نے وہ باکس ایک طرف موجود ڈسٹ بن میں اچھال دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران، جوگرڈ، ریڈ کارٹر کے ساتھ جولیا اور صالحہ بھی باہر آ گئیں۔ وہ ہسپتال کی چھت پر پہنچے تو انہیں دور پہاڑیوں کے پیچھے سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں آتش فشاں پھٹ پڑا ہوا۔ پہاڑیوں کے ٹکڑے اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا تھا۔

''آخر کار ہمارا لانگ مشن کامیاب ہوا''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مشن واقعی فائنل ہو گیا ورنہ اس بار تو ہم بھاگ دوڑ ہی کرتے رہ گئے تھے۔ اب جا کر مشن مکمل ہوا ہے''...... صالحہ نے بھی اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہم نے مشن کی فائنل گیم وِن کر لی ہے اس لئے اب ہمیں کچھ دن یہیں ریسٹ کرنا چاہئے۔ ابھی ٹارج ایجنسی اور دوسری ایجنسیاں ہماری تلاش میں ہوں گی۔ ریڈ کارٹر کے کہنے کے مطابق یہ جگہ ہمارے لئے سیف ہے اور پھر ہمارے ساتھی بھی ابھی اس حالت میں نہیں ہیں کہ کہیں جا سکیں۔ جب وہ ٹھیک ہو جائیں گے اور معاملات ٹھنڈے پڑ جائیں گے تو پھر ہم کوئی پروگرام بنائیں گے۔ سب کو مٹھائی کھلانے کا پروگرام''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسی مٹھائی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''سہرا بندی پر مٹھائی بٹے گی اور دعوت ولیمہ کے لئے بھی ہم مٹھائی سے ہی کام چلا لیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''دیکھ لینا۔ تم دوسروں کی مٹھائیاں ہی کھاتے رہ جاؤ گے۔

تمہیں اپنی مٹھائی کھانی کبھی نصیب ہی نہ ہو گی۔ نانسنس“...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں جذبات کی حدت پوری طرح نمایاں تھی۔

”ارے ارے۔ صالحہ۔ صفدر کو ہوش آتا ہے تو اس کے ساتھ مل کر جلدی سے مٹھائی کا بندوبست کرنا شروع کر دینا۔ جولیا نے ابھی سے بڑی بوڑھیوں کی طرح کوسنا شروع کر دیا ہے۔ کہیں واقعی ایسا نہ ہو جائے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے بوڑھی“...... عمران نے کہا اور پھر جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ جولیا برے برے منہ بنانے لگی۔

وسیع و عریض کمرے میں کرسیوں پر کرانس کی ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف لیڈی مارتھا اور ٹارج ایجنسی کا چیف کرنل الیگزینڈر سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کرنل الیگزینڈر کے سر پر اور جسم کے کئی حصوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ زرد تھا جبکہ لیڈی مارتھا کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ وہ دونوں اپنے اپنے خیالوں میں غرق تھے کہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو ان سب نے چونک کر اس طرف دیکھا۔

دروازے سے وزیراعظم اور ان کے پیچھے چیف سیکرٹری سر آسٹن اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چیف سیکرٹری اور وزیراعظم دونوں کے چہرے بھی بجھے ہوئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی دو خالی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا

نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

''تشریف رکھیں''...... وزیراعظم نے سپاٹ لہجے میں کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بعد چیف سیکرٹری بیٹھے اور پھر وہ دونوں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''سپر سٹور میں موجود تمام میزائل تباہ ہو چکے ہیں اور میزائل اسٹیشن کا بھی نام ونشان مٹ چکا ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ میزائلوں میں ابھی تک وار ہیڈ نصب نہیں کئے گئے تھے ورنہ ہر طرف خوفناک تباہی پھیل جاتی اور لاکھوں لوگ ہلاک ہو جاتے۔ البتہ شوالا کی کوبرا میزائل فیکٹری، سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن پر کافرستان اور کرانس نے جو اربوں ڈالر خرچ کئے تھے وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔ اب ہمارے لئے کافرستان کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا اور اگر اس نے ہم سے اپنے سرمائے کی واپسی کی ڈیمانڈ کی تو ہمارے لئے اور زیادہ مشکل ہو جائے گی۔ کرانس کو پہلی بار اس قدر شدید اور خوفناک نقصان ہوا ہے جس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہو گیا ہے''...... وزیراعظم نے انتہائی سنجیدگی اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا تو کرنل الیگزینڈر، لیڈی مارتھا اور چیف سیکرٹری سر آسٹن کے پہلے سے لٹکے ہوئے چہرے مزید لٹک گئے۔

''آپ دونوں کرانس کی انتہائی ٹاپ ایجنسیوں کے سربراہ ہیں۔ آپ کو فوج کی مدد بھی حاصل تھی۔ اس کے باوجود آپ چند افراد کو نہ روک سکے۔ کیوں نہ آپ دونوں اور چیف سیکرٹری

صاحب خاص طور پر آپ کی اس نااہلی کی بنا پر آپ کا کورٹ مارشل کو دیا جائے"...... وزیراعظم کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

"انتظامات ہر لحاظ سے فول پروف تھے جناب اور جناب بعد کی صورتحال انتہائی پیچیدہ تھی اس کے باوجود کہ ہم سب قصور وار ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنا ہم سب کی ذمہ داری تھی۔ ہم نے انتظامات بھی ایسے کر رکھے تھے کہ کوئی مکھی بھی کسی بھی سمت سے شوالا کے علاقے اور ان پہاڑیوں میں داخل نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ لوگ نہ صرف شوالا پہنچ گئے اور انہوں نے پہلے لیبارٹری تباہ کی اور پھر وہ پہاڑیوں میں بھی پہنچ گئے اور انہوں نے ناقابل تسخیر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیا اور یہ سب کر کے وہ ایک بار پھر غائب بھی ہو گئے۔ لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کرائی ہیں اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی شدید زخمی تھے اور انہیں کسی نامعلوم کمپنی کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں لے جایا گیا ہے اور وہ یقیناً ابھی تک کرانس میں ہی کہیں موجود ہیں۔ کوبرا میزائل فیکٹری، سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو بہرحال تباہ ہو چکا ہے لیکن اگر ہم کوشش کریں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اگر ایسا ہو جائے تو یہ یقیناً ہماری بہت بڑی کامیابی ہو گی"...... اس بار لیڈی مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جب آپ اتنی کوششوں کے باوجود انہیں پکڑ کر ان کے انجام تک نہ پہنچا سکے ہیں تو اب آپ کیا کر سکتے ہیں۔ اب تک تو وہ یہاں سے واپس پاکیشیا بھی پہنچ چکے ہوں گے''۔ وزیراعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے اپنے طور پر تفصیلی انکوائری کرائی ہے۔ ہم نے واقعی انتہائی فول پروف انتظامات کئے تھے لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے یہ مشن مکمل کیا ہے۔ گو یہ مشن ان کے لئے بھی انتہائی جان لیوا ثابت ہوا ہے لیکن اس کے باوجود بہرحال وہ کامیاب رہے ہیں''...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

''لیڈی مارتھا۔ آپ تو ان کی کامیابی کے قصیدے بیان کرنے لگی ہیں۔ ان کے قصیدے پڑھنے کی بجائے تفصیل بتائیں''۔ وزیر اعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میری تحقیقات کے مطابق انہوں نے پہاڑیوں سے کچھ فاصلے پر موجود جنگل میں بہت سی مشین گنیں درختوں پر باندھ دیں اور ان پر وائرلیس کنٹرول آپریٹر بٹن فٹ کر دیئے۔ اس کے بعد وہ لوگ کسی نامعلوم راستے سے ٹرانگ پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے چند فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد ان کے ساتھیوں نے ٹرانگ پہاڑی پر موجود ائیر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا جبکہ عمران اور باقی ساتھی وادی میں پہنچ گئے۔ وادی میں

پہنچتے ہی انہوں نے عجیب وغریب انداز میں ایکشن کیا۔ وہ انتہائی دیدہ دلیری سے وادی میں اترے اور سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن والی ٹرانگ پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ ایئر چیک پوسٹ سے ان کے چند ساتھیوں نے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر حاصل کیا اور یہ ہیلی کاپٹر ہمارے لئے تباہی کا اصل باعث بن گیا۔ وہاں موجود افراد اس ہیلی کاپٹر کو اپنا ہیلی کاپٹر سمجھتے رہے جبکہ اس ہیلی کاپٹر سے ہماری فورس اور فوجیوں پر بے تحاشا گولیاں برسائی گئیں اور میزائل فائر کئے گئے جس سے ہماری فورس کے آدمیوں کے ساتھ لاتعداد فوجی ہلاک ہو گئے۔ آگے بڑھنے والوں میں عمران اور اس کے ساتھی شامل تھے۔ ان پر چاروں اطراف سے فائرنگ کی گئی جس سے وہ زخمی بھی ہوئے لیکن بہرحال وہ ٹرانگ پہاڑی تک پہنچ گئے اور پھر وہاں بم برسا کر انہوں نے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک جانے والے غار کا دہانہ کھول لیا۔ ادھر جنگل میں نصب مشین گنیں بھی چل پڑیں۔ اس طرح سب کی توجہ اس طرف ہو گئی۔ اس کے باوجود پہاڑیوں پر موجود فوجی وادی میں پہنچ گئے۔ کرنل الیگزینڈر کا گروپ وہاں پہنچا لیکن ان پر بم پھینک کر ان کا خاتمہ کر دیا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس دوران حیرت انگیز طور پر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن والے غار میں داخل ہو گیا اور پھر وہ وہاں سے نجانے کہاں غائب ہو گیا۔ پھر انہیں ایک غار میں چیک کیا گیا۔ جب ان پر حملہ کیا گیا تو غار سے انہوں نے میگا بم

پھینک دیا جس سے زور دار دھماکہ ہوا اور کرنل الیگزینڈر اس سے زخمی ہو گئے۔ میں اپنے ہیلی کاپٹر میں وادی میں پہنچ گئی جب دھماکے ختم ہوئے تو ہم فوجیوں سمیت اس غار میں داخل ہوئے لیکن وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے۔ ہم نے وہاں روشنی کا بندوبست کیا تو پھر وہاں موجود خون کی لکیروں سے پتہ چلا کہ غار میں ایک خفیہ راستہ موجود تھا جس سے وہ لوگ باہر پہاڑی پر پہنچے۔ وہاں دشمنوں کے قبضے میں موجود ہمارے گن شپ ہیلی کاپٹر کے نشانات بھی ملے ہیں۔ جن افراد کا ہیلی کاپٹر پر قبضہ تھا وہ نیچے آئے اور وہی عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں کو وہاں سے نکال کر لے گئے ہیں۔ وہاں خون بھی موجود تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں کو اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے نکالا گیا ہے۔ پھر یہ ہیلی کاپٹر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ایک جنگل میں کھڑا مل گیا۔ اس کی اندرونی حالت بتا رہی تھی کہ اس میں شدید زخمی افراد کو لادا گیا تھا ہم نے اردگرد کی ساری بستیوں کو چیک کیا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ ابھی تک نہیں مل سکا اور پھر اچانک ٹرانگ پہاڑی کے اندر ہولناک تباہی شروع ہو گئی۔ عمران نے شاید اندر میگا پاور بم لگا دیئے تھے جنہیں ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن کامیابی نہ مل سکی تھی۔ ان بموں کی تباہی کی زد میں آ کر کوبرا میزائل بھی پھٹ پڑے جس کے نتیجے میں پورا سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تباہ ہو

گیا۔ یہ یقیناً عمران کا کام ہوگا جس نے غار میں چھپائے ہوئے میگا بموں کو کسی ڈی چارجر سے تباہ کیا ہوگا"...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

"ہونہہ۔ آپ کی رپورٹ قابل قبول ہے۔ لیکن یہ لوگ گئے کہاں اگر یہ زخمی تھے تو پھر یقیناً یہ دور تک نہیں جا سکتے تھے"۔ وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میری فورس پورے کرانس میں انہیں تلاش کر رہی ہے مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی ان کا سراغ لگا لیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو وزیر اعظم نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ عمران نے واقعی انہیں مکمل شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ اس لئے اب ظاہر ہے وہ سب منہ لٹکانے کے سوا کیا کر سکتے تھے۔ ان کی حالت ان شکست خوردہ جواریوں جیسی تھی جو اپنا سب کچھ ہار بیٹھے ہوں۔

ختم شد

عہدِ وفا

ایمان پریشے کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا منفرد ناول، محبت کی داستان جو معاشرے کے رواجوں تلے دب گئی، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

بجھ نہ جائے دِل دیا

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، محبت، نفرت، عداوت کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

قفس کے پنچھی
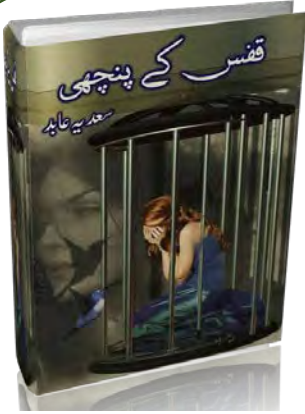
سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، علم و عرفان پبلشرز لاہور کے تعاون سے جلد، **کتابی شکل** میں جلوہ افروز ہو رہا ہے۔

آن لائن پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

جہنم کے سوداگر

محمد جبران (ایم فِل) کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ایکشن ناول، پاکستان کی پہچان، دُنیا کی نمبر 1 ایجنسی آئی ایس آئی کے اسپیشل کمانڈو کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

شہیدِ وفا

مُسکان احزم کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ناول، پاک فوج سے محبت کی داستان، دہشت گردوں کی بُزدلانہ کاروائیاں، آرمی کے شب وروز کی داستان پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

آپ بھی لکھئے:

کیا آپ رائٹر ہیں؟؟؟۔ آپ اپنی تحاریر پاک سوسائٹی ویب سائٹ پر پبلش کروانا چاہتے ہیں؟؟؟

اگر آپکی تحریر ہمارے معیار پر پُورا اُتری تو ہم اُسکو عوام تک پہنچائیں گے۔ **مزید تفصیل کے لئے یہاں کلک کریں۔**

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام، پاکستان کی سب سے زیادہ وزٹ کی جانے والی کتابوں کی ویب سائٹ، پاکستان کی ٹاپ 800 ویب سائٹس میں شُمار ہوتی ہے۔

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

سپیشل فورس

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

سپیشل فورس..... ایک ایسے جدید ترین میزائل کا فارمولا جو پاکیشیا کے ایک سائنس دان نے ایجاد کیا تھا۔

سپیشل فورس..... ایک ایسا فارمولا جو دنیا کی جدید ٹیکنالوجی کے حامل میزائلوں سے بھی بڑھ کر جدت کا حامل تھا۔

ڈاکٹر راشدی..... جو اس فارمولے کا موجد تھا۔ اسے اپنی جان اور فارمولے کو خطرہ تھا۔ کیوں ——؟

بلیک کوبرا..... ایکریمیا کی ایک طاقتور، فعال اور انتہائی خوفناک تنظیم جس کے کارندے ڈاکٹر راشدی کے ساتھ اس کی رہائش گاہ میں موجود تھے۔

عمران..... جس نے بلیک کوبرا کے ایک نمائندے کو پہچان لیا لیکن اس کے خلاف کوئی بھی کارروائی کئے بغیر واپس چلا گیا کیوں ——؟

سپیشل فورس..... جسے حاصل کرنے کے لئے کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی بھی بے تاب تھی۔

گوپال سروس..... کافرستان کی ایک نئی، طاقتور اور باوسائل ایجنسی جس تک اصل فارمولا پہنچ گیا اور پھر ——؟

وہ لمحہ..... جب عمران کی ہر ممکن کوشش کے باوجود فارمولا پاکیشیا سے نکل گیا۔ کیسے؟

سپیشل فورس ..... جس کی اصل نوٹ بک کافرستان گوپال سروس کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس فارمولے کی ایک کاپی ایکریمیا کی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کے پاس پہنچ گئی تھی۔ کیسے ——؟

عمران ..... جو ہر صورت میں اصل اور کاپی کیا گیا فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا ——؟

عمران ..... جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بلیک کوبرا کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا اور گوپال سروس سے اصل فارمولا حاصل کرنے کے لئے اس نے سپر ایجنٹ صفدر کو کافرستان بھیج دیا۔

وہ لمحہ ..... جب سپر ایجنٹ صفدر کافرستان کی گوپال سروس کے خلاف اکیلا مشن پورا کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

بلیک کوبرا ..... جو عمران کو بخوبی جانتا تھا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی انگلیوں پر نچانا شروع کر دیا۔ کیسے ——؟

عمران ..... اور اس کے ساتھی جو بلیک کوبرا سے بار بار ڈاج کھا رہے تھے۔ آخر کیوں ——؟

منفرد اور انتہائی جدید انداز میں لکھی گئی تحریر جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے۔ ایک ایسی کہانی جو آپ کے دلوں میں گھر کر لے گی۔

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ریڈ سپائیڈر

مصنف
ظہیر احمد

ریڈ سپائیڈر ۔۔۔ ایک ایسی تنظیم جس کی ایک رکن نے اکیلے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا اور عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی ہوا تک نہ لگ سکی۔

ریڈ سپائیڈر ۔۔۔ ایک ایسی تنظیم جو ہر صورت اسرائیل اور ایکریمیا کے لئے مشن مکمل کرنا چاہتی تھی۔ وہ مشن کیا تھا ۔۔۔؟

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دینے کے لئے دو ایجنسیاں کام کر رہی تھیں جن میں ایک ایکریمین ایجنسی اور دوسری اسرائیلی ایجنسی تھی۔

ٹائیگر ۔۔۔ جس نے اکیلے اصل مشن کا بیڑہ اٹھایا اور ایکریمیا نکل کھڑا ہوا۔

وہ لمحہ ۔۔۔ جب عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے تھے اور ایک دشمن مشین پسٹل لئے انہیں ہلاک کرنے کے لئے ان کے سروں پر پہنچ گیا اور پھر؟

ریڈ سپائیڈر ۔۔۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہر طرح کے حربے استعمال کر رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی بھٹکتے رہ گئے اور ٹائیگر نے اکیلے مشن مکمل کر لیا۔ کیسے؟

سسپنس، ایکشن اور مزاح سے بھرپور کہانی۔

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ہیون ویلی کے خلاف کی جانے والی بھیانک سازش

مکمل ناول

ایجنٹ لی ہاگ

مصنف
ظہیر احمد

لی ہاگ ☆ شوگرانی نژاد کافرستانی ایجنٹ، جوانتہائی ذہین اور ماسٹر پلانر تھا۔

لی ہاگ ☆ جس نے ایک ایسا گریٹ پلان بنایا جس پر عمل کر کے ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق یقینی تھا۔

گریٹ پلان ☆ جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا جا رہا تھا۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی اس پلان سے آگاہ ہو گئے۔ کیسے ——؟

لی ہیڈ کوارٹر ☆ جسے لی ہاگ نے سائنسی انتظامات سے ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا۔

عمران ☆ جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک نئے طریقے سے خفیہ طور پر کافرستان میں داخل ہوا۔ مگر ——؟

وہ لمحہ ☆ جب عمران اور لی ہاگ کے درمیان دماغی قوتوں کا زبردست مقابلہ ہوا اور عمران اس مقابلے میں ناکام ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحات ☆ جب لی ہاگ نے عین آخری وقت میں عمران کی پلاننگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ مگر ——؟

ایک ایسی کہانی جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں پڑھی ہوگی۔

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

مصنف

ظہیر احمد

ڈارک کیمپ

فاسٹ ایکشن ۔۔۔ ایسا ایکشن جس کے لئے عمران کو پوری ٹیم لے کر کافرستان جانا پڑا۔ کیوں ۔۔۔۔؟

فاسٹ ایکشن ۔۔۔ ایسا ایکشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اپنی جانیں بچانا مشکل ہو گیا۔

پلوشہ ۔۔۔ ایک معصوم سی لڑکی جو صالحہ سے ملی تھی اور صالحہ اسے جولیا کے پاس لئے آئی تھی، اس نے ان دونوں کے سامنے ایک انکشاف کیا، ایسا انکشاف جسے سن کر جولیا اور صالحہ دنگ رہ گئیں۔ وہ انکشاف کیا تھا ۔۔۔۔؟

پلوشہ ۔۔۔ جس کے پاس ایک کوڈ بک تھی۔ اس کوڈ بک میں کیا تھا ۔۔۔۔؟

پلوشہ ۔۔۔ جو جولیا اور صالحہ کے فلیٹ میں تھی کہ مسلح افراد نے وہاں حملہ کیا اور انہوں نے جولیا اور صالحہ کو گولیاں ماردیں اور پلوشہ کو اٹھا کر لے گئے۔ کیوں؟

ڈی کیمپ ۔۔۔ ایک ایسا کیمپ جہاں پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف بھیانک سازش کی جا رہی تھی۔

ڈی کیمپ ۔۔۔ جس کا نقشہ کافرستان کے ڈی کلب میں تھا، اور عمران اس ڈی کیمپ سے وہ نقشہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ۔۔۔۔؟

ڈی فورس ۔۔۔ ڈی کیمپ کی حفاظت کرنے والی فورس جو عمران اور اس کے

ساتھیوں کے لئے سوہان روح بن گئی تھی اور انہیں ایک انچ آگے بڑھنے کا
موقع نہ دے رہی تھی۔

عمران --- جسے اس کے تمام ساتھیوں سمیت پکڑ لیا گیا اور انہیں گولیوں سے
بھون دیا گیا۔ کیا واقعی ------؟

وہ لمحہ --- جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں میں موجود ڈی کیمپ کو تباہ
کرنے کے لئے تباہ کن ایکشن میں آ گئے۔

وہ لمحہ --- جب ان پہاڑیوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہر طرف سے
گولیوں اور بموں کی بارش شروع ہو گئی اور پھر ------؟

کیا --- عمران ڈی کلب سے ڈارک کیمپ کا نقشہ حاصل کرنے میں کامیاب
ہو سکا ------؟

کیا --- عمران اور اس کے ساتھی ڈی کیمپ تباہ کر سکے۔ یا ------؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ناول۔ ایسا فاسٹ ایکشن
جسے آپ نے پہلے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔ یادگار اور انوکھے واقعات ۔ سے لبریز
دلوں کی دھڑکن روک دینے والی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے
اندر سمو لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور اس کے ساتھی، ڈاکٹر سائمن اور اس کے ساتھی، ایک ماورائی داستان عشق کے تعاقب میں، سحر و اسرار کے سرمئی دھندلکوں میں لپٹیے ہوئے سرزمین مصر کے خفیہ اور خفتہ اہراموں میں ایک یادگار، جان لیوا اور سنسنی خیز ایڈونچر

مصنف

سید علی حسن گیلانی

(ماورائی مصریات نمبر)

ہنٹ اینڈ ہنٹر

ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ جن سے دو پراسرار روحیں ملنے آتی ہیں اور ان سے مدد مانگتی ہیں لیکن کیوں اور یہ پراسرار روحیں کون تھیں ——؟

عمران جسے ڈاکٹر سائمن اپنی مدد کے لئے مصر بلاتا ہے اور عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصر پہنچ جاتا ہے اور مصریات کے سحر میں الجھ جاتا ہے۔

وہ خوفناک لمحہ جب جولیا، عمران، ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ ایک خوفناک اہرام کے قیدی بن جاتے ہیں۔ مگر کیسے ——؟

وہ خوفناک لمحات جب عمران اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھی ایک پراسرار کتاب کے لئے ایک اہرام میں جاتے ہیں لیکن شیطانی طاقتیں انہیں وہاں قید کر دیتی ہیں۔ مگر کس طرح ——؟

وہ حیرت انگیز لمحہ جب جولیا جوزف کی طرح ایک پراسرار عمل کرتی ہے تاکہ ان کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ سکیں کیا اس کا یہ عمل کامیاب رہا؟

عمران اور اس کے ساتھی ارواح کی پراسرار دنیا میں کتابِ ارواح کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ وہ کتابِ ارواح کیا تھی اور کیا انہیں مل سکی ——؟

جوزف ــــــ جس نے اس پراسرار مصری مہم میں اپنی صلاحیتوں کی بدولت کتابِ ارواح میں درج خفیہ تحریر کو پڑھ لیا۔ مگر کیسے ــــــ؟

رابرٹ ــــــ اور کیپٹن مائیکل جو قدیم مصری اصولوں پر چلتے ہوئے ارواح کی دنیا میں کتابِ ارواح تک پہنچے۔ مگر وہ قدیم مصری اصول کیا تھے ــــــ؟

پروفیسر رابون ــــــ جو ایک مہان ساحر تھا اور وہ ہر قیمت پر ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو شیطان کی بھینٹ دینا چاہتا تھا۔ لیکن کیوں۔ اس میں اس کا کیا مقصد پوشیدہ تھا ــــــ؟

کتابِ ارواح ــــــ جس کی جوزف کو تلاش تھی۔ کیونکہ اس میں درج راز پڑھے بغیر جوزف کا اپنے کسی وچ ڈاکٹر سے رابطہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور عمران جوزف کو بے بس دیکھ رہا تھا۔ اس کتاب میں آخر کیا راز پوشیدہ تھا ــــــ؟

کیا ــــــ ساحر پروفیسر رابون ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو اپنی سیاہ طاقتوں سے شکار کر سکا یا خود شکار ہو گیا ــــــ؟

ڈاکٹر سائمن اور پروفیسر رابون کی جنگ میں کون ہنٹ ہوا اور کون بنا ہنٹر؟

مصر کی مستند معلومات سے مزین مصری اثاثیر میں الجھا ہوا

ایک یادگار اور پراسرار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

علی عمران اور میجر پرمود کا اسرائیل میں ایک یادگار، مشترکہ سنسنی خیز کارنامہ

مکمل ناول

ٹارگٹ

بلیک اینڈ وائٹ

مصنف
سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر آسٹن ـــــ اسرائیل اور یہودیوں کا معروف ترین ڈاکٹر جس کا میڈیسن کی دنیا میں معتبر ترین نام تھا اور وہ ایک نقلابی ایجاد کے فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ وہ انقلابی ایجاد کیا تھی ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب عمران اور میجر پرمود اسرائیل سے ملحقہ ایک بڑے صحرا، صحرائے بستان میں پہنچ گئے جہاں ڈاکٹر آسٹن کی لیبارٹری تھی۔ ان کا وہاں جانے کا کیا مقصد تھا ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب اسرائیل کی معروف ایجنسی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک نے اس بار عمران اور میجر پرمود کو پکڑے کا حتمی منصوبہ بنا رکھا تھا۔ مگر کیسے ـــــ؟

وہ خوفناک لمحہ ـــــ جب جولیا نے بلندی پر پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا دی اور عمران اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا۔ کیا جولیا زندہ بچ سکی؟

لیڈی بلیک تمثیلہ ـــــ میجر پرمود کی منگیتر، جس کی کرنل ڈیوڈ سے خوفناک فائٹ ہوئی۔ انجام کیا ہوا ـــــ؟

حیرت کے وہ لمحات ـــــ جب ٹائیگر اور کیپٹن نوازش نے اسرائیل کی سرزمین پر ایک بڑے ڈیم کے تیز رفتار بہتے پانی کی سرنگ میں چھلانگ لگا دی۔ مگر کیوں؟

وہ خوفناک لمحات ــــ جب ٹائیگر اور تنویر کو اسرائیلی سیکرٹ سروس نے گرفتار کر لیا اور پھر ان بندھے ہوئے تنویر اور ٹائیگر پر گولیاں برسا دی گئیں۔ پھر کیا ہوا؟

حیرت کے وہ لمحات ــــ جب اسرائیل کی سرزمین پر تنویر اور کیپٹن توفیق نے ایک بڑے ڈیم کو تنکوں کی طرح اُڑا دیا۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا ــــ؟

وہ لمحات ــــ جب عمران اور میجر پرمود ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ مگر کیوں ــــ؟

وہ لمحات ــــ جب جولیا اور ریڈ آرمی کے چیف کرنل فرانک کی آپس میں خوفناک فائٹ ہوئی۔ ان میں سے کون فاتح ٹھہرا ــــ؟

وہ لمحات ــــ جب عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں پر کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ نے گولیاں برسا دیں حالانکہ یہ سب بندھے ہوئے تھے۔ پھر کیا ہوا ــــ؟

وہ خوفناک لمحات ــــ جب جولیا اور تمثیلہ دونوں کا ریز فائر سے خاتمہ کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کو گٹر میں بہا دیا گیا۔ کیا دونوں واقعی مر چکی تھیں ــــ؟

عمران کی حماقتیں، تنویر کا ایک نیا اور حیرت انگیز روپ اور رابرٹ اور لاٹوش کی عاشقانہ خرمستیوں سے مزین ایک دلچسپ ناول۔

انتہائی تیز رفتار ٹیمپو اور اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک شاہکار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناو

ڈبل ٹارگٹ

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل ـــــ جس نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ایک ہولناک اور انتہ
خوفناک منصوبہ بنالیا۔

اسرائیل ـــــ کا وہ منصوبہ کیا تھا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو
تھا۔

عمران ـــــ جسے اسرائیل کے اس بھیانک منصوبے کی خبر ملی تو وہ اپنے ساتھیو
سمیت دیوانہ وار اسرائیل پہنچ گیا۔

کرنل ڈیوڈ ـــــ جس نے اپنی ایک اسسٹنٹ ریڈ روزی کے ساتھ مل کر عم
اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی تمام پلاننگ مکمل کر لی۔

ریڈ روزی ـــــ کرنل ڈیوڈ کی نئی ساتھی جو کرنل ڈیوڈ سے بھی دو قدم آگے تھ

کیٹ ایجنسی ـــــ اسرائیل کی ایک نئی ایجنسی جس کی سربراہ بلیک کیٹ تھی
اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے انتہائی فول پروف
پلاننگ کی۔

بلیک کیٹ ـــــ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر شکست د
اور عمران کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کی حد تک پہنچ گئی اور پھر ـــــ ؟

عمران ـــــ جس کے سامنے دو ٹارگٹ تھے لیکن وہ اپنے ساتھیوں سمیت اپنا